ارتھ شاستر

آچاریہ چانکیہ

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

ارتھ شاستر

آچاریہ چانکیہ

مترجم
شان الحق حقّی

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند
فروغ اردو بھون FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی 110025

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

پہلی اشاعت	:	1999
دوسری طباعت	:	2010
تعداد	:	550
قیمت	:	-/109 روپے
سلسلۂ مطبوعات	:	830

Arthashastra

by

Acharya Chanakya

ISBN :978-81-7587-342-1

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی 110025

فون نمبر: 49539000 فیکس 49539099

ای میل urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ www.urducouncil.nic.in

طابع: سلاسار امیجنگ سسٹمس آفسیٹ پرنٹرس، C-7/5 لارنس روڈ انڈسٹریل ایریا، نئی دہلی 110035

اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

انسان اور حیوان میں بنیادی فرق نطق اور شعور کا ہے۔ ان دو خداداد صلاحیتوں نے انسان کو نہ صرف اشرف المخلوقات کا درجہ دیا بلکہ اسے کائنات کے ان اسرار و رموز سے بھی آشنا کیا جو اسے ذہنی اور روحانی ترقی کی معراج تک لے جا سکتے تھے۔ حیات و کائنات کے مخفی عوامل سے آگہی کا نام ہی علم ہے۔ علم کی دو اساسی شاخیں ہیں باطنی علوم اور ظاہری علوم۔ باطنی علوم کا تعلق انسان کی داخلی دنیا اور اس دنیا کی تہذیب و تطہیر سے رہا ہے۔ مقدس پیغمبروں کے علاوہ، خدا رسیدہ بزرگوں، سچے صوفیوں اور سنتوں اور فکر رسا رکھنے والے شاعروں نے انسان کے باطن کو سنوارنے اور نکھارنے کے لیے جو کوششیں کی ہیں وہ سب اسی سلسلے کی مختلف کڑیاں ہیں۔ ظاہری علوم کا تعلق انسان کی خارجی دنیا اور اس کی تشکیل و تعمیر سے ہے۔ تاریخ اور فلسفہ، سیاست اور اقتصاد، سماج اور سائنس وغیرہ علم کے ایسے ہی شعبے ہیں۔ علوم داخلی ہوں یا خارجی ان کے تحفظ و ترویج میں بنیادی کردار لفظ نے ادا کیا ہے۔ بولا ہوا لفظ ہو یا لکھا ہوا لفظ، ایک نسل سے دوسری نسل تک علم کی منتقلی کا سب سے موثر وسیلہ رہا ہے۔ لکھے ہوئے لفظ کی عمر بولے ہوئے لفظ سے زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لیے انسان نے تحریر کا فن ایجاد کیا اور جب آگے چل کر چھپائی کا فن ایجاد ہوا تو لفظ کی زندگی اور اس کے حلقۂ اثر میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

کتابیں لفظوں کا ذخیرہ ہیں اور اسی نسبت سے مختلف علوم و فنون کا سرچشمہ۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کا بنیادی مقصد اردو میں اچھی کتابیں طبع کرنا اور انھیں کم سے کم قیمت پر علم و ادب کے شائقین تک پہنچانا ہے۔ اردو پورے ملک میں سمجھی جانے والی، بولی جانے والی اور

پڑھی جانے والی زبان ہے بلکہ اس کے سمجھنے، بولنے اور پڑھنے والے اب ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ کونسل کی کوشش ہے کہ عوام اور خواص میں یکساں مقبول اس ہردلعزیز زبان میں اچھی نصابی اور غیر نصابی کتابیں تیار کرائی جائیں اور انھیں بہتر سے بہتر انداز میں شائع کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کونسل نے مختلف النوع موضوعات پر طبع زاد کتابوں کے ساتھ ساتھ تنقیدیں اور دوسری زبانوں کی معیاری کتابوں کے تراجم کی اشاعت پر بھی پوری توجہ صرف کی ہے۔

یہ امر ہمارے لیے موجب اطمینان ہے کہ ترقی اردو بیورو نے اور اپنی تشکیل کے بعد قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے مختلف علوم وفنون کی جو کتابیں شائع کی ہیں، اردو قارئین نے ان کی بھرپور پذیرائی کی ہے۔ کونسل نے ایک مرتب پروگرام کے تحت بنیادی اہمیت کی کتابیں چھاپنے کا سلسلہ شروع کیا ہے، یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو امید ہے کہ ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کرے گی۔

اہل علم سے میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ اگر کتاب میں انھیں کوئی بات نادرست نظر آئے تو ہمیں لکھیں تاکہ جو خامی رہ گئی ہو وہ اگلی اشاعت میں دور کردی جائے۔

ڈاکٹر محمد حمیداللہ بھٹ
ڈائرکٹر

عرضِ مترجم

تاریخ کے عجیب واقعات میں سے ایک اُعجوبہ یہ بھی ہے کہ ایک یتیم لڑکا جسے ایک گڈریے نے اپنا بیٹا بنالیا تھا، اور پھر غلام کے طور پر بکا، چند برس میں ایک طاقتور بادشاہ بن گیا، اور ایک وسیع سلطنت کا بانی ہوا۔ یہ لڑکا اسی سرزمین میں پیدا ہوا تھا جو آج پاکستان کا علاقہ پوٹھوہار ہے، اور اس نے ابتدائی تعلیم و تربیت اس مقام پر پائی تھی جہاں ٹیکسیلا کے کھنڈر واقع ہیں۔ یہ تھا چندر گپت مَوریہ جو تقریباً ۳۲۱ ق م میں مگدھ کے تخت پر بیٹھا اور وہ شخص جس نے اسے اِس مقام تک پہنچایا ایک برہمن تھا جسے آج دنیا کوٹلیہ چانکیہ کے نام سے جانتی ہے۔

مگر ٹھہریئے۔ چندر گپت موریہ جو بڑے دبدبے کے ساتھ ۲۴ برس حکمراں رہا آخر میں کیونکر اس دنیا سے رخصت ہوا؟ جنوبی ایشیا ہمیشہ سے قحط اور وباؤں کی زد میں رہا ہے۔ اس عہد میں بھی ایک بار زبردست کال پڑا۔ ہزاروں آدمی بھوک سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئے۔ راجہ کا دل ان سانحات سے تڑپ اٹھا۔ اس نے راج پاٹ چھوڑ دیا۔ آخر عمر میں جین مَت کی طرف مائل ہوگیا تھا۔ ایک آشرم میں جا بیٹھا۔ اَن کو اپنے اوپر حرام کرلیا۔ مرن برت رکھا اور بھوکوں کے جمِ غفیر کے پیچھے خود بھی اسی راہ سے ملکِ عدم کو جا پہنچا جس راہ سے اُس کی رعیت گئی تھی۔[1] یہ اپنی قسم کا ایک ہی تاریخی واقعہ ہے۔ یہ شہنشاہ

---

[1] یہ واقعات جین مت کے مآخذ پر مبنی ہیں۔ قریبی حوالے کے لئے دیکھیے "انسائیکلو پیڈیا برٹینکا" میں چندر گپت موریہ کا ترجمہ۔

جس نے پرجا کے ساتھ مر مٹنے کی انوکھی مثال قائم کی، آچاریہ کوٹلیہ چانکیہ کا پرورش کردہ تھا جو اس کا اتالیق بھی رہا اور وزیر بھی۔ اُس عہد اور خود چانکیہ کی بابت تاریخی مآخذ بہت محدود اور ناکافی ہیں۔ کچھ تذکرہ میگستھنیز اور دوسرے ہم عہد یونانی وقائع نگاروں کے ہاں ملتا ہے، کچھ دھرم شاستروں میں اور وِشاکھ دت کا ایک ناٹک "مُدرا راکھشس" بھی ہے (آٹھویں صدی عیسوی کی تصنیف) جس میں چانکیہ چندر گپت موریہ کے وزیر اور ڈرامے کے بنیادی کردار کے طور پر ابھرتا ہے جس کی حکمتِ عملی سے آخری نند راجہ کا سابق وزیر "راکشس" جو چندر گپت کے خلاف سازش میں سرگرم تھا بالآخر اس کا مطیع ہو گیا اور چانکیہ راجہ کو اپنا نعم البدل دلا کر خود سبکدوش ہو گیا۔ یہ تو بہر حال ایک کہانی ہے لیکن مورخین کے خیال میں یہ چانکیہ کی اتالیقی کا فیض تھا کہ چندر گپت موریہ نے اتنی عظیم سلطنت قائم کر لی جو بنگال سے لیکر مغرب میں افغانستان تک اور جنوب میں وندھیا چل تک پھیلی ہوئی تھی۔

چانکیہ اور ارتھ شاستر کی نسبت سے کئی مختلف فیہ تاریخی اور علمی مسائل پیدا ہوتے ہیں اور ان پر طولانی بحثیں ہیں جنھیں یہاں چھیڑنا ممکن نہیں کہ ابھی تو پہلی بار اُردو داں طبقے کو اس کتاب سے روشناس کرایا جا رہا ہے جو خود اپنی جگہ خاصی ضخیم ہے۔ یہ کتاب دنیا کی اکثر زبانوں میں پہلے ہی ترجمہ ہو چکی ہے اور محققین نے ہر پہلو سے متعلقہ مسائل پر خوب خوب دادِ تحقیق دی ہے۔ حق یہ ہے کہ اس سلسلے میں مستشرقین کچھ زیادہ ہی سرگرم اور پیش پیش رہے ہیں۔ یوں تو چانکیہ کے وجود سے لے کر متن کے پایۂ اعتبار تک کئی امور معرضِ شک میں رہے ہیں لیکن کثرتِ رائے اسی پر ہے کہ یہ وِشنو گپت کوٹلیہ چانکیہ[1] کی تصنیف ہے جو چندر گپت موریہ کا وزیر تھا۔ میری ناچیز رائے میں اسے موریہ عہد یعنی چندر گپت

---

[1] کوٹلیہ = فطین، کائیاں؛ چانکیہ کا اشتقاق یہ بتایا گیا ہے کہ رشی چنک یا چَن کی اولاد (مونیر ولیمز، سنسکرت انگلش ڈکشنری؛ مدرا راکھشس ص۳۹)۔

کی تخت نشینی سے ذرا قبل کی تصنیف قرار دینا چاہیئے۔ اس طرح یہ اعتراض رفع ہو جاتا ہے کہ اس میں چندر گپت کے عہد کا کوئی حوالہ اور پاٹلی پتر کا نام کیوں نہیں آنے پایا اور یہ کہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے علاوہ کسی بڑی سلطنت کو کیوں مدِنظر نہیں رکھا گیا۔ علاوہ ازیں کوٹلیہ نے ایک عملی ضابطہ مرتب کیا تھا، تاریخ نویسی کے لئے قلم نہیں اٹھایا تھا۔ یہ اور بات کہ اس کی تصنیف ایک اہم تاریخی دستاویز بن گئی۔ پروفیسر ایف۔ ایم۔ ٹامس اسے تاریخی مأخذ کے اعتبار سے "تمام سنسکرت ادب میں سب سے زیادہ قیمتی تصنیف" قرار دیتے ہیں۔

اس میں اُس معاشرت کی پوری تصویر تمام جزئیات کے ساتھ سامنے آجاتی ہے۔ یہ معنوی طور پر پوری زندگی پر حاوی اور لغوی اعتبار سے ایک ٹھکی ہوئی تحریر ہے، حشو و زوائد سے پاک "ماقلّ و دلّ" کی مصداق و نظیر۔ یہ "سُوتروں" کے طرز میں لکھی گئی ہے جس میں نثر کے ساتھ نظم ملی جلی ہوتی ہے۔ ہر جزو کا آخری نکتہ بالالتزام شلوک کی بحر میں ہے اور کہیں کہیں "وجر" چھند بھی برتا گیا ہے۔

جہاں تک عنوان کا تعلق ہے تو اَرتھ کے وہی معنی ہیں جو فارسی میں "اَرج" یا "اَرز" کے (جیسے ارجمند، گراں ارز، ہیچ میرز) یعنی قدر و قیمت۔ دونوں ہم اصل آریائی الفاظ ہیں۔ ارتھ کی سنسکرت لغات نے کئی تعبیریں کی ہیں مگر اصطلاحاً اسے دھرم سے متمیز کیا جاتا ہے۔ دھرم، ارتھ اور کام ہندو فلسفے کی رُو سے زندگی کے تین بنیادی لوازم ہیں۔ دھرم شاستر کا تعلق مذہبی امور سے ہوگا، کام شاستر کا جنس و تولید سے، ارتھ شاستر کا دیگر کاروبارِ زندگی سے۔ آجکل "اَرتھ وِدیا" (اکنامکس (معاشیات) کو کہتے ہیں۔ کوٹلیہ کا ارتھ شاستر معاشیات اور سیاسیات دونوں پر حاوی ہے؛ بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر، ایک مکمل نظامِ حیات اور معلومات کا خزانہ۔ اس میں امن و جنگ کے جملہ مسائل کے علاوہ قواعد اور رموزِ انشا تک سما گئے ہیں۔

۱؎ کیمبرج ہسٹری آف انڈیا، جلد اوّل ص۴۷۴۔

عبارت میں اوقاف کے استعمال پر بھی زور ہے (جو ہماری اردو تحریروں میں آج بھی جم ہی جم ہوتا ہے۔) ارتھ شاستر بلاشبہ دانش مشرق کے عظیم شاہکاروں میں ہے۔

آچاریہ چانکیہ نے اب سے قرنوں پہلے سنین قبل مسیح میں جو رموزِ انشا اپنی اس معرکۃ الآرا تصنیف میں درج کیے تھے آج بھی ہمارے اہلِ قلم کے لیے غور طلب ہیں۔ یہ کتاب دراصل بادشاہوں کا دستور العمل ہے۔ دوسرے سیاسی، انتظامی، عسکری، سماجی اور اخلاقی موضوعات و مطالب کے ساتھ ساتھ اس نے یہ بھی جتلایا ہے کہ بادشاہ کی طرف سے اجرا ہونے والے فرامین، مراسلات وغیرہ کس طرح لکھے جائیں۔ تحریریں کس کس نوعیت کی ہوتی ہیں اور ان کے لیے کیا پیرائے اختیار کرنے چاہئیں۔

انشا کے عیوب و محاسن کیا ہیں، وعلیٰ ہذا القیاس۔

یہاں ایک مختصر اقتباس شاید برمحل ہو۔ وہ لکھتا ہے:

"مضمون کے نکات کو ان کی اہمیت کے لحاظ سے ترتیب کے ساتھ لکھنا، حسن ترتیب ہے۔ مندرجات آنے والے حقائق سے متناقض نہ ہوں۔ مسلسل اور آخر تک باہم مربوط رہیں تو اسے مربوط تحریر کہا جائے گا۔ الفاظ ضرورت سے زائد ہوں نہ کم، بات کو دلیل و نظیر کے ساتھ مؤثر طور پر ادا کیا جائے اور جہاں زور دینے کی ضرورت ہو زور دیا جائے تو اسے تکمیل کہیں گے۔ حسن تحریر کے ساتھ یا خوش آیند طریق سے کہی جائے تو یہ شگفتگی ہے۔ عوامی بول چال کے الفاظ سے پرہیز، یہ وقار (اُودارِیہ) ہے۔ مانوس الفاظ کا استعمال سلاست کی تعریف میں آتا ہے..... لفظ "اِتی" عبارت کے ختم پر تکمیل ظاہر کرنے کے لیے درج کیا جائے، اور کبھی زبانی پیغام کے اشارے کے لیے بھی۔ جیسے "واچ کامس مِتی" : اس کے ہتک و ملامت (بندا) تعریف و توصیف، استفسار، بیان واقعہ، درخواست، انکار، تنقیص ممانعت، حکم، مصالحت، وعدہ اعانت، دھمکی، ترغیب۔ یہ تیرہ مقاصد ہیں جن کے لیے شاہی مراسلات جاری ہوتے ہیں..... بھدی، بھونڈی تحریر، بے ربط باتیں، بے جا تکرار، قواعد کی اغلاط اور بے ترتیبی انشا کے عیوب ہیں..... میلا بدزیب ورق، ناہموار پھیکی سیاہی بدنمائی پیدا کرتی ہے پچھلی تحریر کے بعد کا اختلاف تناقص ہے۔ کہی ہوئی بات کو دوہرانا تکرار ہے۔ تذکیر و تانیث، واحد جمع، زمان، ضمیر معروف مجہول کے برتنے میں غلطی کرنا قواعدی اغلاط ہیں۔ عبارت میں بے جگہ وقفہ دینا، غیر معقول ٹکڑے (پیرے) بنانا اور اس طرح کی دوسری بے اصولی باتیں عیب گنی جاتی ہیں۔"

(باب ۲، جزو دہم)

یہ اطالوی سیاست کار میکیاولی (۱۴۶۹-۱۵۲۷) کی Il principe کی طرح بہت کچھ ہدفِ ملامت بھی بنی ہے[1] دونوں سیاسی مفکرین نے عملی سیاست کے گُر سکھائے ہیں اور اخلاقیات کو حصولِ اقتدار یا مصالحِ حکمرانی کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا۔ مگر چانکیہ میکیاولی پر نہ صرف زمانی تقدم رکھتا ہے کہ اس سے سترہ سو برس پہلے پیدا ہوا تھا، بلکہ دوسری فضیلتوں میں بھی اس سے بڑھا ہوا ہے۔ یہ کہنا قرینِ انصاف نہیں کہ "ارتھ شاستر" محض شیطنت کی پوٹ ہے۔ تصویر کا ایک روشن رُخ بھی ہے۔ اس کے ۱۵ ابواب اور ۱۵۰ سے زائد تحتی عنوانات سے جو نظمِ حکومت پر ایک مبسوط ضابطۂ عمل کی حیثیت رکھتے ہیں، چانکیہ کی سیاسی و سماجی بصیرت کے دونوں رُخ واضح ہو سکیں گے۔ کتاب کے اوراق میں پُرمغز اقوال بکھرے پڑے ہیں جو عملی فراست کے علاوہ اعلیٰ اخلاقی شعور کے بھی شاہد ہیں۔ جہاں تک سیاست گری کا تعلق ہے، جو گرفت "ارتھ شاستر" پر کی جا سکتی ہے، کیا ہمارے زمانے کی "ارتھ وِدیا" پر نہیں ہو سکتی، جس کے بے لچک فارمولے اخلاق کو ایک مہمل یا منفی قدر گردانتے ہیں اور اِن کٹھور کنٹک اصولوں پر کھلے بندوں عمل ہو رہا ہے۔ عین اسی طرح جیسے سیاسی ہتھکنڈے آج بھی فی المعنیٰ وہی ہیں کہ جو تھے۔ ہمیشہ، ہر دور میں وہی رہے ہیں۔ اورنگ زیب کے اتالیق کی طرح کسی نے

---

[1] اہلِ ادب کے ضمیر پر اس کے بعض پہلوؤں کا گراں گزرنا لازمی تھا۔ کادمبری کا مصنف بان (تقریباً ۶۲۰ء) کہتا ہے: کوٹلیہ شاستر کے ظالمانہ و بے دلانہ اصولوں کو ماننے والوں کی نظر میں کیا چیز ہے جس کا تقدس باقی رہ جاتا ہو...... الخ

بادشاہ کو منشی بنانے کی کوشش کی تو اسے بھی ڈبویا اور خود بھی منہ کی کھائی۔

افلاطون، ارسطو، ابن خلدون، الماوردی، نظام الملک طوسی جیسے دوسرے سیاسی مفکرین کی نظری بحثوں میں بھی بہت کچھ خلطِ مبحث ہے [1] پھر بھی اخلاقی گرفت سے مبرا نہیں۔ مثلاً چانکیہ کے معاشی نظام میں غلامی کوئی مستقل سماجی ادارہ یا طبقہ نہیں، جیسے کہ افلاطون کی "ری پبلک" میں ہے، اگرچہ چار جاتیوں کی ازلی تقسیم محکم اور مستقل ہے۔ عورتوں کے حقوق اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک پر اصرار بھی یونانی حکمار کے بالمقابل چانکیہ کا ایک امتیاز ہے۔ وہ ان کے ساتھ بدکلامی کا بھی روادار نہیں:

> خود سر عورتوں کو تمیز سکھانے کے لئے نہ ایسے الفاظ استعمال کئے جائیں جیسے اری ننگی، اری مادرزاد (غالباً مراد بے شرم) اری دیدے پھوٹی کم ٹوٹی، باپ کو روئی ماں کو پیٹی، نہ انھیں بانس کی کھپچی یا رسی یا ہاتھ سے کوٹھوں پر چار چوٹ کی ماردی جائے۔ اگر اس کے خلاف کیا گیا تو اس سزا سے جو بدنام کرنے یا جسمانی آزار پہنچانے کے لئے مقرر ہے، نصف دی جائے گی۔ باب ۳ جزو ۲

عام طور پر بھی تہذیب و تپاک کو ہر شہری کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے:

> ایسی بدکلامی جیسے کسی کے جسمانی عیب، عادت، لیاقت، پیشے یا قومیت پر فقرہ کسنا، تو اگر اتنی ہی بات کہی گئی جتنی کہ سچ ہے یعنی لنگڑا وغیرہ تو تین پن جرمانہ ہو، اور اگر جھوٹے نام سے پکارا جائے تو ٦ پن۔ اگر نابینا وغیرہ پر یوں طنز کیا جائے کہ "واہ کیا خوبصورت آنکھیں ہیں" وعلیٰ ہٰذا القیاس تو جرمانہ ۱۲ پن ہونا چاہیئے۔ باب ۳ جزو ۱۸

---

[1] مسلم سیاسی مفکرین کے نظریات بہت بعد کے ادوار سے تعلق رکھتے ہیں اور علیحدہ مطالعے کے محتاج ہیں۔ ان میں گہرے غور و فکر اور پُرمغز مقالات کے ساتھ ساتھ بہت کچھ انتشارِ فکر بھی ملتا ہے۔ حکمراں کو قیدِ شریعت میں رکھنے پر زور چانکیہ کے ہاں بھی ہے۔

سیاسی معاملات میں چانکیہ کا فکر میکیاولی سے قریب ترین ہے جو کہتا ہے کہ دشمن پر اوچھا وار نہ کرو، پوری شدت سے تباہ کرو کہ سر اٹھانے کا امکان نہ رہے۔ میکیاولی چرچ کے خلاف تھا اور اس کے عتاب کا شکار رہا۔ چانکیہ دھرم کا حامی اور ہواخواہ ہے۔ یہ اور بات کہ ضرورت پر مندر کو لوٹنے اور دھوکادہی سے اس کا مال غصب کرنے میں راجہ کے لئے کوئی روک نہیں۔

عربی کا مقولہ ہے: اَلعِلْمُ عِلْمانِ، عِلْمُ الْلِّسانِ و عِلْمُ الْاَبْدَان یعنی علم صرف دو ہیں، ایک علم زبان اور ایک اعضائے جسمانی کا علم جس سے مراد طب و حفظانِ صحت یا تشریح ہو سکتی ہے جسے انگریزی میں "اناٹمی" کہتے ہیں۔

یہ ان دو علوم کی اہمیت کو جتانے کا ایک پیرایہ ہے۔ چانکیہ نے بھی اپنی کتاب کا آغاز اس بحث سے کیا ہے کہ علم کیا ہے۔ اپنے پیشرؤوں کے مختلف اقوال کو دوہرانے کے بعد آخر میں اپنی رائے یوں دی ہے:

"کوٹلیہ کا قول ہے کہ علم چار اور صرف چار ہیں، اور انہی سے اخلاق اور دولت کی بابت سب کچھ معلوم ہوتا ہے۔ آنوکشکی جس میں فلسفہ، ریاضی، یوگا اور لوکایت آتے ہیں۔ نیک و بد اعمال (دھرما دھرمو یا اخلاقیات) کی بابت علم 'ویدوں' سے ہوتا ہے؛ دولت یا قدر او رنفیِ قدر کی بابت 'وارتا' سے، اور مناسب و نامناسب (نیا نیو یا حکمتِ عملی) نیز کسبِ قوت و محرومی قوت کی بابت علمِ سیاست یا 'ڈنڈ نیتی' سے ('ڈنڈ' کے معنی تعزیر، وہی جو لفظ "سیاست" کے لغوی معنی ہیں)۔

اس کا کہنا ہے کہ راجہ کے لئے سب علم ضروری نہیں، البتہ عالموں سے صحبت رکھے۔ لیکن اگر اسے راج کرنا ہے تو ڈنڈ نیتی اس کے لئے لازمی علم ہے جو

یہ کتاب سکھلائے گی۔ وہ صاف کہتا ہے کہ حکومت کرنا آسان نہیں اگر فطری صلاحیت موجود ہو تو اس کے ساتھ کڑی ریاضتیں بھی شرط ہیں۔ ایک خاص ڈسپلن اپنانا ہوگا۔ پھر اگر دھرم کا پالن کروگے، عوام کو انصاف مہیا کروگے اور (دشمنوں سے قطع نظر) پرجا کو سکھی رکھوگے تو راج کروگے ورنہ وہی پرجا تمہارے برخلاف ہو جائے گی اور کوئی دوسرا اس کا فائدہ اٹھائے گا۔

اگرچہ ارتھ شاستر کا ذکر ہندوستانی ادب اور شاستروں میں خاصے تواتر کے ساتھ ملتا ہے لیکن کتاب کا نسخہ اس صدی کے شروع تک ناپید تھا۔ اسے پہلے پہل ڈاکٹر شام شاستری نے دریافت کیا جو راج میسور کی میوزیم لائبریری کے نگراں تھے اور ۱۹۰۹ء میں اس کا پہلا انگریزی ترجمہ شائع کیا۔ اس کے بعد ایک نسخہ میونخ (جرمنی) کے کتب خانے میں دریافت ہوا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے بعد کے ایڈیشنوں (۱۹۱۵ء) میں اس سے بھی استفادہ کیا۔ دونوں مخطوطے بڑی حد تک مماثل ہیں۔ میونخ کا نسخہ ڈاکٹر جان جولی J Jolly اور آر شمٹ R Schmidt نے ۱۹۲۳ء میں لاہور سے شائع کر دیا تھا۔ پھر کچھ اور ناقص حصے بھی اِدھر اُدھر سے ملے اور کچھ شرحیں بھی جن میں تامل ملیالم شرحیں اور ملیالم حروف میں بعض اجزاء کے مخطوطے لائقِ ذکر ہیں۔

میں نے ڈاکٹر شام شاستری کے انگریزی ترجمے کو بنیاد بنایا ہے۔ نسخے کی دریافت اور اس کے پہلے ترجمے کی بنا پر ان کا نام اس کتاب کے ساتھ دواماً منسلک ہو گیا ہے۔ میرے پیش نظر ڈاکٹر رام پرشاد کانگلے کا انگریزی ترجمہ (دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۲ء) اور ڈاکٹر واچس پتی گیرولا کا ہندی ترجمہ بھی رہا ہے؛ اور میں نے اصل متن سے بھی حسب مقدور استفادے کی کوشش کی ہے، اور جستہ جستہ اختلافات کی نشاندہی کی ہے جو تحتی حواشی اور قوسین کے درمیان کی عبارتوں میں (مع ح برائے حقّی) نظر آئے گی۔ تینوں تراجم میں مسلسل جزوی اختلافات ملتے ہیں بعض جگہ جملہ بہ جملہ اور سطر بہ سطر مضمون

کچھ کا کچھ ہے۔ ان سب اختلافات کا احاطہ مشکل تھا۔ جہاں فحوائے کلام ایک ہے جزوی اختلاف کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

اصل کتاب میں جو بگمانِ غالب کالیداس سے چھ سات سو برس پہلے ہی کی تصنیف ہے، موضوعات و مطالب میں جس قدر پھیلاؤ ہے اندازِ تحریر میں اتنا ہی اختصار ہے جسے اجمال کی حدِ آخر کہنا چاہیئے۔ بقول کرسٹفر اِشر وڈ[1] سنسکرت ٹیلیگرافک سٹائل میں ہوتی ہے۔ یہی تراجم کے اختلاف کا سبب ہے کہ چند الفاظ سے مفہوم پہیلی کی طرح بوجھنا پڑتا ہے۔ انگریزی تراجم میں اکثر نکتے سے زیادہ لفظ پر نظر رکھی گئی ہے جس کا نتیجہ جگہ جگہ ابہام و اہمال کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ ڈاکٹر گیروالا نے اپنے ہندی ترجمے میں اختصار کی جگہ تشریح و توضیح سے کام لیا ہے۔ سچ یہ ہے کہ بعض نکتے انہی کی دقتِ نظر سے روشن ہوئے ورنہ مبہم رہ جاتے۔ لیکن اُن کا ترجمہ متن سے بہت آگے بڑھ جاتا ہے اور وہ ایسی جزویات بیچ میں لے آتے ہیں جو اصل میں موجود نہیں ہوتیں۔ شرح و تفصیل کی ذیل میں آتی ہیں۔

سنسکرت کے اجمال و اختصار کی ایک مثال دیکھیے:

دیشکا لکارْیوشین توے کین سَہہَ دْواجبیا میکو وا
یتھا ساموتھیہ منترئیت (۸ لفظ)

کا انگلش:

However, in conformity with the place,
time and work to be done, he (the king) should
deliberate with one or two or alone by himself,
according to (their and his own) competence.

(۳۳ الفاظ)

---

[1] The Song of God: Bhagwad Gita, Introduction 09

شام شاستری :

In accordance with the requirements of place time and nature of the work in view, he may, as he deems it proper, deliberate with one or two ministers or by himself.

(۳۱ الفاظ)

گیرولا : اس لئے دیش کال اور کاریہ کے انوسار، ایک یا دو منتریوں کے ساتھ بھی راجہ منترنا کرے۔ اپنی وچار شکتی کے انوسار وہ اکیلا بیٹھ کر کچھ کاریوں کو سویں ہی نیرنے کرے۔ (۳۵ الفاظ)

یہ اصل متن کے ۸ الفاظ کے تراجم ہیں۔ اگر ترکیبات کو متفرق بھی کردیا جائے تو کل مفرد الفاظ ۱۱ سے زیادہ نہیں۔ "دیشکا لکاریہ وشین" (نظریہ ساعت ومقام ومسئلہ) ایک لفظ ایک فقرے کے برابر ہے۔ طویل عبارتوں کی گنجائش نہیں۔ اختلافِ معنی کی ایک چھوٹی سی مثال یہ ہے :

کانگلے کا مفہوم : پرانے اساتذہ کا خیال ہے کہ ایسے حالات میں راجہ کو صلح کر لینی چاہیئے۔ کوٹلیہ کہتا ہے اس بارے میں دو رائیں نہیں ہوسکتیں۔

شام شاستری : کوٹلیہ کہتا ہے بیشک اس کے لئے کوئی دوسرا راستہ نہیں۔

گیرولا : کنتو آچاریہ کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ پرانے آچاریوں کا یہ سجھاؤ بہت ہی ان اُپیکت (خلاف مصلحت) ہے۔

یہ صرف اس مختصر کلام کی تعبیریں ہیں : "نےت ڈوِ بھا شنامتی کوٹلیہ"۔ اس میں "اِتی" بھی شامل ہے جس کے معنی ہیں "فقط" (عربی : انتہٰی)۔ یہ ایسی ہی مثال ہے جیسے : روکو مت، جانے دو! یا روکو، مت جانے دو! یہاں

انگریزی مترجمین نے اس بات کو نظر انداز کیا کہ کوٹلیہ جہاں کہیں پرانے آچاریوں کا قول نقل کرتے ہیں تو تردید یا ترمیم نہ کہ تائید کے لئے۔ ویسے انھوں نے شروع ہی میں واضح کر دیا ہے کہ یہ ارتھ شاستر ان شاستروں کا خلاصہ ہے جو ان کے پیشروؤں نے مرتب کئے تھے جنہیں وہ جگہ جگہ "میرے گرو" کہتے ہیں۔ چنانچہ کوٹلیہ کا زمانہ خواہ کچھ بھی قرار پائے، یہ موضوع اور مواعظ اور وہ افکار و مطالب جو اس شاستر میں منضبط ہوئے ہیں، نہایت قدیم ہیں۔

میں ان تینوں مترجمین کے سامنے سرِ نیاز خم کرتا ہوں جن سے میں نے استفادہ کیا۔ جن نکتوں کو وہ صاف کر چکے تھے (جن میں اولیت کا سہرا ڈاکٹر شام شاستری کے سر ہے) میرا مقدور نہ تھا کہ ان کو اپنے طور پر حل کر سکتا جہاں اختلاف کی جرأت کی ہے اس کے لئے بھی ادباً معذرت خواہ ہوں۔

حواشی میں جہاں اشارۂ اسمی (ح) درج ہے، وہ حاشیہ میرا ہے۔ باقی ڈاکٹر شام شاستری کے حواشی ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ ان میں سے بعض (جن میں مختلف شرحوں کا اجمالی حوالہ تھا) درج ہونے سے رہ گئے۔ مجھے املا میں کسی قدر بے قاعدگی کا بھی اعتراف ہے (مثلاً جز، جزو؛ گانو، گاؤں؛ نسبتہً، نسبتاً؛ شلوک، اشلوک؛) کچھ اوقاف کی فروگذاشتیں بھی ہوں گی کہ کتابت کے وقت قلم مصنف کے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔ کچھ ناہموار کتابت اور بدخطی کے نمونے بھی کہ اردو نستعلیق جتنا خوشنما ہے، اتنی ہی آسانی سے بدنما بھی ہو جاتا ہے۔

شان الحق حقی

اشارات و مخفّفات

الخ	الیٰ آخرہٖ
ح	حقّی
رک	رجوع کریں
شارح	بھٹہ سوامی
شرح	بھٹہ سوامی کی شرح
ش ش	ڈاکٹر شام شاستری
قب	مقابلہ کریں
ک	ڈاکٹر کانگلے
کذا	نقل کا الاصل
گ	ڈاکٹر گیرولا
م	مثلاً
※	پھول کا نشان اس بات کی علامت ہے کہ اصل عبارت شلوک چھند میں ہے ۔

باب اوّل

بابت تنظیم وتربیت

راجہ کا دستورِ حیات

شکرا در برہسپت کو پر نام ہے[۱]

یہ ارتھ شاستر اُن تمام تالیفات کے خلاصے کے طور پر مرتب کیا گیا ہے جو اس عنوان سے قدیم اساتذہ نے ملک گیری و ملک داری کے تعلق سے تحریر کی تھیں۔

زیرِ اس کتاب کے مندرجات بہ ترتیب ابواب و اجزا حسب ذیل ہیں :

باب : ۱ : راجہ کی تربیت اور دستورِ حیات ص۱

۴،۳ علوم کی غایت ؛ ۵۔ بڑے بوڑھوں کی صحبت ؛ ۶-۷ حواس پر قابو ؛ ۸۔ منتریوں کا تقرر ؛ ۹۔ مشیروں اور پجاریوں کا تقرر ؛ ۱۰۔ ترغیب و تحریص کے ذریعے منتریوں کے کردار کی پرکھ، مخبری کا جال ؛ ۱۱۔ اپنی عملداری کے اندر موافق و مخالف عناصر کو توڑنا، منتریوں کے اجلاس کی کارروائیاں ؛ ۱۶۔ سفیروں کا کام ؛ ۱۷۔ راجکماروں کی نگرانی ؛ ۱۸۔ زیرِ نگرانی شہزادے کا متوقع طرزِ عمل اور اس کا چارۂ کار ؛ ۱۹۔ والیِ مملکت کے فرائض ؛ ۲۰۔ حرم کے تعلق سے اس کی ذمہ داریاں ؛ ۲۱۔ اس کی جان کا تحفظ۔

باب : ۲ : عمّالِ حکومت کے فرائض ص۶۳

۱۔ دیہہ بندی ؛ ۲۔ اراضی کی تقسیم ؛ ۳۔ قلعوں کی تعمیر، قلعے کے اندر کی سکانیت ؛ ۵۔ داروغۂ محلات کے فرائضِ منصبی ؛ ۶۔ صدر محصل کے ذریعے مالیے کی وصولی ؛ ۷۔ محاسبین کے سیغے میں حساب داری ؛ ۸۔ غبن کی تفتیش ؛ ۹۔ سرکاری ملازمین کے کردار

---

[۱] آچاریہ شکرا اور آچاریہ برہسپت جو کوٹلیہ کے پیشرو تھے اور ان کے حوالے اس کتاب میں آتے ہیں (م)

کی چھان بین؛ ۱۰ر شاہی پروانوں کے اجراء کا طریق کار، ۱۱ر خزانہ دار کا منصب، خزانے میں جمع کیے جانے والے جواہر کی پرکھ؛ ۱۲ر کان کنی اور صنعت کا نظام؛ ۱۳ر صرافے کا نگراں؛ ۱۴ر سرکاری صراف کے فرائض؛ ۱۵ر مال خانے کی نگرانی؛ ۱۶ر تجارتی لین دین کی نگرانی؛ ۱۷ر پیداوار جنگلات کا نگران کار؛ ۱۸ر اسلحہ خانے کا نگراں؛ ۱۹ر اوزان و آلات پیمائش کا نگراں؛ ۲۰ر فاصلے، رقبے اور وقت کی پیمائش؛ ۲۱ر چنگی کا منتظم؛ ۲۲ر چنگی کے زرخلے کا تعین؛ ۲۳ر پارچہ بافی کا منتظم؛ ۲۴ر زراعت کا نگراں؛ ۲۵ر آب کاری کا نگراں؛ ۲۶ر کمیلوں کا نگراں؛ ۲۷ر قحبہ خانوں کا نگراں، ۲۸ر جہازرانی کا نگراں؛ ۲۹ر گئوؤں کی نگہداشت؛ ۳۰ر گھوڑوں کا منتظم؛ ۳۱ر ہاتھیوں کا منتظم؛ ۳۲ر ہاتھیوں کی تربیت؛ ۳۳ر رتھوں کی دیکھ بھال، پیادہ فوج کا نگراں؛ سپہ سالار کے فرائض؛ ۳۴ر راہداری کے پروانوں کا نگراں، چراگاہوں کا نگراں؛ ۳۶ر محصلین کے فرائض، گھواروں، بیوپاریوں اور فقیروں کے بھیس میں جاسوس؛ ۳۵ر حاکم شہر کے فرائض۔

باب : ۳ : متعلق بہ قانون صـ۱۸۷

۱ر معاہدات کی تشکیل، قانونی تنازعات کا تصفیہ؛ ۲-۴ر ازدواجی امور؛ ۵-۷ر ترکے کی تقسیم؛ ۸-۹ر عمارات کے قبضے؛ ۱۰ر چراگاہوں اور سڑکوں وغیرہ کو نقصان پہنچانا، معاہدات کی عدم تعمیل؛ ۱۱ر قرضوں کی وصولی؛ ۱۲ر امانتوں سے متعلق امور؛ ۱۳ر داسوں اور مزدوروں کی بابت قوانین؛ ۱۴ر شراکتی معاملات؛ ۱۵ر خرید و فروخت میں بد معاملگی؛ ۱۶ر ہبہ کی واپسی، فروخت بلا ملکیت و قبضہ؛ ۱۷ر ڈکیتیاں؛ ۱۸ر ازالۂ حیثیت عرفی؛ ۱۹ر مار پیٹ؛ ۲۰ر قمار بازی اور دوسرے جرائم۔

باب : ۴ : کھٹکتے خاروں کا صفایا صـ۲۴۵

۱ر کاریگروں سے نبٹنا؛ ۲ر بیوپاریوں پر نظر؛ ۳ر قومی آفات سے نبٹنا؛ ۴ر بدمعاشوں کی بیخ کنی؛ ۵ر مخبر سنت سادھوؤں کے ذریعے بے راہ رو نوجوانوں کا پتا لگانا، ۶ر مجرموں کو رنگے ہاتھوں یا شبہ کی بنا پر پکڑنا؛ ۷ر اچانک اموات کی تحقیق؛ ۸ر اعتراف جرم کرانے کے لیے ایذا دہی اور قانونی کارروائی؛ ۹ر سرکاری محکموں اور کارخانہ جات کی نگرانی؛ ۱۰ر قطع اعضا یا متبادل جرمانے؛ ۱۱ر ایذا دہی کے ساتھ یا اس کے بغیر سزائے موت؛

نابالغ لڑکیوں کے ساتھ جنسی فعل؛ ۱۳۔ انصاف سے تجاوز یا انحراف کا تاوان۔

باب: ۵ : درباریوں کے آداب و فرائض صفحہ ۲۸۹

۱۔ تعزیری کارروائی؛ ۲۔ خالی خزانے کو بھرنے کے طریقے؛ ۳۔ سرکاری ملازموں کے لیے گزارہ؛ ۴۔ درباری کا چلن اور قرینہ؛ ۵۔ موقع کی مناسبت سے عمل؛ ۶۔ ریاست کا استحکام اور کلی خود مختاری۔

باب: ۶ : ملکی حاکمیت کے وسائل صفحہ ۳۱۲

۱۔ حاکمیت کے بنیادی لوازم؛ ۲۔ حالت امن اور مساعی۔

باب: ۷ : شش گانہ حکمت عملی کے مقاصد صفحہ ۳۱۹

۱۔ حاکمیت کے چھ بنیادی رکن، تنزل، ٹھہراؤ اور ترقی کی جانچ؛ ۲۔ اتحاد کی حقیقت؛ ۳۔ ہمسر، برتر اور کمتر راجاؤں کا کردار، کمتر راجا سے معاہدے کی شکل؛ ۴۔ اعلان جنگ یا معاہدۂ امن کے بعد غیر جانبداری، اعلان جنگ یا معاہدۂ امن کے بعد چڑھائی؛ حلیف قوتوں کی مشترک یلغار؛ ۵۔ کمزور اور قوی دشمن کے خلاف کارروائی کے لیے مسلمہ اندیشے؛ فوج سے سپاہیوں کے فرار یا حرص، لالچ اور غداری میں مبتلا ہونے کے اسباب، طاقتوں کے اتحاد کے مسائل؛ ۶۔ حلیف فوجوں کی یلغار، معین شرائط کے ساتھ یا غیر مشروط معاہدۂ امن؛ عہد شکنی کرنے والوں کے ساتھ معاہدۂ امن؛ ۷۔ دوغلی پالیسی کے ساتھ صلح یا جنگ؛ ۸۔ مغلوب کرنے کے لائق دشمن، مدد کرنے کے لائق دوست؛ ۹۔ حصول زر یا حصول دوستی کے لیے معاہدہ؛ ۱۰۔ زمین کے حصول کے لیے معاہدۂ امن؛ ۱۱۔ ناقابل تنسیخ معاہدہ؛ ۱۲۔ کسی منصوبے کی تکمیل کے لیے معاہدہ جوئی؛ ۱۳۔ عقبی دشمن کے بارے میں چوکس رہنا؛ ۱۴۔ کھوئی ہوئی فوج کی جگہ نئی بھرتی؛ ۱۵۔ طاقتور اور بپھرے ہوئے دشمن سے معاہدۂ صلح کرنے کی تدابیر؛ ۱۶۔ فاتح راجہ کا طرز عمل، مغلوب راجہ کا طرز عمل؛ ۱۷۔ عہد نامہ کرنا اور اس کا توڑنا؛ بیچ کے راجہ کے ساتھ راجہ کا طرز عمل، غیر جانبدار فریق یا مختلف ریاستوں کے حلقے کا طرز عمل۔

باب: ۸ : علتیں اور آفات صفحہ ۳۸۹

۱۔ حاکمیت کے بنیادی اصولوں سے انحراف کی آوردہ علتیں اور قدرتی آفات؛ ۲۔ راجہ اور راج کی مشکلات کا جائزہ؛ ۳۔ آفات انسانی؛ ۴۔ مصیبتیں، رکاوٹیں

مالی دشواریاں؛ ۵۔ فوجی مشکلات، دوست یا حلیف سے تعلق رکھنے والی مشکلات۔

باب: ۹ : حملہ آور کی کارروائی صـ ۴۱۷

۱۔ طاقت کا اندازہ، محاذ اور وقت کا تعین؛ ۲۔ لام بندی کا وقت، ساز و سامان کی نوعیت، دفاعی فوج کی تربیت وصف آرائی؛ ۳۔ عقبی دفاع، اور اندرونی و بیرونی فتنوں کا تدارک؛ ۴۔ جان مال اور منافع کے نقصان کا جائزہ؛ ۵۔ اندرونی و بیرونی خطرات؛ ۶۔ باغیوں اور دشمنوں سے میل رکھنے والے؛ ۷۔ حصول منافع اور احتمال ضرر کی بابت شکوک، حصول فتح کے لیے مختلف اور متبادل چالیں۔

باب: ۱۰ : جنگی کارروائی صـ ۴۴۲

۱۔ چھاؤنی کا قیام؛ ۲۔ چھاؤنی سے کوچ، ناگہانی مصیبت یا حملے سے بچاؤ؛ ۳۔ دھوکے کی چالیں، اپنی فوج کی حوصلہ افزائی، اپنی فوج کی دشمن کی فوج سے مڈبھیڑ؛ ۴۔ جنگ کے محاذ و میدان، پیدل دستوں کا کام، سواروں کے رسالے، رتھیں اور ہاتھی، میمنہ میسرہ، بازوؤں اور قلب کی صف بندی، طاقتور اور کمزور فوج کا فرق، پیادوں سواروں، رتھوں اور ہاتھیوں کے ساتھ معرکہ صف آرائی کی مختلف شکلیں، لاٹھی، لہریا کنڈلی یا گنڈے دار ترتیب، دشمن سے آمنے سامنے کی صف بندی۔

باب ۱۱ : ریاستی گروہوں سے نپٹنے کے طریقے صـ ۴۶۰

گروہوں کے درمیان اختلاف کے اسباب، خفیہ تعزیری کارروائیاں۔

باب ۱۲ : طاقتور دشمن سے نبٹنا صـ ۴۶۶

ایلچیوں کے فرائض، خفیہ ریشہ دوانیاں، سپہ سالار کو قتل کرنا، مختلف دوسری ریاستوں کو شہ دلانا، ہتھیار، آتش زنی اور زہر خورانی سے کام لینے والے جاسوس؛ رسد، توشہ خانوں اور غلے کے کھیتوں کی تباہی؛ خفیہ چال یا چڑھائی کے ذریعے دشمن کو قابو میں کرنا، مکمل فتح۔

باب ۱۳ : قلعہ سر کرنے کی جنگی چالیں صـ ۴۸۱

۱-۵ نفاق کے بیج بونا، محصور راجہ کو خفیہ تدابیر سے باہر نکلوانا اور پھانسنا، محاصرے کی کارروائی یا محاصرے کا عمل، مفتوحہ علاقے میں امن قائم کرنا۔

باب ۱۴ : خفیہ ذرائع صفحہ ۵۰۲

دشمن کو ضرر پہنچانے کے طریقے، عجیب و پُر فریب چالیں، دواؤں اور منتروں کی تاثیر، اپنی فوج کو ضرر سے بچانے کی تدابیر۔

باب : ۱۵ : ترتیبِ تالیف صفحہ ۵۲۴

اس باب میں مضامین کی تقسیم کی وضاحت کی گئی ہے

چنانچہ یہ ہیں اس علم کے اسرار و معارف۔ اس میں کل ۱۵ ابواب، ۱۵۰ اجزا اور ۱۸۰ فصلیں ہیں، جو ۶ ہزار اشلوکوں پر مشتمل ہیں۔ یہ شاستر جو حشو و زوائد سے پاک اور آسانی سے قابلِ فہم ہے۔ کوٹلیہ نے ایسے الفاظ میں مرتب کیا ہے جو بالکل مفہوم حتمی، مکمل اور محکم ہیں۔

جزو ۲ علوم کی غایت اور انوکشکی کا مقام

آن وکشکی کی مجموعہ ہے، تین ویدوں (ترائے)، وارتا (جس میں زراعت مویشی پالنا اور اُن کی نسل کشی نیز تجارت بھی شامل ہے) اور ڈنڈنیتی (سیاست مدن) کا۔ یہ سب مل کر علوم چہارگانہ کہلاتے ہیں۔

منو کے مکتبِ فکر کی رو سے علوم صرف تین ہیں اور انوکشکی ویدوں کی محض ایک شاخ ہے۔

برہسپتی کے مکتبِ فکر کا کہنا ہے کہ علوم صرف دو ہیں، وارتا اور علم سیاست مدن اور تین وید اس شخص کے لیے جو دنیوی (لوک یاترا وِدہ[1]) کا تجربہ رکھتا ہو، صرف ایک خلاصے کی حیثیت رکھتے ہیں[2]۔

اوشنس کے مکتب والوں کا قول ہے کہ علم تو صرف ایک ہے اور وہ ہے علم سیاست مدن یا نظمِ حکومت۔ یہی سب علموں کا منبع ہے اور منتہیٰ بھی۔

مگر کوٹلیہ کا قول ہے کہ علم چار اور صرف چار ہیں، اور انہی سے اخلاق اور

---

[1] اس لفظ کی تشریح متن میں موجود ہے۔ یہی اصل کتاب کا موضوع ہے۔ (ح) [2] گیرولا، دنیا داروں کی روزی کا وسیلہ ہے۔ (ح)

۔۔ست کی بابت سب کچھ معلوم ہوتا ہے۔

آنوکشکی میں فلسفہ، ریاضی، یوگا ا [illegible] رنا بت۔۔۔ آتے ہیں۔

نیک و بد اعمال (دھرم ادھرم) کی بابت۔ ویا۔ س۔ [illegible] ہے اور دولت یا فائدہ اور نفعِ قدرکی بابت وارتا سے، اور مناسب و نامناسب (نیائے یا حکمتِ عملی) نیز قوت و محرومیِ قوت کی بابت علم سیاستِ مُدن سے۔

اس تقسیم علوم کی روشنی میں دیکھئے تو آنوکشکی دنیا کے لیے نہایت مفید علم ہے یہ ذہن کو اچھے اور برے حالات میں استوار اور مضبوط رکھتا ہے؛ نیز پیش بینی، گفتار اور عمل کی اعلیٰ خصوصیات بخشتا ہے۔ ہر قسم کے علم، ہر طرح کے عمل اور ہر طرح کی اعلیٰ خصوصیات کے حصول کے لیے، آنوکشکی ایک مستقل نور ہدایت ہے۔

(یہاں تک تھا کوٹلیہ کے ارتھ شاستر کے باب اوّل کا جزو '۲' یابت علوم میں آنوکشکی کا مقام۔)

جزو ۳ : تینوں ویدوں کا مقام

یہ تین وید سام، رگ اور یجر ہیں۔ یہ اتھر وید اور اتہاس وید سے مل کر مقدس وید کہلاتے ہیں۔

شکشا (علم الاصوات) کلپ (ادا [illegible] رسوم کے احکام) ویاکرن (قواعدِ زبان) نرکت (ویدک اصطلاحات کی فرہنگ) چھندس (عروض) اور جیوتش (علم نجوم) انگ کہلاتے ہیں۔ چونکہ تین وید چاروں جاتیوں کے فرائض نیز چاروں مذہبی آشرموں کا تعین کرتے ہیں۔ اُن کی افادیت مسلّم ہے۔

برہمن کے فرائض مطالعہ کرنا، تعلیم دینا، قربانیاں کروانا، دوسروں کی قربانیوں میں خیرات کے لینے دینے میں قائم مقامی کرنا۔

کھشتری کے فرائض پڑھنا، قربانیاں کرانا، خیرات دینا، سپاہیانہ کام انجام دینا اور جانوں کی حفاظت کرنا۔

ویشیہ کے فرائض پڑھنا، قربانیاں کرانا، خیرات دینا، کھیتی باڑی، گلہ بانی کرنا اور تجارت۔

---

(۱) [illegible] کے اصطلاحی معنی دہریت، لیکن شاید یہاں علوم طبیعی سے مراد ہے۔ (ح)

شودر کے فرائض حیات مکرر پانے والوں (دوِیجاتیوں) کی خدمت کھیتی باڑی
گلہ بانی، اور بیوپار (دان تا) ؛ کاریگری اور دربار کی بھاٹوں کا کام (کاردکوشلا وکرم) ملہ
گھر گرہستی والے عام شہری کا کام اپنے پیشے سے کمائی کرنا، اپنے ہم رتبہ
لوگوں میں بیاہ کرنا جو ایک مورث اعلیٰ کی اولاد نہ ہوں (ت: اسی گوت کے نہ ہوں)
اپنی استری سے حیض کے بعد صحبت کرنا، دیوتاؤں، پُرکھوں، مہمانوں اور دستور بیروں کو
نذریں چڑھانا اور بچا ہوا خود کھانا۔

طالبعلم (برہمچاری) کا کام ہے، ویدوں کا سبق لینا، اگنی پوجا اشنان، بھیک
مانگ کر پیٹ پالنا اور اپنے گرو کی دل و جان سے سیوا، نیز اس کے بیٹے اور اپنے
سے بڑے طالب علم کی سیوا۔

جنگل کے باسی جوگی کا کام، پرہیزگاری، زمین پر سونا، بٹی ہوئی جٹائیں رکھنا،
ہرن کی کھال (مرگ چھال) پہننا، اگنی پوجا، اشنان، دیوتاؤں، پُرکھوں اور مہمانوں
کی پوجا اور جنگلی پھل پھلاری پر گزارہ کرنا۔

تارک الدنیا سنیاسی (پریوراجک) کا کام ہے حواس پر پورا قابو، ہر
کام سے قطعی پرہیز، روپے پیسے سے لاتعلقی، سماج سے علیحدگی، مختلف جگہوں پر
بھیک مانگنا، ویرانوں میں رہنا اور اندرونی و بیرونی طہارت۔

بے آزاری، سچائی، صفائی، بغض و بیر سے یکسر بے تعلقی، ظلم سے پرہیز،
عفو و درگزر، یہ سب پر واجب ہیں۔

اپنے فرائض کی ادائیگی انسان کو سورگ (جنت) اور آننت یا بے پایاں
روحانی مسرت کی طرف لے جاتی ہے۔ اگر ان سے انحراف کیا جائے گا تو جاتیوں اور
فرائض کے خلط ملط ہونے سے دنیا ختم ہو جائے گی۔ ملے
* لہٰذا راجا اپنی پرجا کو فرائض سے روگردانی نہیں کرنے دے گا، کیونکہ جو
کوئی اپنے فرائض بجا لائے گا، سختی سے آریوں کے دستور حیات کا پالن کرے گا۔

ملہ دو انسانی جنم پانے والے مراد برہمن۔ (ح) ملے اصل فن سیاسی مفکرین کی نظر میں! (ح)

اور جاتیوں کی تقسیم اور مختلف مذہبی گروہوں کے مقررہ اُسوؤں کا پاس رکھے گا، وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی شادکام رہے گا۔ دنیا جب تک تینوں ویدوں کے ہدایت کردہ احکامات پر چلے گی، پھلے پھولے گی اور ہرگز تباہ نہ ہوگی۔

(یہاں ختم ہوتا ہے کوٹلیہ کے ارتھ شاستر کے باب اوّل کا جزو ۳: "علوم میں تینوں ویدوں کے مقام کا تعین")۔

جزو ۴ : علوم کی غایت، وارتا اور ونڈنیتی

زراعت اور گلّہ بانی اور تجارت کو ملا کر وارتا کہتے ہیں۔ یہ مفید علم ہے کیونکہ اس سے غلّہ مویشی، سونا، جنگل کی پیداوار (کوپیہ) اور مفت مزدور (وشٹی) حاصل ہوتے ہیں۔ وارتا ہی کے ذریعے حاصل ہونے والے خزانے اور فوج کے بل پر راجہ اپنے اور اپنے دشمن کے رفقا کو قابو میں رکھ سکتا ہے۔ وہ گرز یا عصائے شاہی جس پر انوکشکی تینوں ویدوں اور وارتا کی سلامتی اور ترقی کا انحصار ہے دنڈ (تعزیر) کہلاتا ہے، اور جو علم اس سے تعلق رکھتا ہے وہ دنڈنیتی یا علم سیاست مدن[۱] کہلاتا ہے۔

یہی وسائل کو حاصل کرنے، انھیں محفوظ رکھنے، بڑھانے اور بڑھوتری کے فوائد کو مستحقوں میں تقسیم کرنے کا ذریعہ ہے۔

میرے گرو کا قول ہے کہ جو کوئی دنیا کی ترقی کا خواہاں ہے وہ ہمیشہ عصائے شاہی کو اونچا رکھنا چاہے گا (جسے اُدیتا دنڈ کہتے ہیں) شاہی اقتدار کے سوا مخلوق کو تابع رکھنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہو سکتا۔"

کوٹلیہ کہتا ہے "جی نہیں" کیونکہ جو کوئی سخت تعزیریں دے گا خلق میں بدنام اور قابلِ نفرت ہو جائے گا اور جو ہلکی سزائیں دے گا اس کا مان جاتا رہے گا اور بودا سمجھا جائے گا۔ لیکن جو کوئی واجبی اور قرار واقعی سزا دے گا۔ اس کی

---

[۱] دنڈ تین معنی میں استعمال ہوا ہے: عصائے شاہی، سزا اور [illegible] یعنی فوج۔

عزت کی جائے گی۔ کیونکہ جب ڈنڈ (تعزیر) سے سوچ سمجھ کر مناسب طور پر کام لیا جائے تو لوگوں کو نیک چلنی اور مفید و بار در کام سے لگے رہنے کی ترغیب ہوتی ہے جس سے دولت اور فرحت حاصل ہو؛ اور جب سزا غلط طور پر دی جائے، خواہ دانستہ حرص و ہوس کی بنا پر ہو یا نادانی میں یا غصّے کے تحت، تو اس سے جنگل میں رہنے والے بے نفس جوگی اور سنیاسی تک برافروختہ ہو جاتے ہیں، عام لوگوں کا تو پوچھنا ہی کیا۔

البتہ اگر تعزیر کے اصول کو بالکل برطرف رکھا جائے تو اس سے افراتفری پیدا ہوتی ہے۔ حاکم منصف موجود نہ ہو تو بقول معروف بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو نگلنے لگتی ہیں۔ اس کی موجودگی میں کمزور کا دل مضبوط رہتا ہے۔

یہ خلقت جو چار جاتیوں اور چار عبادت گزار مستقی گروہوں پر مشتمل ہے، بادشاہ کے "ڈنڈ" کے نیچے اپنے اپنے راستے پر دلجمعی کے ساتھ چلتی رہے گی اور اپنے اپنے فرائض اور کام خاطر خواہ طور پر انجام دیتی رہے گی۔[1]

(یہاں تک تھا، کوٹلیہ کے ارتھ شاستر کے باب اوّل کا جزو ۴، بابت وارتا و ڈنڈنیتی کا مقام۔ بسلسلۂ تنظیم: علوم کی غایت کا بیان ختم ہوا۔)

جزو ۵ : بڑے بوڑھوں کی صحبت

چنانچہ معلوم ہوا کہ (اوّل) تین علوم (منجملہ چہار) اپنی بقا و فروغ کے لیے علم سیاست مدن پر انحصار رکھتے ہیں۔ ڈنڈ یا تعزیر جو زندگی کے تحفظ کا واحد اور حتمی ذریعہ ہے، بجائے خود تنظیم (ونائے) پر منحصر ہے۔

تنظیم دو طرح کی ہوتی ہے: فطری اور مصنوعی۔ تادیب (کریا) سے صرف "ذی جوہر" طبیعت کے لوگ ہی بندشوں میں بندھ کر خوش رہ سکتے ہیں اور علوم کے مطالعے سے بھی صرف اُن لوگوں کو ضابطے میں رہنے کی ترغیب ہوگی جو بعض خصوصیات سے بہرہ ور ہوں، جیسے کہ تابعداری، توجہ، فہم، حافظہ، تمیز و تفریق، استدلال، غور و فکر، اور رد

---

[1] کام نندکا ۲، ۳۰، ۳۶۔

کو نہیں ہو گی۔

علوم کی تحصیل ماہر استاد کی نگرانی میں کی جائے گی اور علوم کے احکام پر سختی سے عمل لیا جائے گا۔ سر منڈانے کی رسم کے بعد طالب علم حرف شناسی سیکھے گا اور ساد حساب۔

جنیو پہننے کے بعد وہ ماہر استادوں کی شاگردی میں تینوں وید پڑھنے شروع کر گا اور اس کے ساتھ انوکشکی اور وائتا سرکاری افسروں کی نگرانی میں، نیز ڈنڈ نیتی جو ماہر اور تجربہ کار سیاستدان سکھائیں گے۔

وہ (یعنی راجہ) ۱۶ رسال) کی عمر تک کنوارا اور محترز رہے گا۔ پھر وہ موٗدّن کی رسم کے بعد بیاہ کرے گا۔

موٗثر نظم وضبط سیکھنے کے لیے وہ معمولاً عمر رسیدہ فاضل استادوں کا ہم صحبت رہے گا کہ وہی کامل طور پر نظم وضبط کے حامل ہوتے ہیں۔ صبح کے اوقات میں وہ فوجی تربیت، ہاتھیوں گھوڑوں، رتھوں اور ہتھیاروں کی بابت حاصل کرے گا، اور سہ پہر کو تاریخی واقعات (اتہاس) سنے گا۔

پران، علم التواریخ، حکایات، تمثیلی کہانیاں، اور دھرم شاستر سب اتہاس میں شامل ہیں۔

باقی اوقات میں وہ نہ صرف نئے سبق لے گا اور پرانا سبق دہرائے گا بلکہ جو کچھ نہ سمجھا ہوگا اسے بار بار سنے گا۔

کیونکہ علم سننے سے حاصل ہوتا ہے، علم ہی سے باضابطہ عمل (یوگا) ممکن ہے اور یوگا کے ذریعے خود پر قابو (آتما ونتا) ممکن ہے۔ اسی کا نام حسن تحصیل (ودیا سامرتھیم) ہے۔

جو راجہ اچھی طرح پڑھا لکھا ہوگا اور علوم پر عبور رکھتا ہوگا وہی رعایا پر خوبی و تندہی کے ساتھ حکومت کرے گا، اور اس کا بھلا چاہے گا، وہی دھرتی پر بے روک ٹوک قابض رہے گا"

(یہاں تک تھا کوٹلیہ کے ارتھ شاستر کے باب اول کا جزو ۵ جس کا موضوع تھا بزرگ لوگوں کے ساتھ رابطہ)

جزو ۶ : حواس پر قابو

اعضائے ہستی پر قابو جس پر اکتساب علم اور تنظیم کا دار و مدار ہے چھ چیزوں کے ترک سے حاصل ہو سکتا ہے: ہوس، غصہ، حرص، انا (مان)، تکبر عیاشی (نہرش)۔

کان، جلد، نگاہ، زبان اور ناک کے ذریعے سماعت، لمس، رنگ، مزا اور بو کے احساس سے بے پروا ہو جانا، حواس پر قابو کہلاتا ہے۔ احکام حکمت کی پابندی کا یہی تقاضا ہے، کیونکہ تمام علوم کا مقصد یہی ہے کہ حواس پر قابو رکھا جائے۔

جو اس کے خلاف جائے گا، جسے حواس پر قابو نہ ہوگا، جلد تباہ ہو جائے گا، چاہے تمام روئے زمین کا حاکم اور چار دانگ عالم پر قابض کیوں نہ ہو۔

مثال کے طور پر راجہ بھوج جو دانڈایک کے لقب سے مشہور ہے، ایک برہمن لڑکی پر دست ہوس دراز کرنے کی پاداش میں اپنا راج پاٹ کھو بیٹھا اور کنبے اتے سمیت غرق ہوا۔

اسی طرح کرال جنے ویدیہہ کہتے ہیں، اسی طرح جنمجا کے برہمنوں پر غضب ناک ہونے کی بنا پر، اور تالجنگا۔ بھرگوؤں کو آنکھیں دکھانے پر تباہ ہوا۔

اسی طرح ائل جس نے حرص میں آکر برہمنوں کو کھسوٹا، اور راج بندر (کہ اس نے بھی ایسا ہی کیا تھا)۔

اور راون بھی جس نے زعم میں آکر غیر کی زوجہ کو واپس کرنے سے گریز کیا اور دریودھن جو اپنی سلطنت کا ایک ٹکڑا الگ کرنے پر راضی نہ ہوا، اور دمبودھ اور ارجن جو سب کے خاندان سے تھا اور اتنا مغرور کہ ساری خلقت کو حقیر سمجھتا تھا۔

اور واتاپ جس نے ترنگ میں آکر اگستیہ پر حملہ بول دیا اور ورشنیوں کا گٹھ جوڑ دوے پایئن کے خلاف۔ الغرض یہ اور بہت سے اور بھی راجہ حواس پر قابو رکھنے

---

۱ کسی پران میں ان راجاؤں کی بابت کسی ایسے واقعے کا ذکر نہیں۔ (لیکن دوسری کتابوں میں ہے جن کا حوالہ کانگلے نے دیا ہے۔ ح) ۲ سخت تعزیر دینے والے، مارتے خاں۔ ۳ بلاکو (ح)

سے اِنہی چھ دشمنوں کے ہاتھوں زیر ہو کر اپنے راج اور کُنبے کے ساتھ تباہ ہوئے۔ اس کے برخلاف اِنہی چھ دشمنوں کو زیر کرکے، جامدا گنی کا اُمبارش جو حواس پر قابو رکھنے کے لیے مشہور تھا اور نابھاگ، عرصے تک زمین پر حکمراں رہے۔

(یہاں تک تھا کوٹلیہ کے ارتھ شاستر کے باب اوّل کا جزو ۶)

جزو ۷ : ایک درویش صفت راجہ کا ضابطۂ حیات

مذکورۂ بالا چھ دشمنوں کو نیچا دکھا کر وہ نفس پر قابو پائے گا اور دانا بزرگوں کی صحبت سے دانائی حاصل کرے گا؛ اپنے جاسوسوں کے ذریعے حالات کا مشاہدہ کرے گا چوکس اور چوکنا رہ کر تحفظ حاصل کرے گا؛ اپنے اختیار سے کام لے کر رعیت کو اپنے اپنے کاموں پر لگائے رکھے گا؛ علوم کے سبق لے کر اپنی ذات کی تنظیم کرے گا، اور لوگوں کی بھلائی اور خوشحالی کا سامان کر کے ان کے دلوں میں گھر کرے گا۔

اس طرح اپنے حواس کو قابو میں رکھ کر، وہ دوسروں کی بیویوں اور مال پر بُری نظر نہیں ڈالے گا؛ نہ صرف ہوس کو خواب میں بھی پاس نہ پھٹکنے دے گا، بلکہ جھوٹ، تکبّر اور بُرائی کی ترغیبات سے بھی پرہیز اور بے راہ روی اور فضول خرچی سے گریز کرے گا۔ نیکی اور کفایت شعاری پر کاربند رہ کر وہ اپنے مقاصد پورے کر سکے گا۔ سچی مسرّتوں سے کبھی محروم نہیں رہے گا۔ وہ زندگی میں تین چیزوں کا مساوی طور پر لطف لے سکتا ہے یعنی بخشش، دولت اور خواہش جن میں سے تینوں ایک دوسرے پر انحصار رکھتی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک میں بھی اعتدال نہ رہے تو وہ اپنے ساتھ دوسری دو کو بھی لے ڈوبتی ہے۔

کوٹلیہ کا خیال ہے کہ صرف دولت ہی اہم ہے، کیونکہ خیرات اور خواہشات کی تکمیل اس کے بغیر ممکن نہیں۔[۱]

وہ گرو اور وہ منتری جو اسکو خطرات میں پڑنے سے بچائیں اور مقرّرہ ساعتوں پر گھنٹے بجا کر (جن کی تقسیم سائے کو ناپ کر کی جاتی ہے) اسے خبردار کرتے رہیں، علانیہ بھی اور تخلیے میں بھی، وہ ضرور قدر و منزلت پائیں گے۔

---

[۱] یہاں غالباً دوسروں کے کچھ اقوال نقل ہونے سے رہ گئے ہیں۔

* حکومت کرنے کے لیے تعاون درکار رہتا ہے، کیونکہ ایک پہیہ کبھی نہیں چل سکتا۔ چنانچہ وزیر مقرر کرنا اور اُن کی بات سننا ضروری ہے۔

(یہاں تک تھا کوٹلیہ کے ارتھ شاستر کے باب اوّل کا ساتواں جزو بابت نیک بادشاہ کا دستورِ حیات۔)[1]

جزو ۸ : منتریوں کا تقرر

بھاردواج کا کہنا ہے کہ "راجہ اپنے ہم سبق لوگوں میں سے منتری بنائے، کیونکہ ان کی دیانت اور لیاقت پر ذاتی واقفیت کی بناء پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

وشالاکش کہتا ہے "نہیں، کیونکہ وہ اس کے ساتھ کے کھیلے ہوئے بھی ہوتے ہیں، اس لیے اس سے چلیں گے، مگر وہ ان لوگوں کو منتری بنا سکتا ہے جن کے ساتھ اس کی رازداری ہو۔ مشترک عادات اور مشترک عیبوں کی بنا پر وہ اسے نقصان پہنچانے سے بچیں گے تاکہ وہ بھی ان کی پردہ پوشی کرے۔"

پراشر کہتا ہے "یہ خوف تو دونوں جانب موجود ہوگا، اور بھانڈا پھوٹنے کے خوف سے راجہ اُن کی بھلی اور بُری سب طرح کی باتیں ماننے پر مجبور ہوگا۔

"اتنے سارے لوگوں کے قابو میں رہ کر جو اس کے رازوں کے واقف ہوں، راجہ شرمسار رہے گا۔ لہٰذا وہ ایسے لوگوں کو منتری بنائے جو اپنے کو اس کا وفادار ثابت کر چکے ہوں اور جان جوکھوں میں ساتھ دے چکے ہوں۔"

پشون کہتا ہے "نہیں، کیونکہ یہ تو صرف وفاداری ہوئی، عقل و فراست (بُدھ گُن) اور چیز ہے۔ وہ ان لوگوں کو منتری کے منصب پر فائز کرے۔ جو مالی معاملات میں مقررہ محصول یا اس سے بڑھ کر وصول کر کے دکھا چکے ہوں اور اپنی اہلیت ثابت کر چکے ہوں۔"

کونٹر پندت کہتا ہے "نہیں، کیونکہ ان لوگوں میں دوسری صلاحیتوں کی کمی ہوگی جو وزیر کے لیے ضروری ہیں۔ لہٰذا وہ ایسے لوگوں کو وزیر بنائے جن کے باپ، دادا پہلے وزیر رہ چکے ہوں۔ ایسے لوگ پچھلی باتوں سے واقف ہونے اور راجہ سے قدیم تعلق کی بناء پر اگر

---

[1] یہ اختتامیہ جملہ جو ہر جزو کے بعد آتا ہے آئندہ ترک کیا جا رہا ہے۔ (ح)

ناراض بھی ہوئے تو اُسے دھوکا نہیں دیں گے اور ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ ایسی وفاداری جانوروں میں بھی پائی جاتی ہے۔ مثلاً گائیں اجنبی گائیوں سے الگ رہتی ہیں۔ اپنے جانے پہچانے گلّے سے مل کر رہنا پسند کرتی ہیں۔"

وات ویادھ کہتا ہے "نہیں، کیونکہ ایسے لوگ بادشاہ پر پورا قابو حاصل کرکے خود بادشاہ کا انداز اختیار کر لیتے ہیں۔ لہٰذا وہ ایسے نئے لوگوں کو وزیر بنائے جو سیاست میں ماہر ہوں۔ ایسے نئے لوگ ہی راجہ کو راجہ سمجھیں گے اور اس سے بگاڑ ناپسند نہیں کریں گے۔"

باہُدنتی کا جایا کہتا ہے[۱] "یونکہ جو شخص صرف نظری علم رکھتا ہو اور عملی سیاست کے تجربے سے عاری ہو، وہ اپنے کام میں سخت غلطیوں کا مرتکب ہو سکتا ہے لہٰذا وہ ایسے لوگوں کو وزیر بنائے جو اعلیٰ خاندان کے ہوں، صاحبِ فراست ہوں، نیک نیت اور وفاشعار ہوں۔ خلاصہ یہ کہ وزیروں کا تقرّر سراسر اوصاف کی بنا پر ہونا چاہیے۔"

کوٹلیہ تائید کرتا ہے کہ یہی بات، درست اور جامع ہے۔ آدمی کی لیاقت کا پتہ اس کے کام سے چلتا ہے اور دوسروں کے ساتھ مقابلے سے عیاں ہوتا ہے۔

* ہر ایک کے کام کی مناسب تقسیم اور تقرّر کے مقام اور وقت کے تعیّن کے بعد ایسے ہی لوگ مشیر نہیں بلکہ وزیر بنائے جائیں گے۔[۲]

جزو ۹ : مشیروں اور پجاریوں کا تقرّر

مقامی، اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھنے والے، ذی اثر، فنون میں تربیت یافتہ، دور اندیش، عاقل، اچھے حافظے کے مالک، جری، خوش گفتار، باہنر، ذہین، پُرجوش، باوقار، باتحمل، پاکیزہ کردار، پسندیدہ، وفاداری میں پکّے، ٹال مٹول کی عادت، اور متلوّن مزاجی سے بری، بامروت اور ایسی تمام باتوں سے پاک جن سے تنفّر اور عداوت پیدا ہوتی ہے۔ یہ ہیں خصوصیات اس شخص کی جسے وزارت کے منصب پر فائز کیا جائے۔ جن میں مذکورہ بالا خصوصیات میں سے آدھی یا ایک چوتھائی پائی جائیں وہ اوسط یا ادنیٰ

---

[۱] گیروَلا : باہُدنتی پُتر (اِندر)۔ [۲] اشلوک کی بحر میں۔ آئندہ پھول کا نشان * اسی کی علامت ہوگا کہ عبارت اشلوک کی بحر میں ہے۔ (ح)

درجے کے سمجھے جائیں گے۔

ان خصوصیات کے ضمن میں ملکی اور باہر ہونے کی تصدیق باوثوق لوگوں سے کرائی جائے گی، تعلیمی استعداد کو مناسب استعداد کے اساتذہ پرکھیں گے، نظریہ علم اور تجربہ، دور اندیشی یادداشت اور پسندیدہ اطوار کی جانچ کارکردگی سے ہو گی، خوش گفتاری، ہنرمندی اور ذہانت کی تیزی قوت بیان سے ظاہر ہو گی۔ تحمل، جوش کار اور مشکلات میں ثابت قدمی، نیک چلنی، دوستانہ رویہ اور وفا شعاری میل جول سے دریافت ہو گی، کردار، قوت، صحت، وقار اور کاہلی وتلون سے بری ہونے کا پتہ قریبی دوستوں سے چلے گا، دوستانہ اور فیاضانہ طبیعت کا اندازہ ذاتی تجربے سے ہو گا۔

راجہ کے کام ظاہری بھی ہو سکتے ہیں خفیہ بھی اور بعض اوقات وہ قیاس سے بھی کام لے گا۔

جو کچھ وہ دیکھتا ہے وہ ظاہری مشاہدہ ہے، جو دوسرے اس کو بتائیں وہ پوشیدہ معلومات ہوں گی اور جو کچھ ہوا یا جو کچھ ہوا اس کو دیکھ کر نتیجہ اخذ کرنا استدلال یا قیاسی علم ہے۔

چونکہ سب باتیں ایک ساتھ واقع نہیں ہوتیں اور ایک جگہ پر بھی نہیں ہوتیں بلکہ مختلف مقامات پر ہوتی ہیں، اس لیے راجہ مختلف اوقات میں اور مختلف مقامات پر حسب ضرورت وزیر مقرر کرے گا۔ یہ تھا منتریوں کا کام۔

* جس کے گھرانے کی اچھی شہرت ہو، جو وید اور انگ اچھی طرح پڑھے ہوئے ہو، قدرتی یا اچانک رونما ہونے والی علامات کو تاڑنے اور سمجھنے کی مہارت رکھتا ہو، کاروبار حکومت کی بابت خاطر خواہ علم رکھتا ہو، فرماں بردار ہو اور رسوم کفارہ ادا کر کے فطری یا انسانوں کے آوردہ حادثات کی روک تھام کر سکتا ہو جس کے طریقے اتھر وید میں بتائے گئے ہیں، اُسے راجہ اپنا خاص پروہت مقرر کرے گا اور جس طرح چیلا گرو کی اور بیٹا باپ کی اور نوکر آقا کی اطاعت کرتا ہے اس طرح اس کی اطاعت کرے گا۔ وہ کھشتری جنھیں برہمن تربیت دیں، جو اچھے مشیروں کے مشوروں سے تاثر قبول کریں، اور شاستروں کے احکام پر چلیں ان پر کوئی قابو نہیں پا سکتا، اور وہ ہتھیاروں کے بغیر

بھی فتحیاب ہو سکتے ہیں۔

جزو ۱۰ : منتریوں کے کردار کی پرکھ

اپنے مہامنتری اور بڑے پروہت کی مدد سے راجہ اپنے وزیروں کو لالچ دلا کر اپنے وزیروں (اماتیوں[۱]) کے کردار کا پتہ چلائے گا جنھیں مختلف شعبوں میں مقرر کیا گیا ہوگا۔

مثلاً راجہ اپنے پروہت کو برطرف کر دے گا کیونکہ وہ کسی ذات باہر کے آدمی کو وید پڑھانے کا حکم ماننے سے انکار کرے گا یا ایسی قربانی کی رسم میں جسے بظاہر ذات باہر کا آدمی (اجایا) ادا کرنے والا ہو، شرکت یا قائم مقامی کرنے پر تیار نہ ہو گا۔ تب وہ پروہت اپنے مخبروں کے ذریعے جو ہم سبق شاگردوں کے بھیس میں ہوں گے ہر وزیر کو قسم دے کر اس طرح اکسائے گا کہ "راجہ بے دھرم ہے۔ کیوں نہ ہم اس کی جگہ کسی دھرماتما کو گدی پر بٹھائیں جو نیک ہو، اس راجہ کے گھرانے سے ہو یا قید میں پڑا ہو، یا آس پاس کے کسی راجہ کو لائیں جو اسی کا ہم کفو ہو اور اپنی ذات سے پوری طرح اہل ہو، یا کسی قبائلی سردار کو یا کسی معمولی آدمی ہی کو کیوں نہ اونچے رتبے پر پہنچائیں۔ ہم سب تو اسی خیال کے ہیں، تم کیا کہتے ہو؟"

اگر کوئی ایک یا سب وزیر اس سازش میں شرکت سے انکار کریں تو وہ نیک چلن سمجھے جائیں گے۔ اسے کہتے ہیں دھرمی ترغیب۔

فوج کا کماندار ناقص یا ناجائز اشیاء وصول کرنے پر مخبروں کے ذریعے، جو ہم جماعت طالبعلموں کے بھیس میں ہوں گے، ہر وزیر کو اکسائے گا کہ راجہ کو قتل کر دیں تو بڑی دولت ہاتھ لگے گی اور ہر وزیر سے پوچھے گا "ہم سب تو یہی چاہتے ہیں، تم کیا کہتے ہو؟" اگر وہ انکار کریں تو نیک چلن سمجھے جائیں گے۔ اسے مالی ترغیب کہتے ہیں۔ ایک مخبر عورت جو پارسا بن کر محل میں بڑا مان رکھتی ہو گی، باری باری ہر بڑے وزیر کو اکسائے گی کہ رانی تجھے بہت پسند کرتی ہے اور کسی ترکیب سے تجھے اپنے محل میں بلانے کی سوچ رہی ہے۔ اس سے بہت سی دولت بھی ہاتھ لگنے والی ہے۔

---

[۱] "اماتیہ" وزیر کے لیے بھی آتا ہے اور دوسرے ارکانِ دولت کے لیے بھی۔ ح

اگر وہ اس تجویز کو رد کر دیں تو نیک چلن ہونگے۔ اسے کہتے ہیں آشنائی کا لالچ۔

کسی تجارتی کشتی میں بیٹھ کر جانے کے ارادے سے کوئی ایک وزیر دوسرے وزیروں کو اپنے ساتھ آنے کی صلاح دے گا۔ خطرے کا احساس کر کے راجہ ان سب کو گرفتار کر لے گا اب ایک مخبر چھوٹا چیلا بن کر جسے ناحق قید کر دیا گیا تھا، ہر وزیر کو جسکی دولت اور منصب چھن گیا ہے، یہ کہہ کر اکسائے گا کہ "راجہ بدعقلی کی راہ پہ چل پڑا ہے۔ آؤ اسے ٹھکانے لگا کر کسی اور کو راج پاٹ دلائیں۔ سب کا یہی خیال ہے تم بتاؤ؟"

اگر وہ ماننے سے انکار کریں تو نیک چلن ہیں۔ یہ ہے تخویف کے ذریعے ترغیب۔

اُن آزمائے ہوئے وزیروں میں سے جن کی مذہبی ترغیب کے ذریعے آزمائش کی گئی، دیوانی اور فوجداری عدالتوں میں متعین ہونگے جنہیں مالی لالچ کے ذریعے آزمایا گیا، مالیات کے محصل اور محلدار مقرر ہوں گے جنھیں آشنائی کی ترغیب کے ذریعے آزمایا گیا۔ وہ محل کے اندر اور باہر تفریح گاہوں، وہاروں کے نگران مقرر ہوں گے جنھیں خوف دلا کر آزمایا گیا راجہ کے قرب میں مقرر کیے جائیں گے اور جنھیں ہر طرح آزمایا گیا ہوگا وہ منتری بنیں گے جو ان میں سے ایک آزمائش میں بدخواہ ثابت ہوں وہ کانوں، عمارتی لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگل اور کارخانوں میں لگائے جائیں۔

* گرؤوں کا قول ہے کہ آزمائش کی روشنی میں راجہ ان لوگوں کو عہدے دے گا جو مذہبی، مالی اور آشنائی کی ترغیب سے بے داغ نکلیں گے۔

کوٹلیہ کہتا ہے کہ اس سلسلے میں راجہ ہرگز رانی کی ذات کو ملوث نہ کرے۔ یہ گویا ستھرے پانی میں زہر گھولنا ہوگا۔

بعض اوقات تجویز کردہ نسخہ اخلاقی روگ پر اثر نہیں کرتا۔ سوئر بیروں کا من چاہے فطرةً مضبوط ہو، اگر ایک دفعہ چار مذکورہ ترغیبات کے ذریعے ہلا دیا جائے تو اپنی اصلی حالت پر پوری طرح واپس نہیں آئے گا۔

لہٰذا راجہ چار قسم کی آزمائشوں کے لیے دوسرے ہی بیرونی ذرائع کو کام میں لائے۔

---

* سمندری راستے سے جانے والے تاجر، دوسرے سمندروں کو "پرواہن" کشتیوں میں عبور کرتے ہیں۔

(اقتباس دییانس سوتر کی تشریحات ص ۲۴۶)

جزو ۱۱ ، مخبری کا جال

اپنے وزیروں کی کونسل کی مدد سے جو مخبروں کے ذریعے آزمائے جا چکے ہوں، راجہ اب خود اپنے مخبروں کی بھرتی کرے گا۔ یہ بناوٹی چیلوں، جوگیوں، عام گھرداروں، تاجروں تپسیا کرنے والے سادھوؤں، طالب علموں یا ہم سبقوں، منچلے بدمعاشوں، زہر دینے کے ماہروں اور فقیرنیوں کے بھیس میں کام کریں گے۔

بناوٹی چیلا اُسے بنایا جائے گا جو دوسروں کے من کا بھید پانے کی صلاحیت رکھتا ہو گا۔ ایسے شخص کو نقد انعام اور رُتبے کی آس دلا کر وزیر اُس سے کہے گا "تیرا راجہ کے اور میرے ساتھ بچن ہے کہ تو ہر قسم کی شرارت کی اطلاع جس کی جھلک تو دوسروں میں پائے ہمیں دے گا۔"

جوگی سے مراد سدھا ہوا جوگی جو دوراندیش اور پاکباز ہو۔ یہ مخبر بہت سی رقم اور بہت سے چیلے ساتھ لے کر کھیتی باڑی، گلّہ بانی یا بیوپار کرے گا جس کے لیے اسے زمین دی جائے گی۔ اس سے جو یافت ہوگی اس سے وہ اپنے چیلوں کا خرچ اٹھائے گا اور ان میں سے ایسوں کو جو کمانے کا شوق رکھتے ہوں مخبری پر لگائے گا اور ہر ایک کو ہدایت دے گا کہ اسے راجہ کے مال میں کس قسم کی خیانت یا خورد برد کا پتہ لگانا ہے۔ اور جب وہ اپنی اجرت لینے آئیں تو خبر ساتھ لائیں۔ سب جوگی جو اس قسم کے کام پر متقرر ہوں گے علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے چیلوں کو اس طرح کی باتوں کے کھوج کے لیے بھیجیں گے۔

کوئی کاشتکار جس کا کام چھوٹ گیا ہو، لیکن دوراندیش اور سچا ہو، وہ گھردار مخبر کہلاتا ہے۔ اسے زمین دی جائے گی جس پر یہ کاشت کرے گا اور اپنے ساتھ دوسروں کو اسی طرح کام پر لگائے گا جیسے اوپر بیان ہوا۔ بیوپاری مخبر وہ ہے جس کا کام ٹھپ ہو گیا ہو۔ لیکن دوراندیش ہو اور قابلِ اعتبار ہو۔ اسے بھی اپنا کام جاری رکھنے کے لیے اس مقصد سے زمین ملے گی۔

سر منڈا یا جٹا دھاری سادھو جو روزی کمانے پر تیار ہو وہ مخبر تپسوی ہو گا۔ اس کے گرد بھی بہت سے چیلے ہوں گے اور سب بستی کے آس پاس ڈیرا ڈال کر رہیں گے

اور ظاہر کریں گے کہ وہ تھوڑی سی سبزی اور گھاس پھوس پر گزران کرتے ہیں۔ وہ بھی مہینے میں ایک بار یا ایک مہینہ بیچ مگر خفیہ طور پر اپنی پسند کی خوراک کا ذخیرہ رکھیں گے۔

بیوپاری مخبر اس کے چیلے بن کر اس کی پوجا اور سیوا کریں گے اور ظاہر کریں گے کہ وہ بڑی کرامات والا ہے۔ اس کے دوسرے ساتھی چاروں طرف چرچا کریں گے کہ سادھو میں بڑی مافوق الفطرت صلاحیتیں ہیں۔

جو لوگ اس کے پاس مستقبل کا حال جاننے کے لیے آئیں گے ان کو وہ ہاتھ دیکھ کر اُن کے حالات بتائے گا، جن کی بابت اس کے چیلے اسکو اشارے کرتے جائیں گے اور وہ اعلیٰ طبقے کے لوگوں کا حال بتائے گا، مثلاً یہ کہ فلاں کام میں تھوڑے سے فائدے کی اُمید ہے یا آگ لگنے کا ڈر ہے یا ڈاکوؤں سے کھٹکا ہے، باغیوں کے قتل، بھلے لوگوں کے انعام پانے کا ذکر، بیرونی معاملات کے بارے میں پیشین گوئی، مثلاً فلاں بات آج ہو گی، فلاں کل، اور یہ کہ راجہ کیا کرنے والا ہے۔ اس کے چیلے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے جائیں گے۔ وہ راجہ کی طرف سے بعض لوگوں کے لیے بہادری دور اندیشی، خوش کلامی کے لیے انعام اور بعض افسروں کے تبادلے کی بھی پیشین گوئی کرے گا۔ راجہ کے منتری اس کی پیشین گوئی کے مطابق عمل کر کے انھیں سچا ثابت کر دیں گے اور وہ ان لوگوں کو جنھیں کوئی واجبی شکایت ہو انعام و اکرام سے خوش کر دے گا اور جو بلا وجہ کبیدہ خاطر اور شر پر آمادہ پائے جائیں انھیں چپکے ہی چپکے سزا دلوا دے گا۔

* راجہ کی بخششوں، اور عزت افزائیوں سے سرفراز جاسوسوں کے یہ پانچوں حلقے اُس کے ملازمین کے کردار کو پرکھیں گے۔

جزو ۱۲ : مخبری کا نظام، چلتے پھرتے جاسوس

وہ یتیم لاوارث جن کا خرچ لازمی طور پر سرکار کو اٹھانا ہے، انھیں ودّیا (علم) دست شناسی، جادو ٹونوں، مختلف دھارمک طریقوں، ہاتھ کی صفائی کے تماشے دکھانے اور علامتوں بشارتوں کو پڑھنے کی تربیت دی جائے گی۔ یہ شاگرد جاسوس کہلائیں گے

یا ایسے جاسوس جو لوگوں میں گھل مل کر معلومات حاصل کریں گے۔

ایسے نڈر لوگ جو جان پر کھیل کر ہاتھیوں سے بھڑ جائیں یا شیروں سے لڑ جائیں، جانباز جاسوس کہلائیں گے۔

جو لوگ ماں باپ کی اطاعت سے بالکل آزاد ہو چکے ہوں اور بالکل سخت دل بن چکے ہوں، زہر خورانی کرنے والے جاسوس (رسد) کہلائیں۔

کوئی برہمن ذات کی بیوہ جو بڑی چاتر، تیز طرار ہو اور کمانا چاہتی ہو، سنیاسن جلوس ہو گی۔ اسے راجہ کے محل میں رہنے کی عزت ملے گی اور وہ راجہ کے وزیروں کے گھروں میں جایا آیا کرے گی۔

سر منڈی عورتیں اور شودر ذات کی عورتیں بھی اسی زمرے میں آتی ہیں۔

ان جاسوسوں میں سے جو اچھے گھرانے کے ہوں گے، وفادار، قابل اعتماد، اپنے اپنے کاموں میں پوری طرح تربیت یافتہ ہوں گے اور کئی زبانیں اور کئی قسم کے ہنر جانتے ہوں گے انھیں راجہ اپنی راجدھانی کے اندر اپنے وزیروں، پجاریوں، فوجی کمان داروں، راجکمار، حاجب، محلدار، منصف، رکابدار، افسر مل، کمشنر، کوتوال، حاکم شہر، منتظم کاروبار، منتظم کارخانہ جات، مشیروں کی منڈی کے ارکان، مختلف شعبے کے سربراہوں، محلات کے داروغہ، سرحدوں کے محافظ، جنگلات کے نگراں وغیرہ کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے پر مامور کرے گا۔

جاں باز جو شاہی چھتر برداری، کفش برداری، پنکھا برداری جیسے کاموں پر لگے ہوں یا شاہی تخت، شاہی رتھ اور دوسری سواریوں کی دیکھ بھال پہ مامور ہوں۔ وہ ان عہدہ داروں کے پبلک برتاؤ پر نظر رکھیں گے۔

شاگرد جاسوس، جانبازوں کی حاصل کردہ معلومات کو جاسوسی کے مرکزی ادارے تک پہنچائیں گے۔

زہر خورانی کرنے والے، جیسے کہ آچار مربے بنانے والے، باورچی، حمامی، حجام، فرّاش، مالشیے، سقّے، کبڑے بنے ہوئے ملازم، بونے، بھاٹ، کلاکار، بہروپیے رقاص، گویّے، سازندے، مسخرے، نیز عورتیں یہ سب عہدہ داروں کی نجی زندگی

پر نظر رکھیں گے۔ ان کی حاصل کردہ اطلاعات بھکارنیں پہنچائیں گی۔

ادارۂ جاسوسی کے افسران اشاروں یا تحریر کے ذریعے اپنے جاسوسوں کو (ان خبروں کی تصدیق کے لیے) روانہ کریں گے۔

مرکزی ادارہ اور چلتے پھرتے جاسوس ایک دوسرے سے بالکل واقف نہیں ہوں گے۔

اگر کسی بھکارن کو دروازے پر روکا جائے گا تو دربان، بنے ہوئے ماں باپ دستکار عورتیں، درباری بھاٹ یا طوائفیں سازوں کو لے جانے کے بہانے یا خفیہ تحریر کے ذریعے یا اشارات سے خبر کو صحیح جگہ تک پہنچادیں گے[1] (ادارۂ جاسوسی کے مخبر)[2] کسی بہانے اچانک باہر جاسکتے ہیں[3] مثلاً یہ کہ عرصے سے بیمار ہیں، دورہ پڑا ہے، یا کہیں آگ لگی ہے یا زہر کا اثر ہو گیا ہے یا برطرف کردیے گئے ہیں۔ اگر اطلاع کی تینوں ذرائع سے تصدیق ہو جائے تو اسے مصدقہ سمجھا جائے گا۔ اگر تینوں ذرائع سے ملنے والی اطلاعات میں اکثر و بیشتر فرق پایا جائے تو متعلقہ مخبروں کو یا تو خفیہ طور سے سزا دی جائے یا برطرف کردیا جائے۔ وہ جاسوس جن کا ذکر باب چہارم میں ہے وہ اُنھی یعنی بیرونی راجاؤں سے تنخواہ پائیں گے جن کے ہاں ملازم رکھوائے جائیں گے، لیکن جب وہ ڈاکوؤں وغیرہ کو پکڑوانے میں دونوں راجدھانیوں کی مدد کریں تو دونوں طرف سے تنخواہ پائیں گے۔

×جن کے بال بچوں کو یرغمال بنایا جائے انھیں دونوں راجدھانیوں سے تنخواہ ملے گی اور دشمن کے مامور کردہ سمجھے جائیں گے۔ ان کے چال چلن کا پتہ انھی کے ہم پیشہ لوگوں کے ذریعے چلایا جائے گا۔

چنانچہ جاسوس دوسرے راجاؤں پر بھی مامور کیے جائیں گے جو دشمن یا حلیف یا غیر جانبدار ہوں اور کم درجے کے ہوں یا ہم رتبہ ہوں۔ اور ان کے ۱۸ محکموں پر بھی۔

۱۔ انگریزی ترجمے میں عبارت اکثر گنجلک ہوگئی ہے گیرلا کے ہاں متن سے متجاوز، ترجمہ کی جگہ تشریح۔

۲۔ بریکٹ مطابق انگریزی متن ۳۔ "شاید سزا سے بچنے کے لیے" (یہ انگریزی مترجم کا حاشیہ ہے۔ مگر قرین قیاس نہیں، مراد خبر پہنچانے کے لیے موقع سے فرار۔ ک)

کبڑا، بونا، زنخا، ہنرمند عورت، گونگا، ملیچھ ذاتوں کے مختلف لوگ اُن کے گھروں میں مخبری کریں گے۔

بیوپاری جاسوس قلعوں کے اندر، سنیاسی بیراگی قلعوں کے آس پاس، کاشتکار مضافات میں، چرواہے سرحدوں پر، جنگل کے باسی، جنگلی قبائل کے سوار اور بجاری جنگلوں میں دشمن کی حرکات کا پتہ لگائیں گے۔ اور یہ سب لوگ خبریں پہنچانے میں بڑی پھرتی سے کام لیں گے۔

مقامی جاسوس، بیرونی جاسوسوں کا بھی کھوج لگائیں گے۔ ہر جاسوس اپنے ہم پیشہ جاسوس کو تاڑے گا۔ مرکزی ادارہ تمام جاسوسوں کی کاروائی کا محرک ہوگا۔

٭ وہ سردار جن کے مخالفانہ ارادوں کی اطلاع جاسوسوں کے ذریعے ملے گی راج کی سرحدوں پرے جا کر رکھے جائیں گے تاکہ دشمن کے جاسوسوں کو تاڑنے کا موقع دیا جا سکے۔

جزو ۱۳ : خفیہ نگرانی

اپنے وزیر اعظم (مہامنتری) پر جاسوس بٹھا کر، راجہ اب اپنی شہری اور دیہی آبادی کی نگرانی کے لیے جاسوس مقرر کرے گا۔

شاگرد جاسوس، دو مخالف فریقوں میں بٹ کر یاترا کے مقامات (تیرتھوں) اور مجمع کی دوسری جگہوں پر، دکانوں میں، اداروں میں جھگڑے کھڑے کر دیں گے مثلاً ایک کہے گا ''راجہ کے گن بڑے اچھے سنے گئے ہیں۔ وہ ایسا نہیں جو شہریوں اور دیہاتیوں پر ظلم توڑے اور بڑے بڑے ٹیکس یا جرمانے لگائے۔''

ایک دوسرا جاسوس اس کی بات کاٹ کر بولنے لگا: ''پہلے مزاج اور افراتفری تھی اور جیسا کہ کہاوت میں ہے، بڑی مچھلی چھوٹی مچھلیوں کو نگل جاتی تھی۱؎۔ تب لوگوں نے منوؑ کو اپنا راجہ بنایا اور اپنے اُگائے ہوئے غلّے کا چھٹا اور تجارتی مال کا دسواں حصّہ شاہی خراج کے طور پر اُس کی نذر کیا۔ اُس کے عوض راجاؤں نے اپنی رعیّت کے تحفظ کی ذمہ داری لی، اور سوائے اس صورت میں کہ کسی نے منصفانہ سزا اور

۱؎ ظاہر ہے کہ چانکیہ کے عہد میں معاہدۂ عمرانی کا نظریہ ناپید نہیں تھا، مگر عبارت یہاں بھی دور سے گنجلک ہے۔ (ح)

منصفانہ ٹیکس کے اصول کی خلاف ورزی کی ہو، رعیت کے گناہوں کے خود جواب دہ بنے۔ تو اب سنیاسی بھی اپنی فصل کا چھٹا حصہ راجہ کو دیتے ہیں یہ سمجھ کر یہ اس کا حق ہے جس نے حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ راجہ کی ذات میں اندر (جو بخشش کرنے والا ہے) اور یم (جو سزا دینے والا ہے) دونوں کے منصب یکجا ہو گئے ہیں اور وہی ظاہری صورت میں سزا اور جزا دینے والا ہے۔ لہٰذا جو کوئی راجہ کا مان نہ کرے وہ سزا کا مستحق ہے۔ راجہ سے بیر نہیں رکھا جا سکتا۔"

یہ باتیں راجہ کے بارے میں مخالف باغیوں کی زبان بند کرنے کے لیے کہی جائیں گی۔

سونڈے جاسوس اور جٹا دھاری جاسوس پتہ چلائیں گے کہ ان لوگوں میں اطمینان ہے یا بے اطمینانی جو راجہ کے بخشے ہوئے غلّے، مویشیوں اور مال پر پل رہے ہیں اور اُن میں جو یہ چیزیں بادشاہ کو اچھے اور بُرے وقت میں نذر کرتے ہیں، راجہ کے رشتہ دار کو جو کسی بات پر دلبرداشتہ ہو اور باغی اضلاع کو قابو میں رکھتے ہیں اور کسی بیرونی راجہ یا وحشی قبیلے کے حملے کو پسپا کرنے میں بھی مددگار ہوتے ہیں۔ یہ لوگ جتنے مطمئن نظر آئیں اتنے ہی اعزاز و اکرام کے مستحق ہوں گے۔ اور وہ جو نا مطمئن ہوں، انھیں تالیف قلب کے لیے انعام سے نوازا جائے گا، یا ان کے درمیان پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی جائے گی، تاکہ وہ ایک دوسرے سے یا بیرونی دشمنوں یا قبیلوں یا کسی معتوب رشتہ دار راجکمار سے بے تعلق ہو جائیں۔ یہ ترکیب کارگر نہ ہو تو انھیں جرمانے اور ٹیکس جمع کرنے پر لگا دیا جائے تاکہ لوگ ان سے بددل ہو جائیں۔ جن کے دلوں میں عداوت بھری ہو انھیں یا تو چپ چاپ کیفر کردار تک پہنچا دیا جائے یا پورے ملک کو ان کے خلاف بھڑکا دیا جائے۔ یا اُن کے بیوی بچوں کو یرغمال بنا کر خود انھیں کانوں (کنڈ اور کارخانوں) میں رہنے کے لیے بھیج دیا جائے تاکہ دشمنوں کو پناہ نہ دے سکیں۔

جو دل جلے ہوں، ہوس میں مبتلا ہوں یا خوف زدہ ہوں یا راجہ سے نفرت کرتے ہوں: وہی دشمن کے آلۂ کار بن سکتے ہیں، جو تشیوں تعبیر بتانے والوں کا بھیس بھرے جاسوس ایسے لوگوں کے آپس کے اور دشمن کے ساتھ گٹھ جوڑ کا سراغ لگائیں گے۔

ترجمہ: نوابتی اپنے غلّے کا چھٹا حصہ دان کرتے ہیں (مترجم)

جو مطمئن ہوں انھیں انعام واکرام سے نوازا جائے، اور جو بگڑے دل ہوں، اُن سے تالیف قلب یا انعامات کے ذریعے، ورنہ ان میں پھوٹ ڈال کر، یا تعزیر کے ذریعے نبٹا جائے۔

* چنانچہ راجہ اپنی عملداری میں مختلف موافق و ناموافق، زبردست اور کمزور گروہوں پر نظر رکھے گا تاکہ بیرونی دشمن کی سازش کا تدارک ہوسکے۔

جزو ۴۰ دشمن کی عملداری میں گروہوں کو توڑنا

اپنی عملداری کے اندر مختلف گروہوں کو قابو میں رکھنے کی بحث ہوچکی، بیرونی لڑھائی میں اس طرح کے حربوں کا ذکر باقی ہے۔

وہ جن کے ساتھ بڑے بڑے انعامات کے وعدے نباہے نہ گئے ہوں، وہ جن کے کمال یا کارناموں کو نظر انداز کر کے دوسروں کو فوقیت دی گئی ہو، وہ جو درباریوں کے ہاتھوں تنگ ہوں، وہ جنھیں بلا کر ذلیل کیا جائے، وہ جنھیں شہر بدر کر کے سرگرداں رکھا جائے، وہ جو بہت سا سرمایہ لگانے کے باوجود خاطر خواہ نفع حاصل نہ کر سکے ہوں، وہ جو اپنے اختیار کو استعمال کرنے یا اپنی وراثت پر قبضہ کرنے سے روک لیے جائیں، وہ جو سرکاری منصب سے معزول یا معطل کر دیے جائیں، وہ جنھیں اُن کے ہی اپنے عزیزوں نے بے دخل کر دیا ہو، وہ جن کی عورتوں کے ساتھ زبردستی کی گئی ہو، وہ جو قید میں ڈال دیے جائیں، وہ جنھیں خفیہ طور پر سزا دی جائے، وہ جنھیں ان کی حرکتوں پر دھمکی دی گئی ہو، وہ جن کی جائیداد ضبط کر لی گئی ہو، وہ جو عرصے تک قید رہے ہوں، وہ جن کے عزیزوں کو دیس نکالا دیا گیا ہو، اس طرح کے سب لوگ بھڑکے ہوئے گروہ میں شامل ہیں۔

وہ جو اپنے ہی ہاتھوں مصیبت میں پڑا ہو، وہ جس نے خود (راجہ کو) ناراضگی کا موقع دیا ہو، وہ جس کی بداعمالیاں کھل کر سامنے آگئی ہوں، وہ جو کسی دوسرے کو اپنے جیسے کیے پر سزا ملتی دیکھ کر چونک گیا ہو، وہ جس کی زمین ضبط ہو گئی ہو، وہ جس کے جذبۂ بغاوت کو سختی سے دبایا گیا ہو، وہ جس نے سرکاری شعبوں کی افسری میں بڑا مال مارا ہو، یا وہ جو ایسے کسی مالدار کے رشتے دار یا وارث کی حیثیت سے اس کی دولت پر دانت رکھتا

ہو، وہ جسے راجہ ناپسند کرتا ہو اور وہ جو خود راجہ سے متنفر ہو، یہ سب لوگ "سراسیمہ" گروہ کے لوگ کہلائیں گے۔

وہ جو مفلس ہو گیا ہو، وہ جس نے بڑی دولت کھوئی ہو، وہ جو کنجوس ہو، وہ جس کے نفس میں شر ہو، اور وہ جو خطرناک کاروبار میں پڑ گیا ہو۔ یہ سب "ہوس کار" گروہ میں آتے ہیں۔

وہ جو آسودہ خاطر ہو، وہ جو اعزاز کا دلدادہ ہو، وہ جو اپنے ہم چشم کے اعزازات نہ دیکھ سکے۔ وہ جسے ہیٹا سمجھا جائے۔ وہ جو بہت جوشیلا اور رنجیلا ہو، وہ جو بے دھڑک اور جلد باز ہو، اور وہ جو اپنے اثاثے پر قناعت نہ کرے، ایسے سب لوگ "گھمنڈی" یا "سرپھرے" گروہ میں آجاتے ہیں۔

اُن میں سے وہ جو کسی دھڑے سے وابستہ ہو اسے سرمنڈے اور جٹا دھاری جاسوس بھڑکا کر سازش پر آمادہ کریں گے۔ مثلاً دلبرداشتہ دھڑے کو یہ کہہ کر توڑا جا سکتا ہے کہ "جس طرح مست ہاتھی جس پر نشے میں دُھت مہاوت بیٹھا ہو ہر چیز کو روندتا چلا جاتا ہے اس طرح یہ راجہ جو علم سے بے بہرہ ہے، اندھا دھند شہریوں اور دیہاتیوں پر ظلم ڈھا رہا ہے اس کا علاج یہی ہے کہ اس کو کسی اور ہاتھی سے بھڑا دیا جائے۔ لہٰذا صبر کو اور دیکھتے رہو۔

اس طرح جو کینہ توز لوگوں کو یہ کہہ کر رام کیا جا سکتا ہے کہ "جس طرح چھپا ہوا سانپ ہر اس چیز پر ڈنک مارتا اور زہر چھوڑتا ہے جس سے اسے خوف ہو، اسی طرح یہ راجہ جسے تجھ سے خوف ہے اپنے غیظ و غضب کا زہر تجھ پر چھوڑے گا۔ لہٰذا تم جان بچا کر کہیں اور چل دو تو بہتر ہے۔

اس طرح عزیمت والے لوگوں کو یہ کہہ کر اپنایا جا سکتا ہے کہ "جس طرح کتے پالنے والوں کی گائے کتوں کو دودھ دیتی ہے، برہمن کو نہیں دیتی، اسی طرح یہ راجہ بھی ان لوگوں کو دیتا ہے جو حوصلہ مندی، دور اندیشی، خوش گفتاری اور بہادری سے عاری ہوں، ان کو نہیں جو اعلیٰ کردار رکھتے ہوں، تو بس دوسرے راجہ سے تعلق پیدا کرو جو آدمیوں کی پہچان رکھتا ہے۔

اسی طرح خود سر انسان کو یہ کہہ کر ورغلایا جا سکتا ہے کہ "جیسے چنڈالوں کے

تالاب سے چنڈال ہی پانی پی سکتے ہیں دوسرے نہیں، اس طرح یہ کینہ راجہ بھی کمینوں کو نوازتا ہے آریہ پیتروں کو نہیں۔ تو تم اس دوسرے راجہ سے میل پیدا کرو جو آدمیوں کی شناخت رکھتا ہے۔

* جب یہ سب لوگ جاسوسوں کے کہنے پر چلنے کی ہامی بھریں تو جاسوس اُن سے قسما دھرمی کرانے کے بعد مل کر ایک جتھا بنائیں۔

دشمن راجہ کے دوستوں کو بھی اس طرح انعام و اکرام کا لالچ دے کر توڑا جا سکتا ہے، اور کٹر مخالفوں کو آپس میں پھوٹ ڈلوا کر، یا دھمکیاں دے کر اور ان کے راجہ کے عیب جتا کر راہ پر لایا جا سکتا ہے۔

جزو ۱۵ : کونسل کے اجلاس کی کارروائیاں

اندرونی اور بیرونی عناصر پر اس طرح قابو پانے کے بعد راجہ انتظامی امور کی طرف متوجہ ہوگا۔

سوچ بوجھ سے بنائی ہوئی کونسل میں تمام امور غور و خوض کے بعد طے پاتے ہیں۔ کونسل کی کارروائیاں خفیہ رہنی چاہئیں، جن کی بھنک پرندے بھی نہ پا سکیں۔ کیونکہ سنا گیا ہے کہ بعض اوقات طوطوں یا میناؤں نے راز اگل دیا اور کتوں یا دوسرے ذلیل جانوروں نے بھانڈا پھوڑ دیا۔ اس لیے راجہ اچھی طرح رازداری کا یقین کر لینے کے بغیر کونسل میں لب کشائی نہ کرے۔

جو کوئی مشوروں کو طشت از بام کرے، اس کے ٹکڑے اڑا دیے جائیں۔

راز کے فاش ہونے کا پتہ ایلچیوں، وزیروں اور سرداروں کے چہروں سے لگایا جا سکتا ہے۔ نیت کا فرق انداز کے فرق سے ظاہر ہو جاتا ہے اور راز انداز کا آئینہ چہرہ ہوتا ہے۔

کونسل کے معاملات کی رازداری اور جن لوگوں نے اس میں حصہ لیا ان کی نگرانی اس وقت تک جاری رکھی جائے گی جبکہ عملدرآمد کا آغاز ہو۔

بے خیالی، مخموری، سوتے میں بڑبڑانا، عشق و آشنائی اور کونسلروں کی دوسری بدحرکات عموماً راز کے افشا ہونے کا سبب بنتی ہیں۔

گھٹیا طبیعت کا یا دل جلا آدمی عموماً افشائے راز کرتا ہے۔ اس لیے مشوروں کو

راز میں رکھنے کے لیے پوری احتیاط کی ضرورت ہے۔ رازوں کے افشا ہونے سے راجہ اور اس کے ساتھیوں کو نہیں، دوسروں ہی کو فائدہ پہنچتا ہے۔

لہٰذا" بھردواج کہتا ہے۔ راجہ خفیہ معاملات پر خود ہی غور کرے، کیونکہ وزیروں کے اپنے وزیر (یا مشیر) ہوتے ہیں، اور پھر اُن کے مشیروں کے بھی اپنے مشیر۔ اس طرح واسطہ در واسطہ راز دور تک پہنچ جاتا ہے۔

"لہٰذا" کوئی دوسرا آدمی بادشاہ کے ارادے سے باخبر نہ ہونے پائے صرف وہی اس سے واقف ہو جن کے ذریعے سے کام کرنا ہے، وہ بھی اس وقت جب کام کا آغاز ہو یا اختتام کو پہنچے۔"

وِشالاکش کا کہنا ہے کہ "کوئی تجویز جو صرف ایک آدمی کے ذہن کا نتیجہ ہو کامیاب نہیں ہو سکتی۔ راجہ کے دل میں جو ارادہ ہو اس کے کچھ چھپے اور کچھ کھلے اسباب (نتائج) ہو سکتے ہیں اور دونوں پر غور کرنا ہوگا۔ نظر سے چھپی ہوئی باتوں کو خیال میں لانا اور جو کچھ نظر آرہا ہے اس سے صحیح نتیجہ اخذ کرنا، اور جس امر میں دو راہیں ممکن ہوں اُن کے بارے میں شک رفع کرنا اور جزوی مشاہدے سے کل مطلبے کی بابت حکم لگانا، یہ سب وزیر ہی حل کر سکتے ہیں۔ لہٰذا راجہ ایسے لوگوں کو ساتھ بٹھا کر غور و خوض کرے گا جن کی نظر اور ذہن وسیع ہو۔

وہ کسی کو حقیر نہیں گردانے گا، بلکہ سب کی سُنے گا۔ عاقل آدمی بچے کے مُنہ سے نکلی ہوئی معقول بات کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔"

پَراشَر کہتا ہے کہ اس طرح دوسروں کی رائے دریافت ہوگی مگر اس میں راز داری کہاں رہی۔ وہ اپنے وزیروں کی رائے کسی ایسے امر میں طلب کرے جو اس امر کے مماثل ہو جو اس کے دل میں ہو۔ وہ کہے گا "یہ بات یوں ہے۔ اگر ایسا ہوا تو کیا ہوگا اور ایسا ہو تو کیا کرنا چاہیے۔"

پھر وہ ان کی رائے کی روشنی میں فیصلہ کرے گا۔ اگر ایسا ہو تو مشورہ بھی مل جائے اور راز داری بھی قائم رہے۔

پِشُنا کو اس سے اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں "نہیں، کیونکہ اگر وزیروں سے

بعید بات کے لیے رائے مانگی جائے یا کسی تکمیل شدہ یا کسی غیر تکمیل شدہ (فرضی) منصوبے کی بابت پوچھا جائے تو وہ نیم دلی سے رائے دیں گے پوری دلچسپی سے نہیں۔ یہ بہت بڑی قباحت ہے۔ لہٰذا وہ ایسے افراد سے مشورہ کرے جو صائب الرائے ہوں اور جو مسئلہ درپیش ہے اس کی بابت فیصلہ کن بات کہہ سکیں۔ اس طرح مشورہ لیا جائے تو اچھی رائے بھی ملے گی اور رازداری بھی قائم رہے گی۔

جی نہیں۔ کوٹلیہ اس سے اختلاف کرتا ہے، کیونکہ اس طرح تو مشاورت کا سلسلہ لامتناہی ہوگا۔ وہ تین یا چار منتریوں سے رائے طلب کرے۔ پیچیدہ معاملات میں کسی ایک سے مشورہ شاید فیصلہ کن ثابت نہ ہو۔ تنہا ایک وزیر بے دھڑک اور بے ہا ہمی کے ساتھ بات کرتا ہے۔ دو سے بات کی جائے تو شاید وہ متفق الرائے ہو کر بادشاہ کو مجبور کر دیں یا آپس میں الجھ کر معاملے کو مخدوش بنا دیں لیکن تین یا چار وزیروں سے بات کرنے میں ایسی صورت پیدا نہیں ہوگی۔ اور خاطر خواہ نتیجہ نکل سکے گا۔ چار سے زیادہ وزیر ہوئے تو فیصلہ بڑی مشکل سے ہو سکے گا اور رازداری کا بھی بھروسا نہیں ہوگا۔ بعد میں وہ وقت موقع اور مسئلے کی نوعیت کے لحاظ سے اپنی صوابدید کے مطابق ایک یا دو وزیروں سے بھی مشورہ کر سکتا ہے یا خود ہی فیصلہ کر سکتا ہے۔

کونسل کے غور طلب مسائل یہ ہیں: بہت سے لوگوں اور بہت سے مال کو قابو میں لانا، کسی کام کے وقت اور مقام کا تعین، خطرات کا تدارک، کامیابی کی تدابیر۔

راجہ اپنے وزیروں سے رائے مانگے، خواہ فرداً فرداً خواہ سب سے ایک ساتھ اور ان کی لیاقت کا اندازہ اُن کے دلائل سے لگائے۔

وہ موقع آنے پر تاخیر روا نہ رکھے اور ان لوگوں کے ساتھ جنھیں چوٹ دینی ہے گفت و شنید کو طول نہ دے۔

منو کے ہمخیال کہتے ہیں کہ وزیروں کی کونسل (منتری پریشد) میں بارہ آدمی

ہوتے چاہئیں۔ برہسپت کے حامیوں کا خیال ہے کہ سولہ ہوں۔

اُشنس کے مکتبِ فکر والے بیس کی تعداد کے حق میں ہیں۔ مگر کوٹلیہ کے خیال میں ارکان اتنے ہونے چاہئیں جتنا کہ راجدھانی کی ضروریات کا تقاضا ہو۔

* یہ وزرا اپنے راجہ اور اس کے دشمن سے تعلق رکھنے والے تمام اُمور کو زیرِ غور لائیں گے۔ وہ اس کام کا جو شروع نہ کیا گیا ہو آغاز کریں گے، جو جاری ہو اس کی تکمیل کریں گے، اور جو مکمل ہو چکا ہو اس میں اور بہتری پیدا کرنے کی سوچیں گے۔

* وزیر اپنے ماتحت افسروں کے ساتھ مل کر کام کی نگرانی کرے گا جو اس کے قریب ہوں، اور جو دُور ہوں ان سے احکام و پیغام کے ذریعے مشورہ طلب کرے گا

اندر کی مجلس وزرا میں ایک ہزار گیانی ہیں۔ وہ اس کی آنکھیں ہیں۔ اسی لیے اُسے "ہزار چشم" کہا جاتا ہے، حالانکہ اُس کے چہرے پر صرف دو آنکھیں ہیں

* ہنگامی صورت میں راجہ اپنے وزیروں نیز مجلس وزرا کو بلائے گا اور ان کو صورت حال سے آگاہ کرے گا۔ وہ اکثریت کی رائے پر عمل کرے گا۔ کسی کارروائی کے دوران میں اس کے کسی مخالف کو اُس کے رازوں کی خبر نہ ہوگی لیکن وہ خود ان کی کمزوریوں سے واقف ہوگا۔ وہ کچھوے کی طرح اپنے اعضاء خول کے اندر سمیٹ لے گا۔

* جس طرح پُرکھوں کو نذر کیا جانے والا کھانا کسی ایسے شخص کے ہاتھوں سے جو ویدوں سے ناواقف ہو، سمجھدار آدمی کے لیے کھانا ٹھیک نہیں، اسی طرح جو کوئی بھی علم سے بے بہرہ ہو وہ کونسل کے سوچ بچار کو سننے کا مستحق نہیں۔

جزو ۱۶ : سفیروں کا کام

جو کوئی کونسلر کے طور پر کامیاب رہا ہو وہ سفارت کے لائق ہے، جو کوئی وزیر کے منصب کی اہلیت رکھتا ہو وہ نائب سفیر ہوگا۔ جو اس سے چوتھائی کم

قابلیت کا حامل ہو وہ کسی خاص مشن پر نمائندہ (ایجنٹ) بن کر جا سکتا ہے۔ جس کی لیاقت نصف ہو وہ شاہی ایلچی بن سکتا ہے۔

سفیر اپنی سواری، سامان سفر، ہمراہی ملازمین اور خوراک کا اعلیٰ بندوبست کرنے کے بعد سفارت پر روانہ ہو، اور سوچتا رہے کہ "دشمن سے یہ بات کہی جائے گی، وہ اس پر یہ کہے گا، اس کا یہ جواب دیا جائے گا، اور یوں اُسے قائل کیا جائے گا۔"

سفیر دشمن کے افسروں سے دوستی پیدا کرے گا مثلاً ان سے جو ویران علاقوں سرحدوں اور شہروں اور ضلعوں کے حاکم ہوں۔ وہ دشمن کے فوجی ٹھکانوں، لاؤ لشکر اور مورچوں کا اپنے راجہ کی انہی چیزوں سے مقابلہ کرے گا۔ وہ قلعوں اور ریاست کے رقبے اور وسعت کی تحقیق کرے گا، نیز خزانوں اور دوسرے ٹھکانوں کی بابت بھی، اور پتہ چلائے گا کہ کہاں حملہ کارگر ہو سکتا ہے کہاں نہیں۔

اجازت حاصل کرنے کے بعد وہ راجدھانی میں داخل ہوگا اور اپنے آنے کا ٹھیک وہی مقصد بیان کرے گا جس کی ہدایت کی گئی ہوگی، خواہ اس میں جان ہتھیلی پر رکھنی پڑے۔

شگفتہ لہجہ، چہرے اور آنکھوں کی چمک، پرتپاک خیر مقدم، دوستوں کی خیریت دریافت کرنا، گن بیان کرنے میں شریک ہونا، تخت کے قریب جگہ دینا، ملاحظے سے پیش آنا، واقف کاروں کو یاد کرنا اور بات چیت کو خیروخوبی سے ختم کرنا۔ ان سب باتوں سے خلوص نیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ہو تو خفگی و ناراضگی کا۔

بگڑے ہوئے دشمن سے یوں خطاب کیا جائے:

"سفیر بادشاہ کی زبان اور ترجمان ہوتے ہیں، نہ صرف آپ کے سفیر بلکہ اوروں کے بھی۔ اس لیے انھیں ہتھیاروں کی زد میں بھی وہی کہنا ہوتا ہے جس کی انھیں ہدایت کی گئی ہو، اور خواہ غیر ہی، موت کے مستحق نہیں ہوتے۔ برہمن ذات کے سفیروں کو تو مارنے کا ویسے بھی جواز نہیں۔ یہ میری اپنی تقریر نہیں۔ یہ (جو کچھ میں

دوہرا رہا ہوں) فرض کے طور پر ادا کر رہا ہوں۔

سفیر اپنی عزت افزائی پر پھولے گا نہیں اور وہاں اس وقت تک رہے گا جب تک رخصت کی اجازت نہ ملے۔ وہ دشمن کے دبدبے سے مرعوب نہیں ہوگا، عورتوں اور شراب سے یکسر پرہیز کرے گا۔ اکیلا سوئے گا، کیونکہ معلوم ہے کہ سفیروں کے ارادے سوتے میں یا نشے کی حالت میں جاننے کی کوشش کی جاتی ہے۔

وہ فقیروں اور تاجروں کے بھیس میں کام کرنے والے جاسوسوں اور ان کے چیلوں کے ذریعے یا وید طبیب یا مذہب سے پھرے ہوئے افراد کا روپ بھرے ہوئے مخبروں کے ذریعے یا دونوں طرف سے تنخواہ پانے والوں کے ذریعے پتہ چلائے گا کہ اس کے مالک کے طرفداروں نیز مخالف گروہوں کے درمیان کیا سازشیں چل رہی ہیں اور تحقیق کرے گا کہ پبلک اس دشمن راجہ کی کس حد تک وفادار ہے، اور یہ کہ اس کی دکھتی رگیں کونسی ہیں۔

اگر براہ راست اس قسم کی گفتگو کا موقع نہ ہو (یعنی وفاداری جانچنے کے لیے) تو وہ بھکاریوں، شرابیوں، پگلوں یا سونے میں بڑبڑانے والے اشخاص کی طرف کان لگا کر یا تیرتھوں وغیرہ میں دکھائی دینے والی علامات و مظاہر کے ذریعے یا تصویروں اور خفیہ تحریروں سے مطلب اخذ کر کے حقائق کو جاننے کی کوشش کرے۔

اس طرح جو باتیں معلوم ہوں اُن کو دوسری ترکیبوں سے پرکھا جائے۔
اس کے اپنے راجہ کے اختیار اور طاقت کی بابت جو اندازے لگائے جائیں وہ ان پر رائے زنی نہیں کرے گا۔ صرف اتنا کہے گا کہ "تم تو سب کچھ جانتے ہی ہو۔" نہ وہ ان تیاریوں کا کوئی ذکر کرے گا جو اُس کے راجہ نے اپنے حصول مقصد کے لیے کی ہوں گی۔

اگر وہ اپنی سفارت کے مقصد میں کامیاب نہ ہو اور پھر بھی ٹھہرایا جائے تو وہ اس کا مطلب سمجھنے کے لیے اس طرح غور کرے گا:

"یا تو مجھے اس لیے روکا گیا ہے کہ اس نے اُس خطرے کا احساس کر لیا ہے جو میرے راجہ کو درپیش ہے، یا یہ خود کسی خطرے سے بچنا چاہتا ہے، یا یہ

ہمارے کسی عقبی دشمن کو جس کی سرحد میرے راجہ کی سرحد سے ملی ہوئی ہے۔ یا دور ہے اور کچھ دوسرا علاقہ بھی درمیان میں پڑتا ہے، میرے راجہ کے خلاف اکسا رہا ہے، یا یہ میرے راجہ کی ریاست میں بغاوت پھیلانے کی سوچ رہا ہے۔ یا کسی وحشی قبیلے کے سردار کو ایسی ہی شہ دے رہا ہے، یا یہ اپنے کسی دوست یا کسی بڑے راجہ سے جس کی ریاست میرے راجہ کی ریاست سے ملحق ہے کام لینا چاہتا ہے۔ یا یہ اپنی ریاست میں کسی ہونے والی بغاوت کو فرو کرنے یا کسی بیرونی حملے یا قبائلی یلغار کو روکنے کی فکر میں ہے، یا یہ میرے راجہ کے منصوبے کے مقررہ وقت کو ٹلانا چاہتا ہے۔ یا یہ اپنی قلعہ بندیوں کی درستی کے لیے مسالہ جمع کر رہا ہے یا مدافعت کے لیے ایک مضبوط فوج اکٹھی کرنے والا ہے۔ یا اپنی فوجی تربیت کو مکمل کرنے کی مہلت چاہتا ہے یا بیرونی اتحادی پیدا کرنے کی کوشش میں ہے تاکہ اس خطرے سے جو اس نے غفلت سے کھڑا کر دیا ہے نجات حاصل کر سکے"۔

پھر وہ موقع کے مطابق یا تو ٹھہرا رہے یا بھاگ نکلے۔ یا مطالبہ کرے کہ اس کے سفارتی مشن کا جلد تصفیہ کیا جائے۔

یا دشمن کو دھمکی دینے کے بعد، اپنی جان کے خوف یا قید سے بچنے کے بہانے بلا اجازت ہی روانہ ہو جائے، ورنہ ممکن ہے کہ اسے سزا دی جائے۔

سفارتی پیغام رسانی، معاہدات کی تعمیل، الٹی میٹم حوالے کرنا، دوست پیدا کرنا، سازش، تفرقہ اندازی عزیزوں یا قیمتی جواہر کو اڑا لانا، جاسوسوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھنا، معاہدۂ امن کی خلاف ورزی، دشمن کے ایلچیوں اور افسروں کو توڑنا۔ یہ ایلچی (راج دوت) کے کام ہیں۔

راجہ ان کاموں کے لیے اپنے خاص ایلچی مقرر کرے گا اور خود کو مخالف ایلچیوں کی کارروائی سے بچنے کے لیے حریف ایلچی، جاسوس اور کھلے یا خفیہ محافظ تعینات کرے گا۔

جزو ۱۷: راجکماروں کی نگرانی

اپنے آپ کو پہلے اپنی بیویوں اور بیٹوں کی طرف سے محفوظ کر لینے کے بعد ہی راجہ اپنی راجدھانی کے تحفظ کی فکر کر سکے گا جسکو قریبی یا بیرونی دشمنوں سے خطرہ درپیش ہو سکتا ہے۔

ہم بیویوں کے تحفظ کی بابت "حرم کی نسبت سے ذمہ داریاں" کے زیرِعنوان بحث کریں گے۔

راجہ اپنے بیٹوں کی پیدائش کے وقت سے اُن پر خاص نظر رکھے گا۔

"کیونکہ"، بھردواج کہتے ہیں "شہزادے کیکڑوں کی طرح اپنے جنم دینے والوں کو کھا جانے کی طرف میلان رکھتے ہیں بسبب ان میں محبت و اطاعتِ فرزندانہ کا فقدان پایا جائے تو انہیں بہتر ہے کہ چپکے سے سزا دی جائے۔"

وِشالاکشہ کا خیال ہے کہ "یہ ظلم ہے۔ کھتری کے پوت کو تباہ کرنا اور اس کی تقدیر کو ملیامیٹ کرنا ہے۔ اس لیے اُن کو کسی خاص جگہ کے محافظوں کی نگرانی میں رکھنا بہتر ہوگا۔"

پراشر کے مکتبِ فکر کا کہنا ہے کہ "یہ تو ایسا ہے جیسے آستین میں سانپ پالنا۔ کیونکہ راج کمار یہ سوچے گا کہ اس کے باپ نے خطرے کے احساس سے اُسے بند کر رکھا ہے، اور وہ خود اُسے اپنی آغوش میں بٹھانے (باپ کی جگہ لینے؟) کی کوشش کرے گا۔ اس لیے بہتر ہے کہ راجکمار کو سرحدی محافظوں کی نگرانی میں یا کسی قلعے کے اندر رکھا جائے۔

پِشُن کہتے ہیں کہ "یہ تو ایسا ہے جیسے بھیڑوں کے ریوڑ میں بھیڑیے کا خوف۔ (اگیرولا: جیسے مینڈھا حملہ کرنے سے پہلے دو قدم پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ ک: جیسے اُڑا کا مینڈھے کا خطرہ) اپنے دور پھینکے جانے کا مطلب بھانپ کر وہ سرحدی محافظوں کے ساتھ (باپ کے خلاف) گٹھ جوڑ کر سکتا ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ اُسے اپنی عملداری سے بہت دور کسی بیرونی راجہ کے قلعے میں بند کیا جائے۔

کونٹر پدنت کا قول ہے کہ "یہ بچھڑے کی مثال ہوتی ہے کیونکہ جس طرح گوالا

بچھڑے کو ساتھ رکھ کر دودھ دوہتا ہے۔ اسی طرح بیرونی راجہ راجکمار کی مدد سے اس کے باپ کو مُوس لے گا۔ لہٰذا بہتر ہے کہ راجکمار اپنی ننھیال میں رہے۔"

واتِ ویادھی کہتے ہیں کہ "یہ تو جھنڈے کی مثال ہے۔ کیونکہ راجکمار کے ننھیالی رشتہ دار اس جھنڈے کو لہرا کر ادِتی اور کوشک کی طرح مانگتے ہی چلے جائیں گے[1] اس لیے بہتر ہے کہ راجکمار کو عیش وعشرت میں پڑا رہنے دیا جائے، کیونکہ عیاش پوت اپنے خطا پوش پتا سے بیزار نہیں ہوتے۔"

کوٹلیہ کہتا ہے کہ "یہ تو زندہ درگور کرنا ہوا، کیونکہ کوئی شاہی گھرانا جس کے راجکمار یا راجکماری عیاشی میں پڑے ہوں بیرونی حملے کی تاب نہیں لاسکتا اور گھن کھائی لکڑی کی طرح ڈھے جاتا ہے۔ لہٰذا جب رانی بلوغ کی عمر کو پہنچے، پجاری اندر[2] اور برہسپتی[3] کو مقررہ نذر پیش کریں۔

جب وہ حاملہ ہو تو راجہ زمانۂ حمل اور ولادت کی خود نگرانی کرے۔ ولادت ہونے کے بعد ٹھر کی بابت مقررہ رسوم ادا کریں۔ جب راجکمار بڑا ہو تو لائق اتالیق اس کی تربیت کریں۔"

آمبھیہ (سیاسی مفکروں کا ایک گروہ[4]) کہتے ہیں کہ اس کے ہم سبقوں میں سے کوئی جاسوس، راجکمار کو شکار، قمار بازی، شراب نوشی اور عورتوں کی طرف رغبت دلائے اور اسے اپنے باپ کے خلاف اُکسائے اور راج پاٹ پر قبضہ کرنے کی شہ دے۔ دوسرا مخبر اُسے ایسے ارادے سے باز رہنے کی تلقین کرے۔"

کوٹلیہ کہتا ہے کہ کسی معصوم جان کو بُری باتوں کی طرف بھٹکانے اور ورغلانے سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں ہوسکتا۔

جس طرح ایک صاف ستھری چیز کسی دوسری چیز سے مس ہو کر ناپاک ہو سکتی

---

[1] گیرولا: جیسے کہ ادِتی نامی بھکاری اور کوشک نامی سپیرا اپنا پیٹ پالنے کے لیے کرتب دکھاتے پھرتے تھے
[2] آسمان کا دیوتا [3] مشتری (ح) [4] ک۔ گ۔ آچاریہ آمبھی کے پیرو۔

ہے۔ اسی طرح ایک شہزادہ جس کا ذہن تا نہ اور نا پختہ ہو، جو کچھ سنے گا اس پر یقین کرلے گا۔[1] اس لیے اُسے صرف نیکی کی ترغیب دی جائے۔ صحیح اقدار سکھائی جائیں، بدی اور بے مغز باتوں کی تلقین نہ کی جائے۔ اس کے ہم سبق جاسوس اس کے ساتھ تپاک برتیں اور کہیں کہ ہم تیرے وفادار ہیں۔ جب وہ جوانی کے تقاضے سے عورتوں کی طرف نظر کرے۔ تو طوائفیں، آریہ (شریف) بن کر راتوں کو اکیلی جگہ اسے ڈرائیں (ک: متنفر کرائیں) اگر شراب کا شوق کرے تو اسے ایسی شراب پلا کر بددل کیا جائے جس میں "یوگ پان" (خاص خواب آور منشّی مشروب) ملا ہوا ہو، اگر جوئے کی طرف راغب ہو تو مخبر دھوکے باز بن کر اُسے بددل کریں؛ اگر شکار کا شوق رکھے تو جاسوس اُسے ڈاکو بن کر ڈرائیں۔ اور اگر اپنے راجہ پتا کے خلاف کھڑا ہو تو رفیق بن کر اُسے خوش اسلوبی کے ساتھ اس ارادے سے باز رکھیں اور کہیں کہ "راج صرف راج کرنے کی خواہش سے ہاتھ نہیں آتا، اگر تو ناکام ہوا تو مارا جائے گا۔ کامیاب ہوا تب بھی جہنم میں جائے گا اور خلقت تیرے باپ کی موت پر سوگ منائے گی اور اکیلے ڈھیلے کو (مراد تیری ذات) غارت کردے گی"[2]

جب بادشاہ کا ایک ہی لڑکا ہو جو یا تو دنیوی لذتوں سے محروم رکھا گیا ہو یا بہت لاڈلا ہو، تو اسے بادشاہ زنجیر میں رکھے۔[3] اگر اس کی کئی اولادیں ہوں تو وہ ان میں سے بعض کو ایسے راج میں بھیج دے جہاں وارثِ تخت موجود نہ ہو، نہ پیدا نہ پیٹ میں۔

اگر راجکمار اچھے اطوار اور پسندیدہ خصلت رکھتا ہو تو اسے فوج کا سپہ سالار بنایا جائے گا یا ولی عہد مقرر کر دیا جائے۔[4]

---

[1] گ: کورا برتن کسی چیز سے بھر کر اس کا اثر جذب کر لیتا ہے (ح)

[2] ڈھیلے کا استعارہ مبہم اور عجیب ہے۔ غالباً مطلب یہ کہ تمہیں ڈھیلے کی طرح ٹھکرا دے گی (ح)

[3] گیرولا کا مفہوم یہ ہے کہ بگڑے ہوئے بیٹے کو قید میں ڈال دے (ح)

[4] کا منڈک ۷، ا تا ۱۸

بیٹے تین قماش کے ہوتے ہیں۔ بہت ذہین، کند ذہن، بدطینت۔ جو نیکی اور اچھی اقدار کی بابت سکھائی ہوئی باتوں پر عمل کرے، وہ ذہین شمار ہوگا؛ جو ان پر عمل نہ کرے وہ کند ذہن کہلائے گا، اور وہ جو خود کو جوکھوں میں ڈالے اور اچھے اعمال اور اچھے اخلاق سے متنفر ہو وہ بدطینت ہوگا۔

اگر راجہ کا ایک ہی بیٹا ہو اور وہ اسی (موخر الذکر) قماش کا ہو تو کوشش کی جائے کہ اس کے ہاں ایک اولاد اور ہو، یا اس کی بیٹیوں کے ہاں بیٹے پیدا ہوں۔

اگر وہ بہت بوڑھا اور اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تو اپنے کسی ننھیالی عزیز یا قریبی عزیز یا ہمسایہ حکمرانوں میں سے کسی خوش اطوار حکمراں کو اپنے باغ میں بیج بونے کے لیے مقرر کرے (یعنی اپنی بیوی کو اس سے حاملہ کرائے)۔

لیکن کسی بدخصلت شہزادے کو ہرگز گدی پر نہ بٹھایا جائے۔

* راج پتا جو بہت سے لوگوں کا واحد سہارا ہوتا ہے۔ اپنے بیٹے کا خیر خواہ ہوگا۔ عام حالات میں جبکہ کوئی خطرہ نہ ہو، بڑے بیٹے کی وراثت کو قبول کیا جاتا ہے۔ راج بعض صورتوں میں پورے قبیلے کی وراثت ہوتا ہے* کیونکہ اجتماعی حکومت ناقابل تسخیر ہوتی ہے اور لاقانونیت کی خرابیوں سے مبرا ہونے کی بنا پر پائیدار ہوتی ہے۔

جزو ۱۸ : زیر نگرانی شہزادے کا کردار اور رویہ

شہزادہ خواہ تکلیف میں رکھا گیا ہو، یا دشوار کام پر لگایا گیا ہو، پھر بھی اپنے باپ کا وفادار رہے، سوائے اس صورت کے کہ اس کام میں جان کا خطرہ ہو یا رعیت کے پھر جانے یا کسی اور مصیبت کا امکان ہو۔ اگر اسے کسی ستھرے کام پر لگایا جائے تو وہ اپنے نگرانِ کار کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ کام کو توقع سے بڑھ کر خوش اسلوبی کے ساتھ پورا کرے اور اس کا حاصل راجہ کو نذر کرے بلکہ اس سے کچھ زیادہ بھی جو اس نے اپنی لیاقت سے پیدا کیا ہو۔ اگر راجہ اس سے

---

* یہ قدیم ہندوستان میں جمہوری یا چند سری حکومت کی موجودگی کا کھلا ثبوت ہے۔

پھر بھی خوش نہ ہو اور کسی دوسرے شہزادے یا دوسری بیویوں پر ضرورت سے زیادہ مہربان ہو تو وہ راجہ سے بن باس کی اجازت مانگے۔

اور اگر اسے قید یا قتل کیے جانے کا ڈر ہو تو کسی ہمسایہ ریاست کے حکمراں کی پناہ حاصل کرے جو نیک دل، مہربان اور قول کا سچا مانا جاتا ہو، چالاک عیار نہ ہو، بلکہ شریف مہمانوں کے ساتھ مدارات سے پیش آتا ہو۔ وہاں رہ کر وہ ساتھی بنائے اور رقم جمع کرے۔ ذی اثر لوگوں کے ساتھ ازدواجی رشتے داریاں قائم کرے، اور نہ صرف وحشی قبائل کے ساتھ اتحاد کرے بلکہ اپنے ملک میں بھی مختلف گروہوں کو توڑنے کی کوشش کرے۔ یا اکیلا اور اپنے بل پر رہ کر سونے یا جواہر کی کان کنی کرے یا سونے چاندی کے زیورات تیار کرے یا اور کوئی صنعت اختیار کرے۔ ادھرمی "پاشنڈوں" کے ساتھ ربط ضبط بڑھائے جو سمندری تجارت کرتے اور بڑے رئیس ہوتے ہیں، پھر مدن رس کے زہر سے ان کو ٹھکانے لگا دے اور اُن کی دولت پر قبضہ کر لے، لیکن برہمن کی دولت پر ہاتھ صاف نہ کرے یا ایسے طریقے اختیار کرے[1] جن سے کسی بیرونی راجہ کے دیہاتوں پر قبضہ کیا جا سکے یا وہ اپنے باپ کے خلاف اپنی ماں کے ملازمین کے ذریعے کارروائی کرے۔

یا وہ نقاش، بڑھئی، درباری بھاٹ، وید، مسخرے یا ادھرمی کا بھیس بنا کر اور دوسرے ایسے ہی بھیس بدلے ہوئے ساتھیوں کو لے کر موقع پاتے ہی ہتھیار سے لیس اور زہر ساتھ لیے، راجہ کے سامنے آ دھمکے، اور اس سے یوں کہے:

میں ولی عہد ہوں۔ تمہارے لیے مناسب نہیں کہ تنہا اس ریاست پر قابض رہو جبکہ ہم دونوں اس میں برابر کے شریک ہو سکتے ہیں۔ یا جب دوسرے بھی اس میں شرکت کا حق رکھتے ہوں۔ مجھے دگنا وظیفہ دے کر دور پھینک دینا روا نہیں۔

زیرِ عتاب شہزادے کے ساتھ حسب ذیل کارروائیاں ممکن ہیں اسکے مخبر یا اس کی ماں، سگی یا منہ بولی، صلح صفائی کر کے اسے دربار میں واپس بلوائے۔

---

[1] یہ طریقے جلد ۱۳ میں بتائے گئے ہیں۔ دیکھیں فہرست مندرج جلد ۱۔ جزو ۱۔

یا خفیہ ایجنٹ ہتھیار اور زہر لے کر معتوب اور مردود شہزادے کو مروا دیں۔ اگر وہ بالکل رد نہ کر دیا گیا ہو تو اسے کارگزار عورتوں کے ذریعے یا نشہ پلا کر یا شکار کے ہنگام میں گرفتار کر کے دربار میں بلا لیا جائے۔

*اس طرح واپس بلا کر بادشاہ اس سے یہ کہہ کر صفائی کر لے کہ وہ اس کے بعد گدی نشین ہو گا (یعنی راجہ کی موت کے بعد) اور اسے کسی خاص جگہ نظر بند رکھا جائے۔ یا اگر راجہ کے اور لڑکے ہوں تو سرکش کو دیس نکالا دے دیا جائے۔

جزو ۱۹ : والیٔ مملکت کے فرائض

اگر بادشاہ مستعد ہو تو اس کی رعیت بھی سرگرم ہو گی۔ اگر وہ لاپروا ہو لوگ بھی نہ صرف اتنے ہی لاپروا ہو جائیں گے بلکہ اس کے کاموں کو ادھر لگائیں گے۔ علاوہ ازیں لاپروا بادشاہ کو دشمن آسانی سے مغلوب کر لیں گے چنانچہ بادشاہ کو ہر وقت مستعد اور چوکنا رہنا چاہیے۔

وہ دن اور رات کو آٹھ آٹھ "نلکیوں" میں تقسیم کرے گا (فی نلکی ڈیڑھ گھنٹہ) یا سائے کے طول کے مطابق تقسیم کرے گا (یعنی دھوپ گھڑی کی مدد سے) تین "پرش" کے برابر سایہ (۳۶ انگل یا ۲۷ انچ) ایک پرش (۱۲") ۴ انگل (۳") سائے کا غائب ہونا نصف النہار یا زوال کے وقت کو ظاہر کرے گا۔ یہ ہیں زوال سے پہلے کے چار پہر۔ دوپہر کے بعد اسی طرح الٹی ترتیب سے چار پہر بنیں گے۔[1]

اس تقسیم اوقات میں سے، دن کے پہلے آٹھویں حصے میں وہ محافظ کھڑے

---

[1] یہ عبارت دلچسپ ہے۔ بادشاہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ دن اور رات کو ۸-۸ (برابر کے) حصوں میں نلکی یا کیل کی مدد سے تقسیم کرے۔ اس کے بعد سائے کے طول بتائے گئے ہیں۔ یہ دن کے لیے تو ٹھیک ہے، مگر رات کو کیا ہو گا جب سایہ ندارد ہو گا؟ کیا رات کا وقت نلکی سے ناپا جائے گا جو چوبیس منٹ کی ہو گی جس کا حوالہ آئندہ (اصل متن کے صفحہ ۱۰) پر دیا گیا ہے، یعنی باب ۲۔ جزو ۱۰ یہ تو خاصا مشکل ہو گا کیونکہ دن یا رات کا ۸/۱ حصہ یعنی ۹۰ منٹ یا ۴/۳ ۳ نلکے ہوئے تو پانی کا کٹورا ۴/۳ ۳ نلکے کو کیسے ظاہر کرے گا؟ میرا خیال ہے کہ اس صفحے کے نلکے کا اس صفحے کے نلکے سے کوئی تعلق نہیں، نیز یہ کہ اس کا پورا نام "چھایا نلکا" ہے۔

کر کے، آمد و خرچ کا حساب دیکھے گا، دوسرے حصّے میں وہ شہریوں اور دیہاتیوں دونوں کے معاملات پر توجہ کرے گا؛ تیسرے حصّے میں وہ نہانے اور کھانا کھانے کے علاوہ مطالعہ بھی کرے گا؛ چوتھے حصے میں وہ نہ صرف مالیہ سونے کے سکّے میں وصول کرے گا بلکہ منتظمین کے تقرّر بھی کرے گا؛ پانچویں حصے میں اپنے وزیروں کی مجلس سے ملاقات کرے گا اور مخبروں کی فراہم کردہ خفیہ اطلاعات وصول کرے گا؛ چھٹے حصّے میں وہ اپنے شوق کی تفریحات میں مشغول ہوگا یا غور و فکر میں وقت گزارے گا؛ ساتویں حصّے میں وہ ہاتھیوں گھوڑوں رتھوں اور پیدل فوج کے انتظام کی طرف توجہ دے گا۔ آٹھویں حصّے میں وہ اپنے سپہ سالار کے ساتھ فوجی کارروائیوں کے منصوبوں پر صلاح مشورہ کرے گا۔[1]

دن چھپے وہ شام کی عبادت (سندھیہ) سے فارغ ہوگا۔ رات کے پہلے 1/8 حصے میں وہ خفیہ خبر رسانوں سے ملاقات کرے گا، دوسرے حصّے میں اشنان کرے گا، کھانا کھائے گا اور مطالعہ کرے گا؛ تیسرے حصے میں وہ نفیریوں کی آواز کے ساتھ خواب گاہ میں داخل ہوگا اور چوتھے پانچویں حصّے میں استراحت کرے گا۔ چھٹے حصے میں وہ شاستروں کی ہدایات اور ان کے فرائض پر غور کرے گا۔ ساتویں حصّے میں وہ اٹھ کر انتظامی کارروائیوں پر غور کرے گا اور مخبروں کو اپنے کام پر روانہ کرنے گا۔ رات کے آٹھویں حصے میں وہ بڑے پجاری کی آشیرواد لے گا، اور اپنے طبیب، رکابدار اور جوتش سے ملنے اور گائے اور اس کے بچھڑے اور بیل کے گرد پھرنے اور انہیں پرنام کرنے کے بعد دربار میں داخل ہوگا۔

یا وہ اپنی تاب و طاقت کے مطابق اوقات میں تبدیلی کر کے اپنے فرائض کو انجام دے سکتا ہے۔

---

[1] اگرچہ یاجنولکیہ نے بھی یہی تقسیم اختیار کی ہے لیکن اس نے یا کسی اور مصنف نے واضح طور پر ۹۰ منٹ کے وقفے کا ذکر نہیں کیا۔ (ڈاکٹر فلیٹ۔) یاجنولکیہ نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا ہے اور چانکیہ ہی کے الفاظ استعمال کیے ہیں (ش ش)۔

دربار میں آنے کے بعد وہ درخواست گزاروں کو دروازے پر کھڑا نہیں رکھے گا، کیونکہ اگر بادشاہ خود کو رعیت کی پہنچ سے دُور رکھے اور اپنا کام بیچ کے آدمیوں پر چھوڑ دے تو ہمیشہ قباحت پیدا ہوتی ہے۔ پبلک بدظن ہوتی ہے اور دشمن کو اسے زک پہنچانے کا موقع ملتا ہے۔

لہٰذا وہ بذاتِ خود دھرم (دیوتاؤں) یا آدمیوں کے معاملات، ریدواں برہمنوں، مویشیوں، مقدس مقامات، نابالغوں ضعیفوں، مجبوروں، دکھیاروں نیز عورتوں کے معاملات سنے گا۔ یا تو اس ترتیب سے جو یہاں بیان کی گئی ہے یا پھر فوری ضرورت و اہمیت کے لحاظ سے۔

* فوری اہمیت کے معاملات وہ فوراً سُنے گا اور انھیں آئندہ کے لئے اٹھا نہیں رکھے گا کیونکہ ملتوی ہو جانے کے بعد وہ اور بھی دشوار اور ناقابلِ حل ہو جائیں گے۔

ایوان میں بیٹھ کر جہاں مقدس آگ جل رہی ہوگی وہ ویدوں (طبیبوں) راہبوں کے معاملات پر توجہ کرے گا۔ اس میں اس کا بڑا پجاری اس کے ساتھ رہے گا اور راجہ عرضداشت سننے سے پہلے (فریادیوں کو) پرنام کرے گا۔

تینوں ودیائیں پڑھے ہوئے شخص کو ساتھ لے کر نہ کہ تنہا، کہ کہیں درخواست گزار بُرا نہ مانیں، وہ تپسیا کرنے والے۔ سادھوؤں نیز جادو منتر اور یوگ کے ماہرین کے معاملات پر نظر کرے گا۔

بادشاہ اس عہد کا مذہباً پابند ہے کہ جلد عمل کرے، اپنے فرائض کو خاطر خواہ طور پر ادا کرے، خصوصاً قربانی کے سلسلے میں اور دان دکشنا، اشنان، وغیرہ کے معاملے میں سب کے ساتھ ایک سا سلوک کرے۔

اس کی خوشی اس کی رعیت کی خوشی میں مضمر ہے۔ اس کی فلاح، ان کی فلاح و بہبود میں۔ بھلی بات وہ نہیں جو اُسے بھلی لگے، بلکہ وہ جو اس کی رعایا کو پسند آئے۔

چنانچہ راج کا والی ہمیشہ مستعد اور مصروفِ کار رہے گا، اپنے فرائض کو ادا کرنے میں غفلت نہیں برتے گا۔ کیونکہ دولت کی بنیاد عمل پر ہے اور عمل

کے افعال کا نتیجہ خرابی عمل کے بغیر ہاتھ آئی ہوئی دولت بھی ہاتھ سے جائے گی اور آنے والی بھی ہاتھ نہ آئے گی۔ عمل کی بدولت وہ اپنے دلی مقاصد بھی حاصل کرسکے گا اور دولت بھی۔

جزو ۲۰ : حرم کے تعلق سے راجہ کی ذمہ داریاں

راجہ کسی موزوں مقام پر اپنا محل تعمیر کرے جس کے کئی حصے ایک کے اندر ایک واقع ہونگے اور گرداگرد فصیل اور کھائی اور داخل ہونے کے لیے ایک دروازہ۔

وہ اپنے رہنے کا محل اپنے خزانے کی عمارت کے طرز پر بنالے گا، یا ایک طرح کی بھول بھلیاں کے اندر بسیرا کرے گا جس میں خفیہ راستے ہوں۔ جو دیواروں کے اندر سے جاتے ہوں؟ یا وہ زمین دوز محل میں جس کے دروازے کے چوکھٹوں پر دیویوں کی شبیہیں اور قربان گاہوں کے نقشے کھدے ہوں اور باہر نکلنے کے لیے کئی سرنگیں ہوں؛ یا وہ بالائی منزل میں قیام کرے جس کا خفیہ زینہ دیوار کے اندر سے چڑھتا ہو اور باہر نکلنے کے لیے کھوکھلے ستون میں چھپا ہو اور پوری تعمیر اس طرح قائم کی جائے کہ ضرورت پر ایک جنتر کے ذریعے ڈھائی جاسکے۔

یا یہ جنتر صرف ایسے حالات میں بنائے جائیں جبکہ اسے خطرہ درپیش ہو کیونکہ ان کا مقصد تحفظ حاصل کرنا ہے۔

ایسے حرم کو جس کے گرد دائیں سے بائیں تین بار انسانی ہاتھوں کی جلائی ہوئی مقدس آگ سے حصار باندھا گیا ہو کوئی دوسری آگ تباہ نہیں کرسکے گی نہ وہاں کوئی اور آگ بھڑک سکے گی۔ نہ آگ ایسے حرم کو جلا سکتی ہے جو مٹی میں ایسی راکھ ملا کر بنایا گیا ہو جو آسمانی بجلی سے پیدا ہوئی ہو اور اولوں کے پانی میں ڈبوئی گئی ہو۔

زہریلے سانپ ایسی عمارت میں داخل نہیں ہوسکتے جہاں جیونتی سیوتی، خشک پھول، ونداک اُگے ہوں اور پیپات اور اشوتھ کی شاخوں سے محفوظ کی گئی ہو۔

بلّیاں، مور، نیولا، اور ریچھ سانپ کو کھا جاتے ہیں۔

توتے مینا اور مالا باری چڑیا سانپ کے زہر کو سونگھ لیں تو شور مچاتے ہیں۔ بگلا زہر کے آس پاس ہو تو بے ہوش ہو جاتا ہے تیتر پریشان ہو جاتا ہے جوان کوئل مر جاتی ہے، چکور کی آنکھیں لال ہو جاتی ہیں۔

تو اس طرح آگ اور زہر سے بچنے کی تدابیر کی جائیں گی۔

حرم کے عقبی ضلع میں ایک طرف عورتوں کے رہنے کے لیے کمرے بنے ہوں گے جہاں ضرورت کی سب دوائیں جو زچگی یا بیماری میں کام آتی ہیں، مہیا رہیں گی اور ضروری جڑی بوٹیاں بھی اگائی جائیں گی اور ایک حوض بھی ہوگا اور اس ضلع کے باہر کی طرف شہزادوں اور شہزادیوں کی اقامت گاہیں ہونگی، نہانے دھونے کی جگہ ہوگی۔ وزرا کی مشاورت گاہ ہوگی، نیز ولی عہد کا دربار اور منتظمین کے دفاتر ہونگے۔

دونوں ضلعوں کے درمیان حرمسرا کے محافظ کا مسلح دستہ تعینات ہوگا۔ حرم سرا کے اندر راجہ تب ہی رانی سے ملے گا کہ کوئی بوڑھی خادمہ اس کے پاک ہونے کی تصدیق کر دے۔ (تصدیق کرائے بغیر) وہ کسی عورت سے نہیں ملے گا۔ کیونکہ رانی کے محل میں چھپ کر راجہ بھدرسین کو اس کے بھائی (ویرسین) نے قتل کر دیا تھا۔ راجہ کاروش کے بیٹے نے اپنی ماں کے محل کے اندر چھپ کر باپ کو قتل کر دیا تھا۔ بگھارے چاولوں میں شہد کے بہانے زہر ملا کر کاشی راج کو اس کی اپنی رانی نے مار دیا تھا۔ اور ویرنتیہ کی بیوی نے اسے ایک زہریلا روغن چڑھے ہوئے پاؤں کے بچھوے کے ذریعے۔ سوویر کو اس کی رانی نے زہر میں ڈبوئے ہوئے ایک نگینے کے ذریعے، زہر چڑھے آئینے کے ذریعے جالوتھ کو اس کی رانی نے اور رُوڈ ورتھ کو اس کی رانی نے ایک ہتھیار سے ٹھکانے لگا دیا تھا۔ جو اس نے اپنے بالوں میں چھپا رکھا تھا۔ اس لیے راجہ کو ہمیشہ ایسے خطروں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ وہ اپنی بیویوں کو سر منڈائے اور جٹا دھاری سادھوؤں، مسخروں اور باہر کی رنڈیوں سے الگ رکھے۔ اونچے درجے کی عورتیں بھی

جب چاہیں نہ مل سکیں گی۔ صرف جنوانے والی دائیاں وقت پر بلائی جائیں گی۔

بیسوائیں اشنان سے پاک صاف ہونے اور نئے کپڑوں اور زیورات سے خود کو سجانے سنوارنے کے بعد راجہ کے پاس جائیں۔

اسّی آدمی اور پچاس عورتیں[1] بزرگ بن کر، اور بوڑھے لوگ اور خواجہ سرا نہ صرف رانیوں کی پاکیزگی پر نظر رکھیں بلکہ ایسی تدبیریں اختیار کریں جن سے راجہ کی مسرت کا سامان ہو[2]۔

حرم کے اندر کے سب افراد اپنے اپنے مقام پر رہیں، دوسرے کی جگہ نہ لیں اور اُن کا باہر کے کسی آدمی سے واسطہ نہ ہو۔ حرم کے اندر کی کوئی چیز باہر اور باہر کی اندر نہ لے جائی جائے، جب تک کہ اس کی پوری طرح جانچ نہ کر لی جائے، اور اس پر مہر تصدیق ثبت نہ کر دی جائے[3]۔

جزو ۲۱ : راجہ کی جان کا تحفظ

سحر دم جب راجہ بستر سے اُٹھے گا تو تیر کمان سے مسلح عورتوں کا ایک دستہ اُسے اپنی حفاظت میں لے لے گا۔ خواب گاہ سے نکل کر جب راجہ محل کے دوسرے حصے میں جائے تو اس کے توشہ بردار اور دوسرے خدمت گار اس کا استقبال کریں۔ تیسرے ضلع میں کبڑے اور بونے خوش آمدید کہیں، اور چوتھے ضلع میں مہامنتری قریبی رشتہ دار اور شاہی دربان جو کانٹے دار علم اٹھائے ہوں۔

راجہ اپنے ذاتی ملازمین[4] میں ایسے لوگوں کو رکھے گا جو موروثی جاں نثار ہوں، جو اس کے قریبی رشتہ دار ہوں، جو پوری طرح تربیت یافتہ ہوں، وفادار ہوں اور اچھی خدمات انجام دے چکے ہوں۔ اجنبی، بدیشی لوگ یا وہ جنھوں نے کبھی کوئی بڑی خدمت انجام نہیں دی اور انعام نہیں پایا؛ اور وہ جو سازشوں میں

---

[1] گیرولا: اسّی سال کے بڈھے اور پچاس سال سے اوپر کی عورتیں (ح) [2] گیرولا: ایسی باتیں کریں جن سے رانیاں راجہ ہی کی گرویدہ اور طلبگار رہیں۔ (ح)

[3] گیرولا: اور رجسٹر پر نہ چڑھا لیا جائے (ح)

[4] گیرولا: ذاتی محافظین (ح)

مبتلا رہے ہوں، راجہ کے محافظ دستے میں یا فوج میں یا حرم کے خدام میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔

کسی محفوظ مقام پر جہاں محافظ تعینات ہوں، راجہ کا بڑا رسوئیا خوش ذائقہ کھانے اپنی ذاتی نگرانی میں تیار کرائے[1]۔ راجہ خود خاصہ تناول کرنے سے پہلے آگ کو اور پھر پرندوں کو دان کرے۔ اگر آگ میں سے چٹاخے نکلیں، شعلہ اور دھواں نیلا ہو جائے یا پرندے کھا کر دم دے دیں تو سمجھ لیا جائے کہ کھانے میں زہر ہے۔ اگر کھانے پر سے اٹھنے والی بھاپ مور کی گردن کی ہمرنگ (لاجوردی) ہو اور ٹھنڈی لگے، جب ترکاریوں کا رنگ بدلا ہوا ہو اور بے ضیائی ہوئی یا سخت لگیں جیسے کہ یکایک سوکھ گئیں اور ان پر کلونس آگئی ہو اور دیکھنے چھونے یا چکھنے میں معمول سے مختلف معلوم ہوں، جب برتن معمول سے کچھ زیادہ یا کچھ کم چمکدار لگیں اور ان کے کناروں پر جھاگ نمودار ہوں۔ جب کسی سیال غذا کی سطح پر دھاریاں دکھائی دیں، جب دودھ کی سطح کے بیچ میں نیلاہٹ محسوس ہو۔ جب شراب یا پانی میں سرخی مائل دھاریاں نظر آئیں، جب دہی میں سیاہی مائل گہرے دھبے ہوں جب شوربے دار کھانا سوکھا لگے جیسے کہ زیادہ پکا دیا گیا، جب خشک غذا سکڑی ہوئی اور بدلے ہوئے رنگ کی لگے۔ جب سخت چیز نرم یا نرم چیز سخت لگنے جب کھانے کے قریب بھنگے پتنگے وغیرہ مرے ہوئے پائے جائیں جب پردوں اور فرش[2] پر ریشیا رواں اڑ جانے سے گول داغ پڑے ہوئے ملیں، جب دھات کے مرصع برتن دھندلے دکھائی دیں جیسے کہ جل گئے ہوں اور ان کی آب ماند پڑ جائے رنگ جل جائے اور سطح کھردری ہو جائے یا کھردری ہو جائے تو سمجھو کہ زہر کا اثر ہے۔

---

[1] اگیرولا، اور چکھتا جائے (ح) [2] غالباً مراد خوان پوش اور گدیاں جو برتنوں کے نیچے بچھائی جاتی ہیں (ح) یا اگر بچھانے کے کپڑوں کو زہر آلود کیا گیا ہو۔ (اگیرولا) اگیرولا کا ہندی ترجمہ بعض دوسری تفصیلات میں بھی شام شاستری کے اخذ کردہ مفہوم سے مختلف ہے۔ (ح)

جس شخص کو زہر دیا گیا ہو اس پر جو آثار نمودار ہوں گے وہ یہ ہیں:۔

منہ کا لعاب خشک ہو جائے گا، زبان لڑکھڑائے گی، پسینے چھوٹیں گے، جماہیاں آئیں گی، بدن کپکپائے گا، قدم ڈگمگائیں گے، چپ لگ جائے گی، کام میں دل نہ لگے گا، ایک جگہ قرار سے نہ بیٹھے گا۔

ضروری ہے کہ ماہر طبیب اور زہر کو تاڑنے اور اس کا توڑ کرنے والے ہمیشہ راجہ کے پاس حاضر رہیں۔

دید (معالج) دارو خانے سے وہ دوا نکالے گا جس کو تجربہ کر کے اچھی طرح جانچ لیا گیا ہو اور دوا سازوں کے ساتھ مل کر اسے خود آزمائے گا اور پھر بادشاہ کو پیش کرے گا۔[1] یہی عمل منشیات اور دوسرے مشروبات کے ساتھ بھی ہو گا۔

توشہ خانے کے ملازمین، نہا کر نئے کپڑے بدل کر راجہ کو لباس اور غسل کا سامان پیش کریں گے جو حرم سرا کا محافظ مہر شدہ صورت میں ان کے حوالے کرے گا۔ حمام، تیل، مالش، بستر، کپڑوں کی دھلائی، گجرے بنانے والی مالن کی خدمات، رنڈیاں[2] انجام دیں گی اور راجہ کو پانی، خوشبویات، اُبٹن، پوشاک اور ہار پھول پیش کریں گی۔ وہ خود اور دوسرے ملازمین پہلے ان چیزوں کو آنکھوں اور سینے سے لگائیں گے۔

کسی باہر کے آدمی کی طرف سے وصول ہونے والی اشیا پر بھی یہی عمل ہو گا۔

گانے بجانے والے راجہ کے سامنے صرف وہی تماشے پیش کریں گے جن میں ہتھیار، آگ یا زہر کا دخل نہ ہو۔ بجانے کے ساز و آلات نیز گھوڑوں رتھوں اور ہاتھیوں کے ساز حرم کے اندر ہی رکھے جائیں گے۔ راجہ کے سوار ہونے سے پہلے رتھ بان یا مہاوت یا ماہی مراتب بردار سواری لے گا۔

راجہ کشتی میں تب سوار ہو کہ اس کے کھینے والا معتبر ہو اور دوسری کشتی بھی ساتھ ہی جڑی ہوئی ہو۔ وہ کسی ایسی کشتی میں سوار نہ ہو جس کو پہلے طوفان

---

[1] گیرولا: خود بادشاہ کے سامنے چکھے، مراد دوا سازوں کو دکھا کر (ح) [2] گیرولا: داسیاں، شاما شاستری نے Prostitutes لکھا ہے۔ مراد غالباً خواصیں، باندیاں، خادمائیں۔ (ح)

کا سامنا رہ چکا ہو، اور راجہ جب راجہ کشتی میں جائے تو اس کی فوج کناروں پر تعینات رہے۔
وہ ایسے دریاؤں میں سفر کرے جن میں خطرناک مچھلیاں یا مگرمچھ نہ ہوں۔
وہ صرف ایسے جنگلوں میں در آئے، جو اژدہوں اور مگرمچھوں سے پاک کر دیا گیا ہو۔

دوڑتے ہوئے نشانوں پر تیر چلانے کی مشق کرنے کے لیے وہ صرف ایسے جنگلوں میں جائے جہاں سے شکاریوں اور شکاری کتے سدھانے والوں نے ڈاکوؤں، سانپوں اور دشمنوں کا صفایا کر دیا ہو۔
وہ سادھوؤں تپسویوں سے ملاقات کرے تو مسلح محافظ ساتھ رہیں۔
بیرونی سفیروں سے ملے تو وزرا موجود ہوں۔
وہ فوجی لباس میں گھوڑے یا رتھ یا ہاتھی پر سوار ہو کر فوجی پریڈ کا معائنہ کرنے کے لئے جائے۔

راجہ کے باہر جانے اور واپس آنے پر عصا بردار سڑک کے دونوں طرف استادہ ہوں، اور کوئی مسلح آدمی یا فقیر یا لولا لنگڑا آدمی اس پاس موجود نہ ہو۔
وہ میلے تماشے، یاترا اور قربانیاں وغیرہ دیکھنے جائے تو "دس قبیلوں" کے آدمی حفاظت کے لیے موجود ہوں۔

* جس طرح وہ خفیہ کارروائیوں کے ذریعے دوسروں پر نظر رکھتا ہے اسی طرح ایک دانا بادشاہ کو چاہیئے کہ وہ خود کو بھی بیرونی خطرات سے محفوظ رکھے۔

باب دوم

عمّالِ حکومت کے فرائض

جز ۱: دیہہ بندی

راجہ کو چاہیے کہ یا تو باہر کے لوگوں کو آکر بسنے[1] کی ترغیب دے کر یا اپنی عملداری کے گنجان آباد علاقوں سے لوگوں کو بلا کر نئی بستیاں بسائے جو چاہے نئے مقامات پر ہوں یا پرانی بستیوں کے آثار پر۔

نئے گانو، جن میں کم از کم ۱۰۰ گھر آباد ہوں اور شودر ذات کے کاشتکاروں کے گھر[2] ۵۰۰ سے زائد نہ ہوں اور ان کی حدود ایک کوس (۲۲۵۰ گز) یا دو کوس تک ہوں، اس طرح بسائے جائیں کہ ایک دوسرے کی مدد کر سکیں[3] ان کی حد بندی، ندی، پہاڑ، جنگل، بیری کے درخت، غار، نمائشی تعمیر[4] یا سیمل، چھونکر برگد وغیرہ کے پیڑ اگا کر کی جا سکتی ہے۔

آٹھ سو گانووں کے درمیان ایک "ستھانیہ" (گڑھی)، چار سو گانووں کے درمیان ایک "دَرونْ مُکھ"، دو سو گانووں کے درمیان ایک کارْوٹِک اور ہر دس گانووں کے درمیان ایک "سنگرہن" بنایا جائے۔

سلطنت کی سرحدوں پر کوٹ تعمیر کیے جائیں جن میں محافظ مقرر ہوں۔ اندرونی

---

[1] پردیس سے آنے والوں کی بات اس لفظ (پر دیشا پوا ہنینہ) پر ملّی ناتھ نے کالیداس رگھوونش کے کینٹو ۱۵ کے بند ۲۱ میں اپنے حاشیے میں یہ ساری عبارت نقل کی ہے ہے شودر (۱) اور کاشتکاروں کے گھر۔ میئر

[3] گیرولا: ان کا درمیانی فاصلہ ایک کوس یا دو کوس سے زیادہ نہ ہو تاکہ وقت پر ایک دوسرے کا بچاؤ کر سکیں (ح) [4] گیرولا: کھائی۔ (ح)

علاقوں میں پھندے پھنسانے والے شکاری، تیر انداز، پلینڈے[1] چنڈال اور دوسرے قبیلے کریں گے۔

قربانیاں کرانے والے برہمنوں، پروہتوں اور ویدوں کے عالموں کو زمینیں دی جائیں، جو ان کے گزارے کے لائق ہوں اور ان سے کوئی لگان، دنڈ وغیرہ نہ لیا جائے۔ زمینیں، عمّال، محاسبوں، گوپوں[2]، استھانکوں، سلوتریوں، ویدوں، گھوڑوں کے سدھانے والوں اور پیغام رسانوں کو بھی دی جائیں گی جنھیں وہ رہن یا فروخت نہیں کر سکیں گے۔

کاشت کے لیے تیار کردہ زمین صرف تاحیات استعمال کے لیے لگان ادا کرنے والوں کو دی جائے گی۔

اور سرزمین سے ایسے لوگ بے دخل نہیں کیے جائیں گے جو اسے کھیتی کے لیے تیار کر رہے ہوں گے۔ جو لوگ زمین کو بیکار ڈالے رکھیں گے ان سے واپس لے کر دوسروں کو دی جا سکتی ہے۔ یا اس پر گانو کے مزدوروں سے کاشت کرائی جائے یا بیوپاریوں کو دی جائے تاکہ زیادہ لگان وصول ہو سکے۔ اگر کاشتکار آسانی سے لگان ادا کرتے رہیں تو انھیں بیج، مویشی[2] اور مالی مدد مہیا کی جائے۔[3]

راجہ کھیتی باڑی کرنے والوں کو اتنی ہی امداد اور رعایتیں دے جن سے ریاست کی آمدنی میں اضافہ ہو سکے نہ کہ محض خسارہ اٹھانا پڑے۔ جس راجہ کا خزانہ خالی ہو وہ شہری اور دیہاتی دونوں آبادیوں کے لیے مصیبت بن جاتا ہے۔

نئی زمینوں کی آبادکاری کے وقت یا ہنگامی حالات میں لگان معاف کر دیا جائے۔ اور راجہ وقت گزر جانے پر اُن لوگوں سے جنھیں لگان میں چھوٹ دی گئی تھی پدرانہ شفقت اور مہربانی سے پیش آئے۔

راجہ کان کنی بھی کروائے اور صنعتیں لگوائے، عمارتی لکڑی اور ہاتھیوں کے

---

[1] دیکھیں باب ۲ کا جزو ۲۵۔ (ش ش) [2] اس عبارت کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ کاشتکاروں کو مویشی وغیرہ دیئے جائیں جو انھیں اپنی سہولت کے مطابق واپس کریں۔ (ش ش)

[3] گیرولا: اگر کسان قرضہ چکا دیں تو۔ (ح)

جنگل سے بھی کام لے، مویشیوں کی پرورش وافزائش اور تجارت کے فروغ کے لیے سہولتیں مہیّا کرے۔ آمدورفت کی آسانی کے لیے سڑکیں بنوائے۔ پانی کے ذریعے سفر کے لیے بھی (گھاٹ بنوائے) اور منڈیاں قائم کرے۔ اُسے تالاب وغیرہ بھی تعمیر کرنے ہوں گے جن میں قدرتی طور پر رواں چشموں یا دیگر ذرائع سے پانی جمع کیا جائے گا یا وہ ان لوگوں کو جو اپنے طور پر تالاب باولیاں وغیرہ بنوائیں، زمین، تعمیری سامان مہیّا کرے۔ اس طرح زیارت کے مقامات[1] کے لیے بھی مدد دے۔

جو کوئی باہمی تعاون سے کیے جانے والے کاموں سے الگ تھلگ رہے اسے بھی اپنے ملازم اور مویشی مدد کے لیے بھیجنے چاہئیں۔ وہ مصارف میں شرکت کرے گا مگر منافع میں حصّہ طلب نہیں کرے گا۔[2]

راجہ جھیل تالاب وغیرہ میں اپنے مالکانہ حق کے طور پر ماہی گیری، کشتی رانی اور سبزیوں وغیرہ کی پیداوار میں حصہ بٹائے گا۔

راجہ یتیموں، ضعیفوں، اپاہجوں اور ناداروں کو وظائف دے گا۔ وہ بے سہارا عورتوں کا بھی گزارہ مقرّر کرے گا جبکہ وہ حاملہ ہوں اور ان کے بچوں کا بھی کفیل ہو گا۔

گاؤں کے بڑے لوگ یتیم بچوں کے بالغ ہونے تک ان کی جائیداد کی دیکھ بھال اور درستی کے ذمہ دار ہوں گے، نیز دیوتاؤں کے نام کی جانے والی جائیداد کا بھی بندوبست کریں گے۔

اگر کوئی فرد ماں یا محتاج[3] کے علاوہ استطاعت کے باوجود اپنی اولاد، بیوی، ماں باپ، کمسن بھائی بہنوں یا بیوہ لڑکیوں کی پرورش سے گریز کرتا ہے۔ تو (مرد ہو یا عورت) اس پر بارہ پن (اشرفی) جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

---

[1] گیرولا: مندروں کے لیے۔ ح [2] گیرولا، اگر وہ آتنا تعاون بھی نہ کرے تو کام پورا ہونے پر اس سے اس کے حصّے کا پورا خرچ (وصول) کیا جائے، مگر فائدہ نہ اٹھانے دیا جائے۔ [3] انگریزی میں apostate کا نا prostrate کی جگہ چھپ گیا ہے۔ گیرولا یا کانگلے کے ہاں "مرتد" کا کوئی ذکر نہیں نہ سنسکرت متن میں ہے۔ ح

اگر کوئی شخص اپنی بیوی اور بچوں کے گزارے کا انتظام کیے بغیر سنیاس لے لے تو راجہ کو چاہیے کہ اس کو کڑی سزا دے، اور اس شخص کو بھی جو کسی عورت کو سنیاس لینے کی ترغیب دے۔ جو شخص جنسی طور پر ناکارہ ہو چکا ہو وہ سنیاسی بن سکتا ہے، بشرطیکہ اپنی پیدا کی ہوئی املاک (اپنے بیٹوں میں) تقسیم کر دے ورنہ اسے سزا دی جائے گی۔[1]

* بنوں میں رہنے والے جوگیوں کے علاوہ کوئی جوگی[2] اور مقامی کاروباری یا دوسری جمعیتوں کے علاوہ کوئی جماعت ریاست کی کسی بستی میں داخل نہ ہونے پائے۔ نہ گاؤں میں ناٹک گھر یا تفریح گاہیں بنانے دی جائیں۔ ناچنے گانے والے طبلچی، نقارچی، مسخرے اور بھاٹ بھی، بہت سی کمائی کرنے یا مفت خدمت یا غلہ وغیرہ حاصل کرنے کے شوق میں وہاں آکر دھوم نہ مچائیں اور گاؤں والوں کے کام میں خلل نہ ڈالیں کیونکہ بے چارے گاؤں والے اپنی کھیتی باڑی میں لگے رہتے ہیں جس پر اُن کی زندگی کا دارومدار ہوتا ہے۔[3]

* راجہ ایسے علاقے پر قبضہ کرنے سے گریز کرے جہاں دشمن یا وحشی قبائل دھاوے مارتے رہتے ہوں، یا جہاں اکثر قحط پڑتا یا وبا پھوٹتی ہو۔ وہ مسرفانہ سیر و شکار سے بھی پرہیز کرے گا۔

* وہ کاشتکاروں کو ظالمانہ جرمانوں، بیگار اور ٹیکسوں سے بچائے اور مویشیوں کو چوروں، رہزنوں، شیروں، زہریلے جانوروں اور امراض سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے۔

شاہراہوں کو بھی ولبھوں اور سرکاری کارندوں، نیز ڈاکوؤں اور سرحدات کے محافظوں کی ضرر رسانی سے بچایا جائے، بلکہ مویشیوں کے گلوں سے بھی۔

* راجہ نہ صرف ان جنگلات کی حفاظت کرے گا جہاں سے عمارتی لکڑی اور ہاتھی

---

[1] ک اگ: ورنہ قید کر دیا جائے گا (ج) [2] جاسوس انہی میں سے بھرتی کیے جاتے تھے۔ دیکھئے باب اوّل کا جزو ۱۲۔ [3] گیرولا: جس سے شاہی خزانے میں اضافہ ہوتا ہے اور ساری آبادی کو دھن اور دھان ملتا ہے۔

حاصل ہوتے ہیں اور قدیم عمارات اور کانوں کی دیکھ بھال رکھے گا، بلکہ ان میں اضافہ کرے گا۔

جزو ۲ : اراضی کی تقسیم

راجا اُس سرزمین پر چراگاہیں بنانے کا بھی بندوبست کرے۔

برہمنوں کو سوم کی کاشت کے لیے کچھ جنگل کے قطعات بھی دیے جائیں۔ جہاں وہ مذہبی ریاضت اور تپسیا بھی کر سکیں گے۔ یہاں بے جان اشیا اور جاندار مخلوق کو تحفظ حاصل ہو اور ان جنگلات کو اس برہمن کی گوت سے منسوب کیا جائے جو وہاں آباد ہو۔ (ک۔ حد سے حد ایک گروت رقبے تک)[1]

اتنا ہی بڑا جنگل راجہ اپنے سیر و شکار کے لیے بھی مخصوص کر دے جس میں داخلے کا صرف ایک راستہ ہو اور چاروں طرف خندق۔ اس میں لذیذ پھلوں کے پیڑ پودے بیلیں اور پھولوں کی جھاڑیاں ہوں، بے کانٹوں کے درخت ہوں، ایک وسیع جھیل ہو اور بے ضرر جانور اور شیر، شکاری جانور، ہتھنیاں اور ان کے بچے اور جنگلی بیل۔ ان سب کے دانت اور ناخن (کھر) نکلوا دیے گئے ہوں۔

ملک کی سرحد پر یا کسی اور مناسب جگہ ایک اور شکار گاہ جس میں درندے ہوں سب کے لیے مہیا کی جائے۔ جنگل سے دوسری اشیا، حاصل کرنے کے لیے (جن کا ذکر دوسری جگہ کیا گیا ہے)[2] اور بھی کچھ جنگلات ہونے چاہئیں، اور ان اشیاء کو کارآمد بنانے والے کارخانے بھی۔ ملکی سرحدوں پر ہاتھیوں کے جنگل بھی ہونے چاہئیں جو دوسرے وحشی جانوروں کی آبادی سے الگ ہوں۔ ہاتھیوں کے جنگل کا داروغہ اپنے محافظین کے جتھے کے ساتھ نہ صرف ہاتھیوں کی دیکھ بھال کرے گا بلکہ ان میں داخل ہونے اور ان سے باہر نکلنے کے راستوں سے بھی پوری واقفیت رکھتا ہو خصوصاً ان علاقوں میں جہاں پہاڑ، دلدل، ندیاں یا جھیلیں واقع ہوں۔

جو کوئی ہاتھی کو مارے وہ موت کی سزا کا مستحق ہوگا۔ جو کوئی ایسے ہاتھی کے دونوں

۱۔ شم شاستری نے غالباً گردت کو گوتر پڑھا اور مطلب خبط ہو گیا۔ ح
۲۔ دیکھیں باب ۲، ۱۲، ۷۔

دانت لے کر آئے جو قدرتی موت مرا ہو، اسے ساڑھے چار پَن (سونے کا سکّہ) دینے چاہئیں۔ہاتھیوں کے جنگل کے محافظ، سرحد کے محافظیں، جنگل کے باسیوں، ہاتھیوں کو زنجیر کرنے والوں اور ان کے پالنے والوں کی مدد سے، پانچ سات ہتھنیوں کو ساتھ لے کر ہاتھیوں کے کھوج میں جائیں، ہاتھی کی لید اور موت کا سراغ لیتے ہوئے بیلاؤں کی شاخوں سے ڈھکے ہوئے راستوں پر چلیں اور ان مقامات پر نظر رکھیں جہاں ہاتھی سوئے ہوں یا ٹھہرے ہوں یا جہاں انھوں نے ذرا دیر پہلے کسی ندی یا جھیل کے کنارے کو روندا ہو۔ نشانات سے یہ بھی اندازہ کریں کہ ہاتھیوں کا گلہ تھا یا کوئی اکیلا آوارہ گرد ہاتھی، یا ہاتھیوں کا سردار یا دنتیلا یا شریر، یا مست، یا بچہ، یا جھگڑالو ہاتھی۔ ہاتھی پکڑنے والے ماہرین کی ہدایات کے مطابق عمل کریں اور ایسے ہی ہاتھیوں کو پکڑیں جن میں بھاگوان اور شریف النفس ہونے کی نشانیاں پائی جائیں۔ جنگ میں راجہ کی جیت کا دارومدار ہاتھیوں پر ہوتا ہے جو عظیم الجثہ ہونے کے باعث نہ صرف دشمن کی صفوں کو کچل سکتے ہیں اور اس کی قلعہ بندیوں کو روند سکتے ہیں بلکہ اور بھی جان جوکھوں کے کام انجام دے سکتے ہیں۔

* کلنگ، انگ، کروش، اور پورب دیشوں کے ہاتھی بہترین ہوتے ہیں۔ دکھنی اور پچھمی علاقوں کے ہاتھی اوسط درجے کے گنے جاتے ہیں، سوراشٹر (گجرات) اور پنجاب کے ہاتھی معمولی درجے کے ہوتے ہیں، لیکن سب کے زور اور صلاحیت کو تربیت سے بڑھایا جاسکتا ہے۔

جزو ۳ ، قلعوں کی تعمیر

ریاست کے چاروں طرف سرحدات پر دشمن کی چڑھائی کے خلاف قلعہ بندیاں تعمیر کی جائیں اور ان کے لیے قدرتی طور پر موزوں جگہ کا انتخاب کیا جائے۔ قلعہ بندی پانی بھی ہوسکتی ہے، جیسے کہ دریا کے بیچ میں کوئی ٹاپو یا میدانی جیسے کہ کوئی اونچا ٹیلہ یا پہاڑی جیسے کہ کوئی چٹان یا غار، یا ریگستانی جیسے کہ کوئی بے آب خطۂ زمین جس میں صرف جھاڑیاں ہوں، جنگل جو دلدل اور کانٹے دار جھاڑیوں سے پٹا ہوا ہو۔

سوا، گیرولا، نیز سنسکرت متن: سوا چار (ح)

ان میں سے آبی اور پہاڑی قلعہ بندیاں بڑی آبادیوں کی حفاظت کے لیے زیادہ مؤثر ہوتی ہیں صحرا اور جنگل کی قلعہ بندیاں ویرانے کی پناہ گاہیں ہیں[1] مصیبت کے وقت جب کوئی جائے پناہ نہ ہو تو راجہ اپنا پائے تخت ریاست کے وسط میں کسی موزوں مقام پر تعمیر کرے جیسے کہ دریاؤں کا سنگم کوئی زخار قدرتی جھیل یا تالاب، کوئی قلعہ جو گول ہو یا مستطیل یا مربع مجس[2] کے گرد اگر نہر ہو اور اس میں خشکی اور آبی دونوں راستوں سے داخل ہوا جا سکے۔

اس قلعے کے گرد تین خندقیں کھودی جائیں جن کے درمیان ایک ایک ڈانڈ (۶ فٹ) کا فاصلہ ہو، چوڑائی بتدریج ۱۴، ۱۲، اور ۱۰ ڈانڈ اور گہرائی اس سے آدھی یا پونی۔ تہ چوکور[3] ہو اور دہانے کے ایک تہائی کے برابر چوڑی۔ پہلو کی دیواریں پتھر یا اینٹوں سے چنی جائیں اور ان میں پانی مستقلاً بھرا رہے جو کسی نہر یا دوسرے ذریعے سے لایا جائے۔ ان میں مگرمچھ چھوڑ دیے جائیں اور کنول کے پودے اگائے جائیں۔

اندرونی کھائی سے ۴ ڈنڈے (۲۴ فٹ) اندر کی طرف، چھ ڈانڈ اونچی اور اس سے دگنی چوڑی ایک فصیل مٹی پر مٹی ڈال کر اٹھائی جائے جو نیچے سے چوکور اور بیچ میں سے ابھری ہوئی ہو۔ مٹی کو ہاتھیوں اور بیلوں سے اچھی طرح دبوا کر ٹھوس بنا دیا جائے اور اس پر کانٹے دار زہریلی جھاڑیاں اگائی جائیں۔ فصیل میں جو خلا رہ جائیں انھیں تازہ مٹی سے بھروا دیا جائے[4]۔

فصیل کے اوپر ۱۲ سے ۲۴ ہاتھ تک کے فاصلے پر، جفت یا طاق تعداد میں پکے دھس تعمیر کئے جائیں جن کی اونچائی ان کی چوڑائی سے دگنی ہو۔ رتھوں

---

[1] گیرولا: آفات کے وقت راجہ بھی ان میں پناہ لے سکتا ہے (شی شی نے اگلے جملے کا ٹکڑا ادھر جوڑ دیا ہے۔ ر ح) [2] گیرولا: جیسی زمین ہو اس کے مطابق گول، مستطیل یا مربع۔ (ر ح)

[3] گیرولا: تہ چورس ہو۔

[4] گیرولا: فصیل میں وہی مٹی لگائی جائے جو کھائیوں سے نکلے۔

کے لیے رستہ کھجور وغیرہ کے تنوں یا پتھر کی سلوں سے بنایا جائے۔ جن پرندہ کی کھوپڑی کے ابھار ہوں، مگر لکڑی بالکل استعمال نہ کی جائے کیونکہ اس میں ہمیشہ آگ لگنے کا ڈر رہتا ہے[1]

فصیل کے پاس چند اٹاریاں بھی تعمیر کی جائیں جو مربع شکل کی ہوں اور ان کے ساتھ زینہ بھی ہو۔ اٹاریوں کے درمیان ۳۰ ڈانڈ کا فاصلہ اور ایک چوڑی سڑک ہو اور اس پر دو منزلہ عمارتیں جن کی لمبائی ان کی چوڑائی سے ڈھائی گنا ہو۔ اٹاری اور سڑک کے درمیان ایک "اندراکوش" چوکی بنائی جائے جس میں جالی دار لکڑی لگی ہو اور اس میں تین تیر انداز ایک ساتھ بیٹھ سکیں، ایک راستہ دیوتاؤں کے لیے[2] بھی رکھا جائے جو "اندراکوش" کے اندر ۲ ہاتھ لمبا ہو۔ پہلوؤں میں اس سے چوگنا اور فصیل کے ساتھ ساتھ ۸ ہاتھ تک چلے۔

ایک یا دو ڈانڈ کی چوڑائی کے راستے بھی (دھس پر جانے کے لیے؟ ح) ہونے چاہئیں۔

فصیل کے محفوظ ضلعے میں جدھر سے حملے کا خطرہ نہ ہو، ایک چور دروازہ بھی راہ فرار کے طور پر رکھنا چاہیے۔

فصیل کے باہر آمد و رفت کا راستہ کانٹے دار جھاڑیوں، ترشول، مٹی کے ٹیلوں، گڑھوں، کانٹوں کی باڑھ، سانپ کی دم، تاڑ کے پتوں، کتے کے جبڑے وغیرہ کی شکل کی ڈھالی ہوئی رکاوٹوں لکڑی کے لٹھوں، کانٹوں سے بھری اور مٹی سے ڈھکی ہوئی خندقوں وغیرہ سے مسدود کر دیا جائے۔

فصیل کو دونوں طرف سے ایک ایک ڈانڈ کے بقدر ابھار کر ایک دروازہ (قلعے میں داخلے کے لیے) بنایا جائے جس کی چوڑائی سڑک کی چوڑائی کا ۱/۵ ہو۔ پانچ ڈانڈ سے آٹھ ڈانڈ تک بتدریج اضافہ کر کے یا لمبائی سے ۱/۶ یا ۱/۸ کی نسبت سے

---

[1] گیرولا: فصیل کا اوپری سرا ایسا ہونا چاہیے جس پر ایک ہاتھی آسانی سے چل سکے: تاڑ کی جڑ مرد نگ یا بندر کی کھوپڑی کی طرح کے اینٹ پتھروں سے یا بڑی بڑی سلوں سے فصیل کی ساخت ہونی چاہیے۔ لکڑی کی فصیل کبھی نہ بنائیں۔ (ح) [2] سرنگ سے مراد ہے۔ ح

ایک چبوترہ بنایا جائے۔

سطح کو بتدریج ۱۵ ہاتھ سے ابتدا کر کے ایک ہاتھ سے ۱۸ ہاتھ تک اونچا کیا جائے۔[1]

کھمبا اس طرح کھڑا کیا جائے کہ چھ حصے اونچائی، اس سے دگنی زمین کے اور ایک چوتھائی صدر۔

فرش کے پانچ حصوں پر مسقف ہال (شالا) ہو، اور ایک کنواں اور ایک سرحدی کمرہ (سیما گرہ) فرش کا دو بٹے دس حصہ پر آمنے سامنے دو چبوترے ہوں۔ ایک بالائی منزل جو اپنی چوڑائی سے دگنی اونچائی کی ہو اور تراشی ہوئی طورتیاں۔ ایک سب سے بالائی منزل جس کی چوڑائی فرش سے آدھی یا تین تہائی ہو، پہلو میں اینٹوں کی دیواریں۔ بائیں جانب ایک چکردار زینہ جو بائیں سے دائیں مڑے۔ دائیں طرف ایک خفیہ زینہ ہو جو دیوار میں چھپا ہو۔ تعمیر کے اوپر آرائشی محرابیں جو دو ہاتھ اونچی ہوں۔ دو پٹ کا دروازہ (ہر ایک) ۳/۴ جگہ گھیرے ہوئے۔ ان کی روک کیلئے دو دواڑ کڑے، ۲۴ انگل لمبی آہنی کنڈی، ایک اگلا (چھوٹا ہے) دروازہ پانچ ہاتھ چوڑا، دروازے کو ہاتھیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ۴ شہتیر اور فصیل پر باہر کی طرف گمٹیاں جو اونچائی میں آدمی کے چہرے کے برابر آئیں اور بہتر ہے کہ وقت پر کھسکائی جا سکیں۔ جہاں پانی کی قلت ہو وہاں کچی گمٹیاں بھی بنائی جا سکتی ہیں۔

دروازے کے اوپر ایک اور گمٹی ہو جس کی ردکار تین چوتھائی بلندی تک مگرمچھ کے مشابہ ہو۔ چار دیواری کے بیچوں بیچ ایک باؤلی ہو جس میں کنول اگے ہوں۔ ایک اور مستطیل تعمیر بھی ہو جس میں ایک کے اندر ایک چار ضلعے ہوں۔ جسے کماری پورم (کماری دیوی کا استھان) کہتے ہیں۔ اس کا بیرونی رقبہ اندرونی رقبے

۱۔ انگریزی ترجمے کی یہ عبارت گنجلک ہے۔ گیرولا کا مفہوم یہ ہے۔ جس جگہ قلعہ کا دروازہ ہو وہاں پہلے فصیل کی تھانگوں میں ڈیڑھ ڈنڈ لمبا چوڑا چبوترا بنایا جائے، پھر اس کے اوپر دروازے کی طرح چھ کھمبے کھڑے کر کے (ڈیوڑھی؟) تعمیر کی جائے۔ الخ (ح)

سے ڈیوڑھا ہوگا۔ نیز ایک گول عمارت جس میں غلام گردش بھی ہوگی اور اگر ضروری سامان مہیا ہو تو جنگی ہتھیاروں کے لیے نہریں (تہ خانے؟ ح) بھی بنائیں جن کی لمبائی اُن کی چوڑائی سے تین گنا ہو۔ (ڈگیوؔلا کا مفہوم یہ ہے کہ یہ نہریں ہوں جن کے ذریعے جنگی سامان لایا لے جایا جا سکے اور یہ عام نہروں سے تگنی چوڑی ہوں ح)

☸ ان نہروں میں پتھر، کُھرپیاں (برچھیاں؟) ہنتر، ڈنڈے، لاٹھیاں، گُرز، دُوملو چکرا جنتر اور دوسرے ہتھیار جو بیک وقت سو آدمیوں کا صفایا کر سکیں، نیز برچھے، ترشول، بَلَم، اونٹ کی گردن (کی شکل ہتھیار) [1] آتشگیر سادہ اور دوسری تمام چیزیں جو مہیا ہو سکیں جمع کر دی جائیں۔

جزو ۴: قلعے کے اندر کی تعمیرات

قلعے کا رقبہ پہلے شاہراہوں کے ذریعے تقسیم کیا جائے گا جن میں سے تین شرقاً غرباً اور تین شمالاً جنوباً بنائی جائیں گی۔ قلعے کے بارہ دروازے ہونگے جن میں جل تھل اور چور راستے بنے ہونگے۔

رتھوں کی سڑک، شاہی سڑک اور قلعے کے باہر بستیوں اور چراگاہوں کی جانب جانے والی سڑکیں چار چار ڈانڈ (۲۴ فٹ) چوڑی ہوں گی، چھاؤنیوں، قبرستان اور مرگھٹ کی طرف، نیز گاؤں کی طرف جانے والی سڑک ۸ ڈانڈ چوڑی ہوگی باغوں اور جنگل کی طرف جاتے والی سڑک ۴ ڈانڈ چوڑی ہوگی۔ رتھوں کا راستہ پانچ "اَرتنی" (۷½ فٹ) چوڑا ہوگا۔ مویشیوں کے آنے جانے کا راستہ چار "اَرتنی" اور چھوٹے جانوروں نیز آدمیوں کے چلنے کا راستہ دو اَرتنی کا ہوگا۔

شاہی عمارات مستحکم زمین پر تعمیر کی جائیں گی۔

چاروں جاتیوں کے مکانات کے درمیان قلعے کے مرکز سے شمال کی جانب راجہ کا محل ہوگا جس کا رُخ شمال یا مشرق کی جانب ہوگا جیسا کہ ایک اور جگہ ذکر کیا گیا ہے (باب ۱، جزو ۲۰) اور اس کا رقبہ قلعے کے کل رقبے کا ⅑ ہوگا۔

---

[1] "اُشٹر گریوِکی سینوگ"، ح

شاہی گرو، پجاری، قربان گاہ، تالاب اور وزیروں کے مکان محل کے شمال مشرق کی طرف ہوں گے۔ شاہی باورچی خانہ، ہاتھیوں کا استھان اور توشہ خانے جنوب مشرق کی طرف۔ مشرق کی سمت عطر، پھول، غلہ، تیل، عرقیات فروخت کرنے والے نیز ماہر کاریگر اور کھتری ذات کے لوگ آباد ہوں گے۔

خزانہ، محاسبی اور مختلف کارخانہ جات جنوب مشرق کی طرف ہوں گے جنگلات کی پیداوار کے گودام اور ہتھیاروں کے ذخیرے جنوب مغرب کی سمت ہونگے جنوب کی طرف شہر کے عمّال، کاروبار اور کارخانوں کے نگراں اور فوجی افسر قیام کریں گے اور وہیں پکے چاول، شراب، گوشت بیچنے والے، طوائفیں، ارباب نشاط اور دیشں ذات کے لوگ بسائے جائیں گے۔

جنوب مغرب کی طرف گدھوں اور اونٹوں کے اصطبل اور کارخانے ہوں گے۔ شمال مغرب کی طرف سواریوں کے ٹھکانے اور رتھ خانے، مغرب کی طرف اُون اور سوت بٹنے والے، چٹائیاں بنانے والے، کپڑے، اسلحہ ساز، دستانے تیار کرنے والے کاریگر اور شودر ذات کے لوگوں کے گھر ہونگے۔ شمال مغرب کی جانب دُکانیں اور شفاخانہ۔ شمال مشرق کی طرف خزانہ اور گایوں گھوڑوں کے تھان۔ شمال میں راجہ کے مخصوص دیوتا کا مندر ہوگا اور لوہار جوہری اور برہمن آباد ہوں گے۔

مختلف اطراف میں کاریگروں اور بیوپاریوں کے مکان ہونگے۔ بستی کے وسط میں دیوتاؤں کے دیول ہونگے مثلاً اَپراجت، اَپرا تہت، جے یَنت، وِ جے ینت، شو، وَیشَراوَن، آشوین (دیوتاؤں کا طبیب) اور شری مدیرا گرِہ ہم۔

مختلف کونوں میں اس زمین کے محافظ دیوتاؤں کے دیول ہونگے۔ اسی طرح دیوتاؤں کے نام پر دروازے بنائے جائیں گے، جیسے برہما، اَیندرَ، یامیہ، سینا پتیہ، اور کھائی سے ۱۰۰ کمان کے فاصلے پر (ایک کمان مساوی ۹۶ انگل)۔ اندرونی پشتے سے پرلی طرف، مندر، زیارت گاہیں، پھلوں کے باغ اور تفریح گاہیں تعمیر ہوں گی۔ ہر حصّے میں اس کے مخصوص محافظ دیوی دیوتا کے مندر ہوں گے۔

---

۱ گیرولا: دُرگا، وِشنو، جَینت، اندر، شِو، وَرُون، اشوینی کمار، لکشمی اور مدیرا۔

قبرستان یا شمشان شمال یا مشرق کی طرف رکھے جائیں، لیکن اونچی ذاتوں کے شمشان جنوب میں ہوں۔ اس اصول کی خلاف ورزی انتہائی سزا کی مستوجب کی ہوگی۔ اَدھری اور چنڈال لوگ قبرستانوں کے باہر رہیں گے۔

کاریگروں کے خاندان اپنے پیشے کے لحاظ سے دوسری مناسب جگہوں پر بھی بسائے جاسکتے ہیں۔ پھولوں کے چمن، پھلوں کے باغ، ترکاری کے کھیتوں اور دھان کے کھیتوں میں کام کرنے والوں کے اہل خانہ کو غلہ اور دوسری اشیا افراط سے حاصل کرنے کی اجازت ہوگی۔

ہر دس گھروں کے لیے ایک کنواں ہوگا۔

تیل، غلہ، شکر، نمک، دوائیں، خشک اور ہری ترکاریاں، چربی، سوکھا گوشت گھاس پھونس، ایندھن، دھاتیں، کھالیں، کوئلہ، تانت، سمّیات، سنکھ، بانس بُنے ہوئے کپڑے، مضبوط عمارتی لکڑی، ہتھیار اور پتھر اتنی مقدار میں ذخیرہ کر لیے جائیں گے کہ برسوں کے لیے کفایت کرسکیں اور کوئی کمی محسوس نہ ہو۔ ان میں پُرانی چیزوں کی جگہ نئی چیزیں رکھی جاتی رہیں گی۔

ہاتھیوں، سواروں، رتھوں اور پیادوں پر کئی کئی افسر مامور ہوں گے۔ کیونکہ جب کئی افسر ایک ساتھ لگے ہوں تو ایک دوسرے سے خائف رہتے ہیں اور بغاوت کی ترغیب یا دشمن کی سازش سے بمشکل بہک سکتے ہیں۔ یہی اصول سرحدی محافظوں اور مورچوں کی مرمت کرنے والوں پر بھی صادق آتا ہے۔

* باہر والوں کو جن کا وجود شہر یا ملک کے لیے خطرناک ہو قلعے میں ہرگز نہ بسایا جائے۔ انھیں یا تو مختلف علاقوں میں بکھیر دیا جائے یا ان پر ٹیکس عائد کیے جائیں۔

جزو ۵ : داروغہ محلّات کے فرائض

پیشکار یا "سنیدھاتا" (وہ افسر جو ہمہ وقت راجہ کے حضور میں رہے گا) خزانے کارخانہ جات، غلے کی کوٹھیوں، جنگلات کی پیداوار کے گودام، اسلحہ خانے اور بندی

خانے کی تعمیر کی نگرانی کرے گا۔ وہ ایک چوکور تہ خانہ کھدوائے گا جو اتنا گہرا نہ ہو کہ پانی نکل آئے۔ اور اس میں لکڑی کے مضبوط تختوں سے ایک پنجرہ نما سکانیت تعمیر کرائے گا جس کی تین منزلیں ہوں گی اور سب سے اوپر کی منزل زمین کی سطح کے برابر ہوگی۔ فرش کو کنکروں سے پٹا کیا جائے گا۔ اس کا ایک دروازہ ہوگا جس کے ساتھ ایک سیڑھی لگی ہوگی جو ہٹائی جا سکے گی اور برکت کے لیے اس میں محافظ دیوتا کی مورتی نصب ہوگی۔ (متن میں "کلدار زینہ" ہے جسے گیرولا نے "لفٹ" لکھا ہے۔)

اس تہ خانہ کے اوپر دونوں طرف سے بند پکی اینٹوں کا خزانہ بنایا جائے گا جس کی چھت حاشیہ دار ہوگی اور اس کے بیچ سے مال خانے کی طرف راستہ ہوگا۔[1]

راجہ دھر سرحد پر ایک عالی شان محل تعمیر کرائے گا جس میں خاصا بڑا خزانہ رکھا جا سکے اور اس کی تعمیر میں ذات باہر کیے ہوئے (غالباً سزا پائے ہوئے) لوگوں سے مدد لے سکتا ہو۔[2]

تجارت گھر ایک بڑے مستطیل صحن کے گرد چار ضلعوں پر مشتمل ہوگا جس کا ایک ہی دروازہ ہوگا۔ ستون پکی اینٹوں کے بنائے جائیں گے اور اس میں بہت سے کمرے ہوں گے اور دونوں طرف ستونوں کی قطاریں ہوں گی۔

گوداموں میں بہت سے بڑے بڑے کمرے ہوں گے اور اس میں جنگلات کی پیداوار کا گودام بھی شامل ہوگا جسے دیواریں اٹھا کر علیحدہ کر دیا جائے گا۔

---

[1] گیرولا: "... کا فرش موٹی سلوں سے چنوایا جائے۔ اس کے اندر مضبوط لکڑیوں سے پنجرہ نما کئی کوٹھڑیاں ہوں۔۔۔ تینوں منزلوں میں بڑھیا دروازے اور پتھر سے فرش ہوں۔ دروازوں پر دیوتاؤں کی مورتیاں بنی ہوں۔ اس تہ خانے کے اوپر خزانہ تعمیر کیا جائے اس میں اندر باہر سے بند کیے جانے والے اڑ گڑے ہوں۔ ایک برآمدہ ہو اور دو یا دوں طرف سے معتبر لوگوں سے آباد مکانوں کے گھرا ہو۔ (ح)

[2] انگریزی ترجمے میں "ابھیکت پرش" سے جو مراد لی گئی ہے درست نہیں معلوم ہوتی۔ ک گ نے سزا یاب لکھا ہے (موت کی) سزا پائے ہوئے۔ سنسکرت لغت میں "ابھیکت" (ای منوم) کے معنی مصروف، محنتی بھی ہیں شش شش اور دوسرے تراجم کے درمیان اس حصے میں اور بھی بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ (ح)

گودام تہ خانے اور اسلحہ خانے دونوں کے ساتھ ملا ہوا ہوگا۔

عدالت اور وزیروں کے کمرے ایک علیحدہ علاقے میں ہوں گے۔ ایک جیل بھی بنائی جائے گی جس میں عورتوں اور مردوں کے الگ الگ احاطے ہوں اور اسکی اچھی طرح حفاظت کی جائے گی۔

ان سب عمارتوں میں بڑے کمرے (شالا)، حمام، کنویں، آگ، زہر، بلیوں، گھونسوں نیولوں سے بچاؤ کا انتظام ہوگا، نیز محافظ دیوتاؤں کی پوجا کی سہولت بھی مہیا کی جائے گی۔

گودام کے آگے بارش کا پانی ناپنے کے لیے ۲۴ انگل چوڑا ایک برتن رکھا ہوگا۔

داروغۂ محلات، ماہرین کی مدد سے جو ضروری آلات سے لیس ہوں۔ نئے اور پرانے جواہر نیز خام مال کی جانچ پرکھ بھی کرے گا۔

اگر جواہر جھوٹے نکلیں تو دھوکے باز اور اس کا ساتھی انتہائی سزا کے مستحق ہونگے۔ دوسرے قیمتی مال میں دھوکا کیا جائے تو اوسط درجے کی سزا دی جائے گی اور معمولی سامان کی صورت میں نہ صرف مال کو تبدیل کرنے کے ذمہ دار ہوں گے بلکہ جرمانہ بھی بھگتیں گے جو مال کی قیمت کے برابر ہوگا۔

وہ صرف ایسے طلائی سکے وصول کرے گا جن کے خالص ہونے کی تصدیق صراف نے کردی ہو۔ جعلی سکوں کے ٹکڑے کر دیے جائیں گے۔ جعلی سکے لانے والا انتہائی سزا کا مستوجب ہوگا۔ غلّہ جو وصول کیا جائے نیا، خالص اور تول میں پورا ہو۔ ورنہ اس کی قیمت سے دگنا جرمانہ لیا جائے گا۔ یہی اصول دوسرے تجارتی مال، خام اشیاء اور ہتھیاروں کی رسد پر بھی عائد ہوگا۔

تمام شعبوں میں جو کوئی افسر یا ماتحت یا ادنٰی ملازم، غبن کرے جس کی رقم ایک سے ۴ اشرفی تک ہو[1] یا کوئی اور قیمتی چیز اڑالے تو وہ بالترتیب اوّل، درمیانی یا انتہائی سزا کا مستحق ہوگا۔

اگر خزانہ دار رقم کا نقصان کرے تو اسے کوڑے لگائے جائیں اور اس کے مددگار اس سے نصف سزا پائیں۔ اگر نقصان نادانستہ ہو تو اسے تنبیہہ اور ملامت کی جائے۔

---

[1] گیرولا: پہلے جرم پر ایک سے چار پن (اشرفی) تک جرمانہ کیا جائے۔ (ح)

اگر چوکیدار چوروں کو اشارہ دینے کے لیے ڈرائیں تو انھیں اذیت ناک موت کی سزا دی جائے [1]

* داروغۂ محلات معتبر لوگوں کی مدد سے محاصل کی وصولی کا بندوبست کرے گا اسے اندرونی اور بیرونی مدات سے آمدنی کی اتنی گہری واقفیت ہو گی کہ سو سال پیچھے تک کے محاصل بتا سکے گا اور پوچھنے پر بلا تامل بتا سکے گا کہ اخراجات نکال کر کس قدر رقم خزانے میں باقی ہے ۔

جزو ۶، صدر محصل کے ذریعے مالیے کی وصولی

محصلِ اعلیٰ قلعوں، دیہاتوں، کانوں، عمارتوں، باغوں، جنگلوں، مویشیوں، سڑکوں، اور آمدورفت کی مدات [2] سے ملنے والے محاصل کا ذمہ دار ہو گا۔

قلعوں کے تحت یہ مدات آتی ہیں، چنگی و راہ داری، جرمانے، اوزان و پیمانہ جات، شہری، دفتر ٹکسال، مہر اور پروانہ راہ داری، شراب، کمیلے (مذبح) ریشہ جات، تیل، گھی، شکر، صرافہ، مال گودام، طوائفیں، قمار خانے، اراضی برائے تعمیرات، ہنرمندوں اور دستکاروں کے منتظم کاروباری ادارے، مندروں کے منتظم اور باہر سے آنے والوں سے وصول کیے جانے والے ٹیکس۔

دیہات کی ذیل میں، سرکاری زمینوں کی آمدنی، لگان، مذہبی واجبات، نقدی میں ادا کیے جانے والے ٹیکس، تاجر، دریاؤں کے نگراں، کشتی رال، چراگاہیں، ٹول ٹیکس رستے (رجوم) اور چوروں کو باندھنے والی رسیاں۔ کانوں کے تحت: سونا، چاندی اور ہیرے جواہر، موتی، مونگے، سیپیاں، دھاتیں، (لوہا) نمک۔ اور دوسری معدنیات،

---

[1] ش ش کا ترجمہ نہ صرف مبہم بلکہ مشکوک ہے۔ گیرولا: اگر چور سیندھ لگا کر ڈاکہ ڈالیں تو انھیں اذیت ناک موت کی سزا دی جائے۔ کانگلے: چور اگر خزانے پر ڈاکہ ڈالیں۔ (مترجم) [2] گیرولا: چنگی چوکیوں (ح)

[3] اس لفظ کے صحیح معنی نہیں معلوم ہو سکے۔ کہا جاتا ہے کہ زمین کی پیمائش کے پیمانے ۱۱۔۳۶۶ میٹر (ش ش) چنانچہ اس لفظ کی تعبیریں کی گئی ہیں: پیمائشی زمین کا محصول، چوروں کی گرفتاری پر جرمانہ۔ (ح)

کانوں، کی مد میں آتی ہیں۔

پھولوں کے بین، پھلوں کے باغ، ترکاریاں، آبپاشی کے ذریعے کاشت کیے جانے والے کھیت اور دوسری مزروعات جہاں بیج کی بجائے جڑیں بوئی جاتی ہیں (مثلاً نیشکر) سب مل کر "سیتو" کی مد میں آتی ہیں۔

شکار گاہیں، عمارتی لکڑی کے جنگل، ہاتھیوں کے جنگل، جنگلات کے تحت آتے ہیں۔ گائیں، بھینسیں، بکریاں، بھیڑیں، گدھے، اونٹ گھوڑے اور رتھ، زمینی اور دریائی راستے شاہراہوں میں شامل ہیں۔ یہی سب محاصل کی مدات ہیں۔

مُول، بھاگ، بیاج، پریگھا (؟) معین ٹیکس، سکوں پر بٹہ (اردو پکا) معین جرمانے، یہ بھی مداخل کی مختلف قسمیں ہیں (ائے مکھ یعنی وہ مہینہ جب سے آمدنی شروع ہو)

دیوپوجا اور بزرگوں کی پوجا میں گائے جانے والے بھجن، انعام و اکرام، حرم باورچیخانہ، پیغام رسانی کا سلسلہ، گودام، اسلحہ خانہ، توشہ خانہ، خام اشیاء کے کھتے کارخانے، بیگار کے مزدور، پیادہ فوج، سوار فوج، رتھیں، ہاتھی، گایوں کے گلّے، چڑیا گھر جن میں درندے، ہرن، پرندے اور سانپ رکھے جاتے ہیں، ایندھن اور چارے کے ذخیرے، اخراجات، کی مدات ہیں۔

راجہ (کی گدی نشینی) کا سال، مہینہ، چاند کے چڑھنے اترنے کا زمانہ (دِپکش) دن (طور روز (شراون دیکھیں نوٹ ۳) تیسرا اور چوتھا پکش (یعنی موسموں کے دور) برسات جاڑا، گرمی (برسات کو الگ کر کے) اور ایک زائد لوند کا مہینہ (کبیسہ) یہ وقت کی تقسیم ہے۔

---

۱ (شہر کے) دروازے پر وصول کی جانے والی ڈیوٹی۔ مئیر۔ لیکن گیرولا نے اس لفظ کو "پرِدھا" پڑھا ہے۔ (دھ اور گھ میں زیادہ فرق نہیں) اور اس کے معنی "لاوارث کا دھن" لیے ہیں۔ (ح)

۲: یہ ایک طرح کا منتی کاٹا معلوم ہوتا ہے۔ ۳ (دیکھیں حاشیہ اگلے صفحے پر)

وہ اس کام پر جو اس کے ہاتھ میں ہو یا پورا ہو چکا ہو یا ادھورا ہوا ہو، نیز جمع خرچ اور بقایا کے حساب پر پوری توجہ دے گا۔

انتظامی امور، رواں امور ضروریاتِ زندگی کی فراہمی، تمام مداخل کی تنقیح یہ وہ کام ہیں جو ہاتھ میں یا زیر عمل کیے جائیں گے۔

جو کچھ خزانے میں داخل کر دیا گیا، جو کچھ راجہ نے طلب کر لیا، جو کچھ راجدھانی میں خرچ ہو گیا اور (رجسٹر میں) چڑھایا گیا یا نہ چڑھایا گیا یا گزشتہ سے پیوستہ سال سے چلا آرہا ہے جس کی بابت راجہ نے حکم دیا کہ چڑھایا جائے یا نہ چڑھایا جائے۔ یہ سب باتیں تکمیل شدہ امور میں آتی ہیں۔

فائدہ مند کاموں کے لیے منصوبہ سازی، وصول طلب جرمانوں کا حساب، بقایا لگان کی بابت مطالبہ، حسابات کی جانچ پڑتال، یہ وہ کام ہیں جو تکمیل طلب کیے جائیں گے۔ چاہے قلیل فائدہ رکھتے ہوں یا بالکل نہ رکھتے ہوں۔

وصولیاں (۱) رواں مدت کی بھی ہو سکتی ہیں اور (۲) بقایا کی بھی، یا (۳) اتفاقی (بیرونی ذرائع سے حاصل ہونے والی)

(از صفحہ گذشتہ)

لے مراد غالباً یہ ہے: شراون کا روشن پندھواڑہ ۱۵ دن تاریک ۱۴ دن

بھادرپد	روشن	۱۴	دن	تاریک	۱۵	دن
مارگ شیرش	روشن	۱۴	دن	تاریک	۱۵	دن
پُشیہ	روشن	۱۵	دن	تاریک	۱۴	دن
جیٹھ	روشن	۱۴	دن	تاریک	۱۵	دن
اساڑھ	روشن	۱۵	دن	تاریک	۱۴	دن

شراون کا تاریک پندرھواڑہ ۱۴ دن کا شمار کیا گیا ہے، کیونکہ یہ پُشیہ کے روشن پندرھواڑے کے بعد جو پہلا ساتواں تھا، دوسرا ساتواں ہے۔ یہ دوسرے تین موسموں کے ۱۸۰ دنوں کے ساتھ مل کر ۳۵۴ دن کا پورا قمری سال بناتا ہے۔ لے اس لفظ "پراچار" کے معنی مخبروں کی روانگی بھی لیے جا سکتے ہیں

جو روزانہ وصول ہوتا رہتا ہو وہ رواں مدات کی تعریف میں آتا ہے۔ جو کچھ پچھلے سے پچھلے سال سے منتقل کیا گیا ہو، یا ابھی دوسروں کے پاس ہو اور جو کچھ ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ میں گیا ہو، وہ پچھلا بقایا کہلاتا ہے۔

جو کچھ ضائع ہو گیا یا (دوسروں نے) بھول میں ڈال دیا، جرمانے جو سرکاری عمال نے عائد کیے۔ جزئی محصول، (رشوت) تاوان، راجہ کو پیش کیے جانے والے نذرانے، دبا میں، لاوارث مرنے والوں کی املاک، اتفاقی دفینے وغیرہ یہ سب اتفاقی مدات ہیں۔

سرمایہ کاری، کسی بگڑے ہوئے منصوبے کا بچا کھچا مال، کسی منصوبے کے تخمینہ اخراجات میں سے بچت، یہ سب کفایت کی صورتیں ہیں۔ مختلف اوزان یا پیمانوں کی بنا پر مال کی قیمت بڑھ جانا "ویاجی" کہلاتا ہے۔ مختلف خریداروں کے درمیان بولی کے بڑھنے سے بھی فائدے کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

اخراجات دو طرح کے ہوتے ہیں، روزمرہ کا خرچ اور فائدہ مند اخراجات۔ جو کچھ روز خرچ ہوتا ہو وہ روزمرّہ کا خرچ ہے۔ جو کچھ ایک پکش (پندرھواڑہ) یا مہینے یا سال میں کمایا جائے وہ منافع ہے۔

جو کچھ ان مدوں پر خرچ ہو وہ بالترتیب روزمرّہ کا خرچ اور سود مند خرچ کہلاتا ہے۔ جو کچھ تمام اخراجات نکال کر باقی بچے اور اس میں سے تمام وصول طلب آمدنی منہا کر دی جائے وہ خالص بچت ہے جو ہو سکتا ہے کہ پورا حاصل ہو چکا ہو یا اگلے حساب میں منتقل کر دیا گیا ہو۔

٭ چنانچہ ایک دانا محصلِ اعلیٰ کا منصب یہ ہو گا کہ آمد بڑھے اور خرچ کم ہو۔

جزو ۷: محاسبین کے صیغے میں حساب داری

حساب کتاب کا نگراں افسر محاسبی کا دفتر اس طرح بنوائے گا کہ اس کا رُخ یا شمال کی طرف ہو یا مشرق کی طرف ہو۔ اس میں (منشیوں) کی نشستیں الگ

ـلے شاہی اور بازاری باٹوں میں فرق کی بنا پر۔

الگ ہوں گی اور حساب کی کتابیں سلیقے سے رکھی جائیں گی۔ اس کے مختلف شعبوں میں ان کے کام کی نوعیت سے تعلق رکھنے والے امور، کارروائیاں اور ان کے نتائج منضبط ہوں گے۔ یعنی مختلف کارخانوں میں کیا کام ہوا اور اس کے نتائج نفع یا نقصان کی مقدار، خرچ، متوقع موخر آمدنی حاصل کردہ بیاج (نقد یا جنس کی شکل میں) کو نسے سرکاری محکمہ کے سپرد کیا گیا تھا، کس قدر اجرت ادا کی گئی، بیگار میں کتنے آدمی بھرتی کیے گئے۔ اس طرح جواہر اور دوسری قیمتی یا معمولی اشیا کی بابت مبادلے کی شرح؛ یا بلٹ جو استعمال کیے گئے؛ اشیاء کی تعداد، وزن یا حجم، ملکوں گانوؤں خاندانوں، تجارتی اداروں کی تاریخ، رواج پیشے کی نوعیت اور کاروبار؛ راجہ کے درباریوں کو ملنے والے تحائف کی صورت میں یافت؛ ان کی جاگیروں اور معافیوں کی تفصیل؛ ان کو ادا کردہ تنخواہیں اور اجناس؛ راجہ کی بیویوں اور بیٹوں کی یافت بصورت جواہر، اراضی، خصوصی حقوق، اور نحوست کے رد کے لیے رکھی گئی رقم، دوست یا مخالف راجاؤں کو ادا کیا جانے یا ان سے وصول کیا جانے والا خراج، ان کو ادا کیا جانے والا یا ان کی طرف سے الٹی میٹم۔ یہ سب امور اپنے اپنے رجسٹروں میں درج ہوں گے۔ ان کتابوں سے محاسب بتا سکے گا کہ کس قسم کا کام جاری ہے، کونسا ادھورا ہے، کیا وصول ہوا، کیا خرچ ہوا، کیا باقی ہے اور مختلف شعبوں میں کون کونسے کام شروع کیے جانے والے ہیں۔

اعلیٰ، اوسط اور ادنیٰ کاموں کے لیے مناسب استعداد کے نگراں مقرر کیے جائیں گے۔

اگر راجہ نے منافع بخش کام کے لیے رقم خرچ کرنے میں بخل سے کام لیا تو نقصان اٹھائے گا۔

اگر کوئی شخص تفویض کردہ کام سے غیر حاضر یا فرار ہو تو اس کے ضامن جنھیں مشترک طور پر ادائیگی کی گئی یا اس کے بیٹے، بیویاں، بیٹیاں، اہلکار جو اس کام سے متمتع ہو رہے تھے سرکاری نقصان کی تلافی کریں گے۔

ایک سرکاری سال ۳۵۴ دن اور رات کا ہوتا ہے۔ اس طرح کے کاموں

کے لیے ادائیگی اساڑھ کے ختم پر (تقریباً وسط جولائی) کم و بیش متناسب طور پر کی جائے گی۔ ماہ کبیسہ کا حساب الگ ہوگا۔

کوئی سرکاری ملازم مخبروں سے موصول شدہ اطلاعات کا نوٹس نہ لے یا اپنے شعبے کے کام میں غفلت برتے، اپنی سستی یا نالائقی کے سبب ہی سرکاری محاصل کا نقصان کر سکتا ہے۔ مثلاً جب وہ ناطاقتی کے سبب اپنے فرائض انجام نہ دے سکے، یا غفلت کے سبب ضروری باتوں کو نہ تاڑ سکے یا پست ہمتی سے کام لے۔ شور و غوغا یا شر یا بدانجامی کے خوف سے دب جائے یا خود غرضی سے کام لے کر دوسرے خود غرض لوگوں کی پاسداری کرے، یا غصے میں ظلم کرے یا عالموں یا خوشامدیوں کی موجودگی میں اپنا وقار قائم نہ رکھ سکے یا بدنیتی کے سبب حاصل جمع یا اوزان و مقدار کے حساب میں غلطی کرے۔

منو کے مدرسۂ فکر کا خیال ہے کہ ایسے آدمی پر نقصان کے برابر جرمانہ عائد کیا جائے، اور مذکورہ اسباب کو مدّنظر رکھتے ہوئے اسے مناسب عادسے ضرب دے دیا جائے۔

برہسپتی کے ہم خیال کہتے ہیں کہ یہ جرمانہ نقصان سے دس گنا ہونا چاہیئے۔
اُشانس کے حلقے کی رائے ہے کہ نقصان سے بیس گنا زیادہ ہو۔
مگر کوٹلیہ کہتا ہے کہ یہ جرمانہ جرم کی مناسبت سے ہونا چاہیے حسابات اساڑھ کے ختم پر پیش کیے جائیں گے[۱]

جب (مختلف اضلاع کے) محاسب سربمہر کتب حساب اور راجباس اور نقد رقم لے کر آئیں تو انھیں علاحدہ علاحدہ ٹھہرایا جائے تاکہ آپس میں گفتگو نہ کر سکیں۔ ان سے محاصل کی میزان، اخراجات کا حساب اور خالص محصول کی کیفیت سننے کے بعد رقم وصول کی جائے۔ جس محاسب نے محصول میں مختلف ذرائع سے جتنا اضافہ کیا ہو اس کو اس سے آٹھ گنا زیادہ انعام دیا جائے، لیکن اگر صورت اس کے برعکس ہو (یعنی محاصل میں تخفیف ہوئی ہو) تو

---

[۱] یعنی اختتام سال پر توثیث ۹ یا سال نو سے جو سادن کے پہلے دن واقع ہوتا ہے، سال شروع ہوتا ہے

اس نقصان سے آٹھ گنا زیادہ رقم وصول کی جائے۔

جو محاسب وقت پر حسابات پیش نہ کریں، یا محصول کی رقم کے ساتھ حساب کی کتابیں نہ دکھائیں تو ان پر واجب الوصول رقم سے دس گنا جرمانہ کیا جائے۔

اگر کوئی محاسب منشیوں سے جو حساب دینے کو تیار ہوں، فوراً حساب نہ لے تو اس کو ابتدائی درجے کی سزا دی جائے۔ اس کے برعکس (اگر منشی تیار نہ ہوں) تو ان کو دگنی سزا دی جائے۔

سب وزیر اپنے اپنے محکموں کے صحیح صحیح حسابات پیش کریں گے۔ ان وزیروں یا منشیوں میں سے کوئی غلط بیانی سے کام لے تو اس کو انتہائی سزا دی جائے۔

اگر کوئی محاسب روزمرہ حساب کا گوشوارہ تیار نہ کرے تو اسے ایک مہینے کی مہلت دی جائے۔ اس کے بعد اس پر ۲۰۰ پن (اشرفی) ماہانہ کے حساب سے جرمانہ عائد کیا جائے۔

اگر کسی نے نامکمل حساب تیار کیا ہو تو اسے ۵ راتوں میں مکمل کرنے کی ہدایت کی جائے۔ اس کے بعد روزمرہ حساب کا گوشوارہ جو اس نے تیار کیا ہو، اسے اصول و قواعد، سابقہ نظائر، اور جمع تفریق وغیرہ کے ذریعے چیک کیا جائے، نیز مخبری سے بھی مدد لی جائے۔ حسابات کی جانچ میں دن رات، مہینہ، سال اور سال کے مختلف حصوں کو بھی زیرِ غور رکھا جائے گا۔

نوروز پر ہونے والی وصولی کی تنقیح جگہ، وقت، طریقِ حصول، مروجہ اور قدیم طریقِ کار کو زیرِ غور رکھتے ہوئے کی جائے گی اور دیکھا جائے گا کہ رقم کس نے ادا کی، کس کو ادا کی، کس نے مقرر کی۔ نوروز پر اخراجات کے حساب کی تنقیح میں بھی انہی امور کا خیال رکھا جائے گا۔

اس طرح نوروز پر خالص محاصل کی تنقیح میں بھی وصولی کی جگہ وقت اور مد کو ملحوظ رکھا جائے گا نیز یہ کہ اجناس یا نقد خالص ہیں اور جن لوگوں کی تحویل میں

دی جا رہی ہیں وہ معتبر ہیں۔

اگر کوئی افسر راجہ کے احکام کی تعمیل میں معاون نہیں ہوتا یا رکاوٹ ڈالتا ہے یا مقررہ اصول و ضوابط کے خلاف وصولی یا خرچ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کو ابتدائی درجے کی سزا دی جائے۔

جو منشی کتابوں میں بندھے ہوئے قاعدے کے خلاف اندراج کرے یا بغیر جانے اندھا دھند اندراج کرے یا ایک کی جگہ دو یا تین اندراج کر دے، اس پر ۱۲ پن جرمانہ عائد کیا جائے۔ جو خالص وصولی کی رقم کھرچ ڈالے اسے دگنی سزا دی جائے، جو اسے نگل جائے[1] اس پر آٹھ گنا جرمانہ۔

جو محاصل میں نقصان کا باعث ہو وہ رقم بھرنے کے علاوہ پانچ گنا جرمانہ دے۔ جھوٹ بولنے کی صورت میں جھوٹ کی مقررہ سزا دی جائے۔ اگر اندراج میں فرد گزاشت ہونے پر بعد میں خانہ پری کی جائے اور یہ کہا جائے کہ بھول ہو گئی تھی تو جرمانہ دگنا ہوگا۔

٭ راجہ معمولی خطائیں معاف کر دے اور محاصل کم بھی ہوں تو ان پر شکر کرے اور ایسے محاسبوں کو انعام سے نوازے جنھوں نے اپنی کارگزاری سے بھرپور اضافہ کیا ہو۔

جزو ۸: غبن کی تفتیش

تمام کام دھن سے چلتے ہیں، لہٰذا خزانے پر خاص توجہ ہونی چاہیے۔ مالی فراوانی کے لیے جو چیزیں اہمیت رکھتی ہیں وہ یہ ہیں: رعایا کی خوشحالی اچھے اعمال پر انعام (فالتو) ملازمین کی چھانٹی، اچھی فصل، پھلتی پھولتی تجارت، امن و امان اور قدرتی آفات سے تحفظ، کم سے کم معافی، زیادہ سونے کی یافت۔

جو چیزیں خزانے کو خالی کرتی ہیں وہ یہ ہیں: رکاوٹیں (پرتی بندھ) قرضداری

---

[1] گیردلا: جو غبن کرے۔ گیردلا کی دی ہوئی تفصیل کئی جگہ خاصی مختلف ہے (ح)

لین دین (بیوپار) جعلی حسابات، عیاشی یا (اسراف)[1] اشیاء کا تبادلہ (بارٹر)[1]،
غبن۔

کسی منصوبے کے آغاز یا تکمیل میں دیر دار یا اس کا منافع داخلِ خزانہ کرنے میں تاخیر رکاوٹ کی تعریف میں آتی ہے۔

سرکاری رقم میعادی سود پر دینا قرض ہے۔ سرکاری رقم سے تجارت کرنا بیوپار ہے۔ ان دونوں حرکتوں پر حاصل کردہ فائدے سے دگنا جرمانہ لگایا جائے۔

جو کوئی وقت پر وصولی کو ٹالے یا غلط وقت پر مطالبہ کرے[2] وہ بدنیت ہے اس پر متعلقہ رقم کا دس گنا جرمانہ ہو۔ جو مقررہ مطالبہ میں کمی کر کے محاصل کو نقصان پہنچائے یا خرچ میں زیادتی کرے وہ چار گنے جرمانہ کا مستحق ہے۔

جو کوئی راجہ کی املاک کو اپنے یا دوستوں کے تصرف میں لائے وہ بے جا عیاشی کا مرتکب ہے۔ جواہر کی خورد برد کے لیے موت کی سزا، قیمتی اشیا کے لیے اوسط درجے کی سزا۔ معمولی اشیاء کی صورت میں ان کی قیمت کے برابر جرمانہ۔

سرکاری مال کو دوسرے ملتے جلتے مال سے بدلنا بارٹر ہے (صحیح تبدّل۔ ح) وہ بھی مذکورۂ بالا بے جا اسراف کے حکم میں آتا ہے۔

جو کوئی وصول شدہ مقررہ رقم خزانے میں داخل نہ کرے، یا جو کچھ خرچ کرنے کے لیے کہا گیا تھا خرچ نہ کرے[3] یا وصول شدہ آمدنی کو صحیح طور پر ظاہر نہ کرے[4] وہ غبن کا مرتکب ہے۔ اس پر بارہ گنا جرمانہ ہوگا۔

غبن کے یہ طریقے ہیں: جو پہلے وصول ہوا وہ بعد میں درج کیا جائے؛

---

[1] اصل لفظ "پریورتن" کا ترجمہ بارٹر درست ہیں اسی طرح "اپ بھوگ" کو عیاشی کی جگہ اسراف کہنا زیادہ درست ہے۔ ح) [2] گھیر ڈالنا۔ تنگ کرنے یا رشوت لینے کی غرض سے (ح)۔

[3] مثلاً شاہی انعامات روک دے۔ [4] رسید دینے سے انکار۔

جو بہ دیر) وصول کیا وہ پہلے درج کر لیا جائے[1]؛ جو وصول کرنا ہو وہ وصول نہ کیا جائے؛ جس کی وصولی مشکل ہو اسے وصول شدہ دکھایا جائے[2]؛ جو وصول ہو گیا اسے وصول طلب بتایا جائے؛ جو وصول نہیں ہوا اُسے وصول شدہ دکھایا جائے؛ جو جزوی طور پر وصول ہوا ہو اسے کلّی طور پر وصول شدہ بتائے جائے؛ وصول کوئی اور چیز ہو دکھائی کوئی اور جائے[3]؛ جو کچھ ایک ذریعے سے وصول شدہ دکھایا جائے؛ جو دینا تھا نہ دیا جائے، جو نہ دینا تھا دے دیا جائے؛ وقت پر ادائیگی نہ کی جائے[4]؛ بے وقت ادائیگی کی جائے[5]؛ چھوٹے تحفوں کو بڑا تحفہ بتایا جائے، بڑے تحفوں کو چھوٹا تحفہ بتایا جائے؛ تحفہ کچھ اور ہو اندراج مختلف؛ دیا کسی کو جائے، لکھا کسی اور کے نام جائے؛ جو خزانے میں داخل شدہ ہو وہ نکال لیا جائے؛ اور جو داخل نہیں کیا اس کا اندراج کر دیا جائے؛ خام مال جس کے دام نہیں دیے اس کا اندراج کر لیا جائے، جس کے دام دیے جا چکے، اس کا اندراج نہ کیا جائے۔ بالمقطع رقم کو چھوٹی رقموں میں بانٹ دیا جائے[6]؛ متفرق رقم کو مجموعی رقم کے طور پر دکھایا جائے[7]؛ بیش قیمت اشیا کے مبادلے میں کم قیمت اشیاء لے لی جائیں، یا کم قیمت اشیا کے بدلے میں بیش قیمت اشیاء؛ اشیاء کے دام گھٹا دیے جائیں؛ اشیا کے دام بڑھا دیے جائیں؛ راتوں کا شمار بڑھا دیا جائے[8]؛ راتوں کا شمار گھٹا دیا جائے؛ سال کے مہینوں اور مہینے کے دنوں میں مطابقت نہ ہو؛ ذاتی نگرانی میں انجام پانے والے امور کی غلط رپورٹ[9]؛ وصولی کے منبع کی بابت غلط بیانی؛ رعایتوں کی بابت غلط بیانی[10]؛ کام جو لیا گیا اس

---

[1] مثلاً دیر سے پکنے والی فصل [2] مثلاً برہمنوں سے وصولی [3] مثلاً چاول کے بدلے دال [4] راجہ شادی پر تحفہ دینا چاہے اور وہ نہ پہنچایا جائے [5] روک کر تحفہ دیا جائے تاکہ رشوت وصول کر سکے۔

[6] مثلاً جو کچھ پورے گاؤں سے مجموعی طور پر وصول کرنا تھا اسے افراد سے متفرق طور وصول کردہ دکھایا جائے تاکہ بعض رقمیں غیر وصول بتائی جا سکیں اور ہضم کر لی جائیں۔ [7] یا رعیت واری لگان کو گاؤں کا مجموعی لگان بتایا جائے بعد اخیر میں ہضم کر جانے کیلئے [8] راتری کا لفظ دن کی بجائے استعمال ہوتا تھا۔ [9] یہ کہنا کہ مزدور کو دفتر کے باہر اجرت ادا کر دی گئی حالانکہ نہیں کی [10] مثلاً یہ کہنا کہ کشتی سے صرف برہمنوں نے سفر کیا جن کو کرایہ معاف ہے۔

کی بابت غلط رپورٹ: (چاندی سونے کے) معیاری اور خالص ہونے کے نشانات یا جانچ کی غلط رپورٹ، اشیا کی قیمتوں کی بابت غلط اطلاع، جھوٹے باٹوں اور پیمانوں کا استعمال، اشیا کے شمار میں دھوکا، پیمائش حجم کے لیے اصل مکعب پیمانوں کی جگہ جعلی مکعب پیمانوں مثلاً "بھاجن" کا استعمال۔ یہ ہیں غبن کے مختلف طریقے۔

ایسے حالات میں، متعلقہ افراد جیسے کہ خزانہ دار، بٹے کنندہ، وصول کنندہ، ادا کنندہ، دلوانے والا، وزارت کے ملازمین وغیرہ سب سے فرداً فرداً باز پرس کی جائے۔ اگر ان میں سے کوئی جھوٹ بولے تو اس کو وہی سزا دی جائے جو جرم کرنے والے کے لیے مقرر ہے۔

ڈھنڈورا پٹوایا جائے کہ "جس کسی کو فلاں مجرم کے ہاتھوں نقصان پہنچا ہو، وہ راج دربار سے اپنی شکایت بیان کرے۔" جو لوگ اس کے جواب میں عرضداشت کریں۔ ان کے نقصان کی پوری تلافی کردی جائے۔

اگر کسی شخص کے خلاف متعدد الزامات ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایک کی خاطر خواہ جوابدہی نہ کر سکے (گیرولا: کسی ایک کا اقرار کر لے) تو اسے ہر ایک الزام کی علیحدہ علیحدہ جواب دہی کا موقع دیا جائے گا۔[1] بصورت دیگر ہر الزام پر علیحدہ مقدمہ قائم ہوگا۔

اگر کوئی سرکاری ملازم کسی بڑی رقم کے ایک حصّے کے غبن کا مرتکب پایا جائے[2] تو اسے پوری رقم کی جواب دہی کرنی ہوگی۔

جب کوئی مخبر کسی غبن کی بابت اطلاع دے اور ثابت کردے تو متعلقہ رقم کے ۱/۶ حصّے کے برابر انعام کا مستحق ہوگا لیکن اگر سرکاری ملازم ہو تو ۱/۱۲ حصّہ دیا جائے گا۔

اگر کوئی مخبر کسی بڑے غبن کو صرف جزوی طور پر ثابت کر سکے، تو اس کو اس

---

[1] مدعی یا جوابدہ کے طور پر ثبوت مہیا نہ کرنے کی بابت، دیکھئے باب سوم، جز ۱۔

[2] گیرولا: ایک حصے کا اقرار کرے ۔ ح

قدر رقم کے تناسب سے مقررہ انعام دیا جائے۔

* کوئی مخبر اپنا لگایا ہوا الزام ثابت نہ کر سکے تو اس پر جرمانہ بھی ہو اور جسمانی سزا بھی دی جائے اور سزا کے بغیر نہ چھوڑا جائے۔ ایسی صورت میں شاید مخبر چغلی کا الزام کسی اور پر رکھے یا کسی اور طریقے سے اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دینے کی کوشش کرے۔ جو مخبر کسی ملزم کے ورغلانے سے اپنا بیان واپس لے لے اس کو موت کی سزا دی جائے۔

جزو ۹: سرکاری ملازمین کے کردار کی چھان بین

جو افراد وزارتی عہدوں کی لیاقت رکھتے ہوں، وہ اپنی اپنی استعداد کے مطابق مختلف محکمہ جات کے نگراں مقرر ہوں گے۔ ان کی روزانہ نگرانی کی جائے گی، کیونکہ لوگ عموماً متلون مزاج رکھتے ہیں، اور گھوڑوں کی طرح ان کے مزاج کی کیفیت بدلتی رہتی ہے۔ چنانچہ وہ اوزار اور ذرائع جن سے وہ کام لیتے ہیں، وہ مقام جہاں وہ کام کرتے ہیں، کام کی ٹھیک ٹھیک نوعیت، اس پر صرف ہونے والی رقم اور اس سے حاصل ہونے والے نتائج، ان سب پر ہمیشہ نظر رکھنی چاہیئے۔

وہ احکام کے مطابق اپنے کام اس طرح انجام دیں کہ آپس میں نہ دست و گریباں ہوں، نہ گٹھ جوڑ کریں۔

جب ان میں ملی بھگت ہو تو (سرکاری) مال ہضم کر جاتے ہیں۔

جب آپس میں اختلاف ہو تو کام میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔

وہ فوری خطرے کو مالک کے علم میں لائے بغیر، معاملے کو جوں توں سدھارنے کی کوشش کریں گے۔ غفلت کی صورت میں ان پر ان کی یومیہ تنخواہ سے دگنا جرمانہ ہو اور نقصان کی تلافی کریں۔ جو عامل مقررہ لگان یا اس سے زیادہ وصول کرے اسے انعام اور ترقی دی جائے۔

گرو کہتے ہیں کہ جو عامل خرچ زیادہ کرے اور آمدنی کم پیدا کرے وہ خود کھا رہا ہے۔ وہ جو آمدنی میں اضافہ کرے (اور جتنا خرچ کرے اس سے زیادہ

لائے) نیز وہ افسر جو جتنا خرچ کرے اتنا ہی لے بھی آئے، اس کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کہ وہ نہیں کھا رہا۔

لیکن کوٹلیہ کا خیال ہے کہ غبن کے ہونے یا نہ ہونے کا پتہ صرف مخبروں سے چل سکتا ہے۔

جو کوئی آمدنی میں کمی کا باعث ہو، وہ خزانے کو گھن لگاتا ہے۔ اگر وہ غفلت کے سبب نقصان کرے تو اسے اس کی تلافی کرنی ہوگی۔ جو آمدنی کو دگنا کر دکھلاتا ہے وہ ملک کا خون چوستا ہے۔ اگر وہ دگنی آمدنی لے کر آئے، اور جرم خفیف ہو تو اسے تنبیہہ کر دی جائے، لیکن جرم بڑا ہو تو مناسب سزا دی جائے۔

جس کسی نے سرکاری رقم بے فائدہ خرچ کرائی اس نے گویا کارکنوں کی محنت کو ضائع کیا، ایسے افسر کو کام کی اہمیت صرف شدہ مدت، ادا شدہ اجرت اور اس پر لگائے ہوئے سرمایے کا لحاظ کرتے ہوئے مناسب سزا دی جائے۔

چنانچہ ہر محکمے کا سربراہ جزدی طور پر بھی اور کلی طور پر بھی خیال رکھے کہ کتنا کام ہوا، اس سے کیا حاصل ہوا اور اس پر کیا خرچ کیا۔ وہ اس پر بھی نظر رکھے کہ اہلکاروں میں کون اڑاؤ کھاؤ یا فضول خرچ ہے اور کون خسیس۔ جو اپنے باپ دادا کی چھوڑی ہوئی جائیداد کو بیچ کھائے وہ اڑاؤ کھاؤ ہے۔ جو اپنی کمائی کو پورا کا پورا خرچ کر ڈالے وہ فضول خرچ ہے۔ جو اپنی اور اپنے ملازمین کی جان پر جبر کر کے دولت جمع کرے وہ خسیس ہے۔ ان میں سے جس کسی کو کسی بڑی جماعت کی حمایت حاصل ہو اسے کچھ نہ کہا جائے لیکن جسے ایسی حمایت حاصل نہ ہو اسے نہ چھوڑا جائے۔[1]

جو کوئی بڑی جائیداد رکھنے کے باوجود دولت جمع کرنے میں لگا رہے، اسے لگائے اور بڑھائے یا باہر بھیجے، اپنے گھر میں رکھے یا دوسرے شہریوں یا دیہاتیوں کو قرض دے یا باہر کے دیسوں کو بھیجے، تو مخبروں کے ذریعے پتا چلایا جائے کہ اس کے صلاح کار، دوستدار، کارندے، رشتہ دار شریک کون ہیں، نیز اس کی

---

[1] (اس کی) جائیداد ضبط کر لی جائے۔ تبٹ سوامی کی شرح۔

آمدنی اور خرچ کیا ہے۔ دوسرے دیس میں جو کوئی اس خسیس آدمی کا کارنامہ ہو اس پر زور دے کر حقیقت معلوم کی جائے۔ جب راز کا پتہ چل جائے تو اسے مروا دیا جائے اور ظاہر یہ کیا جائے کہ یہ اس کے کسی جانی دشمن کا کام ہے۔

سب محکموں کے نگراں اپنا اپنا کام محاسبوں، منشیوں، صرافوں، خزانچیوں اور فوجی افسروں کی مدد سے انجام دیں گے۔

فوجی افسروں کے ساتھ کام کرنے والے جو بھروسے کے قابل ہوں، وہ وہ محاسبوں اور منشیوں کے کام کی مخبری پر لگائے جائیں۔

ہر محکمے میں چند عارضی افسر ہوں گے۔

* جس طرح زبان کی نوک پر رکھے ہوئے شہد یا زہر کو بغیر چکھے چھوڑ دینا محال ہے، اسی طرح کسی سرکاری ملازم کے لئے محال ہے کہ سرکاری مال کم از کم تھوڑا سا نہ چکھے۔ جس طرح پانی کے اندر کی مچھلی کے بارے نہیں کہا جا سکتا ہے کہ پانی پی رہی ہے یا نہیں پی رہی۔ اس طرح سرکاری افسروں کے بارے میں کہنا مشکل ہے کہ دوران کار میں رشوت لے رہے ہیں یا نہیں لے رہے[1]

* آسمان میں اڑتے ہوئے پرندوں کی حرکت کو تاڑا جا سکتا ہے، سرکاری ملازمین کی نیت کو نہیں تاڑا جا سکتا۔

* سرکاری ملازمین سے نہ صرف ان کی ناجائز طور پیدا کی ہوئی املاک چھین لی جائے گی بلکہ ان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل بھی کیا جاتا رہے گا تاکہ وہ یا تو سرکاری مال میں خرد برد نہ کریں یا جو کھایا ہے وہ اگل دیں۔ جو محاصل میں اضافہ کریں اور خیر خواہی سے راج کی خدمت انجام دیں انھیں مستقل کر دیا جائے۔

جزو-۱ : سرکاری فرمانوں کے اجزاء کا طریق کار

(گروؤں کا[2]) ایک قول یہ ہے کہ لفظ 'شاسن' صرف شاہی فرمان کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔ شاہی فرمان بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ صلح اور

---

[1] وام شستھ کے مماثل بند ۲ جیسے کہ شکر بہ سپت وغیرہ (پنڈت سوامی کی شرح)

اعلان جنگ دونوں کا دارومدار بھی فرمان پر ہوتا ہے۔ اس لیے جو کوئی اعلیٰ منصبی صلاحیت رکھتا ہو۔ ہر طرح کے آداب و رسوم سے واقف ہو۔ خوشخط ہو، انشا کا ماہر ہو اور پڑھنے کا ماہر، وہی فرمان نویسی پر متعین ہوگا۔

وہ راجہ کے حکم کو غور سے سن کر، معاملہ کو اچھی طرح سمجھ کر حکم کو ضبط تحریر میں لائے گا۔

جو تحریر مالک (ایشور[۱]) کے لیے ہو، اس میں اس کے ملک و دولت[۲] خاندان[۳] اور نام (القاب) مندرج[۴] ہوں گے۔ جو آدمیوں کے لیے ہو۔ اس میں ان کا اور ان کے ملک کا نام مناسب تپاک کے ساتھ لیا جائے گا۔

ذات گوت، خاندان، سماجی مرتبہ، عمر، علم، (رشتہ) منصب، دولت، کردار، اوصاف (شیلا) خونی رشتوں وغیرہ نیز مقام اور وقت (تاریخ تحریر) رقم کرنے کے بعد، فرمان نویس مکتوب الیہ کے مرتبے کے مطابق مناسب الفاظ میں مسودہ تیار کرے گا۔ مضمون و مطالب کی ترتیب (اَرتھ کرم) مناسبت (سمبندھ) تکمیل، شستگی[۵]، وقار اور وضاحت فرمان کی ضروری خصوصیات ہیں۔

مضمون کے نکات کو ان کی اہمیت کے لحاظ سے مناسب ترتیب کے ساتھ لکھنا، یہ حسن ترتیب ہے۔

جب مندرجات آگے آنے والے حقائق سے متناقض نہ ہوں، مسلسل اور آخر تک باہم مربوط رہیں، اسے مربوط تحریر کہا جائے گا۔

(الفاظ) ضرورت سے زائد ہوں نہ کم، مضمون کو دلیل و نظیر کے ساتھ مؤثر طور پر ادا کیا جائے اور جہاں زور دینے کی ضرورت ہو زور دیا جائے تو اسے تکمیل کہیں گے۔

حسن تحریر کے ساتھ معقول بات خوش آئند طریقے سے کہی جائے، یہ شستگی ہے۔

۱؎ گیرلا: کسی راجہ کے لیے ہو (یہی) درست ہے۔ ح) جیسے مدھیہ دیش ۲؎ جیسے والی ممالک وسیع و مالک دولت کثیر ۳؎ جیسے کہ چندر ونشی ۴؎ مہاراج ادھیراج، والا حشم، صاحب جاہ و دولت شور و ملیو ۵؎ مادھریہ لفظاً شیرینی، خوش آہنگی ح۔

عوامی بول چال کے متبذل الفاظ سے پرہیز یہ وقار (اَوداریہ) ہے۔

مانوس الفاظ کا استعمال سلاست و وضاحت کی تعریف میں آتا ہے۔

حروفِ تہجی اکار (ا) سے شروع ہو کر، کل ۶۳ ہیں۔

حروف کے مجموعے کو لفظ (پد) کہتے ہیں۔ الفاظ چار قسم کے ہوتے ہیں: اسم، فعل، افعال کے سابقے (اُپ سرگ) حرف (نِپات)۔ اسم وہ ہے جو کسی جوہر یا ذات (دَستو) کو ظاہر کرے، فعل وہ ہے جس کی جنس غیر معیّن ہو اور کسی عمل کو ظاہر کرے، "پر" وغیرہ افعال کے سابقے ہیں۔ "چ" (اور) وغیرہ حروف ہیں۔ الفاظ کا کوئی مجموعہ جو کوئی بات مکمل طور سے کہے وہ جملہ (واکیہ) ہے۔ مرکب الفاظ (وَرگ) جن میں تین سے زائد اور ایک سے کم جوڑ نہ ہوں [1]، اس طرح بنائے جائیں کہ آگے آنے والے الفاظ کے مفہوم سے ہم آہنگ ہوں۔

لفظ اِتِ عبارت یا فرمان کے ختم پر تکمیل ظاہر کرنے کے لیے (تمّت کے طور پر۔ ح) آتا ہے۔ اور کبھی زبانی پیغام کے اشارے کے لیے بھی، جیسے اس جملے میں "واچ کمسیتی": اس کے ساتھ ایک زبانی بیان بھی ہے۔

* ہتک و ملامت (نندا)، تعریف و توصیف، استفسار، بیان واقعہ، درخواست انکار، تنقیص، ممانعت، حکم، مصالحت، وعدۂ اعانت، دھمکی اور ترغیب، یہ ۱۳ مقاصد ہیں جن کے لیے شاہی مراسلات جاری ہوتے ہیں۔

ہتک ملامت یہ ہے کہ کسی کے خاندان یا جسم یا فعل میں عیب نکالا جائے۔

تعریف و توصیف، کسی کے خاندان یا ذات یا عمل کو سراہنا۔

سوال کرنا کہ "یہ کیا، یہ کیوں؟" استفسار ہے۔

---

[1] سنسکرت میں تالیف و ترکیب دونوں سے کام لے کر کئی اجزا کے مرکب بنائے جاتے ہیں۔ یہاں چانکیہ نے ایک کے ساتھ تین یعنی کل چار اجزا کی قید لگا دی ہے تاکہ مرکب بے ہنگم نہ ہونے پائے، مثلاً: دیش کال کاریہ دشین: مقام وقت اور معاملے کا لحاظ کرتے ہوئے۔ (ت)

حروف علت (طویل و قصیر) ۲۴ ہیں و حروف صحیح ۲۵، نیم مصوتے ۴، ایوگ واہ یعنی وسرگ (ہائیہ)، انوسوار (غنہ) جیہوامولیہ (اُپدھمانیہ) ۴، حروف سپتی ۴، مشدد، نہ، کل ۶۳

راہ سمجھانا کہ "یوں" بیان ہے۔
التجا کرنا کہ "دو" درخواست ہے۔
یہ کہنا کہ "میں نہیں دیتا" انکار ہے۔
یہ کہنا کہ "تمھیں زیب نہیں دیتا" تنقید و تنقیص ہے (اُپالمبھ)
یہ کہنا کہ "ایسا مت کرو" ممانعت ہے۔
یہ کہنا کہ ایسا ہونا چاہیے، حکم ہے۔
یہ کہنا کہ جو تم ہو وہ میں ہوں، جو میرا ہے وہ تمہارا ہے، مصالحت ہے۔
مشکل کے وقت مدد کا وعدہ، اعانت ہے۔
کسی امر کے آئندہ نتائج سے آگاہ کرنا تہدید ہے یا دھمکی ہے
ترغیب تین طرح کی ہوتی ہے۔ وہ جو رقم کی خاطر کی جائے؛ وہ جو وعدہ خلافی ہونے کی صورت میں کی جائے، وہ جو کسی مشکل وقت میں کی جائے۔

٭ اطلاع، حکم ناطق، انعام، معافی، اجازت، ہدایت، جواب اور عام اعلانات بھی فرمان کی چند اقسام ہیں۔

جب کبھی خصوصاً سرکاری ملازمین کی بابت، راجہ کی طرف سے سزا یا انعام کا اعلان ہو تو یہ فرمان یا حکم کہلائے گا۔

جب کسی مستحق کو نقصان کی تلافی یا مدد کے لیے انعام دینا ہو تو "اپ گرہ لیکھا" انعام کا فرمان جاری ہوگا۔

جب کسی نواس گردہ، شہر یا گاؤں یا ملک کو کوئی رعایت دینی مقصود ہو تو معافی کا فرمان (پریہار لیکھا) جاری کیا جائے گا، جسے جاننے والے سنائیں گے۔

اسی طرح اجازت نامہ جاری ہوگا تو زبانی یا تحریری اجازہ کہلائے گا۔

قدرتی آفات یا تصدیق شدہ انسانی عمل کی بنا پر ہونے والی مشکلات کے وقت فرمان ہدایت جاری ہو سکتا ہے۔

٭ جب راجہ کسی مکتوب کو دیکھ کر اور اس کے جواب کی بابت مشورہ کر کے رائے قائم کر لے تو اس کی مرضی کے مطابق جوابی مکتوب لکھا جاتا ہے۔

۱۰: جب راجہ اپنے نائب، کو یا دوسرے حکام کو مسافروں کی حفاظت کرنے کی ہدایت جاری کرے تو یہ اعلانِ عموی کہلائے گا۔[۱]

گفت و شنید، رشوت، دھمکی، پھوٹ ڈلوانا اور کھلا حملہ یہ حکمتِ عملی کی مختلف صورتیں ہیں۔

گفت و شنید پانچ قسم کی ہوتی ہے: (دشمن کی) ثنا خوانی، باہمی تعلق کو جتانا، دو طرفہ حاصل ہونے والے فوائد سمجھانا، آئندہ کے لیے اچھی امیدیں دلانا، مشترک مفادات پر زور دینا۔

جب دشمن کے خاندان، اس کی ذات، مشاغل، کردار، علم و حکمت، مال و دولت وغیرہ کا ان کی اصل قدر و قیمت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، تعریف کے ساتھ ذکر کیا جائے تو یہ "گن سنکیرتن" یا ثنا خوانی ہے۔

جب مشترک پرکھوں، خونی رشتوں، استادوں، پروہت، جماتوں، خاندانی قرابتوں اور دوستوں کا ذکر کیا جائے تو یہ "سمبندھو پاکھیان" یعنی تعلقات کا اظہار کہلائے گا۔

جب دونوں فریقوں یعنی راجہ اور اس کے دشمن کو ایک دوسرے کا مددگار ظاہر کیا جائے، تو یہ مشترک منفعت کا بیان کہلائے گا

اس طرح کی ترغیب کہ اگر ایسا ہو تو اس سے آئندہ یہ خوشگوار نتائج نکلیں گے مستقبل کے لیے اچھی امیدیں دلانا ہے۔

یہ کہنا کہ میں اور تم غیر نہیں، جو میرا ہے وہ تمہارا ہے، مشترک مفادات کا اظہار ہے۔

رقم پیش کرنا سیدھی سیدھی رشوت ہے۔

خوف دلانا اور دھمکیاں دینا، مغارقت ہے۔

قتل و غارت، پریشان کرنا آفت جوتنا حملہ آوری ہے۔

بھدی بھونڈی تحریر بے ربط باتیں، بے جا تکرار، قواعد کی اغلاط اور بے ترتیبی انشا کے عیوب ہیں۔

میلا بدزیب ورق اور ناہموار پھیکی تحریر بدنمائی پیدا کرتی ہے۔

۱۔ اندر دخیر چھند میں۔

پچھلی تحریر سے بعد کی تحریر کا اختلاف تناقض ہے۔

کہی ہوئی بات کو دوہرانا تکرار ہے۔

تذکیر تانیث، واحد جمع، زمانہ، ضمیر، معروف مجہول کے استعمال میں غلطی کرنا قواعدی اغلاط ہیں۔

عبارت میں بے جگہ وقفہ دینا، غیر معقول پیرے بنانا اور اس طرح کی دوسری بے اصولی باتیں تحریر کا عیب گنی جاتی ہیں۔

* کوٹلیہ نے ہر قسم کی علمی کتب کا مطالعہ کرکے اور تحریر کی روشوں کا اچھی طرح مشاہدہ کرکے راجاؤں کی خاطر یہ اصول منضبط کیے ہیں۔

جزو ۱۱: خزانہ دار کا منصب، خزانے میں داخل کیے جانیوالے جواہر کی پرکھ

خزانہ دار، معتبر لوگوں کی موجودگی میں جواہر اور قیمتی اشیا، جو داخل خزانہ کرنی ہوں، داخل کرے گا۔

موتیوں کی اچھی قسمیں وہ ہیں جو تامر پرنی[۱]، پانڈیہ کواٹک[۲]، پاشکا[۳]، کلا[۴]، چورنا[۵] دریاؤں، مہندرا کے پہاڑ، دریائے کاردم[۶]، دریائے سروتسی[۷]، جھیل ہرادا[۸] اور ہمالیہ پہاڑ کے آس پاس سے آتی ہیں۔

صدف، شنکھ وغیرہ موتیوں کی کوکھ ہیں۔

جو مور کی طرح ہو، جس میں تین جوڑ ہوں[۹]، جو کچھوے جیسا ہو، نیم بیضوی ہو، جس

---

۱ پانڈیہ دیش کا ایک پہاڑ، ۲ پانڈیہ دیش میں۔ مالیہ کوٹی نام کا پہاڑ ۳ ایک دریا (گیرولا نے اسے پاٹلی پتر کے پاس بتایا ہے۔ ح) ۴ سنگدیپ میں میورنامی گاؤں کے پاس ایک ندی۔ ۵ کیرالا کے علاقے میں موضع مراچی کے پاس ایک ندی۔ ۶ ایران کا ایک دریا ۷ بحیرۂ بربر کے پہلو میں ایک تالاب (گیرولا: بربر کے نزدیک سمندر میں گرنے والا۔ ح)

۸ بحیرۂ بربر کے پہلو میں ایک تالاب (گیرولا: بربر کے نزدیک ساحل سمندر پر ایک جھیل۔ ح) ۹: تمریٹ غلے کی طرح۔

پر کئی تہیں ہوں، جو دگانہ ہو، جس پر خراشیں ہوں، جس کی سطح کھردری ہو، جس پر داغ ہوں، جو جوئیوں کے بدھنے جیسا ہو، جو گہرے بھورے یا نیلے رنگ کا ہو اور جس کو بری طرح چھیدا گیا ہو، وہ موتی منحوس سمجھا جاتا ہے۔

جو بڑا، گول، سڈول، آبدار، سفید، بھاری، چھونے میں ملائم اور صفائی سے چھیدا گیا ہو۔ وہ بہترین شمار ہوتا ہے۔

مالائیں کئی قسم کی ہوتی ہیں: شیر شنک[۱]، اپ شیر شنک[۲]، تیر کانڈک[۳]، ادگھاٹک[۴] اور تارا سیر بندھ۔

ایک ہزار آٹھ لڑیوں کی مالا کو "اندرج چھند" کہتے ہیں۔ اس سے آدھی "وجے چھند"؛ ۶۴ لڑیوں کی "اردھ ہار"، چوّن لڑیوں کی "رشمکلاپ"، ۳۲ لڑیوں کی "گچھا"، ۲۷ لڑیوں کی "نکشتر مالا"، ۲۴ لڑیوں کی "اردھ گچھا"، ۲۰ لڑیوں کی "مانوکا" اس سے آدھی "اردھ مانوکا"۔

جب ان مالاؤں کے بیچ میں ایک نگ بھی ہو تو ان کے نام کے ساتھ "مانوک" لگ جاتا ہے۔ جب مالا کی لڑیاں "شیر شنک" کی شکل میں ہوں تو اسے شدھ ہار کہتے ہیں۔ اسی طرح دوسری شکلوں کے نام ہوں گے جس کے بیچوں بیچ ایک نگینہ ہو اسے "اردھ مانوکا" بھی کہتے ہیں۔ اگر مالا میں تین چپٹے نگینے پروئے ہوئے ہوں تو اسے "تری پھلکا" اور یا پانچ ہوں تو "پنچ پھلکا" کہتے ہیں۔ ایک لڑی کی مالا کو "ایکاولی" اور اس کے بیچ میں نگ ہو تو "یشٹی" کہتے ہیں اور سونے کے دانے جڑے ہوں تو "رتناولی" ہر موتی کے ساتھ ایک سونے کا دانہ ہو تو "اپ ورتک" کہلائے گی۔ دو موتی کی لڑیوں کے بیچ میں ایک سنہری لڑی ہو تو "سوپانک"[۸] اور اس میں نگینہ بھی ہو تو "منی سوپانک"۔ سر، کمر، بازو، کلائی اور پنڈلیوں میں پہنی جانے والی لڑیوں کو بھی انہی پر قیاس کر لیں۔

---

[۱]: ایک سائز کے موتیوں کی مالا جس کے بیچ میں ایک بڑا موتی ہو۔ [۲] جس کے بیچ میں پانچ بڑے موتی ہوں [۳] بیچ میں ایک بڑا موتی اور آس پاس بتدریج چھوٹے دانے۔ [۴] ایک سائز کے موتیوں کی مالا۔ بڑھوامی [۵] جس کے بیچ میں ایک بڑا موتی ہو۔

"نگینوں کی قسموں میں، کوٹ" جو کوٹا سے نکلتا ہے، "مالیک" جو مولیا سے نکلتا ہے اور پارسمدرا" جو سمندر پار سے آتا ہے۔ وہ نگینہ جس کا رنگ سرخ کنول جیسا ہو یا پارجات (پھرہد کے پھول جیسا) یا ابھرتے سورج کا ہم رنگ، وہ "سوگندھکا" کہلاتا ہے۔

جو نیلے کنول کے رنگ کا ہو یا سرش جیسا یا پانی کے رنگ کا یا نئے بانس کا سایا، توتے کے پروں جیسا اسے ویدوریہ مانک کہتے ہیں۔ اس کی دوسری اقسام "پشیہ راگ، گومترکا اور گومیدکا" ہیں۔ وہ جس میں نیلی دھاریاں ہوں، وہ جس کا رنگ کلایا جیسا ہو (phraseolus کی ایک قسم) یا جو بہت گہرا نیلا ہو، جیسے جامن، یا بادلوں کی طرح نیلگوں، وہ اندر نیلم" ہے۔

نگینے شش پہلو بھی ہوتے ہیں، چوکور بھی اور گول بھی۔ ان میں چکا چوند پیدا کرنے والی تیز چمک بھی ہوتی ہے، اور صفائی، ہمواری، وزن، دمک، شفافیت اور روشنی بھی۔

مدھم رنگ، دھندلاہٹ، داغ، چھید، بری تراش اور ریخیں نگینوں کے عیب ہیں۔

نگینوں کی ادنیٰ اقسام یہ ہیں، وِملک (شیشے جیسا) سس یک (لوہے جیسا) انجن مولک (گہرا نیلا) پتک (گائے کے پت جیسا) سلبھک (آسانی

لہ پہاڑوں کے نام۔ ٹ erithrina indica اس کے درخت کو انڈین کورل Indian coral کہتے ہیں، دیسی نام پھرہد، پانگرہ وغیرہ۔ (ح)

ٹ ونِدھیا، وِدورا اور ملایا کے پہاڑ

(مالا یا ویدوریہ کے مختلف معدن ہیں۔ بھٹ سوامی کا حاشیہ

ٹ مترجمین نے اس کے معنی صحیح نہیں سمجھے، مراد غالباً سویا سویا ہے۔ ششپیا کے معنی سندا سا۔ (ح)

ٹ سرسی بنہ کر نیلا (ح)

سے حاصل ہونے والا)، لوہتاک (سُرخ)[۱] امرتام سُک (سفید کرنوں والا)[۲] جیوتر نگ (روشن رخ)[۳] میلے یک[۴]

آپہیہ پتھر سے آنے والا[۵] کورپ، پوت کورپ[۶]، سوگندھی کورپ[۷] کشیہ یک[۸]، شکتی چورنا[۹] (پسی ہوئی سیپ جیسا) شیلا پروالک (مونگے جیسا) پلک[۱۰]، شکر پلک[۱۱]

ان کے علاوہ جو رنگ ہوں وہ معمولی معدنیات ہیں۔

ہیرے وہ ہیں جو سبھاراشٹر، مدھیم راشٹر، کاشمیر میں پائے جاتے ہیں اور انہی ناموں سے منسوب ہیں، کوہ درووت کٹ کے قرب وجوار میں پایا جانے والا ہیرا شری کٹنک کہلاتا ہے۔ منی منتا کے قریب ملنے والا منی منتک، اور ایک ہیرا اندر وانک[۱۲] بھی ہے۔

ہیرے کانوں اور ندی نالوں میں پائے جاتے ہیں ہیرے کا رنگ بلّی کی آنکھ جیسا بھی ہو سکتا ہے، سرس کے پھول (acacia sirisa) جیسا بھی، یا گائے کے پیشاب جیسا، یا اس کے پتوں (صفرا) جیسا، یا پھٹکری جیسا یا مالتی کے پھول جیسا

۱۔ گیرولا: کناروں پر سرخ بیچ میں نیلا۔

۲۔ گیرولا نے مرگ آشمک لکھا ہے اور معنی لال سفید ملا ہوا۔

۳۔ گیرولا نے نیلا اور سفید ملا جلا لکھا ہے۔ روشن glowing ہو تو عیب نہیں ہو سکتا۔ (ح)

۴۔ اس کا رنگ asaphoetida جیسا ہوتا ہے۔ (بھٹہ سوامی کی شرح) ملایا سے آنے والا۔

۵۔ گیرولا نے پھیکے رنگ کا لکھا ہے۔ (ح) لکھتے اس کے اندر دھنیلی تہہ ہوتی ہے۔ بھٹہ سوامی کی شرح:

۶۔ شہد کے چھتے جیسا۔ بھٹہ سوامی۔ ۷۔ (phraseolus) کی طرح۔ بھٹہ سوامی۔

۸۔ دودھیا۔ بھٹہ سوامی۔ ۹۔ گیرولا: ملے جلے کئی رنگوں کا (ح) ۱۰۔ اندر سے سیاہ۔ ۱۱۔ بھٹہ سوامی

۱۲۔ داربھ دیش میں۔ بھٹہ سوامی۔ ۱۳۔ کالنگا دیش کا۔ مگدھ، کالنگا، اشٹرک، جلا دیاس، دلونڈک، بربر، تریپورہ، کوسیا، ونڈیا، بنارس، کوہ وودنک، کوسل دیش و داربھا ان مقامات پر گھر املتا ہے۔

ایکندک[1] اور ویدورنگ[2] مونگے کی (دو) قسمیں ہیں جس کا رنگ یاقوت جیسا ہوتا یا ان پھولوں جیسا جن کا ذکر اوپر کیا گیا۔

بہترین ہیرے کی تعریف یہ ہے کہ بڑا، بھاری، سخت (چوٹ سہنے والا) سڈول ہو، برتنوں کی سطح پر خراش (بھاجن لیکھا: توڑنے والی لکیر) ڈال سکے، روشنی کی شعاعوں کو منعکس کرے اور چمکدار ہو۔

وہ جس میں زاویے (پہلو؟) نہ ہوں ناہموار ہو اور ایک طرف سے دبا ہوا وہ منحوس ہوتا ہے۔ ایکندک اور ویدورنگ مونگے کی دو قسمیں ہیں جس کا رنگ یاقوت جیسا ہوتا ہے، جو بڑا سخت ہوتا ہے اور اس کے اندر کوئی ملاوٹ نہیں ہوتی۔

چندن کی ایک قسم ساتن ہے جو سرخ ہوتا ہے اور اس میں سوندھی خوشبو ہوتی ہے۔ گوری شک گہرا سرخ ہوتا ہے اور اس کی بو مچھلی کی سی ہوتی ہے۔ ہری چندن کا رنگ طوطا پری ہوتا ہے اور بو املی یا آم جیسی۔ اسی طرح نارنس، گرامرک بھی سرخ یا گہرا سرخ ہوتا ہے اور اس کی بو بکری کے پیشاب جیسی ہوتی ہے۔ دیسا بھیا بھی سرخ ہوتا ہے اور اس کی بو کنول کے پھول جیسی ہوتی ہے۔ اس طرح ادیک (جاپک) جونگ اور تورنڈپا[3] بھی سرخ یا گہرے سرخ اور نرم ہوتے ہیں۔ مالیگ گلابی، کچندن اگر کی طرح سیاہ ہوتا ہے یا سرخ یا گہرا سرخ اور بہت کھردرا، کالا پرفت کا خوشنما ہوتا ہے، کوتشا کا تہ پرذرنکا (جو اس پہاڑ سے آتا ہے جس کی شکل کلی جیسی ہوتی ہے) سیاہ ہوتا ہے یا چتکبرا۔ "شتودکیا" سیاہ اور نرم ہوتا ہے اور اس کی خوشبو کنول کی طرح ہوتی ہے۔ "ناگر پرذنگ" (جو ناگا پہاڑ سے آتا ہے) کھردرا اور رنگ میں سیول کی طرح ہوتا ہے۔ ساکل بھورا ہوتا ہے۔

صندل کی خصوصیات یہ ہیں کہ ہلکا ہو، نرم ہو، خشک نہ ہو بلکہ گھی کی طرح چکنا ہو، مہک دار ہو، کھال پر چپک سکے، خوشبو ہلکی ہو، رنگ یا خوشبو تبدیل نہ کرے، گرمی میں

۱۔ دریائے برہم کے دہانے پر ملتے ہیں۔ بھٹہ سوامی۔ ۲۔ ویدورن جزیرہ برنس کے نزدیک کے سمندر کو کہتے ہیں۔ بھٹہ سوامی ۳۔ یہ کام روپ (آسام) میں ملتا ہے۔ بھٹہ سوامی۔

نہ پگھلے بلکہ حرارت کو جذب کرلے اور جسم کو ٹھنڈک پہنچائے۔

اگر جو جونگکا[1] کہلائے سیاہ یا چتکبرا ہوتا ہے اور اس پر نندکیاں ہوتی ہیں۔ ڈونگک سیاہ اور پارس مدرک[2] سے چتکبرا ہوتا ہے اور اس میں اسکارا کی سی خوشبو ہوتی ہے "اگرو" بھاری، نرم، چکنا، اور زیادہ دیر تک مہک دینے والا ہوتا ہے۔ آہستہ سلگتا ہے، دیر تک ہلکی ہلکی دھونی دیتا رہتا ہے۔ حرارت کو جذب کرتا ہے، جسم پر چپک جاتا ہے اور رگڑنے سے بھی نہیں چھوٹتا۔

"تیل پرنک" کی قسم اشوک گرامک جو اشوک گرام سے آتا ہے، گوشت کا ہم رنگ ہوتا ہے اور مہک میں نیلے کنول کی طرح۔ جونگک سرخی مائل زرد اور خوشبو میں نیلے کنول یا گائے کے موت کی طرح۔ سوزن کدیک" سرخی مائل زرد اور ترنج کی طرح مہک دار" پورن، ددیک، "مہک میں کنول جیسا یا مکھن کی طرح "بھدرشری" اور پار لوہتیک" جائفل کے رنگ کا، آنترو تیہ[3] خس کے رنگ کا اور "دہ لور" کی مہک چنبیلی کی طرح ہوتی ہے۔ کالیک جو سورن بھومی میں پایا جاتا ہے (جہاں سونا پیدا ہوتا ہے)، زرد اور چکنا ہوتا ہے۔

تیلپرنک "کی اقسام میں بھگونے، آبالنے یا جلانے پر یا کسی اور چیز کے ساتھ ملانے پر خوشبو میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہ صندل اور اگر سے ملتی جلتی ہوتی ہیں۔

سموروں کی قسموں میں کانت ناوک، پورویک اور پوردتک قابل ذکر ہیں کانت ناوک کا رنگ مور کی گردن جیسا (لاجوردی؟) ہوتا ہے۔ پرے یک نیلا، زرد اور سفید ملا جلا ہوتا ہے اور چتیاں بھی ہوتی ہیں۔ ان کی لمبائی آٹھ انگل ہوتی ہے۔

دواوشش گرم (بارہ گاؤں) سے "بیسی" اور "مہا بیسی" چمڑا آتا ہے جس کا رنگ مدھم ہو، روئیں دار اور داغدار ہو، بیسی کہلاتا ہے، جو کھردرا اور تقریباً سفید ہو وہ

---

[1] کامروپ کی پیداوار۔ [2] سوالی سے[؟] سنگھال

[3] مختلف شارحین نے اس کے مختلف معنی بیان کیے ہیں۔ بعض اسے کافور کہتے ہیں بعض ملکولا۔ بعض ثری داس اور بعض سرخ صندل وعلیٰ ہذ القیاس۔ [4] انتھرندی کے کنارے سے کامروپ (آسام) سے۔

مہابیسی۔ یہ دونوں ۱۲ انگل لمبے ہوتے ہیں۔

شیامکا، کالکا، کدلی، چندرو ترا اور ساگلا چمڑے کی بعض دوسری قسمیں ہیں، جو اُردہا (اروہ جا) سے آتی ہے۔ شیامکا بھورا چتی دار ہوتا ہے، کالکا بھورا یا کبوتری رنگ کا ہوتا ہے۔ دونوں آٹھ انگل کے ہوتے ہیں، کدلی سخت اور ۲ فٹ لمبا ہوتا ہے۔ اگر کدلی میں چاند کی طرح کی چھیاں ہوں تو اسے چندر ترکدلی کہتے ہیں اور اس کی لمبائی تین چوتھائی ہوتی ہے۔ ساگل ملے جلے رنگوں کا ہوتا ہے اور اس پر گول نشان پڑے ہوتے ہیں۔ جیسے کہ برص کے داغ اور کبھی جھنجھے بھی پڑے ہوتے ہیں۔ اور چیتل کی طرح کا ہوتا ہے۔

ساموراچنا کی اور ساموٗلی نامی کھالیں، باہلوبہ (باہلوے یا) سے آتی ہیں۔ ساموراپ ۳۲ انگل لمبی اور سیاہ، سرخی مائل سیاہ یا سیاہی مائل سفید۔[۱] ساموٗلی گیہوں رنگ کی ہوتی ہے بیانسانل تولہ اور ورت پچھا پانی کے جانوروں کی کھالیں ہیں۔ ساتنا سیاہ، نل تولہ۔ نل گھاس[۲] کی مانند، اور ورِتّ پچھا (گول پونچھ والا) بھورا ہوتا ہے۔ بہترین کھال وہ ہے جو نرم، ہموار اور گھنے روئیں کی ہو۔

(۱۵) جب سلمہ

کمبل جو بھیڑ کے اون سے بنائے جاتے ہیں سفید بھی ہو سکتے ہیں، بالکل سرخ بھی یا کنول کے رنگ کے۔ یہ بٹے ہوئے اون سے مختلف ٹکڑوں کو سی کر بنائے جا سکتے ہیں اور مختلف رنگ کے اونی دھاگوں کو بن کر بھی[۳]، یا مختلف ٹکڑوں کو ملا کر یا ایک ہی رنگ کے دھاگوں کو بُن کر۔ اُونی کمبل دس طرح کے ہوتے ہیں، کمبل[۴]، کوچ پکٹ[۵]، کُل متکا[۶]۔

---

[۱] ہمالیہ کی سرحد پر ایک ملک۔ بھٹہ سوامی [۲] خاکستری؟ (ح) [۳] نل بوٹی (ح) [۴] گیرولا نے زیادہ وضاحت سے لکھا ہے۔ بیل بوٹے دار جس میں بُنائی کے ساتھ پھول وغیرہ بنائے گئے ہوں یا مختلف بُناوٹ کے ٹکڑوں کو جوڑ کر بنایا ہوا، یا جالی دار (ح) [۵] معمولی سخت کمبل بھٹہ سوامی؛ [۶] (شارح کے نزدیک) کچیلک جو عام طور پر گڈریے اوڑھتے ہیں۔ بھٹہ سوامی، [۷] (شارح کے نزدیک) "کتم متکا" ایک طرح کی ٹوپی بھٹہ سوامی،

سوتیکا[1]، ترگاسترن[2]، ورنک[3]، تپلمک[4]، واروان[5]، پرستوم[6]، اور سمنت بھدرک[7] نمان اقسام میں سے وہ جو چکنا، چمکدار، باریک ریشے کا اور ملائم ہو بہترین ہوتا ہے۔

کالا کمبل جو ۸ ٹکڑوں کو جوڑ کر بنایا گیا ہو "بھنگسی" کہلاتا ہے اور بارش سے بچاؤ کے کام آتا ہے۔ "اپسارکا" بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ دونوں نیپال سے آتے ہیں۔ سمپت کا[8]، چتراکشرکا[9]، کمبرا[10]، کلوانکا[11]، پراورکر[12]، ست لکا[13] جنگلی جانوروں کے اون سے بنائے جاتے ہیں۔ وانگا میں بننے والا اونی کپڑا (وانگکا) سفید اور نرم ہوتا ہے (اسے ڈکولا[14] کہتے ہیں) پانڈیا کا بنا ہوا (پانڈرکا) سیاہ ہوتا ہے اور نگینے کی طرح چکنا۔

---

[1] شاہی تقریبات میں بیلوں پر ڈالا جانے والا کمبل۔

[2] گھوڑے کی جھول۔

[3] شارح کے خیال میں وزنی کمبل: ایک رنگین کمبل۔ ب س۔

[4] کمبل یا بستر۔ ب س۔ انگریزی ترجمے میں تپلمھک غالباً سہو ہے۔ زیرِ نظر سنسکرت متن میں

[5] کوٹ۔ بھٹ سوامی

[6] کوٹ یا جھول ب س

[7] ہاتھی کی جھول۔ ب س۔ (فاضل شارح نے انگریزی میں hustings غالباً جھول کے معنی میں لکھا ہے لیکن انگریزی لغات میں اس کی سند نہیں ملتی۔ (ح)

[8] جانگیا۔ بھٹ سوامی

[9] وانگل کا مستطیل یہ رنگ کمبل بھٹ سوامی

[10] پردہ یا باندھنے کا کپڑا۔ بھٹ سوامی۔

[11] حسبِ سابق مگر زیادہ موٹا۔ بھٹ سوامی۔

[12] پچھلے ہی کی ایک قسم (وانگا، بنگال کا قدیم نام۔ ح)

[13] کوٹ یا جھول

[14] ڈکولا نفیس اور مشو کا سخت ہوتا ہے۔ بھٹ سوامی۔ (غالباً دوشالہ سے مراد ہے۔ ح)

سورن کُڈیا دیس میں بننے والا سورج کی طرح سرخ[1] اور نگینے کی طرح آبدار ہوتا ہے اور گیلے دھاگوں سے بنا جاتا ہے۔ یہ اِکہرا بھی ہوتا ہے آدھا بھی، دوہرا بھی، تہرا بھی، چوتھا بھی (؟)[2] اسی پر دوسری اقسام کا قیاس کیا جا سکتا ہے جو کاشی، بنارس میں بنتی ہیں یا پُنڈو ما جو پانڈریہ میں بنتا ہے۔ مگدھی، پانڈری اور سورن کُڈیا کے کپڑے ریشے سے بنتے ہیں۔ جو ناگ ورِکش[3]، لکوچا اور دکولا اور واتہ سے حاصل ہوتا ہے[4]۔

ناگ ورِکش زرد ہوگا، لکوچا گندمی، دکولا سفید، باقی مکھن کے رنگ کے۔ ان میں سے سُورن کڈیہ میں پیدا ہونے والا بہترین ہے۔ اسی طرح کوسیہ، ریشم اور چینیا کے چینی پٹّہ مصنوعات کو بھی قیاس کیا جا سکتا ہے۔

سوتی کپڑوں میں مدھورا[5]، اپ رانتا[6]، مغربی کالنگا، کاشی، وانگا، واتسا[7] اور مہیش[8] دیشوں کے کپڑے بہترین ہوتے ہیں۔

✻ دوسرے نگینوں کی بابت (جن کا ذکر یہاں نہیں کیا گیا ہے) خزانہ دار کو چاہیے کہ ان کا سائز، قیمت، قسم[9]، شکل، فوائد، استعمال، مرمت، ملاوٹ جو آسانی سے نہیں پرکھی جا سکتی ہے، نیز منحوس اثرات کے ازالے کی تدبیر ان سب امور کی تصدیق کرے[10]۔

---

[1] گیرولا: چمکدار، سنسکرت متن: سورج کے رنگ کا (ح) اسے بنتے وقت نگینے سے چمکاتے ہیں۔ بھٹہ سوامی۔ [2] انگریزی عبارت یہاں بھی گنجلک ہے۔ [3] گیرولا: جس کے تانے اور بانے میں ایک جیسے باریک تار ہوں وہ بڑھیا شمار ہوتا ہے ان سے ڈیوڑھے، دگنے، تگنے وغیرہ موٹے تاروں کا دوشالہ کم قیمت کا ہوگا۔ سنسکرت متن میں ایجاز و اختصار کا کمال ملتا ہے۔ جس کو احتیاط سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً یہ ساری بات ۲۷ حروف (نہ کہ الفاظ) میں کہی گئی ہے۔ ح)

ورکش = درخت۔ گیرولا: ناگ کیسر وغیرہ[*] درختوں کے نام ناگ سے شروع ہوتے ہیں۔ ح)

[4] elingi mimusops اور ficus indica (بالترتیب)

[5] دکھنی مدھورا۔ بھٹہ سوامی۔ [6] یعنی کونکن کا علاقہ۔ بھٹہ سوامی۔ [7] کوسامبی۔ بھٹہ سوامی۔

[8] مہیش متی۔ بھٹہ سوامی۔ [9] مثلاً چاول کے دو پلڑوں کے برابر ہیروں کی قیمت ۲ لاکھ روپے ہوگی۔ بھٹہ سوامی۔

[10] گیرولا: خزانہ دار کو چاہیے کہ وہ موتی سے لے کر کپاس تک جن اشیا کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ اور جن کا آگے کیا جائے گا، ان کی بابت ... لکھ (ح)۔

جزو ۱۲: کان کنی اور صنعت کا نظام

کانوں کا منتظم جو تانبے اور دوسری دھاتوں کا علم جانتا ہو،[1] دھاتوں کی صفائی اور پارے کی تکثیف، نگینوں کی پرکھ سے واقف ہو، اور دوسرے ماہرین اور مزدوروں کی مدد سے، ساز و سامان سے لیس عملوں میں تجربے کے ذریعے یہ جانچنے کہ کسی کان سے پہلے بھی فائدہ اٹھایا جا چکا ہے یا نہیں، جس کا پتہ وہاں دھاتوں کی کیٹ کٹھالیوں، کوئلے اور راکھ کی موجودگی سے چل سکتا ہے، اور دیکھا جا سکتا ہے کہ کوئی کان جو میدان یا پہاڑ یا ڈھلوانوں پر واقع ہے، نئی ہے یا پرانی اور اس کی قدر و قیمت کا اندازہ کچ دھات کے وزن، رنگ کی گہرائی، تیز بُو اور ذائقے سے کیا جا سکتا ہے۔

گڑھوں، غاروں، ڈھلانوں، گہری کھدائیوں یا جانے بوجھے پہاڑوں سے رسنے والے سیال مادے جن کا رنگ جامن، آم یا پنکھوں والی کھجور جیسا ہو، یا پکی ہلدی کی طرح، یا ہڑتال کی طرح یا شہد کی طرح یا سیندوری، یا کنول کی پتیوں یا طوطے اور مور کے پروں کی طرح چمکدار، جن کے پاس کوئی جوہڑ یا اس رنگ کی جھاڑیاں ہوں، جو چکنے ہوں شفاف ہوں اور بھاری بھی تو وہ گویا سونے کا فلز ہو گا یہی بات ایسے سیالوں کی بابت بھی درست ہو گی جو پانی پر تیل کی طرح تیر جائیں، جن پر مٹی آسانی سے جم جائے اور جو چاندی یا تانبے کے ساتھ سو فیصد ترکیب پا جائیں۔[2]

یہی ظاہر خصوصیات اور اس کے ساتھ تیز بو نفط کی موجودگی کا بھی پتہ دے گی۔

میدانوں یا پہاڑی ڈھلوانوں سے ملنے والے فلزات جو ذرا زرد ہوں یا تانبے کی طرح سرخ یا زردی مائل سرخ، جو آپس میں جڑے ہوئے نہ ہوں اور

---

[1] مثلاً شاکلر اور دوسرے شاستر۔ بھٹ سوامی۔
[2] انگریزی متن گنجلک اور جزئیات میں گیرولا سے مختلف ہے (ح)

جن پر نیلی لکیریں نظر آئیں، یا ماش یا مونگ یا تلوں کے رنگ کے ہوں، جن پر دہی کی طرح پھٹکیاں پڑی ہوں اور ہلدی یا ہڑ یا کنول کی پتیوں یا کلیجے اور تلی کی طرح چمکیلے ہوں۔ ان کے اندر ایک ریتیلی تہہ ہو اور گول یا صلیبی نشان ہوں جو تپانے پر ریزہ ریزہ نہ ہوں بلکہ ان میں سے بہت سے ابخرے یا دھواں اٹھے، تو انھیں سونے کی کچ دھات سمجھنا چاہیے۔ اسے تانبے اور چاندی کے ساتھ آمیز کیا جا سکتا ہے[1]

وہ کچ دھات جس کا رنگ سیپ، کپور، پھٹکری، مکھن، (پالتو) کبوتر، فاختہ، وِملک (ایک قیمتی پتھر) یا مور کی گردن جیسا ہو، جو دودھیا پتھر (اُشن یکا)، عقیق (گومیدک)، گڑ یا شکر کی طرح اُجلا ہو، جس کا رنگ کوودار (bauhinia variegata) کنول، پاٹلی (bignonia suaveolens) کلایا (phraseolus کی ایک قسم) پٹ سن، اُتاسی (linum usitatissimum) کی طرح ہو وہ جس کی خوشبو کچے گوشت جیسی، رنگت دھاری دار خاکستری ہو، جو تپانے پر بکھرے نہیں اور بہت دھواں دے۔ وہ چاندی کی کچ دھات ہے۔

کچ دھات جتنی بھاری ہو گی اس میں دھات کی مقدار اتنی ہی زیادہ ہو گی، کچ دھات کی ملاوٹوں کو تپا کر تکشنا[2] یا موت اور قلعی ملا کر دور کیا جا سکتا ہے جبکہ ساتھ ہی ایک سفوف بھی چھڑکا یا ملایا جائے جو راج درکشں (clitoria tarnatea) واتا (carnea arborea) اور پیلو (ficus indica) سے تیار کیا جائے نیز گائے کے پت اور بھینس گدھے اور ہاتھی کی لید اور پیشاب بھی ملایا جائے۔

دھاتوں کو کھنبی وجرکند[3] (antiquerum) کے سفوف اور جو، پلاشا (carnea arborea) اور پیلو (butea frondosa) کی راکھ

---

[1] اس کی مدد سے تانبے اور چاندی کو سونے میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ گیرولانے بھی یہی ترجمہ کیا ہے (ح) [2] تکشنا آدمی کا پیشاب، موتر، ہاتھی، گھوڑے، گائے بکری کا پیشاب، لیکن بعض کا خیال ہے کہ تکشنا کھشارا (achyranthes aspera) (plantain) یا اپ مارگاد (ہے)، جو تل وغیرہ کی راکھ کو کہتے ہیں (حواشی جھڈ سوامی) [3] بعض وجرکند کا مطلب دشنوکند لیتے ہیں، بعض شر بھی بعض دنوشورنہ (شرح جھڈ سوامی)۔

یا گائے اور بکری دونوں کے دودھ کے ساتھ صاف کیا جائے تو وہ نرم ہو جاتی ہیں۔ جو دھات لاکھ ذروں میں بٹ جائے اسے اس طرح نرم کیا جاسکتا ہے کہ تین مرتبہ شہد، مدھوکا (ba latifolia) بھیڑ کے دودھ، تلوں کے تیل، گھی جیگری، کنوا[1] (ferment) اور کھنبی کے مرکب میں تر کیا جائے۔

گائے کے دانت اور سینگ کے سفوف سے بھی دھات مستقل طور پر نرم ہو جاتی ہے[2]۔

میدانوں یا پہاڑی ڈھلانوں سے ملنے والی تانبے کی کچ دھات، بھاری، چکناہٹ لیے ہوئے، نرم، سیاہی مائل، سبز، گہری زردی مائل نیلی، زردی مائل سُرخ یا سرخ ہوتی ہے۔

سیسے کی کچ دھات کاکہ میچکا (solanum indica) کبوتر یا گائے کے پت کے ہم رنگ ہوتی ہے اور اس میں سفید دھاریاں ہوتی ہیں اور بُو کچے گوشت جیسی

ٹین کی کچ دھات کا رنگ شور زمین کی طرح دوزنگا یا جلی ہوئی زمین کی طرح ہوتا ہے۔

جو کچ دھات نارنجی یا زردی مائل سُرخ یا سِندوارا کے پھول (vitrix trifol a) کے[3] رنگ کی ہوتی ہے وہ تِکشنا ہے[4]۔

جو مٹی کانڈا (artemisea indica) کے پتوں یا بھوج پتر کی طرح ہو، وہ "دیکرتند" کا پتہ دیتی ہے[5]۔

قیمتی پتھروں کا نشان یہ ہے کہ وہ شفاف، ہموار، چمکیلے، کھنکھناتے، بہت سخت اور ہلکے رنگ کے ہوں گے۔

کانوں کی پیداوار کو کام میں لانا چاہیے۔ اور ان کی صنعت ایک جگہ مرتکز ہونی چاہیے۔ مقررہ مرکز کے علاوہ بنانے، بیچنے، خریدنے والوں کو سزا دی جائے جو مزدور قیمتی

---

[1] دیکھیں باب ۲، جزو ۲۵۔ [2] گیرولا: پگھلے ہوئے سونے چاندی پر چھڑکیں تو ٹھوس ہو جاتے ہیں اجزا کے نام اور دیگر جزئیات گیرولا کے ہاں خاصی مختلف ہیں۔ [3] گیرولا: نیرگنڈی (؟) [4] تکشنا دھات یعنی لوہا (آیو دھاتو) نیز دیکھیں باب ۲، جز ۱۸ (شرح بھٹہ سوامی) [5] گیرولا نے "اسپاتی لوہا" لکھا ہے۔

پتھروں کے علاوہ، کان کی کسی پیداوار کی چوری کرے، اس سے قیمت کا آٹھ گنا جرمانہ لیا جائے[۱]۔ جو کوئی چوری سے بغیر اجازت کان کنی کرے۔ اسے زنجیر کیا جائے اور مشقت لی جائے۔ جن دھاتوں سے برتن بھانڈے بنائے جاتے ہیں یا جن کو کانوں سے کھودنے کے لیے زیادہ سرمایہ چاہیے، انھیں ٹھیکے پر دے دیا جائے۔ جہاں زیادہ سرمایہ درکار نہ ہو وہاں خود (سرکاری طور پر) کان کنی کرائی جائے۔

کانوں کا نگران افسر (لوہا[۲]) الکشا) تانبے، سیسے، ٹین، ویکرنت (پارہ؟) آراکوٹا (پیتل)، ورت (؟)[۳] کمسا (کانسی)، تالہ (سکھیا کا سلفیٹ) اور لودھرا (؟) کی کان کنی کرائے گا اور ان سے بننے والے برتن بھی تیار کرائے گا[۴]۔

ٹکسال کا افسر چاندی کے سکے تیار کرائے گا جن میں ۴/۱۱ حصہ تانبا اور ۱/۴ حصہ (ماشا؟) دوسری دھات ہوگی۔ جیسے ٹکشنا، ترپو، سیسا اور انجن (سرمہ) سکے[۵] ایک پنہ، آدھا پنہ، چوتھائی پنا اور ۱/۸ پنہ کہلائیں گے۔

تانبے کے سکے جن میں ۴ حصے ملاوٹ ہوگی، آدھ ماشکا، کاکنی[۶] اور آدھا کاکنی کہلائیں گے۔

سکوں کا پارکھ نقدی کا بندوبست، دو طرح کی ضروریات کے لیے کرے گا۔ ذریعۂ مبادلہ کے طور پر اور سرکاری خزانے میں ادائیگی کے لیے قانونی سکے کے طور پر خزانے میں داخل کئے جانے والے سکوں پر عائد کیا جانے والا سرکاری حق جو آٹھ فیصد کے حساب سے لیا جاتا ہے "روپکا" کہلاتا ہے، ۵ فیصد ویاج،

۱۔ قیمتی نگینوں کی چوری کے لیے موت کی سزا رکھی گئی ہے۔ ۲۔ سونے چاندی کے علاوہ سب دھاتوں کے لیے اصطلاحی لفظ لوہا تھا (شرح بھٹہ سوامی) ۳۔ غالباً بھرت۔ ۴۔ ح گیرولا نے ایک پیرا اور کانوں پر چڑھا ہوا قرضہ چکا کر انھیں سرکاری نگرانی میں لینے کی بابت لکھا ہے جو انگریزی ترجمے میں نہیں ہے (ح) ۵۔ سرکاری خزانے کے لیے ڈھلنے والے سکوں کے بعد اب مصنف علامتی سکوں کا ذکر کرتا ہے (شرح بھٹہ سوامی) گیرولا: تانبے کا الگ سکہ ہونا چاہیے جس میں چوتھائی حصہ چاندی ایک حصہ لوہا وغیرہ اور ۱۱ ماشے تانبا ہو۔ اکثر جگہ اصل سنسکرت کی نہایت مجمل عبارت کی الگ الگ مفہوم میں تشریح و تفسیر کی گئی ہے (ح) ۶۔ کاکنی ۱/۴ ماشہ (شرح بھٹہ سوامی)

۱/۸ پن فیصد پرکھنے کی فیس[1] (۱/۸ پن) کے علاوہ، قاعدے کی خلاف ورزی کرنے والوں سے، سوائے ان کے جو ڈھالتے، بیچتے، خریدتے اور پرکھنے والے ہوں، ۲۵.۵ پن کے حساب سے "چا"[2] بطور جرمانہ وصول کیا جائے۔

سمندری ذخائر کا نگران افسر کوڑیوں، جواہر، قیمتی پتھروں، موتیوں، مونگوں، زنک وغیرہ کو جمع کرائے گا نیز ان اشیاء کی فروخت کا منتظم ہوگا۔

جب نمک تیار ہو جائے، نمک کا افسر سرکاری محصول اور سرکاری حصے کی مقدار وقت پر وصول کرے گا اور اس کی فروخت سے نہ صرف ان کی اصل قیمت حاصل کرے گا بلکہ اس پر مقررہ حق ۵ فیصد ویاج بھی بصورت نقد وصول کرے گا۔

درآمد شدہ نمک پر سرکاری حق ۱/۶ ہوگا، اور اس کی فروخت پر ۵ فیصد ویاج بھی وصول کیا جائے گا، یا ۸ فیصد رُوپکا، نیز سرکاری خسارے کی تلافی بھی، بصورت نقد (روپا[3]) خریدار نہ صرف چنگی دے گا بلکہ سرکاری خسارے کی تلافی بھی کرے گا (ویدھارنا[4]) خلاف ورزی کی صورت میں وہ ۶۰۰ پن جرمانہ دے گا۔

نمک میں ملاوٹ پر انتہائی سزا دی جائے گی، نیز[5] سنیاسیوں کو چھوڑ کر ان کو جو بغیر اجارہ حاصل کیے نمک بنائیں۔ ویدوں کے پنڈت، تپسوی اور عام مزدور اپنے کھانے کے لیے نمک بغیر چنگی دیے لے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر صورت میں نمک اور چونے پر ٹیکس لگے گا۔

---

[1] جب خزانے میں رقم جمع کی جاتی خواہ محصول یا جرمانے کے طور پر تو یہ حق وصول کیا جاتا تھا۔ [2] چا: بندھی ہوئی شرح ۲۵ پن جرمانہ، ۱ پن میں ۱/۸ پن کی کمی پر وعلی ہذالقیاس۔ ان کے ۱/۸ پن جرمانہ تھا۔ (شرح بھٹ سوامی) [3] خسارہ جو سرکاری باٹوں اور عام باٹوں کے فرق کی بنا پر ہو۔ لفظ "روپا" مبہم ہے۔ اس کا مطلب پرکھنے کی فیس بھی ہو سکتا ہے۔ (جیسا کہ شارح کا خیال ہے) یا ۸ فیصد سرکاری حق premium یا محض نقد جیسا کہ ترجمے میں لکھا ہے۔ [4] شارح نے اس کا مطلب تاوان لیا ہے جو ان لوگوں کو بھرا جائے گا جو سرکاری مال کے فروخت کار ہوں گے۔ [5] یعنی وہ جو دیسی نمک کے ہوتے ہوئے درآمد شدہ نمک بیچے۔ (شرح بھٹ سوامی)

* چنانچہ[1] کانوں سے دس قسم کے محاصل وصول کرنے کے علاوہ ریاست کان کنی اور معدنی اشیا کی تجارت پر اپنا اجارہ قائم رکھے گی۔ دس محاصل یہ ہیں (۱) پیداوار کی مالیت (مُول) (۲) پیداوار میں حصہ (دبھاگ) (۳) پانچ فیصد ویاج[2] (۴) جانچ پرکھ کی فیس (۵) اعلان کردہ جرمانے[3] (۶) چنگی (۷) اس نقصان کی تلافی جو راجہ کو اٹھانا پڑے۔ (۸) مزید جرمانے جو جرم کی نوعیت پر موقوف ہوں گے (۱) سکہ سازی (روپا) اور ۸ فیصد یا ستی حق ملکیت۔ یہ محاصل ہمیشہ کے لیے مقرر کر دیے جائیں گے۔

\ کانیں سرکاری خزانے کا وسیلۂ آمدنی ہیں اور خزانے پر ریاست کی قوت کا دارومدار ہے اور زمین جس کی زینت خزانہ ہے فوج اور دولت کی مدد سے حاصل کی جاتی ہیں۔

جزو ۱۳ : صرّافہ کا نگران

سونے چاندی کے زیورات بنوانے کے لیے متعلقہ افسر ایک صرافہ بازار (اکش شالا)[4] قائم کرے گا جس میں چار الگ الگ خانے ہوں گے، ایک صدر دروازہ۔ بڑی سڑک کے حصے میں کسی ماہر، ہنرمند، خاندانی اور معتبر کاریگر کی دکان ہوگی۔

(سونے کی پانچ اقسام ہوتی ہیں) جامبو (ندی) سے نکلنے والا جامبونَد[5] کہلاتا ہے، شات کُنبھ، پہاڑ سے آنے والا شات کنبھ، ہاٹ کا نامی کانوں سے نکلنے والا ہاٹ کنبھ[6] دینو پہاڑ سے نکلنے والا وینو[7] اور سرنگ شوکتی نامی دھرتی سے حاصل ہونے والا شرنگ شوکتیج[8]۔ سونا خالص شکل میں بھی حاصل ہوتا ہے اور پارے، چاندی یا دوسری معدنیات کے

---

[1] اشلوک کی بحر میں۔ [2] ویاج جنس کی شکل میں بھی ہوتا ہے نقدی کی شکل میں بھی۔ [3] اعلان کردہ جرمانے "اتیایا" اور ہنگامی طور پر عائد کردہ جرمانے دنڈ کہلاتے ہیں (شرح بھٹ سوامی) [4] کارخانہ جہاں سونے چاندی کا کام کیا جائے۔ سرکاری صراف کے فرائض اگلے جزو میں بیان ہوں گے۔ یہاں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ وہ ایک افسر کی نگرانی میں کام کرے گا۔ اس کا کام سونے چاندی اور جواہرات کی خرید فروخت میں عام لوگوں کی مدد کرنا ہے (شرح بھٹ سوامی) [5] یہ جامنی رنگ کا ہوتا ہے (شرح بھٹ سوامی) [6] کنول کی پتیوں کے رنگ کا۔ [7] ایک زرد پھول (vitex trifolia) کے رنگ کا
[8] سرخ سنکھیا کے رنگ کا (شرح بھٹ سوامی)

ساتھ ملا جلا بھی۔ جو کنول کی پتیوں کے رنگ کا ملائم، چمکدار، بے آواز[1] اور چمکیلا ہو، وہ بہترین ہے۔ سرخی مائل زرد درمیانے درجے کا۔ غیر خالص سونا سفیدی مائل ہوتا ہے۔ اس میں جتنا کھوٹ ہو اس سے چار گنا سیسہ ملائیں[2]۔ جب وہ سیسے کی ملاوٹ کی وجہ سے خستہ ہو جائے تو اسے گائے کا سوکھا گوبر ملا کر تپائیں۔ جب ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو گوبر ملے تیل میں ڈبو دیں۔

کان کا سونا جو سیسے کی ملاوٹ کے سبب سخت اور بے لچک ہو اسے کپڑے میں لپیٹ کر تپائیں اور لکڑی پر رکھ کر کوٹیں، یا کنبی اور وجر کندلا کے آمیزے[3] میں اچھی طرح ڈبوئیں۔

چاندی کی قسمیں یہ ہیں: تتھوڈگت[4] جو تتھ پہاڑ سے آتی ہے۔ گوڑ سے آنے والی[5]، کانبو پہاڑ سے آنے والی[6] اور چاکروالہ پہاڑ سے آنے والی[7]۔

سفید، چمکدار اور نرم بہترین قسم کی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس گھٹیا۔ (صاف کرنے کے لیے) کھوٹ کی مقدار سے ایک چوتھائی سیسہ ملائیں، جو دانے دار، سفید، چمکیلی اور دہی کے رنگ کی ہو جائے۔ وہ خالص ہو گی۔

اگر کسوٹی پر سونے کی دھاری ہلدی کے رنگ کی ہو تو اسے سورن کہتے ہیں۔ جب ایک سورن (۱۶ ماشے) میں ایک سے ۱۶ ماشہ تک سونے کی بجائے ایک سے ۱۶ ماشہ تک تانبا ملا دیا جائے، اس طرح کہ یکجان ہو جائیں تو ایک سے ۱۶ قیراط سونا حاصل ہوتا ہے[8]۔ خالص سونے کی ایک لکیر کسوٹی پر ڈال کر اس کے برابر پرکھنے کے لیے دوسرے سونے کی لکیر ڈالیں۔ جب کبھی کسوٹی پر ایک ہموار لکیر نشانی جا سکے۔ یا لکیر سونے کے برادے سے ناخن کی نوک سے ڈالی

۱؎ بعض "اناری" کی جگہ "انوناری" پڑھتے ہیں جس کے معنی ہوں گے دیر تک آواز کرنے والا (شرح مہہ بلسوامی)

۲؎ صاف کرنے کے لیے۔ (ح) ۳؎ گیرولا: کندلی بیل، شری بیر اور کنول کی جڑ (ح)

۴؎ اس کا رنگ چنبیلی کی طرح ہوتا ہے۔ (شرح) ۵؎ یہ اگرو کے پھول یا پھٹکری کی طرح ہوتی ہے (شرح)

۶؎ – ۷؎: یہ بھی کند کے پھول کی طرح ہوتی ہے جو چنبیلی کی ایک قسم ہے۔ (شرح)

۸؎ ان سولہ قسموں کے ساتھ خالص سونا مل کر ۱۷ قسمیں ہوئیں۔ (شرح)

گئی ہو تو یہ دھوکا دہی ہو گی۔ اگر پتیلی کا بہلو گلال میں یا لوہے کے زنگ[1] میں یا گائے کے موت میں تر کر کے سونے کو اس سے چھوئیں گے تو سونا سفید ہو جائے گا۔ نرم چمکدار کسوٹی کا پتھر بہترین ہوتا ہے۔

کالنگا دیس کا کسوٹی پتھر بھی جو ہری پھلی کے بیج کے رنگ کا ہوتا ہے، بہت عمدہ ہوتا ہے۔ ہموار رنگ کا پتھر (سونے کی) خرید و فروخت کے لیے مناسب ہے جس کا رنگ ہاتھی جیسا قدرے سبزی مائل ہو اور شعاعوں کو منعکس کرے وہ سونا بیچنے کے لیے اچھا ہے جو سخت، مضبوط اور دو رنگا اور غیر شفاف ہو۔ وہ خریدنے والوں کے لیے مفید ہے۔ جو بھورا چکنا، یکساں رنگ کا نرم اور چمکدار ہو وہ سب سے اچھا ہے۔

جو سونا تپانے پر ایک ہی رنگ پر رہے اور کارندک[2] پھول (؟) کی نازک کونپل کی طرح چمکیلا ہو وہ بہترین ہے (سونے میں) سیاہی یا نیلاہٹ کی جھلک کھوٹے پن کو ظاہر کرتی ہیں۔

ہم ترازو اور باٹ کی بابت اپنے مقام پر بحث کریں گے (باب ۲، جز ۱۹) وہاں درج شدہ ہدایات کی رو سے سونا اور چاندی[3] مبادلے میں دیے جا سکتے ہیں۔

کوئی شخص جو ہرلنے میں ملازم نہ ہو وہاں داخل نہ ہونے پائے جو داخل ہو اس کی گردن اُڑا دی جائے۔ کوئی کاریگر اگر اپنے ساتھ سونا چاندی لے کر اندر جائے تو اسے ضبط کر لیا جائے۔

سنار، سادے کار جو مختلف اقسام کے زیورات وغیرہ بنانے پر مقرر ہوں، مثلاً خالص سونے کا کام، کھوکھلے سونے کے زیورات، جڑاؤ زیورات یا گھڑت، کے لیے تیار کیا ہوا سونا، نیز جھاڑو دینے دھونکنی، دھونکنے والے، پوری طرح تلاشی دینے کے

[1] پشپکا سِسا سے مراد لوہے کی سلفیٹ اور شنگرف کا آمیزہ (شرح) گیرولا: دھوکے باز صراف سونے کو گھٹیا ثابت کرنے کے لیے گائے کے موت، ایک خاص طرح کے شنگرف اور پیلے رنگ کی ہڑتال سے بنے ہوئے لیپ کو چپکے سے پھیر کر کسوٹی پر سونے کا رنگ پھیکا کر دیتے ہیں (خلاصہ: ح)

[2] گیرولا اور سنسکرت متن کرنڈک (ح)

[3] اس کا مطلب شاید ۱۶ ماشہ چاندی کا ایک پن ہے۔

کے بعد صرافے میں داخل ہوں اور اپنے اوزار وغیرہ اور ادھورا کام وہیں چھوڑ کر جائیں۔ جو سونا انہیں دیا جائے اور جو چیزیں وہ تیار کریں ان کی صبح شام پڑتال ہوگی اور دفتر میں مقفل رہیں گی جس پر کارخانہ دار اور نگران افسر دونوں کی مہر ہوگی۔

زیور بنانے کا کام کئی طرح کا ہوتا ہے کھشپن گن اور شدرک۔ شیشے کے نگ ہونے میں بٹھانا کھشپن ہے۔ تار کشی جسے 'گن' کہتے ہیں۔ ٹھوس کام جسے 'گھن' کہتے ہیں کھوکھلا کام جسے 'سشیرا' کہتے ہیں اور گول سوراخ دار بندکیاں بنانا یہ شدرک یا ادنیٰ درجے کا کام ہے۔

سونے میں نگینے جڑنے کے لیے، پانچ حصے کنچن (خالص سونا) اور دس حصے کھوٹ ملا سونا جس میں چار حصے تانبا یا چاندی ملی ہو، درکار ہوتا ہے۔ خالص سونے کو کھوٹ ملے سونے سے الگ رکھا جائے۔

کھوکھلے یا پولے زیورات میں نگینہ جڑنے کے لیے تین حصے سونا نگینے کے گھاٹ کے لیے اور چار حصے اس کی تہ کے لیے چاہیے۔

ٹوشتر[1] کے کام کے لیے سونا اور تانبا مساوی مقدار میں ملائیں۔ چاندی کے کام کے لیے ٹھوس یا پولی چاندی نصف حصہ سونے کے ساتھ ملائی جائے یا شنگرف کے سفوف یا سیال کی مدد سے چاندی کے ¼ حصے کے بقدر سونا زیور پر پھیر دیا جائے۔

خالص چمکدار سونے کو تپانیہ کہتے ہیں۔ اسے مساوی مقدار کا سیسہ اور پہاڑی نمک ملا کر اُپلوں کے نیچے تپایا جائے تو اس سے نیلے، لال، سفید، زرد یا سبز طوطا پری یا کبوتری رنگ کے طلائی مرکب تیار کر سکتے ہیں[2]

سونے کو رنگنے کا مسالہ ایک کانی تکشنا سے بنتا ہے جس کا رنگ مور کی گردن جیسا (لاجوردی) ہوتا ہے جس میں سفیدی کی جھلک اور چمک اور تانبے کی کافی مقدار شامل ہوتی ہے۔

خالص یا نا خالص چاندی (تارا) کو استھی تتھ کے ساتھ (تانبے کا سلفیٹ جس میں ہڈی

---

[1] ٹھوس اور جڑاؤ زیور بنانے والا سنار۔ [2] عبارت گنجلک ہے۔ رح۔

[3] تیکشنام لوہوی شیشہ۔ تکشنا ایک طرح کی دھات ہے (شرح) تکشنا غالباً تانبے کا سلفیٹ ہے۔

کا سفوف ملا ہو) تپائیں، پھر چار بار مساوی مقدار کے سیسے کے ساتھ تپائیں، پھر چار بار تانبے کے خشک سلفیٹ کے ساتھ تپائیں، پھر تین بار کپالا میں پگھلائیں اور آخر میں دو بار گائے کے گوبر میں اس طرح چاندی سترہ بار سُتّھ کے عمل سے گزر کر اور آخر میں پہاڑی نمک کے ساتھ اتنا تپ کر کے سفید روشنی دے، سونے کے ساتھ آمیز کی جائے[1]۔ ایک ماشے میں ایک کاکنی کے بقدر، بس پھر سونا سفید ہو جاتا ہے۔ اور اسے سفید سونا کہتے ہیں۔

جب تین حصے تپانیہ (خالص) سونا ۳۲ حصے سویت تارا (خالص چاندی) میں ملایا جائے تو مرکب سرخی مائل سفید ہو جاتا ہے[2]۔ جب تین حصے خالص سونا ۳۲ حصے تانبے میں ملایا جائے تو مرکب زرد ہو جاتا ہے۔ جب تین حصے رنگین مادہ (یعنی تکشا جس کا ذکر اوپر آیا) خالص سونے کے ساتھ تپایا جائے تو مرکب زردی مائل ہو جاتا ہے۔ جب دو حصے خالص چاندی اور ایک حصہ خالص سونا ملا کر تپائے جائیں تو مرکب مونگ کی طرح سبز ہو جاتا ہے۔ جب خالص سونے کو نصف حصے سیاہ لوہے میں ملایا جائے تو اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اگر خالص سونے کو اوپر بتائے ہوئے مسالے میں دو بار ڈبویا جائے تو اس کا رنگ طوطا پری ہو جاتا ہے[3]۔

اس سے پہلے کہ سونے کی ان مختلف شکلوں کو استعمال میں لایا جائے۔ ان کو کسوٹی پر پرکھا جائے تکشنا اور تانبے وغیرہ کے عمل کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ جواہرات اور نگوں نیز مختلف زیورات کے لیے سونے چاندی کی ضروری مقدار کو وزن کرنے کے لیے درکار باٹوں کو بھی دھیان میں رکھنا چاہیے۔

* یکساں رنگت (کسوٹی پر معیاری سونے کی لکیر کے موافق لکیر ڈالنے والا) چٹکیوں

---

[1] چاندی کا سکہ جسے کوشا کہتے ہیں یا روپیا کرشا (شرح)۔ انگریزی عبارت یہاں بھی گنجلک ہے۔ اس کے مقابل ہندی ترجمے میں بہت سی تفصیل ہے یعنی سنسکرت کے مجمل متن کو پھیلایا گیا ہے (ح)

[2] بعض کا خیال ہے کہ خالص سونے کے ۳۲ حصوں میں سے تین کو ۳۲ حصے خالص کی ہوئی چاندی سے بدل دیا جائے تو مرکب سرخی مائل سفید ہو جاتا ہے (شرح)

[3] بعض کہتے ہیں پگھلے ہوئے لوہے کے ساتھ اور بعض کہتے ہیں پگھلے ہوئے سیاہ لوہے میں شنگرف ملا کر (شرح)

سے خالی، نرم، ہموار، بے کھوٹ خوشنما اور آبدار نہ کہ چکا چوند پیدا کرنے والا، خوش ترکیبی سے ڈھلا ہوا اور آنکھوں اور طبیعت کو لبھانے والا۔ یہ ہیں پیتنیہ خالص سونے کے خواص۔

جزو ۱۴: سرکاری صرّاف کے فرائض

سرکاری صرّاف شہریوں دیہاتیوں کی لائی ہوئی دھاتوں سے سکے ڈھالنے کے لیے ہنرمند آدمی مقرر کرے گا جو لوگ مقرر کیے جائیں گے وہ کام ہدایت کے مطابق اور وقت پر کریں گے۔ اگر وہ یہ عذر کریں کہ کام کی نوعیت اور مہلت واضح نہیں کی گئی تھی، تو وہ نہ صرف اپنی مزدوری سے محروم ہو جائیں گے بلکہ اس سے دگنا جرمانہ بھی دیں گے (ٹکسال کا صرّاف) زیور یا سکے ڈھلوانے والوں کو اسی وزن اور رنگ کا سونا واپس کرے گا جو اس کو دیا گیا تھا۔ ان سکوں کو چھوڑ کر جو مدت تک چلنے کے بعد گھس گئے ہوں۔

وہ بہت سال گزرنے کے بعد بھی وہی سکے (ٹکسال میں) واپس لینگے۔ (جو جاری کیے گئے تھے) سرکاری صرّاف ٹکسال میں ملازم کاریگروں سے خالص سونے دھاتوں کی مقدار، زیورات، سکوں وغیرہ اور شرح تبادلہ کی بابت معلومات حاصل کرے گا۔

(سولہ ماشے کا) سونے یا چاندی کا سکہ ڈھالنے کے لیے ایک کاکنی (۱/۸ ماشہ) زیادہ دھات ٹکسال کو دینی چاہیے۔ جو ڈھلائی میں ضائع ہو جاتی ہے۔ رنگنے کا مسالہ دو کاکنی تکشنا (تانبے کا سلفیٹ؟) ہوتا ہے جس کا ۱/۶ حصہ دوران عمل میں ضائع ہو جاتا ہے۔

اگر سکے میں نقص رہ جائے تو کاریگر کو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ اگر اس کا وزن مقررہ معیاری وزن سے کم ہو تو درمیانہ درجے کی سزا ملے۔ تولنے میں دھوکا دینے پر انتہائی سزا کے مستحق ہوں گے اور سکوں کو تبدیل کرنے میں دھاندلی پر بھی۔

جو کوئی سونے چاندی کے سکے سرکاری ٹکسال کے علاوہ کہیں اور ڈھلوائے اور سرکاری صرّاف کے علم میں آئے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ ہوگا اور جو کاریگر یہ کام کرے گا، اگر پکڑا جائے تو اس پر اس سے دگنا جرمانہ۔ اگر پکڑا نہ گیا ہو تو اسے تلاش کرنے کے لیے وہ طریقے اختیار کیے جائیں جو باب چہارم میں درج ہیں۔ جب پکڑا جائے تو

۱؎ "روپ" سونے کا لفظ جو استعمال کیا گیا ہے چاندی سونے کی اشیاء کے لیے آتا ہے۔ شرح

اس پر ۲۰۰ پن جرمانہ ہو یا اس کی انگلیاں کاٹ دی جائیں۔

تولنے کے باٹ اور ترازو متعلقہ افسر سے خریدے جائیں گے، ورنہ ۱۲ پن جرمانہ عائد ہوگا۔

سناری کے کام میں مخصوص اشیاء ڈھالنا (گھن ظروف سازی، ٹانکا لگانا، دھاتوں کے مرکبات بنانا اور ملمع سازی شامل ہیں۔ سنار لوگ دھوکا دینے کے لیے یا تو تول میں غلطی کرتے ہیں، یا کچھ مقدار اڑا لیتے ہیں، یا جان کر گرا لیتے ہیں اور پھر اسے بدل دیتے ہیں، یا ہاتھ کی صفائی سے کام لیتے ہیں۔

تول میں غلطی ڈنڈی مار کر کی جاتی ہے۔ یا کانٹے کی چول یا چوٹی (جس سے پکڑ کر اٹھاتے ہیں) ہلکی رکھی جاتی ہے، یا چھوٹے سر کا کانٹا استعمال کیا جاتا ہے یا ڈھیلا کھلی گردن والا یا ناقص ڈوریوں والا، یا ناقص کٹوریوں یا پلڑوں والا یا بینڈا اور ہلتا جلتا، یا وہ جس میں مقناطیس لگا ہو۔

"گریٹک کا عمل اس طرح ہوتا ہے کہ دو حصے چاندی اور ایک حصہ تانبے کو اتنے ہی وزن کے سونے کے برادے سے بدل دیا جاتا ہے۔ ولاکا[1] کے بدلے سونا اڑا لیا جائے تو اسے ولاکا بدلی کہتے ہیں جب خالص سونے کے برادے کو تانبا ملے سونے سے بدلا جائے تو اسے سونا بدلی کہتے ہیں۔

سونا چرانے کے لیے سنار جو چیزیں استعمال کرتے ہیں وہ یہ ہیں :۔

کٹھالی کی تہہ میں گھٹیا دھات، دھات کا میل، سنسی، چمٹی دھاتوں کے پترے (جوگنی[2]) اور شورہ۔

وہ بعض اوقات ایسی ترکیب کرتے ہیں کہ کٹھالی تڑق جائے اور اس میں سے سونے کے ذرے نیچے جا پڑیں۔ پھر ان میں سے چند ذرے دوسرے گھٹیا دھات کے ذروں کے ساتھ ملا کر چن لیتے ہیں اور انھیں ایک ساتھ ملا کر پگھلاتے ہیں (جس سے سکہ یا زیور ڈھالا جاتا ہے) اس حرکت کو دیراون (بکھیرنا) کہا جاتا ہے۔

---

[1] گیرولا: تاکہ پلڑا ہوا بھرنے سے جھک جائے [2] کشتا اور چاندی کا مرکب۔ شرح [3] گیروالا نے اسے وسہو کی چھڑ کہا ہے (ح)

یا کسی زیور کے اجزا کو جانچتے وقت سونے کی جگہ چاندی رکھ دینا یا کوئی اور کم قیمت دھات یہ بھی دِسراون ہے۔

ٹانکا لگانے یا دو دھاتوں کو ملانے میں بھی دو اعلیٰ دھات کے ٹکڑوں کے کے ساتھ ایک ٹکڑا گھٹیا دھات کا لگا دیتے ہیں۔ جیسے کہ کسی ٹکڑے پر سونے کا پترا لاکھ سے منڈھ دینا۔ گاڑھ بیٹک کہلاتا ہے۔ یعنی پکی منڈھائی اور اگر ڈھیلا رکھا جائے تو ڈھیلی منڈھائی۔

پگھلا کر آمیزش کرنے میں کھری دھات کی ایک یا دو تہوں کے نیچے کم قیمت دھات کی ایک تہہ لگا دی جاتی ہے۔ سونے کے دو پتروں کے درمیان چاندی یا تانبے کا ایک پترا بھی رکھ دیتے ہیں۔ تانبے کے ٹکڑے پر سونے کا پترا چڑھا کر کنارے یکسار کر دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح تانبے یا چاندی کے نیچے بھی کمتر درجے کی دھات چھپا کر کنارے ٹھیک کر دیتے ہیں۔ دونوں طرح سے منڈھائی کو تپا کر معلوم کیا جا سکتا ہے۔ یا کسوٹی پر کس کر یا آواز سن کر۔

ڈھیلی منڈھائی کو بدر آملہ (flacourtia cataphracta) یا جُوجُوبے[1] پھل کے تیزابی رس یا نمک پانی میں ڈبو کر معلوم کر سکتے ہیں۔ ٹھوس یا مجوف چیز میں سنہری گاد یا شنگرف کے ذرّے اس طرح تپائے جاتے ہیں کہ سطح کے ساتھ یکجان ہو جائیں۔ ٹھوس شئے میں بھی گاندھارا کی سنہری گاد سنہری ذرّوں کے ساتھ ملا کر اس طرح تپائی جاتی ہے کہ سطح کے ساتھ یکجان ہو جائے۔ ان دونوں طرح کی ملاوٹوں کو تپا کر ہتھوڑی سے ٹھونکیں تو ملاوٹ کھل سکتی ہے۔

سکے یا زیور میں نمک ملی ریت اس طرح تپائی جاتی ہے کہ سطح سے پیوست ہو جائے یہ نمک اور ریت ابالنے سے الگ کی جا سکتی ہے[2]۔

بعض چیزوں پر لاکھ سے ابرک کی تہ چڑھا کر اس پر چاندی یا سونے کا دوہرا پتر چڑھا دیا جاتا ہے۔ ایسی چیز کو جس کے اندر شیشہ یا ابرک ہو پانی میں معلق کریں[3] تو اس کا ایک

---

[1] jujuba انگور کی شکل کا جنگلی پھل [2] جوجوبے پھل کے تیزابی عرق میں اُبالنے سے (شرح)
[3] اسی تیزابی عرق میں۔ (شرح)

پہلو دوسرے کی نسبت زیادہ ڈوبتا ہے، یا اسے چھیدیں تو سوئی ابرک کے اندر آسانی سے چلی جاتی ہے۔

نقلی نگینے اور کھوٹا سونا چاندی ٹھوس یا مجوّف چیزوں میں اصل کی جگہ لگائے جا سکتے ہیں۔ ان کو تپا کر سرخ کرلیں اور پھر ہتھوڑی سے ضرب لگائیں تو کھوٹ کا پتہ چل سکتا ہے۔

چنانچہ سرکاری صرّاف کے لیے ضروری ہے کہ جواہر، مروارید، مونگوں اور سکّوں کی اقسام خصوصیات، رنگ وزن اور ترکیب کی بابت کامل واقفیت رکھتا ہو۔

بعض اوقات منڈھائی کو پرکھنے کے بہانے، کھوکھلی چیزوں یا ڈوریوں یا پیالوں وغیرہ کو (جو سونے یا چاندی کے ہوں) ہتھوڑی سے ٹھونکا جاتا ہے۔ جسے ضرب[1] کہتے ہیں[2]

جب کوئی سیسے کا ٹکڑا (جس پر سونے یا چاندی کا پترا منڈھا گیا ہو) اصل کی جگہ رکھ دیا جائے اور اس کے اندر سے دھات نکال لی جائے تو اسے ادچھیدن کہتے ہیں۔ جب ٹھوس ٹکڑوں کو تکشا (تلیئے کے سلفیٹ) سے کھرچا جائے[3] تو اسے اُتلیکھن کہتے ہیں۔ جب کپڑے کے ٹکڑے پر ہڑتال یا سُرخ سنکھیا یا شنگرف یا کُروِند (نمک سیاہ) پھیر کر اس سے کسی زیور وغیرہ کو رگڑا جائے تو اسے پری وَرْدَن کہتے ہیں اس طرح کی ترکیبوں سے سونے چاندی کی اشیا گھستی اور گھٹ جاتی ہیں اور ویسے ٹھیک ٹھاک نظر آتی ہیں۔ اس نقصان کا پتہ ویسی ہی کسی دوسری چیز کے ساتھ مقابلہ کرنے سے چلایا جا سکتا ہے جہاں کوئی حصہ کاٹا گیا ہو۔ اس کی قیمت کا اندازہ ویسی ہی دوسری چیز میں سے ویسا ہی ٹکڑا کاٹ کر کیا جا سکتا ہے۔ وہ اجزا جن کی شکل بدل گئی ہو انھیں اکثر تپا کر یا پانی میں ڈبو کر جانچا جاتا ہے[4]

سا گیرولا: پرکھنے کے بہانے جو چھوٹے ٹکڑے یا گول سنار کاٹ لیا کرتے ہیں۔ وہ پری کُٹن کہلاتا ہے جسے انگریزی ترجمے میں (hammering) کہا گیا ہے۔ (ح) سنہ۲ گیرولا: تیز اوزار سے کھرچا جائے (ح) سنہ۳ گیرولا: کُرودند پتھر (ح) سنہ۴ جن میں بہت کھوٹ ملا یا گیا ہو۔ گیرولا (ح)

جب شاہی صراف، کاریگر کو دیکھے کہ وہ فالتو چیزوں کو پھینکنے میں بڑی احتیاط برت رہا ہے، یا باٹ، آگ، اہرن، اوزاروں، اپنی نشست، کانٹے، لباس کے جھول،[1] سر، زانو، مکھیوں وغیرہ پر بہت توجہ کر رہا ہے، اپنے بدن کو غور سے دیکھتا ہے یا پانی کی کنڈالی یا کٹھالی کی طرف سے چوکنا ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ دال میں کالا ہے۔

چاندی میں سڑے گوشت کی بُو ملاوٹ کے سبب سمجھتی، یا اس کا بدرنگ ہو جانا کھوٹ کا پتا دیتا ہے۔

٭ چنانچہ (سونے چاندی کی) اشیا نئی ہوں یا پرانی، بدرنگ ہوں یا اصلی رنگ پر اچھی طرح جانچی جائیں اور جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے، جہاں ضروری ہو جرمانے عائد کیے جائیں۔

سبزو ۱۵: مال خانے کا نگراں

مال خانے (کوشٹاگار)[2] کا نگراں، زرعی پیداوار کے حسابات پر نظر رکھے گا، نیز براہ راست یا اضلاع سے وصول ہونے والے محاصل، تجارت، تبادلۂ اجناس، اناج کے مانگے ہوئے عطیات، قرضے پر لیے ہوئے اناج دھان، تیل وغیرہ کی صنعت، ہنگامی محاصل، اخراجات کی فرد حساب اور سابقہ واجبات کی وصولی پر بھی۔ سرکاری زمینوں کی زرعی پیداوار جو زراعت کے حاکم کے ذریعے آتی ہے "سیتا" کہلاتی ہے۔

مقررہ ٹیکس (پنڈاکر)[3] وہ ٹیکس جو پیداوار کے ۱/۶ حصہ کی صورت میں لگتا ہے، رعیت کی طرف سے فوج کے لیے غلہ وغیرہ یا مذہبی ضروریات کے لیے لگائے جانے والے ٹیکس ماتحت رئیسوں کا خراج، راج کمار کی پیدائش پر لگنے والا ٹیکس، غیر معمولی،

۱: بعض نے (chellancholakum کو chellabilanum) پڑھا ہے یعنی کٹھا سا نار(خرج) (پیش نظر سنسکرت متن میں یہی ہے چیلم بولنم۔ اور ہندی عبارت زیادہ واضح ہے۔ کاریگر دھیان بٹانے کے لیے کوئی قصہ چھیڑ کر بھی مال چرا سکتا ہے، مکھی نکالنے کے بہانے پگھلی ہوئی دھات کو اپنی انگلی میں لگا سکتا ہے۔ وغیرہ۔ مگر یہ سب اصل متن کے مجمل الفاظ کی توضیحات ہیں (ح)

۲: کوشٹھ کے معنی پیٹ۔ مراد وہ جگہ جہاں ضروریات زندگی رکھی جاتی ہیں۔

۳: پورے گاؤں سے لیے جانے والے ٹیکس۔

ٹیکس جو گنجائش دیکھتے ہوئے لگائے جائیں، مویشیوں سے پہنچنے والے نقصان کا تاوان بصورت جنس؛ نذریں، راجہ کے تعمیر کردہ تالابوں، جھیلوں کے قریب واقع زمینوں کا ٹیکس یہ سب راشٹریہ کے تحت آتے ہیں۔

غلے کی فروخت سے وصولی، غلے کی خریداری اور قرضے پر دیے جانے والے غلے پر سود بصورت جنس، یہ تجارت کی ذیل میں آتے ہیں۔

غلے کے بدلے غلہ نفع پر حاصل کرنا مبادلۂ اجناس کہلاتا ہے۔

مانگا ہوا غلہ "پرامتیک" کہلاتا ہے۔ قرض لیا ہوا قابل واپسی غلہ "پرایتیک" ہے۔

دھان وغیرہ کوٹنا، دالیں (وغیرہ) دلنا، مکئی اور پھلیوں کو بھوننا؛ مشروبات سازی؛ آٹے کی پسائی (ان لوگوں سے جو یہی کام کرتے ہیں) گڈریوں اور کولہوں کی مدد سے تیل کی کشید؛ گنے سے شکر سازی، یہ سب کام "سمہانکا" کہلاتے ہیں۔ جو کچھ بھول میں پڑ گیا ہو وہ ہنگامی محاصل کی تعریف میں آتا ہے۔

سرمایہ کاری؛ کسی ناکام منصوبے کا بچا کھچا مال اور کسی کام کے تخمینی اخراجات سے بچی ہوئی رقم، اخراجات کو بچانے کے ذرائع ہیں۔

رقم یا مقدار جنس جو پیمائش کے پیمانوں وغیرہ کے فرق یا کسی غلطی کی تلافی کے طور پر وصول کی جائے "دیاج" کہلاتی ہے۔

سابقہ واجبات کی وصولی کو "آپ استھان" کہتے ہیں۔ غلہ، تیل، نمک، شکر اور غلے سے متعلق تمام باتوں کا ذکر "نگران زراعت" کے بیان میں آئے گا۔ گھی، مکھن، تیل، مار، (کھم) درختوں سے رسنے والے گوند وغیرہ ان سب کو تیل یا دُھنیات (سنیہہ) میں شمار کیا جاتا ہے۔ عرق سازی کھنڈسار، چینی، اور قند ان سب کو ملا کر "کشار" کہتے ہیں۔

وہ جو سندھ سے آتا یا سمندر سے نکالا جاتا ہے، نیز بیڑا، یوگ شار، شورہ، سوز چل جو سوچیل سے آتا ہے اور "اُدھبیدرج" جو شور زمین سے نکالا جاتا ہے سب ملکر نمکیات کہلاتے ہیں۔ شہد کے چھتوں سے نکالا جانے والا شہد اور انگوروں کا افشردہ

سلہ وہ کام جو مزدور سے ٹیکس کے بدلے لیا جائے۔ (شرح)

سٹہ پچھلے واجبات نئے ٹیکس کے ساتھ وصول کرنے کو کہتے ہیں (شرح)

"مدھو" کہلاتے ہیں۔

مختلف اجزا سے ترکیب دی جانے والی اشیا، جیسے گڑ، شکر، شہد اور انگوروں کا عرق، جامن کا ست، کٹھل، مشرنگا کا ست اور ملبی مرچ جس کے ساتھ خواہ چرچھٹا (ایک طرح کا کدو) کا ست ملا ہو یا نہ ملا ہو، کھیرا، گنا، آم، مٹر کا مرکب جو مہینہ، چھ مہینے یا سال بھر تک استعمال کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے، یہ سب "شکستہ ذرگ"[1] کہلاتے ہیں۔

بعض پھل کھٹے پھلوں کی قسم میں سے ہیں[2] جیسے کرک (carissa carandas) ہلیلہ (myrobalem) ترنج، کولا (چھوٹا jujuba: انگور سے مشابہ) بدرا grewia asiatica flaourtia cataphracta

دہی، چھاچھ، ترشہ جو اناج سے بنایا جائے، سیّال ترشیاں ہیں۔ مرچ، سیاہ مرچ، ادرک، زیرہ، چرایتہ، سفید رائی، دھنیا، چورک، دمنک (دمنا۔ کافور اصفر artimesia indica) مارورک (جوز، مین پھل vangueria spinosa) hyperanthia moringa تیز یا چھلّی اشیا ہیں۔

سوکھی مچھلی، چربیلی ترکاریاں، پھل اور سبزیاں اشیا، خوردنی ہیں۔ توشہ خانے میں جو سامان جمع ہو اس کا آدھا کال پڑنے پر عوام کی ضرورت کے لیے محفوظ رکھا جائے باقی آدھا صَرف کیا جائے۔ پرانی اشیا نئی اشیا سے بدلی جاتی رہیں۔ متعلقہ افسر اس پر بھی نظر رکھے کہ اناج میں دلنے، کوٹنے اور پیسنے یا بھونے یا بھگو کر سکھانے کے بعد کیا کمی یا زیادتی ہوئی۔

کودوں اور دھان میں آدھی بھوسی نکل جاتی ہے۔ شالی (بڑھیا چاول) آدھے سے ⅛ کم۔ لوبیا آدھے سے ⅑ کم۔ باجرہ آدھا، جَو آدھا، مسور آدھے سے ⅓ کم رہ جاتا ہے۔

---

[1] مترجم شرح شَمَ شَر کے انگریزی میں "شکستہ ذرگ" کا ترجمہ (astringent) قابض کیا گیا ہے، حالانکہ شکستہ کے معنی خمیر اٹھایا ہوا ہیں۔ شکستہ ذرگ سے مراد وہ اشیا جو کہ سرکہ، شراب، آچار وغیرہ کے زمرے میں آتی ہیں۔ ہندی میں صرف "سرکہ" لکھا گیا ہے، لیکن تفصیل زیادہ ہے اور اشیا و اجزا کے نام بھی قاعدے مختلف ہیں۔

[2] جیسے انار، املی۔ [3] گیردلا، املی، کروندا (کروندا) آم، آنار، آنولہ، کھٹا، نیبو، جھڑبیر، پیوندی بیر، انناس، فالسہ

[4] : اس جز کے کچھ حصے انگریزی میں اور کچھ ہندی میں نہیں۔ ح۔

پکا آٹا اور کل ماشا (اُبلے چاول) ڈیوڑھے ہو جائیں گے۔ جو کا دلیہ دُگنا ہو جائے گا۔ کودوں لوبیا، اُدراک (panicum) اور باجرہ پکنے کے بعد تگنے ہو جاتے ہیں۔ درہی (باسمتی) چاول چارگنا اور شالی بھی چار گنا ہو جاتا ہے۔ غلہ بھگونے پر دگنا اور اتنے عرصے بھیگنے پر کہ پھوٹ نکلے ڈھائی گنا ہو جاتی ہے۔ غلے کو تلا جائے تو ۵/۱ حصہ بڑھ جائے گا۔ دالنے دار پھلیوں کے دانے تلے جانے پر دگنے ہو جاتے ہیں۔ اور اسی طرح چاول بھی۔

اسی میں سے اصل وزن کا ۵/۱ حصہ تیل نکلتا ہے۔ انمبار (azadirachta indica) کشامرا (؟) اور کپتا (feronia elephantum) کا بھی ۵/۱ اور تل سمپ (ترتے کی شکل کے بیج) مدھوک (bassia latifolia) اور انگدی (catappa terminalia) سے ۶/۱ ہے۔

پانچ پل کپاس اور سن سے ایک پل دھاگے نکلتے ہیں۔

اگر چاول اس طرح پکایا جائے کہ پانچ درون شالی سے دس آڈھک خشکہ بنے تو یہ ہاتھی کے بچوں کے لیے موزوں ہوگا۔ دس آڈھک ہو تو شریر ہاتھیوں کے لیے اس مقدار میں سے دس آڈھک سواری کے ہاتھیوں کے لیے، ۹ آڈھک جنگی ہاتھیوں کے لیے، آٹھ آڈھک پیادہ فوج کے لیے، ۱۱ آڈھک فوجی افسروں کے لیے، چھ آڈھک ملکہ اور شہزادیوں کے لیے اور پانچ آڈھک رہے تو راجہ کے لیے موزوں ہوگا۔[۳]

چاول کا ایک پرستھ خالص اور ثابت دانوں کا ۴/۱ پرستھ سوپ (؟) اور سوپ کا ۴/۱ حصہ گھی یا تیل ایک آریہ کے کھانے کے لیے کافی ہے۔ ۶/۱ پرستھ سوپ ایک آدمی کے لیے اس سے آدھا تیل نیچ لوگوں کے لیے۔ اسی راشن کا تین چوتھائی عورت کے لیے اور آدھا بچوں کے لیے۔

بیس پل مچھلی پکانے کو آدھا کٹمب تیل، ایک پل نمک ایک پل شکر

---

[۱] اس جزء کے کچھ حصے انگریزی میں اور کچھ ہندی میں نہیں۔ [۲] دیکھیں باب ۲ جز ۱۹

[۳] گیولا: جب پکاتے پکاتے بیس آڈھک میں سے ۵ آڈھک رہ جائے تو چاولوں کے لیے اس ۲۰ آڈھک میں سے ایک پرستھ صاف دانے نکال کر راجہ کے استعمال کے لیے لینا چاہیے (ع)

دو دھرن مسالہ اور آدھا پرستھ دہی درکار ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ مقدار کے
کے لیے اسی نسبت سے وزن بڑھا دیں۔

سوکھی مچھلی یا ترکاری پکانے کے لیے مذکورہ مقدار سے دگنی مقدار رکھیں۔ ہاتھیوں اور گھوڑوں کا راشن اپنی جگہ پر بیان ہوگا۔ بیلوں کے لیے ایک درون ماش یا ایک درون جو انہی چیزوں کے ساتھ ملا کر جو گھوڑے کے لیے مقرر ہیں مطلوبہ راشن ہے۔ اس کے علاوہ ایک تل[1] کھلی یا دس آڑھک بھوسی۔ اس سے دگنی مقدار بھینسوں اور اونٹوں کے لیے چاہیئے۔ آدھ درون گدھے کے لیے اور یہی لال چیتل اور دھاری دار ہرن کے لیے۔ ایک آڑھک چیتل اور بڑے ہرن کے لیے۔ آدھا آڑھک، یا ایک آڑھک دانہ مع بھوسا بکری، مینڈھے اور سور کے لیے۔ ایک پرستھ ابلا چاول کتے کے لیے، آدھا پرستھ بطخ کے لیے[2] اتنا ہی بگلے اور مور کے لیے۔ اسی کو سامنے رکھ کر دوسرے جانوروں، مویشیوں، پرندوں اور شریر ہاتھیوں کی خوراک کا اندازہ کرلیں۔

لوہے کو پگھلانے اور چونے کی بھٹی کے لیے لکڑی کا کوئلہ اور چوکر دیا جائے۔ چوکر اور آٹا داسوں، مزدوروں اور باورچیوں کو بھی دیا جائے۔ اس میں سے جو باقی بچے وہ ان کو دیں جو بگھارے چاول اور چاول کے کیک (ٹکیاں) بناتے ہیں۔

(پکانے کے لیے) ترازو باٹ، پیمانے، چکی، ہاون دستہ، دھان کوٹنے کی لکڑی کی اوکھلی وغیرہ۔ کٹک جنتر[3] دانہ دلنے کے اوزار (روچک جنتر) چھاج چھلنی، ٹوکری (کنڈولی؟) بکس، جھاڑو، ضروری چیزیں ہیں۔

خاکروب، رکھوالے، تولنے والے (دھرک) ناپنے والے (ماپک) نگراں (داپک)، اجناس مہیا کرنے والے (دایک) وہ جو اس نقصان کی تلافی وصول کرنے کے لیے مقرر ہوں جو واقعی یا فرضی طور پر تول میں غلطی سے ہوا ہو، یہ سب وشٹی کہلاتے ہیں۔

※ دلنے فرش پر ڈھیر کیے جاتے ہیں۔ گٹر وغیرہ کو مونج کی رسیوں سے باندھا جاتا ہے۔

۱۔ ایک ہزار پل کا ایک تل۔ ۲۔ یہ اونٹ کی گردن کی طرح ہوتا ہے (شرح)
۳۔ پسائی کی چکی۔ اسے آدمی بھی چلاتے ہیں بیل بھی اور پانی سے بھی چلتی ہے۔ (شرح)

جزو ۲۶: تجارت کا نگراں

تجارت کا نگران کار افسر اس سب اسباب تجارت کی مانگ اور قیمتوں کے اتار چڑھاؤ پر نظر رکھے گا جو زمین یا دریا کی پیداوار میں شامل ہیں اور خشکی یا زمین کے راستے سے آتی ہیں۔ وہ یہ بھی سوچے گا کہ ان کی تقسیم یا خرید و فروخت کے لیے کون سا وقت موزوں ہے۔ جو مال زیادہ وسیع پیمانے پر تقسیم ہوتا ہے وہ مرکزی طور پر تقسیم ہو گا جو باہر سے آتا ہے کئی منڈیوں میں فروخت کے لیے بھیجا جائے گا۔ دونوں قسم کا مال لوگوں کو سہولت کے ساتھ دیا جائے گا۔ نگراں اتنا نفع نہیں بٹورے گا جو لوگوں کے لیے نقصان کا باعث ہو۔

جن چیزوں کی مستقل مانگ رہتی ہے ان کی تقسیم کے لیے وقت کی قید نہیں ہوگی نہ ان کی ذخیرہ اندوزی کی جائے گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سرکاری مال چھوٹے فروخت کاروں کے ذریعے مختلف منڈیوں میں مقررہ قیمت پر فروخت ہو اور وہ تاجر کے نقصان کی تلافی کر دیں (جو باٹوں کے فرق سے ہو؟) مقدار کے لحاظ سے بکنے والی چیزوں کا ویاج ۱/۱۶ ہوتا ہے تول سے بکنے والی چیزوں کا ۱/۲۰ اور گنتی کے لحاظ سے بکنے والی چیزوں کا ۱/۱۱۔

نگران افسر باہر سے مال درآمد کرنے والوں کے ساتھ خاص رعایت سے پیش آئے گا، جیسے تاجر یا ناؤ چلانے والے۔ ان کو ٹیکس میں رعایت دی جائے تاکہ وہ کچھ نفع کما سکیں۔ غیر ملکی لوگ جو مال درآمد کریں ان پر قرضے کی نالش نہیں کی جائے گی بشرطیکہ وہ مقامی لوگوں کی شراکت میں کام نہ کرتے ہوں۔

جو سرکاری مال فروخت کریں وہ بکری کی رقم ایک لکڑی کے سوراخ دار بکس میں ڈالتے جائیں گے جو ایک جگہ رکھا رہے گا۔ دن کے آٹھویں پہر میں وہ نگراں افسر کو اپنی رپورٹ پیش کریں گے کہ اتنا بکا اور اتنا باقی ہے۔ تیل مٹی کے مرتبانوں میں یا لکڑی کے برتنوں میں رہتا ہے۔ اور نمک زمین پر ڈھیر کر دیا جاتا ہے۔[1]

---

[1] مراد یہ ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ گیرولا نے ترجمہ یوں ہی کیا ہے کہ دانے زمین سے بچا کر اونچی جگہ رکھے جائیں وغیرہ۔ (ع)

وہ بٹے اور پیمانے بھی اس کے حوالے کردیں گے۔ یہ مقامی فروخت کے قواعد ہیں جہاں تک بیرونی ملکوں میں سرکاری مال فروخت کرنیکا تعلق ہے، نگراں افسر تحقیق کرے گا کہ مقامی مال کی قیمت تبادلے میں لیے جانے والے بیرونی مال کے مقابلے میں کیا ہے اور بیرونی ادائیگی کے بعد کیا منافع بچتا ہے، مثلاً چنگی کی ادائیگی، راہ داری کا ٹیکس، باربرداری، فوجی چھاؤنیوں پر دیا جانے والا ٹیکس، دریا پار کرنے کے لیے کشتی کا کرایہ، بیچنے والوں اور ان کے ملازمین کو ادائیگی معاوضے اور بیرونی راج کو دیا جانے والا حصہ۔ اگر کوئی منافع نہ بچتا ہو تو وہ یہ دیکھے کہ بیرونی مال کی خریداری کے عوض کونسی ملکی اشیا تبادلے میں دی جاسکتی ہیں۔ تب[1] وہ اپنے قیمتی مال کا ۱/۴ محفوظ خشکی[2] کے راستوں سے مختلف منڈیوں کو بھیجے۔ اگر اچھے منافع کی توقع ہو تو وہ جنگلات اور سرحد کے محافظوں اور (بیرونی ریاست) کے شہریوں افسروں سے دوستی کرے۔ اسے اطمینان کرلینا چاہیے کہ اس کی متاع[3] اور اس کی جان محفوظ ہے اگر وہ مطلوبہ منڈیوں تک نہ پہنچ پائے تو کسی بھی منڈی میں مال بیچ ڈالے[4] جہاں ادائیگیاں نہ کرنی پڑیں[5]

یا وہ پھر پانی کے رستے دوسرے ممالک میں مال لے جائے۔ اسے یہ معلومات حاصل کرنی چاہئیں کہ باربرداری کا خرچ کیا ہوگا، راستے میں کھانے پینے کا خرچ، بیرونی مال جو تبادلے میں لیا جاسکتا ہے اس کی قیمت، یاترائیں جو راستے میں پڑتی ہیں، خطرات کو رفع کرنے کی تدابیر اور جن تجارتی شہروں میں وہ جائے گا ان کی تاریخ۔ یہ معلومات جمع کرنے کے بعد وہ دریا کے کنارے آباد منافع بخش منڈیوں میں اپنا مال لے جائے اور ان منڈیوں سے گریز کرے۔

---

[1] مذکورہ تحقیق کے بعد (شرح) [2] چونکہ دریائی سفر خطرناک ہے (شرح) [3] یعنی سونا جو اس کے پاس ہو۔ اگر دولتوں کی حفاظت ممکن نہ ہو تو وہ جان بچالے کہ یہ ہو گی تو اور کما لے گا (شرح) [4] تھوڑے ہی منافع پر سہی تاکہ سب ضائع نہ ہو[5] شبہ نہ ہو یہ بتانے پر کہ یہ اس تاجر کا مال ہے جس کی راجدھانی سے وہ آیا ہے۔ بنوڈ اشلوک بحریں۔

جہاں منافع کی اُمید نہ ہو[۱]

جزو ۱۸۔ جنگلات کی پیداوار کا نگرانِ کار

جنگلات کی پیداوار کا نگراں افسر عمارتی لکڑی اور دیگر اشیاء حاصل کرنے کے لیے اس نفری سے کام لے گا جو کارآمد جنگلات کی حفاظت پہ مامور ہوں گے۔ وہ نہ صرف جنگلات میں فائدہ مند کام شروع کرا دے گا بلکہ جرمانے اور تاوان بھی مقرر کر دے گا جو ان لوگوں سے وصول کیے جائیں گے جو (سوائے ہنگامی آفات کی صورت میں) جنگلات کو نقصان پہنچائیں۔ جنگلات کی پیداوار یہ ہیں: ساکا (ساگوان) dalbergia ougeinesis دھنون (؟)[۲]، ارجن arjuna terminalia مدھوک[۳]، bassia latifolia, تلک bagela cristata شمشو پا dalbergia sissu تال[۴] palmvra راجادن، kanki mimopos ارمید، memu fetid mimosa شرش، mimosa arishta کھدر[۵] catechu mimosa سرل longifolia pinus تال سرج[۶] سال کا درخت یا shorea robusta. اشو کرن[۷] vatica robusta, سوم ولک (ایک قسم کا سفید کھادر)[۸]

---

[۱] ایسی شاخوں کا کاٹنا جن سے گاڑیوں وغیرہ کے دھرے وغیرہ بنائے جائیں جرم نہیں (شرح)

[۲] گیرولا: پیپل

[۳] گیرولا: مہوہ

[۴] گیرولا: سال

[۵] گیرولا نے تال اور سرج کو دو اقسام لکھا ہے۔ تال = تاڑ، سرج = سال

[۶] گیرولا: بڑا سال

[۷] ایک جگہ کھدر، ایک جگہ کھادر لکھا گیا ہے، گیرولا: کھدر۔

کشامرا (؟)[1]، پریک (زردسال)، دھوٹ[2] mimosa hexandra.
وغیرہ، عمارتی لکڑی کی اقسام ہیں۔

اُنج، چمی، چاو، وینو، ومشا، شاتین، کنک[3]، بھالک وغیرہ بانس کی قسم میں آتی ہیں۔

دیترا (بیت)، شوک وَلی (بلّی)[4] واشی؟ justicia ... ssa
ناگ لتا ... carpus شیام لتا
(چھالیہ)[5] بیلوں کی اقسام ہیں۔

مالتی (چنبیلی)، ددروا (مروڑپھلی) panic grass

اَرک (آک calotropis gigantia.)، شَن (سن: hemp)، گوے دُھک (ناگ بلا coir barbata.)، اتسی (اَلسی linum usitatis simum.)،
وغیرہ ریشہ دار پودے ہیں۔

مُنجا (مونج: saccharum munja)، بلبج (eleusine indica.) وغیرہ وہ پودے ہیں جو رسیاں بٹنے کے کام آتے ہیں۔

تالی[6] corypha taliera تمال (تاڑ)
اور بھورج (بھوج پتر birch) (borrossus flabelliformis) کے پتّے کام آتے ہیں۔[7]

کِم شُک[8] butea fondosa کسمبھ (کسم) اور کُم کُم crocus sativus پھولوں کے درخت ہیں۔

---

1. گیرولا نے کشی: بڑل اور آمرہ: آم الگ لکھا ہے۔
2. گیرولا نے پریک کو کنذب دھو کو گُور لکھا ہے۔ 3. گیرولا: کنٹک
4. گیرولا: ناگ بلّی 5. گیرولا: بل وَج: لوا گھاس
6. گیرولا: تاڑ کی ایک قسم 7. لکھنے کے لیے۔ 8. ان پھولوں سے رنگ بناتے ہیں۔

پھولی ہوئی جڑیں اور پھل دواؤں کے کام آتے ہیں۔ [۵]
کلاکٹ [۶]، وتسنابھ [۷]، ہلاہل [۸]، میش رنگا [۹]، مستا (rotundus
cyperus) [۱۰]، کشٹم [۱۱]، مہادیش [۱۲]، ویلی تک [۱۳]، گورادر [۱۴]، بالک [۱۵]،
مارگٹ [۱۶]، ہیم وت [۱۷]، کالنگک [۱۸]، دراکت [۱۹]، کول سارک [۲۰]، اشٹرک [۲۱] وغیرہ
زہریلے ہیں۔

زہر کے زمرے میں سانپ بھی آتے ہیں۔ جنھیں ہانڈیوں میں رکھا جاتا ہے۔

کھالیں جن جانوروں کی کام میں آتی ہیں وہ یہ ہیں: گوڑھا (مگرمچھ)، سیرک (گیرولا، سفید گوہ) تیندوا، سوسمار (گوہ)، شیر ببر، شیر، ہاتھی، بھینسا، چمرا bos grunniens (گیرولا چمر گائے)، گومرگ bos gavaeus (گیرولا سانبھر) اور گوایہ (گیال) (گیرولا، گینڈا)، نیز ہرن، گائے اور نیل گائے۔

ہڈیاں، پت، پٹھے، دانت، سینگ، کھر اور دُمیں بھی ان جانوروں نیز دوسرے جانوروں کی کام آتی ہیں، جیسے مویشی، پرندے اور سانپ۔

لوہا، تانبا، قدیت (؟) (گیرولا، کانسی، بھرت) اجست، سیسہ ٹین، پارہ اور پیتل دھاتوں کے نام ہیں۔

---

[۵] اس کے پتے انجیر کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ (شرح)

[۶] اس کے پتے نرگونڈھی جیسے ہوتے ہیں، یہ تازہ بھی ہوسکتا ہے، سوکھا بھی۔ (شرح)

[۷] اس کے پتے نیلے لنبوترے نوکدار اور پھل گائے کے تھن جیسا۔ (شرح)

[۸] یہ نیلے کنول کی کلی جیسا ہوتا ہے۔ (شرح) [۹] مستا دو رنگ کا ہوتا ہے ایک معمولی ایک کوڑی کی طرح سفید (شرح)۔ [۹] یہ گوشت کے رنگ کا اور پستان کی طرح ہوتا ہے (شرح)۔ [۱۰] ایک سیاہی مائل سرخ جڑ، [۱۱] سیاہ شلغمی جڑ (شرح) [۱۲] چاگ دلپنگ (delphinus gangeticus) کی طرح (شرح) [۱۳] لمبی مرچ کی طرح (شرح) [۱۴] کٹ کمار کے فوطوں کی شکل کا (شرح) [۱۵] بی پتوں کا (شرح) [۱۶] جَو کی طرح کالنگا کی پیداوار (شرح)
[۱۷] ادرو؟ کی پیداوار، پتہ زہریلا (شرح) [۱۸] جامن کی طرح (شرح) [۱۹] اونٹ کے خصیے کی طرح (شرح)

برتن بیت، چھال اور مٹی سے بنتے ہیں۔

کوئلہ، بھوسا اور راکھ بھی کام کی چیزیں ہیں۔

* جنگلی جانوروں، مویشیوں اور پرندوں کے لیے بھی باڑے، پنجرے وغیرہ (بنائے جاتے ہیں) - جلانے کی لکڑی اور جانوروں کا چارہ بھی (جنگلوں سے ملتا ہے) - جنگلات کا نگراں شہر کے اندر یا شہر کے باہر اُن اشیاء کے کارخانے لگائے جن کی زندگی میں عام طور پر یا قلعوں کی حفاظت کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔

جزو ۱۸: اسلحہ خانے کا نگراں

اسلحہ خانے کا نگراں افسر ماہر اور قابلِ اعتماد کاریگروں سے، مقررہ اُجرت پر اور مقررہ وقت کے اندر، پہیے، ہتھیار، زرہ بکتر اور دوسرے لوازماتِ جنگ تیار کرائے گا۔ جو لڑائی میں یا قلعوں کی تعمیر میں یا دشمن کے قلعوں کو ڈھانے میں کام آتے ہیں۔

یہ سب سامان مقررہ جگہوں پر رکھا جائے گا۔ اِسے نہ صرف جھاڑا پونچھا جاتا رہے گا، ایسے ہتھیار جن کے گرمی یا نمی سے خراب ہو جانے یا دیمک وغیرہ سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو وہ خاص طور پر حفاظت سے رکھے جائیں۔ ان کی اکثر پڑتال بھی کی جائے گی کہ کس قسم کے ہیں، کس وضع کے ہیں، کن خصوصیات کے حامل ہیں، ان کا سائز کیا ہے، کس طرح حاصل کیے گئے، ان کی قیمت کیا ہے اور کل تعداد کتنی ہے۔ سرؤتو بھدر، جام دگن، بہو مکھ، وشواس گھاتی، سنگھاٹی، یانک، پرجانیگ، اُردھ باہو اور اُردھ باہو گڑی ہوئی مشینیں ہیں جو منتقل نہیں ہو سکتیں۔

پانچالک[1]، دیوڈنڈا[2]، اسکارکا[3]، موسل[4]، ایشق[5]، ہستی وارک[6]، تال ورنت[7]، مدگر[8]، رنگدر، گدا[9]، سپرک تلا[10]، کدال[11]، آسپھاٹم[12]، اُدّھ گھاٹم[13]، شتگھنی[14]، ترشول[15] اور چکر[16] قابلِ انتقال ہیں۔

شکتی[17]، پراش[18]، کُنت[19]، ہاٹک[20]، بھنڈوال[21]، شول[22]، تومر[23]، وراہکرن[24]، کانپنہ[25]

کرپنؔ، ترا سکٹ وغیرہ ایسے ہتھیار ہیں جن کے پھل جوتنے کے ہل کی طرح ہوتے ہیں۔

شاڑ، چاپ (ایک قسم کا بانس)، دارو (ایک لکڑی) اور شرنگ

از صفحہ گزشتہ: ایک بڑا اخار دار تختہ جو قلعے کے باہر پانی میں چھوڑ دیا جائے تو دشمن کے بڑھنے میں مزاحم ہوگا۔

سلہ ایک لمبا بانس جس میں کیلیں جڑی ہوتی ہیں اور قلعے کی دیوار پر رکھا جاتا ہے (شرح)، سلہ۔ برجی وغیرہ کی حفاظت کے لئے روئی سے بھرا چمڑے کا تھیلا (شرح)، ہی، ۵ کھادر کے بنے ہوئے نوک دار بلّم۔ ۲ ہاتھیوں کو پیچھے ہنکانے کے لئے تین نوکوں والے انکس (شرح)۔ ۴ پنکھے کی شکل کی تھالی نما شئے (شرح)، ۵ ایک عصا۔ ۶ لمبا اور بھاری ڈنڈا (شرح)، ۷ (گرزدح) ۸ خار دار ڈنڈا (شرح)، ۱۱ برچھا۔ ۱۲ چمڑے کا تھیلا جس پر ڈنڈا مار کر آواز پیدا کی جاتی تھی (شرح)۔ ۱۳ قلعے کے مورچوں کو کھینچ کر ڈھانے کی مشین (شاید آس پھاٹم کے بعد ایک اور مشین کا نام بھی قیاس کرتا ہے، اٹ پاٹم، اکھیڑنے والی)۔ ۱۴ ایک بڑا کھم جس کی سطح پر بے شمار لوہے کے خار ہوتے تھے (شرح)۔ ۱۵ ترشول (شرح)۔ ۱۶ قرص یا تھالی (شرح)۔ ۱۷ چار ہاتھ لمبا دھات کا ہتھیار کردیے کے پتے کی شکل کا دستہ گائے کے تھن کی طرح کا ہوتا تھا (شرح)۔ ۱۸ ۲۴ انچ (انگل) لمبا دو دستوں والا ہتھیار (شرح)، ۱۹ لکڑی کا ڈنڈا ۴ یا ۵ ہاتھ لمبا (شرح)، ۲۰ تین نوکدار پھلوں والا ڈنڈا (شرح)، ۲۱ بھاری سرے کا ڈنڈا (شرح) (گرزدح)، ۲۲ مختلف طول کے بلّم (شرح)، ۲۳ تیر کی طرح کا نوکدار ۴، ۴ یا ۵ ہاتھ لمبا (شرح)، ۲۴ سوئر کے کان کی طرح کی دھار والا ڈنڈا (شرح)، ۲۵ دھات کا ڈنڈا جس کے دونوں سرے نکیلے ہوتے تھے اور بیچ میں سے پکڑ کر گھمایا جاتا تھا ۲۰، ۲۲، یا ۲۴ انچ تک لمبا (شرح)، ۲۶ ہاتھ سے پھینکا جانے والا تیر، نوک ۷، ۸ یا ۹ کرش لمبی۔ دس کمان دور تک جا سکنے والا (شرح)، ۲۷ پر اس کی طرح کا ہتھیار (شرح)، دھنون کہلاتا ہے (شرح)۔

دسینگ) کی بنی ہوئی کمانیں علی الترتیب، کارمک، کڈ نڈ، ڈرون اور دھنش
کہلاتی ہیں۔ کمانوں کی ڈوری موزواں ک ؟ سن، گاودھو (coix barbuta)
وینو ر بانس کا کھپرا) اور تانت کی بنتی ہیں۔ وینو، شار، شلاکا، ڈنڈاسن
اور ناراچہ مختلف طرح کے تیر ہیں۔ ان کے سوفار لوہے، ہڈی یا لکڑی
کے ایسے بنائے جائیں کہ کاٹیں بھی اور چیریں اور پھاڑیں بھی۔
نس ترمشٹ[۱]، پٹس[۲] منڈلاگر[۳] اس لیشتی[۳] تلواروں کی قسمیں ہیں تلواروں کے
قبضے گینڈے یا بھینسے کے سینگ یا ہاتھی دانت، یا لکڑی یا بانس کی جڑ سے
بنتے ہیں۔
پرشو[۵]، کٹھار[۶]، پٹس[۷]، کھنتر[۸]، کدال، چکر[۹] اور کند چھید نا[۱۰] استرے کی طرح تیز
ہتھیار ہیں، ینتر پاشان[۱۱]، گوشپن پاشان[۱۲]، مشٹی شان، روچنی (چکی کا پاٹ)
اور پتھر بھی ہتھیار ہیں۔
لوہ جالک[۱۳]، پٹہ[۱۴]، کوچ[۱۵] اور سوترک[۱۶] زرہ بکتر ہیں جو لوہے یا کھال سے
بنائے اور کھر اور گوہ یا گینڈے، یا جنگلی بھینسے یا ہاتھی یا گائے کے سینگ
سے جڑے جاتے ہیں۔

۱۔ مڑے ہوئے قبضے کی تلوار (شرح) جس کا اگلا حصہ کافی بڑا ہو (گیرولا)۔
۲۔ یہ سیدھی ہوتی ہے اور سرے پر ایک گول پتری (شرح)، جس کا اگلا حصہ
گولائی لئے ہو (گیرولا) ۳۔ یہ لمبی اور بڑی تیز ہوتی ہے (شرح)، ۴۔ ۴ ہاتھ لمبی
قوسی شکل کی سرو ہی (شرح) (گیرولا: پھرسا۵۔ انگریزی اٹلا "کٹھار" غالباً طباعت کی غلطی
ہے (ح) ۷۔ پرشو کی طرح مگر دونوں طرف سے ترشول نما (شرح) دو مکھی ترشول (گیرولا)
۸۔ شار (ح) ۱۰۔ اسے کرکچھ پڑھتا ہے۔ ایک طرح کی آری (شرح) ۸۔ تبر (شرح)
۹۔ گول تھالی disc (شرح) ۱۰۔ بڑا تبر (شرح) ۱۱۔ ایسے پتھر جو مشین سے پھینکے
جاسکیں (شرح) ۱۲۔ ایسے پتھر جو گوپھن سے پھینکے جاسکیں (شرح) ۱۳۔ ہاتھ سے
پھینکے جانے والے پتھر (شرح) ۱۴۔ دفاعی لبادہ جو سر سے لیکر پورے جسم اور
بازوؤں تک کو ڈھک لیتا ہے۔ شارح لفظ لوہا کو

اسی طرح خود (سر کے بچاؤ کے لئے)، کنٹھ تران (گردن کے بچاؤ کے لئے) کُرپاس (چھاتی کے بچاؤ کے لئے)، کنچکا (گھٹنوں تک آنے والا کوٹ) وار اوُن (ایڑیوں تک آنے والا) پٹہ (بغیر آستینوں کا کوٹ)، ناگودرِک (دستانے) بھی بچاؤ کے لئے ہوتے ہیں۔

وِیتی، چرم، ہستی کرن، تال مُلا، دھمنی کا، کواٹا، کِٹکا، اپرتی ہٹ اور وُلاہ کا نِتا جسمانی بچاؤ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

ہاتھیوں، رتھوں اور گھوڑوں کا ساز و سامان اور ان کو ہانکنے کے انکس وغیرہ بھی جنگی سامان سے متعلق اشیاء ہیں۔

ان کے علاوہ، دوسری کام کی اشیاء جو دشمن کو دھوکا دینے یا تباہ کرنے والی ہوں (جیسی کہ باب ۱۴ میں بیان کی گئی ہیں)، نیز کوئی نئی ایجاد جو ماہر کاریگروں نے کی ہو اسلحہ خانے میں رکھی جانی چاہیے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) چاروں مابعد الفاظ کے ساتھ لاحق سمجھتا ہے (شرح)، گیرولا ہم خیال (رح) آستینوں کا دفاعی لباس (شرح)۔ کوچہ میں تین حصے سر، سینہ اور بازوؤں کے لئے الگ الگ ہوتے ہیں۔ (شرح) سُوترک کمر اور کولہوں کے بچاؤ کے لئے۔

له شارح کے نزدیک ایک جھاڑی کی شاخوں سے بنی ہوئی پیٹی سے ایک چرمی زرہ (شرح)، سے جسم کے بچاؤ کی تختہ روک (شرح)، سے لکڑی کی ڈھال (شرح)۔

ھ نفیری (شرح)

لہ لکڑی کا تختہ (شرح)

ئہ چمڑے یا بانس کی کھپچیوں سے بنا ہوا دفاعی پہناوا (شرح)

ہ ہاتھیوں کو پیچھے ہٹانے کا آلہ (شرح)

ہ حسب سابق مگر اس کے ساتھ دھات کی پلیٹ بھی ہوتی ہے (شرح)

نگراں افسر ہتھیاروں کی مانگ اور ان کی رسد کو صحیح طور پر تحقیق کرے اور ان کے استعمال، ٹوٹ پھوٹ، گلنے خراب ہونے اور ضائع جانے کا بھی حساب رکھے۔

جزو ۱۹ : اوزان و آلاتِ پیمائش کا نگراں

متعلقہ افسر اوزان و آلاتِ پیمائش کو خود ساخت کرائے گا۔

۱۰ ماشے (ماش کے دانے) یا ۵ گنج کے بیج[1] = ایک سورن ماشہ

۱۶ سورن ماشہ = ایک سورن یا کرش

۴ کرش = ۱ پل

۸۸ سرسوں کے دانے = ۱ نقرئی ماشہ

۱۶ نقرئی ماشہ یا ۲۰ دانے نوں کے بیج = ایک دھرن ہیرا

۲۰ دانے چاول = ۱ دھرن ہیرا[2]

آدھا ماشہ، ایک ماشہ، دو ماشے، ۸ ماشے ایک سورن دو سورن،

۴ سورن، ۸ سورن، ۱۰ سورن، ۲۰ سورن، ۳۰ سورن، ۴۰ سورن اور ۱۰۰ سورن وزن کے مختلف پیمانے ہیں۔ دھرنوں کے بھی اسی طرح کے باٹ بنائے جائیں۔

باٹ لوہے یا پتھر کے ہوں جو مگدھ اور میکل سے آتا ہے! یا ایسی چیزوں کے جو نہ بھیگ کر سکڑینگی نہ گرمی سے پھیلینگی۔

چھ انگل لمبائی اور ایک پل وزن کے بیرم (ڈنڈی) سے شروع کر کے دس مختلف کانٹے بنائے جائیں جن کے بیرم کا وزن ایک ایک پل اور لمبائی آٹھ آٹھ انگل کے حساب سے بڑھائی جاتی رہے گی[3] اور ہر ایک کے ایک یا

---

[1] گنج کے بیج کا وزن تقریباً ۱/۲ اگرین [illegible]

[2] آدھا ہیرے کا ایک دھرن چاول کے ۱۰ دانوں کے برابر

[3] یعنی دوسری ڈنڈی ۱۴ انگل لمبی اور دو پل کے برابر وزن کی ہوگی۔ اور دسویں نزازو ۷۸ انگل اور دس پل وزن کی [illegible]

دونوں سروں پر ایک ایک پلڑا باندھیں۔ ایک اور بڑی ترازو جسے "سم ورت" کہتے ہیں، ۵۳ [1] پل اور ۷۲ انگل کی بنائی جائے گی۔ اس کے سرے پر ۵ پل کا پلڑا ہوگا۔ ڈنڈی کی اُفقی پوزیشن کا ایک کرش تولنے کی صورت میں (اس نقطے پر جہاں وہ ٹھیک ٹھیک اُفقی پوزیشن میں ہو) نشان لگا دیا جائے گا۔ اس نشان کے بائیں طرف بھی ایک پل، ۱۲، ۱۵، اور ۲۰ پل کے نشان ہوں گے۔ اس کے بعد دس سے لیکر سو تک دس دس پل کے نشان ہوں گے۔ "اکشس" [2] کے نقطے پر تانتری کا نشان بنا دیا جائے گا۔ [3]

اسی طرح ایک اور ترازو "پرمانی" بنائی جائے گی جس کا وزن سم ورتی سے دگنا اور لمبائی ۹۶ انگل ہوگی۔ اس کی ڈنڈی پر بھی اس کے اصل وزن کے [4] علاوہ ۲۰، ۵۰، ۱۰۰ اور اس سے آگے تک کے نشان کھود دیئے جائیں گے۔

۲۰ تُلا = ۱ ابھار [5]

۱۰ دھرن = ۱ پل [6]

۱۰۰ پل = آیمانی (راج کی آمدنی کا پیمانہ)

---

[1] اصل میں ۳۵ (پنچ تریشت) ہے، ۵۳ طباعت کی غلطی (رج)

[2] ۵ اور ۵ کے حاصل ضرب کے نشانات

[3] سوا سینکا کا نشان (شرح) گیرولا: لمبی لکیر (رح)۔

[4] ۱۰۰ کے پہلے نشان سے پیشتر، ۱ پل، ۲، ۳ وغیرہ کے نشان بھی ۱۰۰ تک بنائے جائیں گے (شرح) یہ ساری عبارت مبہم ہے۔ گیرولا نے اسے گول ترازو بتایا ہے (رح)

[5] ایک تُلا = ۱۰۰ پل (شرح)

[6] یہ پل جسے چندر پل بھی کہتے ہیں، عام پل سے ایک کرش زیادہ بتلاہے (شرح)

عام تول، ملازمین کی تول اور حرم کی تول (رواج کی تول سے) بتدریج پانچ پانچ پل کے حساب سے کم ہوتی جاتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک میں ایک پل رواج تول سے آدھ دھرن کم ہوتا ہے[۱]۔ بیرم کا وزن مذکورہ بالا ترازوں میں بتدریج وزن میں دو معمولی پلوں کے برابر کم ہوتا جاتا ہے اور لمبائی میں ۶ انگل کے برابر سکے[۲]۔

گوشت، دھاتوں، نمک اور جواہر کو چھوڑ کر، تمام دوسری اشیا کی تول میں راجہ کو مذکورۂ بالا پہلی دو تولوں سے ۵ پل زیادہ دیا جائے گا[۳] ایک لکڑی کی ترازو ۸ ہاتھ لمبی، تول کے نشانوں اور باٹوں کے ساتھ ایک چبوترے پر کھڑی کی جائے گی۔ مور کی طرح[۴]

۲۵ پل لکڑی کے ایندھن سے ایک پرستھ چاول پک سکتے ہیں اسی حساب سے دوسری مقداروں کا اندازہ کرلیں۔ یہ تھا اوزان اور میزانوں کا ذکر چنانچہ:

۲۰۰ پل ماش = ا دروں (آیمان، راج تول)

۱۸۷½ پل ماش " ا عومی دروں

۱۷۵ " " ا شاگرد پیشہ کا دروں

---

[۱] ۱۰ دھرن = ا پل آیمانی

۹½ " = ا پل عوامی تول

۹ " = ا پل سرکاری ملازمین کی تول

۸½ " = ا پل درنواس، شہزادوں وغیرہ کی تول (شرح)

[۲] آیمانی ۷۲، انچ لمبائی اور ۳۲ پل وزن؛ پبلک ۶۷، ۵۱؛ ملازمین ۶۰، ۴۹؛ حرم ۵۴، ۴۷۔

[۳] یعنی سم ورت اور پریمانی میزائین (شرح)[۴] دیکھیں باب دوم جزء ۵ داس کمار چرت جہاں ڈنڈی نے ارتھ شاستر کی اس عبارت اور بعض دوسرے نکات پر استہزا کیا ہے۔

۱۶ ۱/۲ 〃 〃 راج محل کا درون

آدھک پرستھ اور کڈمب، میں سے ہر ایک مذکورہ درون سے بقدر ۱/۴ کم ہوتا ہے۔[1]

۱۶ درون 〃 ار جاری

۲۰ درون 〃 ار کمبھ

۱۰ کمبھ 〃 ار وَہ

مکعب پیمائش کے پیمانے خشک اور مضبوط لکڑی کے ایسے بنائے جائیں کہ بھرنے پر اناج کی اوپری مخروطی تہ جو سانچے کے منہ پر ہو وہ کل مقدار[2] کے ۱/۴ کے برابر ہو یا سانچہ ایسا ہو کہ اس میں وہ ۱/۴ حصہ بھی سما جائے۔ سیال اشیاء بہر حال پیمانے یا سانچے کے منہ کے ساتھ ہموار سطح پر رہیں گی شراب، پھول، پھل، بھوسی، کوئلہ اور چونے کی قلعی تولتے وقت اُوپر کی مقدار (۱/۴) سے دگنی مقدار زیادہ دی جائے گی[3]۔

۱ ۱/۴ پن ایک درون کی قیمت ہے، تو

۳/۴ پن آڈھک، نصف کی قیمت

۷ ماشہ ایک پرستھ کی قیمت

۱ ماشہ ایک کڈمب کی قیمت

مماثل سیال مقداروں کی قیمت اُوپر دی ہوئی قیمتوں سے دگنی ہوگی۔

باٹوں کے ایک سیٹ کی قیمت ۲۰ پن۔ ترازوؤں کی قیمت ۱/۳ ۶ پن

---

[1] ایک آڈھک = ۱/۴ درون، ایک پرستھ = ۱/۴ آڈھک = ایک کڈمب = ۱/۴ پرستھ۔ [2] پیمانے ایسے بنائے جائیں کہ غلہ ان کے ڈھلنے پر ہموار رہے۔ [3] ان چیزوں کی پیمائش میں ۵ کڈمب کا ایک پرستھ ہوگا (شرح)

ترازوؤں کی قیمت ۶ ۳/۴ پن [1]

نگران افسر ۴ ماشہ باٹوں پر ٹھپّہ لگانے کی فیس لے گا۔ بغیر ٹھپّے کے باٹ استعمال کرنے پر ۲۷ ۱/۴ پن جرمانہ ہوگا۔ دوکاندار افسر متعلقہ کو ایک کاکنی یومیہ ٹھپہ لگانے کی فیس ادا کریں گے۔ گھی بیچنے والے (خریدار) کو ۳۲/۱ حصہ زیادہ بطور "تپت" و "باج" دینگے (یعنی سیّال ہونے کی بنا پر گھی کی مقدار میں کمی ہونے کی تلافی)۔ تیل بیچنے والے ۱/۶۴ زیادہ دینگے۔ (سیّال چیزوں کے بیوپاری ۱/۵۰ حصّہ برتن کے منہ پر سے بہ جانے یا تہ میں جم جانے کی تلافی کے طور پر زائد دیں گے)۔ کمبھ کے نصف، چوتھائی اور ۱/۸ وزن کے باٹ بھی بنائے جائیں۔ [2]

گھی کے ۸۴ کڈمب ایک وارک کے برابر مانے جاتے ہیں۔ ۶۴ کڈمب تیل کے ایک وارک کے برابر۔ وارک کا ایک چوتھائی گھاٹکا کہلاتا ہے خواہ تیل کا ہو یا گھی کا

جز ۲۰ : فاصلے، رقبے اور وقت کی پیمائش

۸ پرمانو (ایٹم) مساوی ہیں ایک ذرّے کے جو رتھ کے پہیّے سے اُڑے۔

۸ ذرّے = ایک لِکشا

۸ لکشا = ایک یُوکا (جوں کی کمر یا عام سائز کا جوں)

---

[1] یہ اس میزان کی قیمت ہے جو پہلے بیان کی گئی۔ وزن اور لمبائی میں اضافے کے تناسب سے دسویں ترازو کی قیمت ۱۱۴ پن ہوگی (شرح)

[2] اس جز میں بھی گیرولا نے متن کے الفاظ کو زیادہ پھیلا کر لکھا ہے جسے توضیح و تشریح کہا جائے گا، صرف ترجمہ نہیں (رح)

۸ر یوکا	=	ایک جَو
۸ر جو	=	ایک انگل (انگلش کا پنچ کا ۳/۴ یا ایک عام جسامت کے انسان کی بیچ کی انگلی کی بیچ کی پور کے جوڑ کے برابر)
۸ر انگل	=	ایک دھنُرگرہ
۸ر انگل	=	ایک دھنُرمُشٹی
۱۲ر انگل	=	۱ر وتاسی یا چھایا پورش(۱)
۱۴ر انگل	=	۱ر شمہ، شال، پریرا رَے یا پَد
۲ر وِتاستی	=	۱ر ارتنی یا اپرجاپتیہ ہاتھ
۲ر وِتاستی + ۱ر دھنُرگرہ		۱ر ہاتھ جو ترازوؤں، مکعب پیمانوں اور چراگاہوں کی پیمائش میں گنا جاتا ہے۔
۲ر وِتاستی + ایک دھنُرمُشٹی		ایک کِشکُو یا ایک کمس
۱ر دھنُرمُشٹی + ۲۴ انگل		ایک کِشکُو آراکشوں اور لوہاروں کی اصطلاح میں، نیز فوج چھاؤنی، قلعہ یا محلات کی تعمیر کے سلسلے میں۔
۵۴ر انگل		ایک ہاتھ۔ عمارتی لکڑی کے جنگلات کی پیمائش کے لئے۔
۸۴ر "		ایک ویام، رسّوں یا کھدائی کی گہرائی کو ناپنے کے لئے انسان کے قد کے حساب سے۔
۴ر ارتنی		ایک ڈنڈا، ایک دھنُش (کمان)، ایک نالکا اور ایک پورُش(۱)

(۱) ۴ اصطلاحی نام دیئے گئے ہیں (تشریح) چھایا پورش، پورش سے مختلف ہے جس سے مراد انسان کا اوسط قد ہے: ۹۶ × ۳/۴ × ۱/۱۲ = ۱،۶ انگلش فیٹ (باقی آگے)

۱۰۸ انگل	:	ایک گارھ پتیہ دھُنش (بڑھیوں کا پیمانہ) سڑکوں اور قلعوں کو دیواروں کی پیمائش کے لئے مقرر ہے۔
ایضاً	:	ایک پورُش، قربان گاہوں کے بنانے میں پیمائش کے لئے۔
۲ کِسّ یا ۱۹۲ انگل		ایک ڈنڈا، برہمنوں کو دان کی جانے والی زمین کی پیمائش کے لئے ہے [1]۔
۱۰ ڈنڈے		ایک رجّو [2]
۲ رجّو		ایک پری دیش (مربع پیمائش کی ناپ)
۳ رجّو		نِورتن (مربع پیمائش) [3]
۳ رجّو × ۲ ڈنڈے صرف ایک جانب		ایک باہو (بانسہ)
۱۰۰۰ ڈنڈے [4]		ایک گورُت (گائے کی آواز کی پہنچ)
۴ گورُت		۱ یوجنا [5]

یہ عمودی اور مربع پیمائش کے پیمانے ہیں۔

اب وقت کی پیمائش کو لیجئے۔

وقت کی تقسیم اس طرح ہے ترُٹِ، لاوا، نمیش، کاشٹھا، کلا، نالکا، مُہورت، چاشت، سہ پہر، دن رات، پکش، مہینہ، رُت، اَین، اعتدالین، سَم وَتسر (سال) اور یُگ۔

دوسرے لفظ کے معنی ۱۲ انگل کا سایہ جو ۱۲ انگل کی دھوپ گھڑی سے پڑے۔ پورش ۱۰۸ انگل کے معنی میں بھی آتا ہے۔ [1] پجاریوں وغیرہ کو دی جانے والی یا سرکاری عمال کو جو خیراتی کاموں پر مامور ہوں۔ [2] ڈنڈا چار ہاتھ کا ہوتا ہے۔ [3] مربع ناپنے کے لیے مستعمل (شرح)۔ [4] شارح کے خیال میں دو ہزار دھُنش = ایک گورُت جس کے معنی ہیں ایک کروش (شرح)۔ [5] ۹۶ انگل کی عام دھنش کے حساب سے ایک گورُت یا کروش ساڑھے (باقی آگے)

۲	ترٹ	ایک لَو
۲	لو	ایک نمیش
۵	نمیش	ایک کاشٹھا
۳۰	کاشٹھا	ایک کلا
۴۰	کلا	ایک نالکا، یا وہ مدت جس میں ایک آڈھک پانی ایک برتن میں سے نکلے جس کا چھید ایک چار انگل کے تار کے برابر لمبا اور ۴ ماشے سونے سے بنا ہو۔
۱۲	نالکا	ایک مہورت
۱۵	مہورت	ایک، دن یا ایک رات

ایسے دن رات چیت اور کوار کے مہینے میں پڑتے ہیں۔ پھر چھ مہینہ بعد یہ تین مہورت تک بقدر گھٹتا ہے۔ جب سائے کی لمبائی آٹھ پرش ۹۶ انگل[2] ہو تو اسے دن کا ۱/۱۲ حصہ بیں گے ۶ پرش (۷۲ انگل) ہو تو ۱/۱۰ ؛ ۴ پرش ہو تو ۱/۸؛ ۱/۶ انگل ہو تو ۱/۶ ؛ ۴ انگل ہو تو ۱/۴۔ اور سایہ بالکل غائب ہو تو آدھا دن جب دن ڈھلے تو وہی صورت الٹی ہو جائے گی۔ صرف اساڑھ کے مہینے میں کوئی سایہ نصف النہار پر نہیں نظر آتا۔ اس کے بعد ساون سے لے کر چھ

(۴ × ۳ × ۱۲ ÷ ۳ × ۱۰۰۰ × ۹۶) : ۲۰۰۰ گز کے اور ایک یوجن ۲۰۰۰ × ۴ گز ۵/۹ ۴ برطانوی میل یا ۱/۲ ۴ عام میل دیکھیں جرنل آف رائل ایشیاٹک سوسائٹی ۱۹۱۲ء صفحات ۲۳۴۔۲۳۷۔

عبارت گنجلک ہے۔ گیبرولا نے وضاحت سے لکھا ہے کہ اس کے بعد چھ ماہ تک دن گھٹتا اور رات بڑھتی ہے۔ دوسرے چھ ماہ تک اس کے برعکس۔ (رح) [2] گیبرولا: دھوپ گھڑی کی چھایا ۹۶ انگل لمبی ہو تو دن کا اٹھارواں حصہ ۷۲ انگل ہو تو چودھواں حصہ ۴۸ انگل ہو تو آٹھواں حصہ ۲۴ انگل ہو تو چھٹا حصہ (رح)

مہینے تک سایہ بتدریج دو انگل تک بڑھتا ہے، اور اگلے چھ ماہ تک دو انگل گھٹتا ہے۔

پندرہ دن رات کا ایک پکش ہوتا ہے روشن چاند راتوں کے پکش کو شُکل اور گھٹتے چاند کے پندرہ راتوں کو بہُل کہتے ہیں۔ دو پکشوں کا ایک مہینہ تیس دن رات مل کر ایک عملی مہینہ بناتے ہیں۔ اسی تیس دن رات کے ساتھ آدھا دن اور جوڑ دو تو شمسی مہینہ بن جائے گا۔ انہی تیس میں سے آدھا دن گھٹا دو تو ایک قمری مہینہ بنے گا۔ ستائیس دن اور رات مل کر ایک ساوی مہینہ بنتا ہے۔ بتیس مہینوں میں ایک مرتبہ مل ماس[ا] یا ادھری مہینہ آتا ہے جسے قمری سال میں بڑھا کر اسے شمسی سال کے ساتھ ہم آہنگ کر دیتے ہیں۔ ۳۵ سال میں ایک اور مل ماس آتا ہے جو گھوڑوں[ب] کے سائیسوں کا مہینہ کہلاتا ہے۔ چالیس مہینوں میں ایک مرتبہ ایک ایسا ہی ملماس فیلبانوں کے لئے آتا ہے۔

(ا) یہ جملہ مبہم ہے اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ۳۲ دن اور رات ایک مل ماس بناتے ہیں۔ شارح نے اسے نظر انداز کیا ہے۔ ڈاکٹر جے ایس فلیٹ لکھتے ہیں میں اس خیال پر قائم ہوں کہ مل ماس دراصل مل ماس ہے اور عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ پہلوانوں کو ۳۰ دن کیلئے نوکر رکھا جاتا تھا، گھوڑا گاڑیوں کا مہینہ ۳۵ دن کا شمار ہوتا تھا اور فیل گاڑیوں کا ۴۰ دن کا، زیگرولا نے بھی یہی معنی لئے ہیں جو فلیٹ نے لئے۔ (ح)

(ب) ... زیگرولا کی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ گھوڑوں کے لئے گھاس لاتے ہیں (ح)۔ ۴۰ دن اور رات کا حساب فیلبانوں کے لئے تھا (یعنی تنخواہ کی ادائیگی کے لئے) (شرح)

لفظ چالیس کا مطلب شارحین نے ۴۰ دن رات لیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں عبارت کا حوالہ ۳۲ یا ۳۵ مہینوں کے بعد ایک مہینے کے اضافے کی طرف ہے اس سلسلے میں دیکھیں میرا ویدک کیلنڈر (مطبوعہ انڈین اینٹی کیری ۱۹۱۲ء) (ش ش)

دو مہینہ کی ایک رُت۔ ساون اور بھادوں برسات کے مہینے ہیں۔ اسوج اور کاتک خزاں کے؛ اگھن، پوس جاڑوں کے؛ ماگھ، پھاگن "شبنمی" (خوشگوار خنکی کے) مہینے ہیں، چیت بیساکھ بہار کے، جیٹھ اساڑھ گرمی کے۔ ماگھ پھاگن سے آگے، گرما کا اور برسات سے آگے سرما کا اعتدالِ استوائی سے گریز شروع ہوتا ہے۔ دو اعتدالین سے مل کر ایک سال اور پانچ سال مل کر ایک یُگ بناتے ہیں

* سورج ہر روز دن میں سے ۱/۶۰ کم کر دیتا ہے۔ اس طرح دو مہینوں میں پورا ایک دن کم ہو جاتا ہے۔ اس طرح چاند بھی ہر روز ۱/۲ دن کے برابر پیچھے رہ جاتا ہے۔ چنانچہ ہر تیسرے سال وہ (سورج اور چاند) ایک ایک زائد مہینہ پیدا کر دیتے ہیں۔ پہلا گرمی میں پڑتا ہے، دوسرا پانچ سال کے اختتام پر۔

جزو ۲۱: چنگی کا منتظم

چنگی کا منتظم افسر شہر کے صدر دروازے کے قریب ایک چنگی گھر اور اس کا جھنڈا کھڑا کرے گا جس کا رخ شمال یا مشرق کی طرف ہونا چاہیئے۔ چار پانچ افسر یہ لکھنے پر مامور ہوں گے کہ بیوپاری کون ہیں کہاں سے آتے ہیں کیا مال لائے ہیں اور مال پر کس جگہ پہلے پہل مُہر لگائی گئی۔ جن کے مال پر مہر نہ ہوگی وہ دگنا ٹیکس دیں گے۔ جعلی مہر کے لئے ٹیکس سے آٹھ گنا جرمانہ۔ اگر نشان مٹا دیا گیا ہو تو بیوپاری کو گھاٹکا ستھان[1] میں کھڑا رکھا جائے۔ اگر ایک مال کا

---

[1] آوارہ گرد لوگوں کو بند رکھنے کی جگہ؛ یا وہ ایک پورے دن کے لئے چنگی خانے میں گزاریں رہیں - دیگر ولا: جہاں دوسرے لوگ انہیں دیکھ سکیں۔ (ح م)

نشان دوسرے پر لگایا جائے یا ایک مال کی جگہ دوسرے مال کا نام بتایا جائے تو بیوپاری ہر بوجھ پر ۵۰ پن جرمانہ دے گا۔

مال چنگی خانے کے جھنڈے کے پاس رکھ کر بیوپاری اس کی مقدار اور قیمت بتائیں گے اور تین بار آواز لگائیں گے کہ "اس مال کو اس قیمت پر کون خریدنا ہے؟" اور جو بولی دے اس کے ہاتھ فروخت کر دیں گے۔ اگر خریدار (زیادہ) بولی لگائیں تو زائد قیمت اور چنگی سرکاری خزانے میں داخل ہو گی۔ اگر چنگی کے ڈر سے مال کی قیمت یا مقدار گھٹا دی جائے تو جو فرق ہو گا وہ بھی چنگی کے ساتھ سرکار کے خزانے میں جائے گا، یا بیوپاری سے آٹھ گنا زیادہ چنگی وصول کی جائے گی۔ یہی جرمانہ اس صورت میں بھی ہو گا کہ اصل مال کو گھٹیا مال کے نیچے چھپا دیا جائے۔

اگر بولی بولنے والوں کو باز رکھنے کی غرض سے مال کی قیمت بڑھا کر بتائی جائے، تو سرکار میں زائد قیمت اور دگنا ٹیکس جمع ہو گا۔ اگر نگراں افسر مال کو چھپائے تو اسے بھی اتنی ہی سزا دی جائے۔

لہٰذا مال اس صورت میں قابلِ فروخت ہو گا کہ پہلے اسے ٹھیک ٹھیک تولا ناپا یا گن لیا جائے۔ کم قیمت اشیاء اور ان اشیاء پر جن پر چنگی معاف ہے چنگی کی ادائیگی کا فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا جائے گا۔ جو بیوپاری چنگی کے جھنڈے سے چنگی دیئے بغیر آگے بڑھ جائیں ان پر واجب چنگی سے آٹھ گنا وصول کیا جائے گا۔ جو لوگ شہر میں آئیں یا شہر سے جائیں انہیں اطمینان کر لینا چاہیے (کہ جو مال سڑک پر جا رہا ہے اس پر چنگی ادا کر دی گئی ہے یا نہیں)۔

جو اشیاء شادی کے سلسلے میں جا رہی ہوں یا دلہن کے جہیز میں جا رہی ہوں یا تحفے میں لے جائی جا رہی ہوں یا مذہبی رسوم یا زچگی یا پوجا یا مونڈن یا جنیو پہنانے کی رسم یا گئودان یا کسی اور مذہبی رسم کے لئے ہوں تو اس پر چنگی معاف ہو گی جو جھوٹ بولیں انہیں چوروں کی سزا دی جائے۔

جو چوری سے مال نکال لے جانا چاہیں یا مال کا کچھ حصہ بغیر ٹیکس کے نکالنے کی کوشش کریں، ان کا وہ مال جسے چھپا کر لے جا رہے تھے ضبط ہو جائیگا اور اسی کے برابر جرمانہ بھرنا ہوگا۔ جو گائے کے گوبر کی قسم اٹھا کر مال چوری سے لے جائے اسے انتہائی سزا دی جائے۔ جب کوئی ایسا سامان درآمد کرے جو ممنوع ہے، جیسے ہتھیار، زرہ بکتر، دھاتیں، رتھیں، جواہر غلہ اور مویشی، اُسے وہ سزا دی جائے جو ایک اور مقام پر تجویز کی گئی ہے علاوہ ازیں مال ضبط کیا جائے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز بیچنے کے لئے لائی جاری تھی تو اسے قلعے یا فصیل سے باہر بہت دور لے جا کر بلا چنگی فروخت کیا جائے۔

سرحدوں کا محافظ افسر سوا پن سڑک کا ٹیکس ہر اس مال پر وصول کریگا جو سڑک پر سے لے جایا جائے۔ ایک نعل لگے جانور پر ایک پن، مویشیوں پر آدھ پن فی راس اور چھوٹے چوپائے پر ¼ پن فی راس۔ وہ مال کی کھیپ پر بھی ایک ماشہ وصول کرے گا۔ وہ بیوپاریوں کے اس نقصان کا بھی ذمہ دار ہوگا جو اس کی حدودِ کالہ کے اندر اٹھانا پڑے۔

بیرونی اشیاء کو اچھی طرح جانچنے کے بعد کہ وہ اعلیٰ قسم کی ہیں یا ادنیٰ ان پر اپنی مہر لگا دے گا اور انہیں چنگی کے متعلقہ افسر کے پاس بھیج دے گا۔

یا وہ راجہ کی طرف ایک مخبر کو بیوپاری کے بھیس میں مال کی قسم اور مقدار سے آگاہ کرنے کے لئے روانہ کرے گا[1] یہ اطلاع پا لینے کے بعد راجہ افسر چنگی کو حقیقت سے آگاہ کرے گا تا کہ اسے معلوم ہو کہ راجہ کتنا باخبر ہے۔ افسر چنگی بیوپاریوں کو بتائے کہ فلاں فلاں مال آیا ہے اور چھپ نہیں سکتا، کیونکہ راجہ ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

---

[1] کیونکہ راجہ ایسے مال کے اکثر خریدار ہوتے تھے۔

ادنیٰ مال کے چھپانے پر ۸ گنا جرمانہ لگایا جائے اور بڑھیا مال تمام کا تمام ضبط کر لیا جائے۔

* جو کچھ ملک کے لئے نقصان دہ یا بیکار ہو وہ نہ آنے دیا جائے، اور جو بیش قیمت ہو وہ ضرور آئے۔ نیز ایسے بیج جو آسانی سے نہ ملتے ہوں ان پر کوئی چنگی نہ لگائی جائے۔

جزو ۲۲ : چنگی کے نرخنامے کا تعین

ملک کے مختلف حصوں یا بیرونی ممالک سے آنے والے یا ان کو بھیجے جانے والے مال پر چنگی لگے گی۔ درآمد کی جانے والی اشیاء پر انکی قیمت کا ۱/۵ چنگی کے طور پر لیا جائے گا۔ لیکن پھولوں، پھلوں، سبزیوں، زمین کے نیچے اگنے والی ترکاریوں، ریکیہ (؟)، بیجوں، سوکھی مچھلی اور سوکھے گوشت پر چنگی کا افسر ۱/۶ وصول کرے گا۔ جہاں تک سیپ، ہیروں، جواہر، موتیوں، مونگوں اور مالاؤں کا تعلق ہے ماہرین جو ان چیزوں کی شناخت رکھتے ہونگے وہ وقت، قیمت نفاست کا خیال کرتے ہوئے مناسب چنگی طے کریں گے۔

ریشوں سے بنے یا سوتی کپڑے، ریشم، زرہ بکتر، سنکھیا کا سلفورٹ (زہرتال)، یا سرخ سنکھیا، سیندور، دھاتوں اور رنگسازی کے اجزا، صندل بھورا صندل، مسالے، خمیر، لباس، شراب، ہاتھی دانت، کھالیں، ریشوں یا سوت سے بنائے جانے والے کپڑوں کا خام مال، قالین، پردے اور کرموں سے حاصل ہونے والی پیداوار، اون اور دوسری پیداوار جو بھیڑ بکریوں سے حاصل ہوتی ہے ان سب پر ۱/۱۰ یا ۱/۱۵ ڈیوٹی لگے گی۔

لباس کے علاوہ (کپڑوں)، چوپایوں، دوپایوں (دو پائے جانوروں) دھاگوں عطریات، برتنوں، غلے، تیل، شکر، نمک، عرقیات، بھونے چاول وغیرہ پر ۱/۲۰

۱/۵ شہر کے دروازے میں داخلے کا ٹیکس چنگی کا ۱/۵ ہوگا۔ بعض صورتوں میں معاف بھی کیا جاسکتا ہے۔ اجناس وہاں سے فروخت نہیں کی جائیں گی جہاں اُگائی گئیں یا تیار ہوئیں۔ اگر کوئی شے براہ راست کانوں پر خریدی گئی تو ۶۰۰ پن جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ اگر ترکاریاں، سبزیاں بگیا سے خریدی گئیں تو ۳/۴ ۵۱ پن جرمانہ۔ اگر کسی قسم کی نباتات یا غلہ کھیت سے خرید آگیا تو ۲۵ پن جرمانہ۔ زرعی پیداوار پر (مستقل) جرمانہ ۱ پن یا ۱/۲ ۱ پن [1]

* لہٰذا دیس یا طبقے، فرقے کے رواج پر نظر رکھتے ہوئے تازہ یا پرانی اشیاء پر چنگی لگائی جائے گی، اور جرمانے جرم کی نوعیت کی مناسبت سے عائد کئے جائیں گے۔

جزو ۲۳ : پارچہ بافی کا منتظم

پارچہ بافی کا منتظم کارداں افراد کو سوت اور رسی اور کپڑوں ولباد[1] کی تیاری پر لگائے گا۔ بیوائیں، اپاہج عورتیں، لڑکیاں، سنیاسنیں پرہیزگار عورتیں، سزا یافتہ عورتیں جو جرمانے کے بدلے کام کرنے کی پابند ہوں، رنڈیوں کی نائیکائیں[2] محل کی بوڑھی ملازمائیں، دیوداسیاں جنہوں نے مندر جانا چھوڑ دیا ہو، وہ اُون کاتنے اور ریشوں، کپاس، سوت کے لچھے، سن اور ریشے صاف کرنے پر مامور کی جائیں۔ اُجرت کام کی مقدار، مہارت اور صفائی کے لحاظ سے دی جائے۔ جو زیادہ مقدار تیار کریں انہیں تیل، آنولہ، اُبٹن دیا جائے[3] وہ چھٹی کے دن بھی کام کریں جس کا خاص صلہ

---

[1] اس سے پہلے جو جرمانے مذکور ہوئے وہ ہنگامی اور وقتی تھے۔ اس کے بعد مستقل ہیں جو زرعی پیداوار پر بہرصورت لگائے جائیں گے خواہ جرم ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ ایک ۱/۲ خریدار کو ایک پن بیچنے والے کو دینا ہوگا (شرح)

[1] گیر دلا۔ ہندو مکتر (ح)، [2] گیر دلا۔ رنڈیوں کی خالائیں (ح)

[3] تاکہ ہمہ اور آنکھوں میں تازگی رہے۔ اور دوسروں کو بھی اچھا کام کرنے کی ترغیب ہو

دیا جائے اگر دیئے ہوئے مال کے مقابلے میں کاتا ہوا سوت کم نکلے تو اجرت کاٹ لی جائے۔

بنائی کا کام وہ لوگ کریں گے جو مقررہ وقت میں مقررہ مقدار مقررہ اجرت پر تیار کرنے کے اہل ہوں منتظم افسر ان کے ساتھ برابر شریک رہیگا جو ریشے، ریشم، اون سے کپڑا یا پوشاکیں بنائیں یا باریک سوتی کپڑا تیار کریں، ان کی ہمت افزائی کے لئے خوشبویات، پھولوں کی مالائیں یا دوسری اشیاء خصوصی انعامات کے طور پر دی جائیں۔

مختلف طرح کے لباس، کمبل، پردے بھی تیار کرائے جائیں گے اور جو لوگ یہ کام جانتے ہوں ان سے زرہ بکتر بھی بنوائے جائیں۔

جو عورتیں گھر سے باہر نہیں نکلتیں یا جن کے شوہر پردیس گئے ہوئے ہوں اور اپاہج عورتیں یا لڑکیاں جو گزارے کے لئے کام کرنے پر مجبور ہوں انہیں (کارخانے کی ملازم) ماماؤں کے ذریعے کام بھیجا جائے۔ جو عورتیں کارخانے میں خود آسکتی ہوں، انہیں علی الصباح تیار کردہ کام کے بدلے دام حوالے کر دیئے جائیں۔ (کارخانے میں) اتنی ہی روشنی رہے جتنی دھاگوں کو جانچنے کے لئے ضروری ہو۔ اگر منتظم افسر عورتوں کے چہروں کو تاکے اور کام کے علاوہ ان سے کوئی اور بات کرے تو اسے ابتدائی درجے کی سزا دی جائے۔ اجرت کی ادائیگی میں تاخیر پر درمیانے درجے کی سزا۔ اور اگر کام پورا ہوئے بغیر اجرت دی جائے تب بھی اتنی ہی سزا۔

جو عورت اجرت وصول کر کے بھی کام پورا نہ کرے اس کا انگوٹھا کاٹ دیا جائے۔ جو مال غائب کریں، چوری کریں یا مال لے کر چلتی بنیں ان کو بھی یہی سزا دی جائے گی۔ کپڑا بننے والے جو مجرم ثابت ہوں ان کی اجرت میں سے جرم کی نوعیت کے مطابق جرمانہ وضع کیا جائے۔ متعلقہ افسر ان لوگوں کے ساتھ

---

[1] تاکہ چوری کے طریقوں کو بھانپ سکے۔ (شرح)

خاص طور پر شامل رہے جو زرہ بکتر اور رسّے تیار کرنے پر مامور ہوں اور تسمے ڈوریاں وغیرہ بھی تیار کرائے۔[1]

جز و ۲۴: زراعت کا نگران

زراعت کا منتظم یا تو خود زراعت کا علم رکھتا ہو۔ کھیتوں، جھاڑیوں درختوں کے اُگانے سے واقف ہو یا کام جاننے والے عملے کی مدد سے، وقت پر ہر طرح کے بیج غلہ، پھول، پھل، سبزیاں ترکاریاں، پابلکا (؟)، ریشے دار پودے اور کپاس اُگانے کے لئے حاصل کرے گا۔ وہ داسوں، مزدوروں، قیدیوں کو سرکاری زمین پر بوائی کے لئے لگائے گا جن پر کئی بار اچھی طرح سے ہل چلایا گیا ہو گا۔

ان لوگوں کے کام میں ہلوں اور دوسری ضروری اشیاء یا بیلوں کے نہ ہونے سے کوئی خلل نہیں پڑنا چاہیئے۔ اور وقت پر لوہاروں، بڑھیئوں، نالی کھودنے والوں رسّہ بنانے والوں، سانپ پکڑنے والے پیروں کے موجود ہونے میں بھی کوئی تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ ان لوگوں میں سے جو کوئی نقصان کرے وہ اپنی اجرت میں سے بھرے۔ صحرائی علاقوں میں بارش کی مقدار ۱۶ درون ہے۔[2] سیراب علاقوں میں اس سے ڈیوڑھی ہوتی ہے۔ جو علاقے کھیتی باڑی کے لئے زیادہ موزوں ہیں وہاں ان میں سے اشمکس دیس میں ۱۳½ درون، اونتی میں ۲۳ درون اور مشرقی دیسوں، ہمالیہ کی ترائی وغیرہ میں بھرپور اور ان علاقوں میں بھی جہاں نہروں کے ذریعے کاشت ہوتی ہے کوئی کمی نہیں۔

---

[1] گیرولا، ان کا لوہاروں، بڑھیئوں وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے بظاہر انگریزی ترجمے میں مفہوم درست سمجھا گیا ہے۔ (ر ح)

[2] گیرولا: بارش کی مقدار ناپنے کیلئے ایک ہاتھ منہ والے کنڈ میں اگر ۱۶ درون پانی بھر جائے (ر ح)

اگر مطلوبہ بارش کی مقدار کا ایک تہائی برسات کے شروع اور آخر میں پڑے اور دو تہائی درمیانی عرصے میں تو اسے متوازن کہیں گے۔ بارش کی بابت پیشگوئی مشتری سیارے کے مقام، رفتار اور حلول کو دیکھ کر کی جاسکتی ہے، نیز زہرہ کے طلوع وغروب اور سورج کے چہرے کو دیکھکر کہ وہ حسب معمول ہے یا معمول کے خلاف، سورج کو دیکھ کر پھوٹنے والے بیجوں کی بات جانا جاسکتا ہے، مشتری (کے مقام) سے دانوں کے بننے کی بابت اور زہرہ کی حرکت سے بارش کی بابت۔

سات دن مسلسل برسنے والے بادل تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اسّی ایسے جو پھوار برساتے ہیں، ساٹھ ایسے جو دھوپ کے ساتھ ساتھ برستے ہیں۔ جہاں بارش ہوا کے جھکڑ اور دھوپ کے بغیر ہو اور تین بار ہل سے چلانا ممکن ہو، وہاں عمدہ فصل یقینی ہوتی ہے۔

زراعت کا منتظم بوائی کے وقت خیال رکھے گا کہ کونسے بیجوں کے لئے کم اور کونسے بیجوں کے لئے زیادہ پانی درکار ہے اور بارش کی مقدار کو مدِ نظر رکھ کر کاشت کرائے گا۔

شالی چاول، ورہی چاول، کودوں، تِل، دارک (؟) اور لوبیا برسات کے شروع میں بوئے جائیں گے۔ مونگ، ماش اور سیبیا (؟) بیچ کے عرصے میں کسم ہمور۔ السی اور رائی سب سے آخر۔ یا پھر جیسا موسم دیکھیں ویسے بیج بوئیں جو کھیت (آدمیوں کی کمی کے سبب) بوئے نہ جاسکیں وہ آدھے سانجھے

؎ انگلش: pregnancy - گیرولا: گربھادھان یعنی ماگھ وغیرہ چھ مہینوں میں کہرا، بارش بادل وغیرہ دیکھے جائیں۔ گیرولا تین دن مسلسل پوری عبارت گیرولا کے ہندی ترجمے میں مختلف مفہوم رکھتی ہے۔ لگاتار سات دن میں تین بار بارش بہترین ہے۔ ساری برسات میں اسّی بار بوندوں کی بارش (پھوار؟) بھی اچھی ہے اگر ساٹھ بار دھوپ کھل کر پھر بار بار بارش ہوتی رہے تو وہ بارش نہایت عمدہ کہی جاتی ہے (ح)

پر دستکاروں کو دے دیئے جائیں جو انہیں کاشت کرنے پر تیار ہوں۔ یا جو لوگ محنت کرتے ہوں انہیں ۱/۴ یا ۱/۵ بٹائی پر دے دیئے جائیں۔ یا وہ جتنا بھی سرکار کو دے سکیں اتنا لیا جائے اور بے جا سختی نہ کی جائے۔ جو ہاتھ سے بجائی کرتے ہوں ان سے ۱/۵ پانی کا ٹیکس لیا جائے۔ اور اگر کاندھے پر پانی لے جاتے ہوں تو ۱/۴ یا رہٹ سے کھینچتے ہوں تو ۱/۳، دریا جھیل تالاب یا کنوئیں سے پانی کھینچتے ہوں تو پیداوار کا ۱/۳ یا ۱/۴ حصہ۔

منتظم زراعت سرمائی اور گرمائی فصلیں آدمیوں اور پانی کی فراہمی کو مدنظر رکھ کر بوائے گا۔ چاول وغیرہ کی فصلیں زیادہ منافع بخش ہیں۔ سبزیاں ترکاریاں دوسرے درجے پر ہیں۔ گنّا سب سے کمتر ہے۔ یعنی اس کی کاشت مشکل ہے۔ اس میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور کٹائی کے لئے بھی زیادہ آدمی اور زیادہ خرچ درکار ہوتا ہے۔

ایسی زمین جہاں پانی کی موجیں آکر ٹکراتی ہوں (یعنی دریاؤں کے کنارے) وہ کدو کی قسم کی ترکاریوں کے لئے موزوں ہے جو اکثر زیر آب رہتی ہو وہ مرچ، انگور اور گنے کے لئے کنوئیں کے پاس کی زمین سبزی ترکاری کے لئے نشیبی زمین ہری فصلوں کے لئے[1] اور دو کھیتوں کے درمیان کی پٹی خوشبودار پھولوں، جڑی بوٹیوں، اودمنی نا سا لا (؟) ہیرا (؟)، برا کا د (؟) اور لاکھ کے درخت کی کاشت کے لئے دواؤں میں کام آنے والی جڑی بوٹیاں گملوں میں بھی بوئی جا سکتی ہیں۔

غلّے کے بیجوں کو سات راتوں تک کہر کی نمی اور گرمی پہنچنی چاہیئے۔ ماش وغیرہ کے بیج بھی اس طرح تین دن تک رہنے دیئے جائیں۔ گنے کے بیج کٹے ہوئے سرے پر شہد، گھی سور کی چربی اور گائے کے گوبر سے لیپ دیئے جائیں۔ زمین کے نیچے لگنے والی ترکاریوں کے بیج شہد

---

[1] جھیلوں کی گیلی تہ (شرب)

اور گھی سے کپاس کے بیج گائے کے گوبر سے درختوں کے تھانولوں میں مناسب وقت پر جلی ہوئی ہڈیوں اور گوبر کی کھاد دی جائے۔ جب بیج پھوٹ آئیں تو انہیں چھوٹی مچھلیوں کی کھاد دی جائے اور سنوہی [illegible] antiquorum کے دودھ سے سینچا جائے۔ جہاں بنولے کے تیل اور سانپ کی کینچلی کی دھونی دی جائے وہاں سانپ نہیں ٹھہرتے۔

بجائی کے وقت سب سے پہلے مٹھی بھر بیج ایک سونے کے پترے کے ساتھ پانی میں دھو کر سب سے پہلے بوئیں اور یہ منتر پڑھیں:

پرجاپتیے کاشیہ پلیے دیوایے نمہ سدا
سِیامے رِدھیتام دیوی بیجیشُ پرح دھنیگشُ چرح
ہ پرجاپتی اور دھرتی ماں[x] پر ہم رہیں نت قربان[۱]
نیک اُپجائیں کھیت ہرے اور بھرے رہیں کھلیان (ح)

کھیتی کے رکھوالے، مالی، گابول، داسوں اور مزدوروں کے لیے جنس وغیرہ مہیا کی جائے گی اور اس کی مقدار کام کی مقدار کے لحاظ سے مقرر کی جائے گی۔

وید پڑھے ہوئے ریاضت کرنے والے کھیتوں سے پھول، پھل دیوتاؤں کی عبادت کے لئے لے جا سکتے ہیں اور چاول اور جو بھی آگرینا کرنے کے لئے (ایک پوجا جو کٹائی کے وقت کی جاتی ہے)[۲] اور وہ لوگ جن کا گزران کھیتوں کے دانے چننے پر ہے جہاں سے فصل اٹھائی جا چکی ہو دانے چن کر لے جا سکتے ہیں۔

---

[۱] انگریزی ترجمے میں "دیوتا پرجاپتی کاشیہ پا" کو پکارا گیا ہے سنسکرت لغات نے کاشیہ پی" دیا ہے اور معنی دھرتی لکھے ہیں یا روح ارض کہہ سکتے ہیں۔ ہندی ترجمے میں "پرجاپتی سوریہ پتر" کے ساتھ میگھ کو بھی پکارا گیا ہے جو اصل متن میں نہیں اردو میں "تم پہ سدا نمسکار" کی جگہ "ہم رہیں نت قربان" موزوں ہو گیا ہے "بیتاش" کے معنی ہل چلا ہوا کھیت۔ چرح = میز بھی (ح)

* غلہ اور دوسری فصلیں پکتے ہی اٹھالی جائیں گی۔ کوئی عقلمند آدمی کھیت میں کچھ باقی نہیں رہنے دے گا۔ حتیٰ کہ چوکر بھی نہیں چھوڑے گا۔ فصل کٹنے کے بعد اونچے انباروں یا کھلیانوں کی شکل میں رکھی جائے گی۔ عز من برابر برابر نہ ہوں اور ان کی چوٹی نیچی نہ رہے۔ مختلف فصلوں کے گاہنے کی جگہیں پاس پاس رہیں گی۔ کام کرنے والوں کے پاس آگ نہ رہے مگر پانی کا کافی ذخیرہ موجود رہنا چاہیئے۔

جزو ۲۵: آب کاری کا نگراں

شراب سازی کا ہنر جاننے والوں سے کام لے کر آب کاری کا نگراں افسر قلعوں اور مضافات کے علاوہ چھاؤنیوں میں بھی شراب کی رسد کا انتظام کرے۔ مانگ کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ چاہے تو ایک ہی جگہ شراب سازی کرائے یا کئی جگہ چھوٹے چھوٹے کلال خانوں کے ذریعے شراب کشید کرنے بیچنے والوں کے علاوہ[1]، دوسرے لوگوں پر جو ضابطے کی خلاف ورزی کریں جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

شراب گانووں سے باہر نہیں لے جائی جائے گی اور نہ شراب کی دکانیں پاس پاس نہیں ہوں گی۔ مبادا اس کاری ملازم نشے میں، کام خراب کریں اور یہ لوگ اپنی مٹی پلید کرائیں اور تیز مزاج لوگ نازیبا حرکات پر اتر آئیں۔ اس لئے شراب صرف ان لوگوں کو دی جائے جن کی شہرت اچھی ہو، وہ بھی صرف تھوڑی مقدار میں مثلاً آدھا کڈمب، ایک کڈمب آدھا پرستھ یا ایک پرستھ۔ بھلے مانس جانے بوجھے خوش اطوار لوگ شراب دوکان سے باہر بھی لے جا سکتے ہیں۔

یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لازماً شراب خانے کے اندر شراب پئیں اور انہیں باہر نہ جانے دیا جائے تاکہ مہر شدہ یا غیر مہر شدہ چیز جو انہوں

---

[1] ان کے لئے زیادہ بڑی سزا ہے۔

نے گروی رکھی ہو یا کسی کی مرمت کے لئے آئی ہوئی چیز، اس کا پتہ لگ سکے۔ اگر ان کے پاس چوری کا سونا یا کوئی اور چیز پائی جائے تو انہیں منتظم کسی ترکیب سے شراب خانے کے باہر گرفتار کرا دے۔ وہ لوگ بھی جو اپنی حیثیت سے بڑھ کر فضول خرچی کرتے دکھائی دیں، پکڑوا دیئے جائیں۔

تازہ شراب اگر خراب نہ ہو تو مقررہ داموں سے کم پر نہ بیچی جائے۔ بری شراب اور جگہ لے جا کر بیچی جا سکتی ہے یا داسوں یا مزدوروں کو اُجرت کے بدلے دی جا سکتی ہے۔ یا جانوروں اور سوّروں کو پلائی جا سکتی ہے۔

شراب خانے میں کئی کمرے ہوں گے جن میں بستر بھی ہوں گے اور یہ الگ الگ بچھائے جائیں گے۔ پینے کے کمرے میں خوشبوئیں، پھولوں کے ہار، پانی اور دوسری راحت کی چیزیں موسم کے مطابق رکھی جائیں۔

مخبر جو شراب خانوں میں مقرر ہوں گے اس پر نظر رکھیں گے کہ کسی گاہک نے غیر معمولی خرچ تو نہیں کی۔ نیز یہ کہ کوئی اجنبی لوگ تو نہیں گھس آئے ہیں وہ پینے والوں کے لباس، زیورات اور نقدی کی مالیت بھی جانچیں گے۔ اگر کوئی نشے میں اپنی چیز کھو بیٹھے تو شراب خانے والا اس کے نقصان کی تلافی کرے اور جرمانہ بھی دے۔

شراب بیچنے والے ادھ کھلے دروازوں میں سے جھانک کر دیکھتا ہے کہ کون غیر آدمی آریہ کے بھیس میں اپنی خوبصورت داشتہ کے ساتھ نشے میں لیٹا ہوا ہے۔

مختلف شرابوں میں سے میدک ایک درون پانی، آدھ آڈھک چاول اور تین پرستھ کنوا (نشاستہ) سے تیار ہوتی ہے۔

۱۲ آڈھک آٹا، پانچ پرستھ کنوا، کچھ مسالے اور پُترک کی چھال اور پھل ملا کر جو شراب بنتی ہے اسے پرستہ کہتے ہیں۔

ایک سو پل کپیتھار ... ۵۰۰ پل راب اور ایک پرستھ شہد ملا کر آسو بناتے ہیں۔ ان اجزا میں ... کا اضافہ

کر کے اعلیٰ قسم کی آسو بنا سکتے ہیں۔ اور ہے کم کر دیں تو گھٹیا آسو بنے گی۔

مختلف امراض کے لئے موزوں ایشٹ[1] بنانے کا طریقہ دیدل سے معلوم کیا جائے۔ بشیں سنگی کی چھال کے کشیدے میں گڑ، لمبی مرچ اور کالی مرچ یا تر پھلا ملا کر (یہ شراب) بناتے ہیں۔ گڑ والی شرابوں میں ترپھلا پیس کر ملانا لازمی ہے۔

انگور کے عرق کو مدھو کہتے ہیں۔ اس کے اپنے دیس میں اس کے دو نام یا تعریفیں ہیں۔ کاپ سائن اور ہارہو کر۔

کنو (خمیر) بنانے کے لئے ایک درون ماشں اُبلایا ہے اُبلا، اس سے نگنے چاول[2] اور ایک کرشں مُرّاتا alangium hexapetalum وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ سنبھارا بنانے میں پاٹھا cl pe. لودھرا rag mosa symplocos ... ermandifolia گج پیپل، الائچی، شہد، انگور کا عرق۔ دارو ہلدی۔ کالی اور لال مرچ کا اضافہ کرنے سے سمبھار تیار ہوتا ہے جو اس کا جوڑ ہے۔ ملہٹی کے کاڑھے میں دانے دار شکر ملا کر پرستہ میں ڈالدیں تو اس کا رنگ نکھر جاتا ہے۔

آسو میں ملائے جانے والے مسالے یہ ہیں: دارچینی، چیتا، باوڑنگ، گج پیپل سب کا ایک ایک کرش اور چھالیہ، ملہٹی، موتھا rotundus اور مہوے کا سفوف دو دو کرشں۔ ان اجزا کا دسواں حصّہ بڑھا دیا جائے تو اسے بیج بندھا کہتے ہیں۔ سفید شراب میں بھی وہی مسالے اضافہ کئے جاتے ہیں جو پرستہ کے لئے مقرر ہیں۔ آم سے بنائی جانے والی شراب میں آم کا ست (ایسنس) یا مسالے (بجوترا) نسبتہً زیادہ ہو سکتا ہے۔ اس میں سمبھار (مسالے جن کا ذکر اوپر آیا) ملا دے جائیں تو اسے مہاسُر

---

[1] ایک طرح کی شراب جو دھوپ میں اجزار کا خمیر اٹھا کر بنائی جاتی ہے۔۔

[2] (شبہ مائر) (رح) ۲۔ گیر ولا: اس کا تین چوتھائی چاول (رح)

کہتے ہیں۔

ایک مٹھی بھر شکر (اتنی بند مٹھی کہ ناخن دکھائی نہ دیں) مراٹ alangium hexapetalum میں گھول کر، ڈھاک، دھتورہ، کرنج، میش سرنگ (ایک زہر) کے گھولنے کے ساتھ بودھر (لودھ؟) ہتیع پات، ولنگ، پاٹھا، منا، کلایار داروہر در نیلا کنول، سات پھول، چرچیٹہ، ست پرن اور نبا ایک کبھ شراب میں اضافہ کر دیا جائے (جس کے دام راجہ دے گا) تو شراب بہت مزیدار ہو جاتی ہے۔ اس میں پانچ پل شکر ڈال دیں تو ذائقہ اور بڑھ جاتا ہے۔ خاص صورتوں میں لوگوں کو دوا کے طور پر گھر میں سفید شراب کشید کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے یا کوئی اور شراب، تہواروں، میلوں یاتماؤں کے موقع پر بھی چار دن تک شراب کشید کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

عورتیں اور بچے "سُورا" اور خمیر لے جاسکتے ہیں۔ ؎۱

جو لوگ سرکاری طور پر کشید کردہ شراب کے علاوہ شراب بیچیں وہ ۵ فیصد ڈیوٹی ادا کریں۔

سُورا، میدک، اَرِشٹ، انگوری شراب، پھلاملہ (پھلوں سے تیار کردہ ترش شرابیں) اور آملہ شیدھو (گنّے کے رس سے کشید کی ہوئی شراب) کی بابت یہ ہے کہ:

اِن اقسام کی دن بھر کی فروخت لگا کر سرکاری اور عام پیمانوں میں فرق کا حساب کر کے اور زائد مقدار جو اس طرح بنتی ہے طے کرنے کے بعد نگراں افسر راجہ کا حصہ طے کرے گا (یہ بیرونی یا مقامی بیوپاریوں سے راجہ کے نقصان کی تلافی کے طور پر وصول کیا جائے گا)

؎۱ چونکہ وہ اس کے نقصانات سے واقف نہیں ہوتے (شرح) گیروِلا: عورتیں اور بچے شراب بنانے اور اسکا مسالہ تیار کرنے پر مامور کئے جائیں (دونوں مفہوم مختلف ہیں۔ ح)

جزو ۲۶: کمیلوں کا نگراں

جو کوئی کسی ایسے جانور کو پکڑے یا مارے جو ریاست کی امان میں ہو جیسے ہرن ارنا بھینسا، پرندے اور مچھلیاں اُسے انتہائی سزا دی جائے[1] شہری جو جنگلات میں مداخلت بے جا کا مرتکب ہو وہ درمیانے درجے کی سزا کا مستحق ہوگا۔ جو شخص مچھلیوں یا ایسے پرندوں کو پکڑے یا شکار کرے جو دوسرے پرندوں کا شکار نہیں کرتے۔ اس پر ۲۶ پن جرمانہ کیا جائے۔ اور اگر کوئی ہرن یا دوسرے چوپایوں کے ساتھ یہی حرکت کرے تو اس پر اس سے دگنا جرمانہ ہو۔

جو پرندے پکڑے جائیں ان میں سے منتظم ۱/۶ حصہ بٹائے گا۔ اگر اسی طرح کی شکار کرنے والی مچھلیاں یا پرندے ہوں تو وہ ۱/۶ لے گا یا اس سے کچھ زیادہ بطور ٹیکس وصول کرے گا۔ اس طرح ہرن اور دوسرے جانوروں میں سے بھی ۱/۶ یا اس سے کچھ زیادہ۔

جانوروں کی ۱/۶ آبادی کو جیسے کہ پرندے یا چوپائے، سرکاری تحفظ میں جنگل کے اندر آزادی سے رہنے دیا جائے۔

ہاتھی، گھوڑے یا انسان سے مشابہ جانور، بجار یا گدھا جو سمندروں میں رہتے ہوں۔ نیز تالابوں، نہروں، دریاؤں کی مچھلیاں اور سارس کی طرح کے پرندے، دانتیوہا رایک طرح کی کویل، بطخیں، مرغابیاں، تیتر، بھرنگ راج مینا چکور، کویل، مور، توتا بے ضرر جانور ہر طرح کے گزند سے تحفظ میں رہیں گے۔ جو اس حکم کی خلاف ورزی کرے اس کو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔

قصاب تازہ ذبح کئے ہوئے جانور کا بے ہڈی کا گوشت بیچیں گے اگر ہڈی سمیت بیچیں تو اسی نسبت سے داموں میں رعایت کریں۔ اگر جھوٹے باٹوں کی وجہ سے وزن میں کمی کی جائے تو اس کمی کا ۸ گنا تاوان لیا جائے۔

بچھڑے، بیل یا دودھ دینے والی گائے کو ذبح نہیں کیا جائے گا۔

---

[1] "پر گھرت" کا مطلب تحفظ دیا ہوا (پر گھرت کا غیر محفوظ)

ایسے جانوروں کا گوشت فروخت نہ کیا جائے جو کیلے سے باہر ذبح کئے گئے ہوں اور نہ سڑے ہڈیوں کی مچھلی یا سٹری ہوئی مچھلی اور ایسے جانوروں کا گوشت جو اتفاقاً مر گئے ہوں۔ ورنہ ۱۲ پن جرمانہ بھرنا ہوگا۔ سرکاری حفاظت میں لئے ہوئے جنگلوں کے مویشی، وحشی جانور، ہاتھی، مچھلیاں اگر بدی پر اتر آئیں تو انہیں پکڑ کر محفوظ جنگل سے باہر لے جا کر مارا جائے گا۔

جزو ۲۷ : قحبہ خانوں کا نگراں

قحبہ خانے کا منتظم (راجہ کے محل کے لئے) ... ۱ پن (سالانہ) تنخواہ پر طوائف کو ملازم رکھوائے گا۔ جو خواہ طوائفوں کے خاندان سے ہو یا نہ ہو لیکن خوبصورت جوان اور باہنر ہو۔ اس کے مقابلے پر ایک اور بھی طوائف اس سے آدھی تنخواہ پر رکھی جائے۔ جب کبھی یہ طوائف پردیس چلی جائے یا مر جائے تو اس کی بیٹی یا بہن اس کی جگہ لے۔ اس کی املاک کی وارث قرار پائے یا اس کی ماں کوئی دوسری طوائف مہیا کرے اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو اس کی املاک راجہ کے حق میں ضبط کر لی جائے گی۔

راجہ کا چتر، طلائی صراحی اور مورچھل اٹھانے اور شاہی سواری یا تخت پر اس کی خواصی میں رہنے والی طوائفوں کی آن بان بڑھانے کے لئے ان کے تین درجے مقرر کئے جائیں گے۔ پہلا اوسط اور اعلیٰ اور وہ ان کے حسن اور بیش قیمت زیور سے شناخت ہوں گے ان کی تنخواہ بھی ان کے رتبے کے لحاظ سے مقرر کی جائے گی۔

جس طوائف کا حسن ڈھل جائے اسے دایہ بنا دیا جائے طوائف کو محل سے آزاد ہونے کے لئے ۲۴ ہزار پن فدیہ دینا ہوگا۔ اور طوائف کے بیٹے کو ۱۲ ہزار پن۔ طوائفیں ۸ سال کی عمر سے راجہ کے سامنے مجرا پیش کرنا شروع کریں گی۔

وہ طوائفیں، محل کی داسیاں اور بوڑھی خادمائیں جو مسرت اندوزی (دمبستری) کے قابل نہ رہیں۔ انہیں توشہ خانے یا باورچی خانے میں کام پر لگا دیا جائے۔

جو طوائف کسی اور مرد کی پناہ میں جانا چاہے اور راجہ کی خدمت چھوڑ دے وہ سرکار کو ۱/۴ اپن ماہوار ادا کرے[1]

---

[1] بعض کا کہنا ہے کہ کسی طور پر طوائف نہ رکھنے والا آدمی سرکار کو سوا پن ماہوار دے گا۔

متنظم ہر طوائف کی کمائی، ورثے میں ملی ہوئی املاک، آمدنی خرچ اور متوقع آمدنی کا حساب لگائے گا۔ وہ انہیں فضول خرچی سے بھی روکے گا۔ اگر کوئی طوائف اپنی ماں کے علاوہ اپنا زیور کسی اور کے حوالے کرے تو اس پر ۴½ پن جرمانہ کیا جائے اور اپنی املاک بیچے یا گروی رکھے تو ۵۰½ پن جرمانہ۔ کوئی طوائف کسی کو بدنام کرے تو اس پر ۲۴ پن جرمانہ، گزند پہنچائے تو اس سے دگنا اور کسی کا کان کاٹے تو ½-۵ پن کے علاوہ ½۱ پن اور[۵۱]

اگر کوئی شخص کسی طوائف سے زبردستی اس کی مرضی کے خلاف ملے یا کنواری لڑکی سے ملے تو اس کو انتہائی سزا دی جائے۔ لیکن اگر لڑکی کی مرضی سے ایسا کرے تو آدھا جرمانہ۔ کوئی کسی طوائف کو جبیں بیجا میں رکھے یا اغواء کرے یا اس کی شکل بگاڑے تو اس پر ایک ہزار پن یا زیادہ جرمانہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ رقم اس کی رہائی کی مقررہ رقم سے دگنے تک بڑھائی جا سکتی ہے اور جرم کی کیفیت اور طوائف کے مرتبے کو ملحوظ رکھتے ہوئے مقرر کی جائے گی۔

کوئی شخص طوائف کی ماں کو ضرر پہنچائے یا اس کی چھوٹی بہن یا روپ داس (مشاطگی کرنے والے ملازم) کو تو اس کو انتہائی سزا دی جائے۔ ہر صورت میں پہلے جرم پر پہلے درجے کی سزا، دوسری بار جرم پر دگنی، تیسرے جرم پر تگنی اور چوتھی بار جرم کرنے پر راجہ جو سزا بھی چاہے دے سکتا ہے۔

اگر کوئی طوائف راجہ کے حکم پر اپنا جسم کسی کے حوالے کرنے سے انکار کرے تو اسے ایک ہزار کوڑے لگائے جائیں اور ۵ ہزار پن جرمانہ کیا جائے۔ اگر کوئی طوائف اپنی اجرت وصول کرنے کے بعد بھی ہمبستری سے انکار کرے تو اجرت سے دگنی رقم بطور جرمانہ دے۔

---

[۵۱] گیر د لا : وہ آدمی اس طوائف کو سوا پن ماہوار دے مگر ضابطے کی دوسری شرائط کو دیکھتے ہوئے یہ معنی درست نہیں معلوم ہوتے۔ (ح)

کوئی طوائف اپنے گھر پر اپنے طلبگار کے ساتھ مباشرت سے انکار کرے تو اس سے طے شدہ اجرت کا آٹھ گنا جرمانہ وصول کیا جائے سوائے اس صورت میں کہ وہ آدمی کسی بیماری یا جسمانی عیب کے سبب ملنے کے قابل نہ ہو۔ کوئی طوائف اپنے عاشق کو قتل کر دے تو اسے زندہ جلا دیا جائے یا پانی میں ڈبو دیا جائے۔ کوئی عاشق رنڈی کا گہنا چرائے یا اس کی اجرت ادا نہ کرے تو اس سے اجرت کا آٹھ گنا جرمانہ وصول کیا جائے۔

ہر طوائف منتظم کو باخبر رکھے گی کہ اس کی روزانہ اجرت کیا ہے، آئندہ کے لئے کیا سودے طے ہوئے ہیں اور کن عاشقوں سے اس کا میل ہے۔ یہی قاعدہ تماشا گروں اور ناچنے گانے والوں پر بھی لاگو ہوگا۔ اگر یہ لوگ پردیس سے آکر اپنے فن کی نمائش کریں تو ۵ پن لائسنس فیس ادا کریں۔

ہر طوائف سرکار کو اپنی روزانہ آمدنی کا دگنا ماہوار ٹیکس کے طور پر ادا کرے گی۔

ان استادوں کو جو طوائفوں، داسیوں اور تماشا گر عورتوں کو فنون کی تربیت دیں جیسے کہ گانا، پڑھنا، ناچنا، بہروپ یا نقالی، لکھنا، تصویر بنانا، ساز بجانا جیسے کہ بین، نفیری، ڈھول، قیافہ شناسی، عطر سازی، ہار گوندھنا، سر کی مالش اور دوسروں کے دل موہنے کا فن، اُن کو سرکار کی طرف سے گزارا ملے گا۔ یہ لوگ طوائفوں کے لڑکوں کو بھی سانگ بھرنا سکھائیں گے۔

* تماشا گروں اور اس طرح کے دوسرے فنکاروں کی عورتوں میں سے جن کو مختلف زبانیں سکھائی گئی ہوں گی اور پیغام رسانی کے اشارات بتائے گئے ہونگے اور ان کے دوسرے رشتہ داروں کو بھی مفسدوں کا پتہ لگانے اور دوسرے ملکوں کے مجرموں کو دھوکا دینے یا قتل کرانے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

حصہ ۲۸: جہاز رانی کا نگراں

وہ نہ صرف سمندروں اور دریائی دہانوں پر بلکہ ان قدرتی و مصنوعی جھیلوں اور دریاؤں پر بھی آمدورفت اور بار برداری کے حسابات کا جائزہ لے گا، جو راجدھانی یا دوسرے قلعہ بند شہروں کے قریب واقع ہوں۔

جو گاؤں دریا یا جھیل کے کنارے آباد ہوں وہ ایک مقررہ رقم ٹیکس کے طور پر ادا کریں گے۔ ماہی گیر اپنی کمائی کا ⅙ حصہ لائسنس فیس کے طور پر دیں گے۔ تاجر عام قاعدے کے مطابق چنگی دیں گے، جو ساحل کے قریب آباد شہروں پر وصول کی جاتی ہے۔ مسافر جو سرکاری جہاز سے آئیں وہ مقررہ کرایہ دیں گے۔ جو سرکاری کشتیوں میں سیپیاں، موتی وغیرہ تلاش کرنے جائیں وہ ان کا مقررہ کرایہ دیں ورنہ اپنی ذاتی کشتیاں استعمال کریں۔ موتیوں اور سیپیوں کی بابت قوانین، کانوں کے منتظم کے بیان میں مذکور ہو چکے ہیں۔

جہاز رانی کا منتظم ان سب قوانین کی پابندی کرے گا جو تجارتی شہروں میں رائج ہوں اور شہری انتظامیہ کا حکم مانے گا۔ کوئی جہاز خستہ حالت میں واپس آئے تو اس کے ساتھ پوری ہمدردی کی جائے۔ جو مال پانی سے خراب ہو گیا ہو وہ ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا جائے یا اس کا ٹیکس کم کر دیا جائے اور اس کو وقت پر روانہ ہونے کی اجازت دے دی جائے۔

کسی دوسرے ملک کو جانے والے جہاز جو بندرگاہ پر رکیں ان سے بھی ٹیکس کی ادائیگی کی درخواست کی جائے۔ نجی جہاز اور کشتیاں جو دشمن ملک کی طرف جاری ہوں یا بندرگاہ پر رائج قواعد کی خلاف ورزی کریں، انھیں تباہ کر دیا جائے۔

ان بڑے دریاؤں میں جو سردی کے موسم میں بھی پایاب نہیں ہوتے

بڑی کشتیاں چلائی جائیں گی، جن میں ایک کپتان، ایک سکان گیر اور رسوں بادبانوں وغیرہ پر کام کرنے اور پانی سونتنے والے ملازم ہوں گے۔ چھوٹی کشتیاں ان دریاؤں پر چلائی جائیں گی جو برسات میں کناروں پر چڑھ آتے ہیں۔ (بلا اجازت دریا پار کرنا ممنوع ہوگا تاکہ باغی چپکے سے فرار نہ ہوسکیں۔ کوئی شخص مقررہ جگہ کے علاوہ کسی جگہ سے دریا پار کرے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ ماہی گیر ایندھن کی لکڑیاں لے جانے والے گھاس پھول اور پھل لے جانے والے باغوں کے مالی سبزیاں بیچنے والے گڈریئے، مجرموں کے تعاقب میں جانے والے مخبر، ہرکارے جو آگے جانے والے ہرکاروں کے پیچھے روانہ ہوں، فوج کے لئے رسد لے جانے والے اپنی باربرداری کی کشتیوں میں چلنے والے، نیز وہ لوگ جو دلدلی علاقے کی آبادیوں کو رسد اور بیج وغیرہ پہنچاتے ہیں۔ انہیں عام اجازت ہوگی کہ جب اور جہاں سے چاہیں) دریا پار کریں۔

برہمن، تپسوی بچے، بوڑھے، اپاہج، شاہی چوبدار اور حاملہ عورتیں ان سب کے لیے منتظم مفت دریا پار کرنے کی سہولت مہیا کرے گا۔

بیرونی تاجر جو اکثر آتے رہے ہوں اور مقامی تاجروں کے جانے بوجھے ہوں انہیں بندرگاہ پر اترنے کی اجازت ہوگی۔

کوئی شخص جو کسی کی بیوی یا بیٹی کو بھگا لے جا رہا ہو یا کسی کا مال مار کر لے جا رہا ہو، مشتبہ اشخاص اور وہ جو سراسیمہ نظر آئے جس کے پاس کوئی سامان نہ ہو یا جو قیمتی سامان اس کے پاس ہو اسے چھپانے کی کوشش کرے، جس نے اسی وقت لباس یا حلیہ تبدیل کیا ہو جس نے اچانک سنیاسی کا روپ دھار لیا ہو، جو بیمار بننے کی کوشش کرے، جو بہت چوکنا دکھائی دے جو چوری سے قیمتی سامان لے جا رہا ہو، یا کسی خفیہ مہم پر نکلا ہو، یا ہتھیار یا بھڑک اٹھنے والا مادہ[1] لے جا رہا ہو، جس

---

[1] ایک نہایت دھماکہ خیز مادہ جو کئی طرح کے سانپوں، گرگٹوں اور کیڑوں کے سفوف یا تیل سے تیار کیا جاتا تھا۔ دیکھیں باب ۱۴ کا جزو ۱۔ مشہور (skolex) (باقی اگلے صفحہ پر)

کے پاس زہر ہو اور بہت دور سے بغیر کسی پروانے کے چلا آ رہا ہو اسے گرفتار کر لیا جائے۔ چھوٹے چوپائے پر اور اس شخص پر جو کوئی سامان ساتھ لے جا رہا ہو ایک ماش لگے گا۔ سر پر اٹھائے ہوئے بوجھ یا کاندھوں پر لٹکائے ہوئے سامان پر اور گائے اور گھوڑے پر ۲ ماش لیا جائے گا۔ اونٹ اور بھینس پر ۴ ماش چھوٹی گاڑی (لاگھو یان) پر ۵ ماش، معمولی گاڑی پر جسے بیل کھینچے ۶ ماش، اور بڑی گاڑی (شکٹ) پر ۷ ماش، سر کے بوجھ پر ۱/۴ ماش، اسی طرح دوسرے سامان پر بڑے دریاؤں کو پار کرنے کی کشتی کا کرایہ دگنا ہوتا ہے۔ دلدلی علاقوں کے قریب رہنے والے دیہاتی (کشتی راں کو) مقررہ اجرت اور اشیاء خوردنی دیں گے۔

* سرحدوں پر کشتی راں سرکاری محصول بھی وصول کریں گے اور جو شخص بغیر پروانہ راہداری کے سفر کر رہا ہو اس کا سامان بھی ضبط کر لیں گے۔ کوئی کشتی بھاری بوجھ یا غلط وقت یا جگہ پر چلنے کے باعث، یا کشتی راں کے نہ ہونے کی بنا پر یا مرمت نہ ہو سکنے کی بنا پر ڈوب جائے تو منتظم نقصان کی تلافی کا ذمہ دار ہوگا۔ کشتیاں اساڑھ کے مہینے میں (پہلے ۷ دن چھوڑ کر) اور کاتک میں دریا کے اندر ڈالنی چاہئیں۔ کشتی راں کی گواہی لے لی جائے۔ اور روزانہ کی آمدنی (خزانے میں) داخل کی جائے۔

جزو ۲۹ : گئووں کی نگہداشت

منتظم حسب ذیل امور کا نگراں ہوگا: (۱) اجرت کے لئے پالے جانے والے مویشی (۲) وہ مویشی جو پیداوار کے ایک حصے کے عوض دے دیئے جائیں (۳) ناکارہ اور لاوارث مویشی (۴) مویشی جو پیداوار میں شراکت کی بنا

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) جس سے سکندر اعظم کے بیرقوں کے برعکس ایک دھماکہ خیز مادہ تیار کیا جاتا اور جنگ میں استعمال ہوتا تھا اور اس سے دشمن کی صفوں میں بڑی دہشت پھیلتی تھی۔ غالباً یہ لاکرلاسہ تھا یعنی گن کٹ۔ ۱؎ ایک سست رفتار چھکڑا، ۲؎ تیز رفتار چھکڑا

پر پالے جائیں (۵) مویشیوں کی اقسام (۶) فراری مویشی (۷) غائب شدہ و ناقابل بازیافت مویشی (۸) حاصل شدہ دودھ اور مکھن۔

(۱) جب کوئی گوالا، بھینس چرانے والا، دودھ دوہنے والا، چھاچھ بلونے والا محافظ[1] شکاری اجرت پر بڑے بڑے سینکڑوں جانوروں کے گلے کو چرانے رکھ کر ساجھے پر کیونکہ وہ دودھ اور گھی کے سلسلہ ہی کا بھی چرائیں تو بچھڑے بچھیاں بھوکے رہ جائیں" تو اس سسٹم کو "اجرت پر پالا جانے والا گودھن" کہتے ہیں۔

جب ایک ہی آدمی سینکڑوں مویشیوں کو چرائے جن میں پرانی گائیں بھی ہوں دودھ دینے والی بھی، گابھن بھی، "بچھیاں بھی بچھڑے بھی" اور مالک کو ۸ وارک گھی سالانہ اور اس کے ساتھ (مردہ گایوں کی کھالیں) بھی۔ تو اس سسٹم کو "مقررہ مقدار کے ساجھے پر چرائی کا سسٹم" کہتے ہیں۔

جب وہ لوگ جو سو مویشی ایسے پالیں جن میں بیمار، اپاہج اور ایسے مویشی جنہیں صرف خاص آدمی ہی دوہ سکے۔ یا جس کا دوہنا مشکل ہو اور ایسے مویشی جو اپنے بچھڑوں کو خود ہی مار دیتے ہیں، برابر کی تعداد میں موجود ہوں اور وہ مالک کو پیداوار کی ایک مقررہ مقدار دیں تو اس کو "ناکارہ گلے" کہتے ہیں۔

جب مویشیوں کے دشمن کے ہاتھوں چرائے جانے کے خوف سے مویشی منتظم کی نگرانی میں دے دیئے جائیں اور اسے پیداوار کا ۱/۱۰ حصہ نگرانی کے عوض دیا جائے تو اس سسٹم کو "مقداری کا سسٹم" کہتے ہیں۔

جب منتظم مویشیوں کی درجہ بندی کرے جیسے، بچھڑے، بعض بچھڑے، سدھائے جانے کے قابل، لدو بیل، سانڈ، ہل کے قابل بھینس اور بھینسے، بچھیاں، لادی کے قابل بچھیاں، پہلی بیاہی گائے، گابھن گائے، دودھیل گائیں، بانجھ گائیں، بھینس، ایک دو مہینے کے بچھڑے یا نوزائیدہ، اور وہ ان سب کو حسب قاعدہ داغے نوزائیدہ کو پہلے کو بھی اور ان جانوروں کو بھی جو بھٹک کر آ گئے ہوں اور کوئی ایک دو مہینے تک ان کا کوئی

---

[1] درندوں سے حفاظت کرنے والا (شرح)

دھوبیا پیدا نہ ہوا ہو، اور وہ ان سب داغوں اور قدرتی نشانات رنگ وغیرہ کا رجسٹر میں اندراج کرے تو اسے "مویشیوں کی درجہ بندی کا سسٹم"، کہتے ہیں۔

جب کوئی جانور چوری ہو جائے یا کسی اور گلے میں جا ملے جس کا علم نہ ہو سکے تو اسے گمشدہ قرار دیا جائے گا۔

جب کوئی جانور دلدل میں پھنس جائے یا بیمار یا بوڑھا ہو کر مر جائے یا ڈوب جائے یا کسی درخت کے گرنے سے یا دریا کے کراڑے کے ڈھینے سے دب کر مر جائے یا پتھروں اور ڈنڈوں سے اتنی مار پڑے کہ جاں بر نہ ہو سکے۔ یا اس پر بجلی گر پڑے، یا اسے شیر کھا جائے یا کوبرا ڈس لے یا مگرمچھ گھسیٹ لے جائے یا جنگل کی آگ میں پھنس جائے تو اسے ضائع، ناقابلِ بازیافت درج کیا جائے گا۔ گوالے جانوروں کو ایسی آفات سے بچانے کی کوشش کریں۔

جو کوئی کسی گائے کو خود یا کسی اور کے ذریعے ضرر پہنچائے یا مروائے اسے قتل کر دینا چاہیے۔

کوئی سرکاری داغے ہوئے جانور کے بدلے کوئی دوسرا جانور شامل کر دے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ کوئی کسی جانور کو چوروں سے چھڑا لائے تو اسے موعودہ انعام دیا جائے اور کسی غیر گلے کے جانور کو چھڑائے تو آدھا انعام رکھوالے کم عمر، بوڑھے اور بیمار جانوروں کا علاج بھی کرائیں۔ وہ انہی چراگاہوں میں مویشی چرائیں گے جو ہر موسم اور ہر گلے کے لئے مقرر کر دی جائیں گی اور جہاں سے چوروں، بھیڑیوں اور دوسرے خطرناک جانوروں کو شکاریوں نے شکاری کتوں کی مدد سے نکال دیا ہو گا۔

سانپوں کو ڈرا کر بھگانے اور اس کی نقل و حرکت کا پتہ رکھنے کے لئے ڈرکو[1] جانور کے گلے میں گھنٹیاں لٹکائی جائیں گی۔ رکھوالے جانوروں کو ایسے دریاؤں یا جھیلوں میں اترنے دیں جو پایاب ہوں اور دلدل نہ ہو، مگرمچھوں کا ڈر نہ ہو اور ان کی حفاظت پر نظر رکھیں۔ جب کسی جانور پر کوئی چور یا درندہ یا سانپ یا مگرمچھ

---

[1] ڈرکو: timid۔ س: فرسنو [illegible] (ترساں)

حملہ کرے یا وہ کم عمری، بڑھاپے یا بیماری کے باعث بہت کمزور رہ گئے ہوں تو وہ اس کی رپورٹ کرے ورنہ نقصان کی تلافی کا ذمہ دار ہوگا۔

کوئی جانور طبعی موت مر جائے تو اس کی کھال مع شناختی داغ داخل کریں۔ یہ اگر کوئی گائے، بھینس، بھیڑ یا بکری ہو تو کھال، کانوں سمیت داخل ہوگی۔ گدھا یا اونٹ، ہو تو داغ کے نشان اور دُم کے ساتھ کم عمر جانور ہو تو صرف کھال۔ چربی، پت، پٹھے کھر، سینگ اور ہڈیاں بھی اس کے ساتھ ہوں گی۔ رکھوالے صرف گوشت یا سوکھا گوشت بیچ سکتے ہیں۔

وہ کتوں اور سوروں کو مکھن دار دودھ دیں گے اور تھوڑا سا اپنے لئے بھی جست کے برتنوں میں رکھ لیں گے۔ وہ دہی اور پنیر بھی بنا سکتے ہیں اور کھلی میں بھی ملا سکتے ہیں تاکہ زیادہ شوق سے کھائی جائے۔

جو گلّے میں سے کوئی گائے بیچنا چاہے وہ سرکار کو ۱/۴ روپا (گائے کی قیمت) دے گا۔

صبح و شام، برسات، پت جھڑ اور جاڑے کے شروع میں، مویشیوں کو دونوں وقت صبح و شام دوہا جائے۔ جاڑے کے آخر سے بہار اور گرمی کے موسم میں صرف ایک بار (یعنی صبح) جو گوالا ان موسموں میں دو دفعہ دوہے اس کا انگوٹھا کاٹ دیا جائے۔ اور اگر دوہنے کا وقت گنوا دے تو اس کو اس کا منافع نہیں ملے گا (یعنی دودھ) یہی حکم بچھڑوں کو ناتھنے میں غفلت کرنے کے بارے میں بھی ہے اور سدھانے کے وقت میں دیر کرنے کے بارے میں بھی۔

گائے کے دودھ کے ایک درون سے بلونے کے بعد ایک پرستھ مکھن نکلتا ہے اور بھینس کے اتنے ہی دودھ میں سے ۱/۵ پرستھ بڑھتی۔ بکری اور بھیڑ کے دودھ میں سے آدھا پرستھ بڑھتی، ہر طرح کے دودھ میں مکھن کی صحیح مقدار بلو کر معلوم کی جائے گی۔ کیونکہ اس کا تعلق زمین کی ساخت، اور چارے اور پانی سے بھی ہے۔

کوئی گلّے کے بیل کو دوسرے بیل سے لڑوائے تو اس کو پہلے درجے کی سزا دی

جائے۔ اگر بیل زخمی ہو جائے تو وہ شخص انتہائی سزا کا مستوجب ہو گا۔
چرائی کے وقت مویشیوں کو رنگ کے لحاظ سے دس دس کی ٹولیوں میں بانٹا جائے گا۔ رکھوالے یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ کتنے جانوروں کو سنبھال سکتے ہیں اور جانور کتنی دور تک جا سکتے ہیں انہیں دور یا نزدیک لے جائیں۔ بھیڑوں اور دوسرے جانوروں کا اون چھ مہینے میں ایک بار اتارا جائے گا۔ گھوڑوں، گدھوں، اونٹوں اور سوئروں کے بارے میں بھی یہی اصول برتا جائے گا۔

ان بیلوں کے لئے جو ناتھے گئے ہوں اور رفتار اور بوجھ اٹھانے کی سکت میں گھوڑوں کے برابر ہوں، ہری گھاس کا آدھا بھار اور اس مقدار سے دگنی معمولی گھاس، ایک گلا (۱۰۰ پل)، کھلی، دس آڑھک، بھوسا، پانچ پل نمک ایک کڈمب نیل ناک پر ملنے کے لئے، ایک آڑھک مٹھا، ایک درون جو یا ابلی ہوئی ماش، ایک درون دودھ یا اس کے بدلے آدھا آڑھک شراب ایک پرستھ تیل یا گھی، دس پل گڑ یا شکر، ایک پل ادرک خوراک مقرر ہوگی۔

خچروں، گایوں اور گدھوں کو مذکورہ خوراک سے ایک چوتھائی کم بھینسوں اور اونٹوں کو اس سے دگنا دیا جائے۔ جوتے جانے والے بیل اور دودھ دینے والی گایوں کے لئے خوراک کی مقدار کام انجام دینے کے وقت اور حاصل ہونے والی دودھ کی مقدار کو دیکھ کر مقرر کی جائے۔ سب مویشیوں کو سوکھی گھاس اور پانی وافر مقدار میں مہیا ہونا چاہیئے۔

٭ سو گدھوں اور خچروں کے ایک ریوڑ میں ۵ نر جانور ہونے چاہئیں۔
بھیڑ بکریوں کے اتنے ہی بڑے ریوڑ میں دس، اور گایوں یا بھینسوں کے دس کے گلے میں دو نر جانور ہوں۔

جزو ۳۰ : گھوڑوں کا منتظم

گھوڑوں کا منتظم افسر اپنے رجسٹر میں گھوڑوں کی نسل، عمر، رنگ شناختی نشان نسل یا درجہ اور اصل وطن کا اندراج کرے گا۔ اور انہیں اس طرح تقسیم کرے گا: (۱) وہ جو نخاس میں بیچنے کے لئے رکھے جائیں گے (۲) جو نئے خریدے گئے ہیں (۳) جو جنگ میں پکڑے گئے (۴) مقامی نسل کے گھوڑے (۵) جو یہاں مدد کے لئے بھیجے گئے ہیں (۶) جو گروی رکھوائے گئے ہیں۔ اور (۷) جو عارضی طور پر اصطبل میں رکھے گئے ہیں۔

وہ ایسے گھوڑوں کی بابت جو منحوس یا اپاہج یا بیمار ہوں راجہ کو رپورٹ بھیجے۔ ہر سوار کو معلوم ہونا چاہیئے کہ شاہی خزانے اور مال خانے سے اس کو جو کچھ ملا ہے اسے کفایت سے کیونکر خرچ کیا جائے۔

منتظم گھوڑوں کی تعداد کو مدنظر رکھ کر جو وہاں رہیں گے، ایک وسیع اصطبل تعمیر کرائے جو گھوڑوں کی لمبائی سے دگنا چوڑا[1] اور اس کے چار دروازے ہوں جو چار صحنوں کی طرف کھلیں اور درمیانی جگہ گھوڑوں کے لوٹنے کے لئے موزوں ہو۔ آگے نکلے ہوئے حصے میں لکڑی کے تختے ہوں، اور وہاں بندر، مور، چنیل، نیولے، چکور، توتے مینا بھی پلے ہوں۔ ہر گھوڑے کا تھان اس کی لمبائی سے چوگنا لمبا ہوگا۔ اور بیچ کا فرش لکڑیوں کے ہموار تختوں سے بنا ہوگا۔ اور گھاس کے لئے الگ الگ ناندیں ہوں گی اور لید موت صاف کرنے کے لئے نالیاں اور راستہ بنا ہوگا اور اس کا دروازہ شمال یا مشرق کی جانب ہوگا۔ سواری اور نسل کشی کے گھوڑے اور بچھیرے الگ الگ رکھے جائیں۔

---

[1] غالباً جس کا ہر تھان لمبائی سے دگنا۔ ع

جس گھوڑی نے بچہ جنا ہوا سے پہلے تین دن تک ایک پرستھ گھی پلایا جائے اس کے بعد دس راتوں تک ایک پرستھ آٹا اور دوائیں ملا ہوا تیل، پھر بھنے ہوئے دانے ہری گھاس اور موسم کے مطابق دوسری چیزیں۔ نئے پیدا ہونے والے بچھیرے کو ایک کڈمب آٹا ۱/۴ کڈمب گھی ملا کر دیں اس کے ساتھ ایک پرستھ دودھ تا آنکہ وہ ۶ ماہ کا ہو جائے اس کے بعد ہر مہینے اس مقدار کو ڈیوڑھا کیا جاتا رہے اور اس میں ایک پرستھ جو اور شامل کر دیا جائے۔ یہ خوراک تین برس کی عمر تک چلے گی، پھر ایک درون جو چار برس کی عمر تک، چار یا پانچ برس کی عمر میں وہ پورا ڈیل ڈول بنا لیتا ہے اور اس سے کام لیا جا سکتا ہے۔

بہترین گھوڑے کا منھ ۳۲ انگل کا ہوتا ہے۔ لمبائی منھ سے ۵ گنی پنڈلی ۲۰ انگل اور قد پنڈلی سے چوگنا۔ درمیانے اور ٹھگنے گھوڑے مذکورہ پیمائشوں سے بالترتیب دو اور تین انگل کم کے ہوں گے۔ اعلیٰ گھوڑے کے بدن کا گھیر ۱۰۰ انگل درمیانے اور ٹھگنے کا اس سے پانچ حصے کم ہوتا ہے۔

اعلیٰ گھوڑے کے لئے مقررہ خوراک، ۲ درون کوئی سا اناج جیسے چاول جو، باجرہ، بھگو کر یا بھون کر بھونے مونگ یا ماش کا سانڈہ، ایک پرستھ تیل ۵ پل نمک۔ ۵۰ پل گوشت، ایک آڈھک یخنی یا دو آڈھک مٹھا، ۵ پل کھانڈ نیز ذائقے کے لئے ایک پرستھ شراب اور دو پرستھ دودھ۔ اتنی ہی مقدار پینے کے لئے ان گھوڑوں کو دی جائے جو دور سے دھاوے مار کر آئے ہوں یا بہت بوجھ اٹھا کر لائے ہوں اور تھکے ماندے ہوں۔

ایک پرستھ تیل حقنہ دینے کے لئے ایک کڈمب تیل ناک پر ملنے کے لئے، ۱۰۰۰ پل ہری دوب اس سے دگنی سوکھی گھاس، نیچے بچھانے کے لئے بھی ارتنی گھاس ہونی چاہیئے۔

اس مقدار سے ¼ کم درمیانے اور ٹھگنے گھوڑوں کو دی جائے گی۔ باربرداری کے گھوڑے اور نسل کشی کے درمیانے گھوڑے کو وہی اعلیٰ درجے کی خوراک ملے گی۔ اور ان میں سے جو ٹھگنے ہوں گے ان کو درمیانی خوراک۔ سواری کے گھوڑے اور خچر ¼ حصہ کم خوراک پائیں گے اس کا آدھا بچھیروں کو دیا جائے۔ یہ تھا راشن کا بیان۔

جو لوگ گھوڑوں کا راشن تیار کرنے پر مقرر ہوں نیز سائیس اور سلوتری، ان ان کو بھی راشن دیا جائے۔ اصیل گھوڑے جو بڑھاپے، بیماری یا جنگی خدمت کے سبب کمزور ہو گئے ہوں اور جنگ میں استعمال کے قابل نہ رہے ہوں وہ صرف راشن کھانے کے لئے رہ جاتے ہیں ان سے پبلک اور ملک کی بہتری اور پبلک کی بھلائی کے لئے دیسی گھوڑوں کی نسل کشی کا کام لیا جائے۔

کام بھوج، سندھو، آرتہ، ونایو دیسوں کے گھوڑے بہترین ہوتے ہیں۔ باہلکہ، پاپییہ، سوورا اور تیتلا کے گھوڑے جنگ یا سواری کے لئے تیار کئے جا سکتے ہیں۔ دیکھنا یہ ہوگا کہ کون تیز طرار، کون دھیما اور کون سا منجھا ہے۔

جنگ کے گھوڑے کو سدھانا خاص تربیت چاہتا ہے۔ بلگن (کاوے کاٹنا) دُلکی چلنا، جست لگانا، سرپٹ دوڑنا اور اشاروں پر عمل کرنا یہ سواری کی تربیت کے لوازم ہیں

اُدپوینکہ[1]، وَرْدھ مانکہ[2]، یمکہ[3]، آلی دھپلنیہ[4]، ورنغات[5] اور تروچال[6] کی طرح کی گردشیں ہیں۔ یہی چکر جب سر اور کان کھڑے کرکے لگائے جائیں تو دھیمی گردش کہلاتے ہیں۔ ان کے ۱۶ طریقے ہیں:

---

(۱) ایک ہاتھ کے دائرے میں گھومنا (شرح) (۲) گھومتے ہوئے آگے بڑھنا (شرح) (۳) ٹیک پڑ جیسا منڈل وکن (؟) (شرح) (۴) زقند بھرتے ہوئے دوڑنا (شرح) (۵) صرف اگلے حصے کو حرکت دینا (شرح) (۶) صرف پچھلے حصے کو حرکت دینا۔

[1]رائیٹ پیرنگ، پرکیپرفوتر[2]، نشتو[3]، پارشو اُفورت[4]، ارمی مارگ[5]، شار بھکروت[6]، شار بھلیتہ[7]، ترتالاش[8]، یا ہیا نوورت[9]، پانچ پانی[10]، شمہاییت[11]، شواد عت[12] کلشت[13]، شلاگھت[14]، ترہمت[15]، پُشپا بھکرن[16]

بندر کی طرح کودنا، مینڈک کی طرح پھدکنا، کھڑے کھڑے جست لگانا، ایک ٹانگ پر جست، کویل کی طرح چھلانگ اس طرح کی جست کہ پیٹ تقریباً زمین سے ملا رہے، بارس کی طرح اچھلنا یہ جست لگانے کے کئی انداز ہیں۔

گدھ کی طرح جھپٹنا، بطخ کی طرح چھپاکا مارنا، مور کی طرح دوڑنا، مور سے آدھی رفتار سے دوڑنا، نیولے کی طرح لپکنا، نیولے سے آدھی رفتار، سوٗر کی طرح دوڑنا، سوٗر سے آدھی رفتار سے دوڑنا، چھلانگ لگانے کی مختلف صورتیں ہیں۔ اشارے پر جو حرکت کی جائے اسے نرد شتر کہتے ہیں۔

گاڑیوں میں جوتے جانے والے گھوڑوں کو چھ، نو اور بارہ[17] یوجن فاصلہ طے کرنے کی مشق کرائی جاتی ہے۔ سواری کے گھوڑوں کو پانچ آٹھ اور دس یوجن کی۔

---

[1] کئی طرح کی ملی جلی حرکت [2] کئی حرکات میں ایک نمایاں [3] پچھاڑی ساکت، [4] پہلوؤں کی طرف حرکت [5] پچھاڑی جھکا کر موج کی طرح ابھرنا دبنا [6] نترجہ (ایک درندہ) کی طرح اٹکھیلیاں [7] نترجہ کی طرح جست [8] تین ٹانگوں پر چلنا [9] دائیں بائیں حرکت [10] دو تین ٹانگوں پر باری باری [11] شیر ببر کی طرح چال [12] لمبی زقندیں [13] سوار کے بغیر سیدھا جانا۔ [14] اگاڑی جھکا کر چلنا۔ [15] پچھاڑی جھکا کر چلنا [16] لہرا کر آڑا ترچھا چلنا۔ کانگلے بحوالہ میئر ان میں سے بعض حرکات پورے رسالے کی قواعد سے تعلق رکھتی ہیں۔ [17] یعنی تینوں قسم کے گھوڑوں کے لیے بالترتیب۔ (یوجن: ۴۳/۵ ۵ میل)

دلکی چال تین قسم کی ہوتی ہے۔ اپنی توانائی کے مطابق، سانس چڑھے بغیر اور پیٹھ پر سامان لادے ہوئے، دم خم کے مطابق، گردش کے ساتھ، عام دلکی اور درمیانی رفتار اور معمولی رفتار، یہ بھی دلکی کی مختلف صورتیں ہیں۔

تجربہ کار لوگ مشورہ دیں گے کہ گھوڑوں کو باندھنے کے لئے کس قسم کی رسیاں تیار کرائی جائیں۔ رتھبان اپنے گھوڑوں کے لئے ضروری ساز و سامان بنائیں گے، سلوتری گھوڑوں کی نشوونما میں بے قاعدگی کا علاج تجویز کریں گے اور مختلف موسموں کے لحاظ سے ان کی خوراک میں بھی تبدیلیاں کرائیں گے۔ گھوڑوں کو چرانے والے تھان پر باندھنے والے گھاس چارہ دینے والے، دانہ تیار کرنے والے اصطبل کی رکھوالی کرنے والے سب اپنی اپنی مقررہ خدمات بجا لائیں گے ورنہ ان کی تنخواہ کاٹی جائے گی۔ اصطبل میں علاج یا بحالی یا حفاظت کے لئے ٹھہرائے گئے کسی گھوڑے کو سواری کیلئے لے جانے والے پر ۱۲ پن جرمانہ کیا جائے۔ گایوں، بھینسوں، بکریوں اور بھیڑوں کے بارے میں بھی، جو زیر علاج ہوں، یہی اصول برتا جائے گا۔

گھوڑوں کو دن میں دو بار نہلایا، صندل لگایا اور ہار پہنایا جائے گا۔ نوچندی پر بھوت کش دیوتا کو قربانی پیش کی جائے گی۔ اور چاندرات کو برکت والے بھجن گائے جائیں گے۔ اسوج کی نویں تاریخ کے علاوہ سفر پر جانے اور لوٹ کر آنے پر بھی پجاری گھوڑوں کی سلامتی کے لئے آرتی اتارے گا۔

جزو ۳۱ : ہاتھیوں کا منتظم

وہ ہاتھیوں کے جنگل کی حفاظت کے لئے ضروری اقدامات کرے گا، نر اور مادہ کے علاوہ بچوں کے فیل خانے میں رہنے اور بیٹھنے کا جب کہ وہ ٹریننگ کے بعد تھکے ہارے ہوں، مناسب بندوبست کرے گا۔ ان کے راشن کے اجزا کے تناسب اور گھاس کی فراہمی کا خیال رکھے گا۔ ان کی تربیت

سازوسامان، زیورات و سامانِ آرائش کی فراہمی، فیل خانے کے معالج اور سدھانے والوں کے کام پر نظر رکھے گا۔ جو اسے جنگی کرتبوں کی تربیت دیں گے ہنر فیل بانوں، ہودہ کسنے والوں اور دوسرے خدمت گاروں کے کام کا بھی نگراں ہوگا۔

ہاتھی کے باندھنے کی جگہ اس کی لمبائی اور اونچائی سے دُگنی ہوگی ہتھنیوں کے تھان الگ ہوں گے۔ آگے ایک برآمدہ ہوگا جس میں کھمگڑے ہوں گے جنہیں گرمٹی کہتے ہیں۔ اور اس کا دروازہ مشرق یا شمال کی طرف کھلتا ہوگا کھموں کے آگے کی جگہ چوکور ہوگی جس کی پہلو کی دیوار ہاتھی کی لمبائی کے برابر ہوگی فرش لکڑی کے ہموار تختوں کا بنا ہوگا۔ اور اس میں بول و براز کے اخراج کیلئے کٹاؤ ہوں گے۔

جہاں ہاتھی لیٹے گا وہ جگہ بھی اس کے جسم کے تناسب سے ہوگی اور وہاں ایک چبوترہ بھی ہوگا جو ہاتھی کے قد سے آدھا اونچا ہوگا تاکہ اس پر ہاتھی ٹیک لگا سکے۔ جنگی اور سواری کے ہاتھی قلعے کے اندر رہیں گے۔ جو زیرِ تربیت ہوں یا شریر ہوں وہ باہر رکھے جائیں گے۔

ہاتھیوں کے نہلانے کا وقت دن کا پہلا اور ساتواں پہر ہے ان دونوں اوقات کے بعد کا وقت خوراک کے لئے ہے۔ چاشت کا وقت ورزش کیلئے مقرر ہوگا۔ تیسرا پہر پانی پلانے کے لئے، رات کے (آٹھ پہروں میں سے) دو پہر سونے کے لئے، رات کا ایک تہائی حصہ جاگ کر آرام کرنے کے لئے۔ ہاتھی گرمی کے موسم میں پکڑے جاتے ہیں۔ پکڑا جانے والا ہاتھی ۲۰ سال کا ہونا چاہیئے۔ نوعمر ہاتھی[۲]، کم عقل ہاتھی، بغیر نمائشی دانتوں کا ہاتھی[۳]، بیمار ہاتھی

۱۔ ایک تنا ور درخت کی طرح کا ڈنڈا جو ان کھمبوں پر رکھا ہوتا ہے جس سے ہاتھی باندھے جاتے ہیں۔

۲۔ شیر خوار (شرح)، ۳۔ جن کے دانت ہتھنیوں کے برابر ہوں (شرح)

اور دودھ پلانے والی ہتھنیاں گرفتار نہیں کی جائیں گی۔

جو ہاتھی ۷ ارتنی اونچا، ۹ ارتنی لمبا، دس ارتنی کے برابر جسامت والا ہو اور (جیساکہ ان پیمائشوں سے ظاہر ہے) ۴۰ سال عمر کا ہو وہ بہترین ہوتا ہے۔ ۳۰ سال کی عمر والا درمیانہ اور ۲۵ سال کی عمر کا سب سے کمتر۔ مؤخر الذکر دونوں قسم کے ہاتھیوں کی خوراک ایک چوتھائی کم رکھی جائے گی۔ (سات ارتنی اونچے) ہاتھی کی خوراک میں ایک درون چاول، آدھا آڑھک تیل، ۳ پرستھ گھی، ۱۰ پل نمک، ۵۰ پل گوشت، ایک آڑھک شوربا یا اس سے دگنا (یعنی دو آڑھک) مٹھا شامل ہوگا۔ ذائقہ پیدا کرنے کے لئے دس پل کھانڈ، ایک آڑھک شراب یا اس سے دگنی مقدار میں دودھ بڑھا دیا جائے۔ ایک پرستھ تیل جسم پر ملنے کے لئے بھی چاہیئے۔ اس کی ⅛ مقدار سر پر ملنے کے لئے جس میں سے کچھ ہاتھی خانے میں روشنی کے کام میں بھی آئے گا۔ ہری دوب کے ۲½ بھار[1] اور اتنے ہی خشک۔ گھاس کے بھار اس کے علاوہ مختلف دالوں (کے پودوں) کے ڈنٹھل چاہے جتنی مقدار میں ڈال دیں۔ مست ہاتھی اور ۸ ارتنی اونچے ہاتھی کو بھی اسی مقدار میں خوراک دی جائے گی۔ ارتنی اونچے ہاتھی کے لئے مقرر ہیے دوسرے ۶ یا ۷ ارتنی قد والے اپنے جسم کے تناسب سے خوراک پائیں گے۔

ہاتھی کا بچہ جسے صرف تفریح کے لئے پکڑ لیا گیا ہو دودھ اور ہری گھاس پر پلے گا۔

* ہاتھی کا بھلاپن یہ ہے کہ خون کی طرح سرخ ہو[2]، گوشت بھرا بھرا ہو

---

[1] ایک بھار ۲ ہزار پل (شرح) [2] جب ہاتھی بالکل دبلا ہو اور ہڈی سے چمڑا لگ جائے تو خون کی طرح سرخ نظر آتا ہے (شرح) بیلن گیر ولا کے نزدیک یہ ہاتھی کی نشو ونما کے سات مدارج ہیں یعنی نوزائیدہ ہاتھی بالکل سرخ ہوتا ہوگا۔ اصل متن میں "لوہت" ہے جس کے معنی لغات نے سرخ رنگ کا دیئے ہیں، (وہ) تانبے کا نام بھی ہے شاید لوہت سے مراد چمکیلا رنگ ہو۔ سرخ ہاتھی ناقابل فہم ہے۔ (ت)

دونوں شانے ہموار ہوں، پیٹ یکساں ہو، پیٹھ سیدھی ہو جس میں خم نہ ہو اپنی جسمانی خصوصیات اور صلاحیت کے مطابق شاندار ہاتھی تیز یا غبی ہاتھی اور وہ جو دوسرے جنگلی جانوروں کی سی خصوصیات رکھتے ہوں ہوں مناسب تربیت پاکر مختلف کاموں پر لگائے جائیں گے

جزو ۳۲ : ہاتھیوں کی تربیت

تربیت کے نقطۂ نظر سے ہاتھی چار طرح کے ہوتے ہیں جو قابل تربیت پھل دار ک: زیر تربیت،) وہ جو جنگ. کے لئے تیار کئے جائیں، وہ جو سواری کے لئے موزوں ہوں اور وہ جو مفر شریر ہوں۔

تربیت کے قابل ہاتھی، چار طرح کے ہوتے ہیں. وہ جو آدمی کو اپنے شانے پر بیٹھنے دیتا ہے جو کھمبے سے بندھنے پر تیار ہوتا ہے وہ جسے پانی کے لئے لے جا سکیں. (واری گت ہے[1] وہ جو کیدے میں بیٹھ سکے، وہ جو اپنے گلے سے بہت مانوس ہو[2] اِن سب سے کم عمر ہاتھی کی طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

فوجی تربیت میں سات طرح کے کرتب ہوتے ہیں: قواعد[3] چکر[4] یلغار[5] روندنا[6] دوسرے ہاتھیوں سے ٹکر، قلعوں اور شہروں پر چڑھائی

---

(۱) جو وار بندھ کہلانے والے جنگلوں میں داخل ہو سکیں۔ (شرح)

(۲) جیسے دوسرے سدھے ہوئے ہاتھیوں کے ساتھ کرتبوں کی تربیت دی جا رہی ہو (شرح) (۳) جیسے اٹھنا، جھکنا، رسوں اور رکاوٹوں کو پھلانگنا (شرح)، (۴) اس میں لیٹنا، بیٹھنا گڑھوں وغیرہ کو پار کرنا شامل ہے. (شرح)

(۵) سیدھا، ترچھا یا لہرا کر چلنا (شرح)

(۶) گھوڑوں، رتھوں کو روندنا اور پیدل سپاہیوں کو کچلنا (شرح) ۔ جھول، پٹے وغیرہ کی واقفیت مزید تربیت چاہتی ہے۔

اور لڑائی۔

ہاتھی کا ساز پہننا، گلے میں رسی ڈلوانا، تربیت یافتہ ہاتھیوں کے ساتھ مل کر کام کرنا مذکورہ تربیت کے ابتدائی سبق ہیں۔

سواری کے لئے تربیت یافتہ ہاتھی آٹھ درجوں میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں: وہ جو وحشی ہاتھیوں کا پیچھا کر سکے، اس طرح کہ اگلے پچھلے اعضا اونچے اور پیٹ ذرا نیچا رہے جو اپنے سوار کو لے کر دوسرے ہاتھیوں کے ساتھ چل سکے۔ وہ جو جنگی ہاتھی کے پیچھے آدمی کو لے کر بڑھے، جو گھوڑے کی طرح دُلکی چل سکے۔ جو مختلف طرح کی حرکات کرنا سیکھ گیا ہو، جو ڈنڈے کے اشارے پر مقررہ حرکات کر سکے، جو بغیر کوڑے کے کام کر سکے۔ جو انکس کی ضرب سے کام کرے۔ جو بغیر کوڑے کے کام کرے وہ جو شکار میں مدد دے سکے۔

شاردا اگرم سے[۲]، گھٹیا یا کٹھن کام اور اشاروں پر چلنے کی عادت ڈالنی ابتدائی تربیت کے سبق ہیں۔

شریر ہاتھیوں کا یہی علاج ہے کہ انہیں قابو میں لایا جائے اور سزا دی جائے۔ یہ کام سے بچتا ہے، ضدی ہوتا ہے اور بدخصلت بھی، من چلا بھی اور مستی کے زیر اثر تند مزاج بھی۔

بد ہاتھی جس کی تربیت بے حاصل ثابت ہو وہ یا تو شُدھا[۳] ہوگا ریکا شریا یا سُورَت (چالاک)، یا وِشَم[۴] (بد فطرت) یا ہمہ صفت موصوف[۵]۔ انہیں کس

---

[۱] یعنی تین ٹانگوں پر چلنا

[۲] جو بہت موٹا دبلا یا بیمار ہو اسے شاردا کہتے ہیں۔ موٹے کو فاقہ دینا، دبلے کو توانا بنانا یعنی ہاضمے کے مریض کی بھوک بڑھانا اور بیمار کا علاج (شرح)

[۳] نہایت تیز مزاج جس میں ۸ عیب ہوتے ہیں (شرح)۔ قب: پاک ٹھہرا ات،

[۴] بھاگ جانے پر تیار رہتا ہے اور اس میں ۵ عیب ہوتے ہیں (شرح)

[۵] اس میں دونوں قسموں کے عیب ہوتے ہیں (شرح)

قسم کی زنجیریں پہنائی جائیں اور کون سی دوسری تدابیر اختیار کی جائیں۔ اس کی بابت ہاتھیوں کے معالج سے مشورہ کرنا چاہیئے۔ باندھنے کے لیئے گلے کا پٹہ پیٹ کا چکر بند، پیروں کی زنجیر، اگلے پیروں کے بندھن، ہاتھیوں کے باندھنے کا سامان ہیں۔ انکس بانس کا ڈنڈا اور جنتر قابو میں رکھنے کے اوزار رہیں۔ گلے کی مالائیں جیسے کہ ویجنتی اور کشورٹر مالا، عماری اور گدے اس کے سامانِ آرائش میں شامل ہیں۔ زرہ (یا آہنی جھول) ڈنڈے۔ ترکش اور جنگی آلات جنگی ہاتھی کے ضروری سامان ہیں۔

ہاتھی پر کام کرنے والوں میں، معالج، سدھانے والے، سواری کے ماہر، نہلانے سجانے والے، کھانا تیار کرنے والے، گھسیارے، باندھنے والے، تھان کی صفائی کرنے والے خاکروب، اور وہ چوکیدار شامل ہیں جو رات کو فیل خانے کی رکھوالی کرتے ہیں۔

معالج، چوکیدار، خاکروب، باورچی وغیرہ کو توشہ خانے سے ایک پرستھ پکے چاول، تھوڑا سا تیل، دو پل شکر اور نمک ملے گا۔ معالجوں کو چھوڑ کر دوسروں کو دس دس پل گوشت بھی دیا جائے۔

معالج لمبے سفر کے دوران چوٹ لگنے یا ماندگی پیدا ہونے پر ضروری دوائیں دیں گے۔ فیلخانے میں گندگی جمع نہ ہونا، گھاس کا تھان پر نہ پہنچنا، ہاتھی کو سخت زمین پر لٹانا، بے وقت سواری کرنا، دشوار گزار راستوں سے پانی پلانے لے جانا اور گھنی جھاڑیوں میں گھسا دینا ایسی حرکات ہیں جن پر جرمانہ لگنا چاہیئے۔ یہ جرمانہ ان کے راشن یا تنخواہ میں سے کاٹا جائیگا۔

چاتُرماس (جولائی تا اگست، ستمبر تا اکتوبر) کے دنوں میں اور اس وقت جب کہ دو رُتیں مل رہی ہوں، تین بار آرتی کی جائے گی۔ نوچندی اور چاند رات پر بھی کماندار ہاتھیوں کی سلامتی کے لیئے قربانیاں کریں گے۔

٭ ہاتھی کے دانت کی گولائی سے دگنی جڑ چھوڑ کر دریائی علاقوں کے ہاتھیوں

کے دانت ڈھائی سال میں ایک بار اور پہاڑی ہاتھیوں کے دانت پانچ سال میں ایک بار تراشے جائیں گے۔

جزو ۲۳۔ رتھوں کی دیکھ بھال

گھوڑوں کے منتظم کے فرائض، رتھوں کے منتظم پر بھی عائد ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ رتھیں تیار کرائے گا۔ معیاری رتھ ۱۰ پرش ۱/۲ اونچی، ۱۲ پرش چوڑی ہوتی ہے۔ اس معیاری ساخت کے علاوہ ۷ دوسری رتھیں اس سے چھوٹی ہوں گی۔ اور سب سے چھوٹی ۶ پرش چوڑی ہوں گی۔ وہ دیوتاؤں کی رتھ، تہواروں کی رتھ[1] اور جنگی رتھ اور سفر کی رتھ بھی بنوائے گا۔ ایسی رتھیں بھی جو دشمن کے مورچوں پر چڑھائی کے لئے استعمال ہوتی ہیں، نیز تربیت کے لیے استعمال ہونے والی رتھیں۔

وہ تیر اندازی، پھینکی زرہ بکتر اور رتھ رانی کے سامان کے استعمال رتھ میں بیٹھ کر جنگ کرنے اور رتھ کے گھوڑوں کو قابو میں رکھنے کی تربیت و مہارت کا بھی نگراں ہوگا۔

وہ رتھوں پر کام کرنے والے عارضی و مستقل ملازمین کے راشن، تنخواہوں وغیرہ کا حساب بھی رکھے گا۔ وہ انعامات وغیرہ کے ذریعے ملازمین کو خوش اور مطمئن رکھنے کی بھی کوشش کرے گا[2] اور مسافتوں کا صحیح صحیح علم رکھے گا۔

یہی اصول پیدل فوج کے منتظم پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ موروثی سپاہیوں (مولا)، بھاڑے کے سپاہیوں کے اوصاف کیا ہیں۔ ان کے دستوں کی خوبیوں اور کمزوریوں سے پوری طرح واقف ہوگا اور ایسی ہی معلومات دوست دشمن ممالک نیز قبائل کی فوج کی بابت بھی حاصل کرے گا۔

---

[1] ۱۹۶ امگل نمبر کا خیال ہے کہ رتھ ۱۰، ۱۲ آدمیوں کے بیٹھنے کے لئے ہوتی تھی۔ [2] جیسے تاجپوشی (شرح)۔ [3] نزد بعض "تاکہ وہ دشمن کے ہاتھے نہ چڑھ جائیں" (شرح)

اُسے نشیبی زمین اور کھلے میدان میں لڑنے، دھوکے کے حملوں اور مورچوں میں بیٹھ کر لڑنے یا اونچائی سے لڑنے اور دن اور رات کی لڑائی کے سب گُر معلوم ہوں گے اور ان کی قواعد کرائی جانی چاہیئے۔ اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ فوج ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے کس حد تک تیار ہے۔

تمام فوج کی کیفیت کو نظر میں رکھنے والا اور تمام ہتھیاروں کے استعمال میں ماہر ہاتھیوں، گھوڑوں اور رتھوں کو ہنگامی حالت میں فی الفور آگے بڑھانے اور بڑھنے کے لئے تیار رکھنے کا اہل سپہ سالار حسبِ ضرورت آگے بڑھنے یا پیچھے ہٹنے کا حکم دے گا۔

اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ کونسا میدان اس کی فوج کے لڑنے کے لئے زیادہ مفید اور کونسا وقت زیادہ موزوں ہے۔ دشمن کی فوج کتنی ہے، اس میں تفرقہ کیونکر ڈالا جا سکتا ہے۔ اپنی بکھری ہوئی فوج کو کیونکر یکجا کیا جائے۔ دشمن کی اکٹھی فوج کو کیونکر تتر بتر کیا جائے۔ قلعے پر کیسے دھاوا بولا جائے اور کس وقت عمومی یلغار کی جائے۔

* وہ اپنی فوج کے نظم و ضبط پر سختی سے نظر رکھے گا جو نہ صرف مارچ کرنے یا پڑاؤ کرنے کے وقت، بلکہ عین لڑائی میں بھی قائم رہنا چاہیئے، اور اپنے فوجی دستوں کی شناخت کے لئے* قرنا، تختوں اور جھنڈوں سے کام لے گا۔

جزو ۳۴: راہداری کے پروانوں اور چراگاہوں کے نگراں

پاسپورٹ کا افسر ایک ماش فی پاسپورٹ کے حساب سے راہداری کے پروانے جاری کرے گا۔ جسے یہ پروانہ دیا جائے وہ آزادی سے ملک سے باہر جا سکے گا یا ملک میں داخل ہو سکے گا۔ جو ملکی آدمی بغیر پروانے کے ملک سے باہر جائے یا واپس آئے اس پر ۱۲ پن جرمانہ کیا جائے۔ کوئی غیر ملکی اگر بلا اجازت در آئے

---

* ڈاگیرولا۔ اپنی فوج کو خبردار کرنے کے لئے چڑھائی کرنے کو تیار کرنے یا دھاوا بولنے کے لئے باجے جھنڈے اور بیرقوں سے کام لے گا (ج)

تو اس پر دگنا جرمانہ ہوگا۔ چراگاہوں کا منتظم راہداری کے پروانوں کی جانچ پڑتال کرے گا۔ خطرناک مقامات کے بیچ بیچ میں چراگاہیں کھول دی جائیں گی داڑیوں کو چوروں، ہاتھیوں اور دوسرے درندوں سے پاک کر دیا جائے گا۔ بنجر زمینوں[1] پر تالاب، سرائیں اور کنوئیں بنائے جائیں گے اور باغ لگائے جائیں گے اور چمن بندی کی جائے گی۔

شکاری اپنے کتوں کے ساتھ جنگلوں کا جائزہ لیں۔ چوروں یا دشمن کو آتا دیکھیں تو جھاڑیوں میں چھپ جائیں یا درختوں پر چڑھ جائیں اور ناقوس بجائیں اور ڈھول پیٹیں۔ دشمنوں یا قبائل کی نقل و حرکت کی اطلاع سرکاری کبوتروں کے ذریعے بھجوائیں جن کے گلے میں پرچیاں بندھی ہوں یا جستہ جستہ مقامات پر آگ جلا کر اور دھواں اڑا کر۔

× منتظم کا فرض ہوگا کہ قیمتی لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگل کی حفاظت کرے، سڑکوں کو درست حالت میں رکھے، چوروں کو پکڑے، تجارتی مال کو راستے کا تحفظ مہیا کرے، گایوں کی حفاظت کرے اور لوگوں کو آمد و رفت کی سہولت بہم پہنچائے۔

جزو ۳۵ : مالیانہ وصول کرنے والے محصلین

ریاست کو چار انتظامی حلقوں میں تقسیم کرکے اور گانوؤں کو اعلیٰ درمیانی اور ادنیٰ درجوں میں بانٹنے کے بعد متعلقہ افسر انہیں حسب ذیل خانوں میں رکھے گا: وہ جو ٹیکس سے مبرّا ہیں؛ وہ جو فوجی جوان مہیّا کرتے ہیں؛ وہ جو اپنا مالیانہ غلّے مویشی، سونے یا خام مال کی شکل میں ادا کرتے ہیں، اور وہ جو ٹیکس کے بدلے مفت مزدور اور دودھ مکھن وغیرہ پیش کرتے ہیں۔ گوپا (دیہاتی محاسب) کلکٹر کے حسب ہدایت پانچ یا دس گانوؤں کا

---

[1] غالباً غیر آباد زمینوں سے مراد ہے (ح)

حساب رکھے گا۔

وہ گانوں کی حدبندی کرکے قطعہ زمین کی نشاندہی کرے گا یعنی مزروعہ غیر مزروعہ، میدانی، سیراب، باغ، ترکاری کا کھیت، باڑھ، جنگل قربان گاہ، دیول، آبپاشی کا منبع، شمشان، لنگرخانہ، پیاؤ، یا ترہ چراگاہ، سڑک۔ اور اس لحاظ سے مختلف بستیوں، کھیتوں، جنگلوں اور سڑکوں کی حدبندی کرکے رجسٹر بخشش، ہبہ، فروخت، وقف اور معافی دی ہوئی زمینوں کا اندراج کرے گا۔

اس طرح مکانوں پر ٹیکس دہندہ اور غیر ٹیکس دہندہ کے لحاظ سے نمبر ڈال کر، وہ نہ صرف چاروں جاتیوں کی کل آبادی کی تعداد لکھے گا بلکہ ٹھیک ٹھیک یادداشت رکھے گا کہ کتنے کاشت کار ہیں۔ کتنے گوالے، تاجر، کاریگر مزدور، داس، نیز کتنے دو ٹانگوں والے جانور ہیں، کتنے چوپائے اور یہ کہ ہر مکان سے، کتنا سونا، بیگار، ٹیکس اور جرمانے وصول کئے جا سکتے ہیں۔

وہ ہر مکان کے جوان اور بوڑھے لوگوں کی بھی گنتی رکھے گا اور ان کے سابقہ حالات، پیشہ، آمدنی اور خرچہ کا بھی اندازہ لگائے گا۔

اسی طرح "ستھانک" (ضلع کا افسر) ریاست کے ایک چوتھائی علاقے کا حساب رکھے گا۔

ان مقامات پر جو گوپ یا ستھانک کے حلقۂ کار میں ہوں، کلکٹر جنرل یا محصل اعلیٰ خصوصی کمشنر بھیجا کرے گا۔ جو نہ صرف دیہی اور ضلعی افسروں کے عملے اور ان کی کارکردگی اور طریقۂ کار کا معائنہ کریں گے بلکہ خصوصی مذہبی ٹیکس (بلی) بھی وصول کریں گے۔[1]

کلکٹر جنرل بعض لوگوں کو گھریلو باشندوں کے بھیس میں اس بات کی ٹوہ کے لئے مقرر کرے گا کہ حسابات جو تیار کئے گئے ہیں کس حد تک درست

---

[1] وہ بقایاجات بھی سختی سے وصول کریں گے اور بااثر مگر بددیانت افسروں کو سزا بھی دیں گے (شرح)

ہیں۔ وہ آدمیوں اور جانوروں کی صحیح صحیح تعداد کی بھی پڑتال کریں گے۔ اور ہر کنبے کی آمدنی اور خرچ کو بھی تحقیق کریں گے۔ وہ یہ بھی پتہ لگائیں گے کہ لوگ کس لئے اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر آتے جاتے ہیں، ان میں کون مشتبہ یا بدکردار مرد یا عورتیں ہیں اور غیر ملکی مخبر تو نہیں۔

اس طرح دوسرے مخبر جو بیوپاریوں کے بھیس میں ہوں گے، وہ سرکاری مال تجارت کی مقدار اور قیمت کی بابت تحقیق کریں گے۔ جیسے کہ دھاتیں، باغوں، جنگلوں اور کھیتوں کی پیداوار یا مصنوعات۔

جو بیرونی مصنوعات خشکی یا پانی کے راستے سے آئیں، قیمتی ہوں یا معمولی، ان کی بابت یہ تحقیق کرنا ہوگا کہ کتنی چنگی دی گئی، کتنا سڑک کا ٹیکس دیا گیا، کتنا بار برداری کا محصول دیا، کتنا فوجی ٹیکس دیا، کتنا کشتی کا کرایہ اور آیا مقررہ ٹیکس (جو تاجروں کے ذمہ ہوتا ہے) وصول ہوا ہے یا نہیں۔ نیز یہ کہ انہوں نے اپنی خورد و نوش پر کیا خرچ کیا اور مال کو گوداموں میں رکھوانے پر کتنا خرچ آیا۔

اس طرح فقیروں کے بھیس میں جو مخبر ہوں گے وہ کلکٹر جنرل کے حکم کے مطابق یہ دریافت کریں گے کہ کاشت کار، گوالے، بیوپاری اور محکموں کے افسران کیا جائز ناجائز کارروائیاں کر رہے ہیں۔

جہاں قربان گاہیں بنی ہوئی ہیں یا جہاں سڑکیں آکر ملتی ہیں، نیز پرانے کھنڈروں، تالابوں، دریاؤں، اشنان کے گھاٹوں، یاتراؤں اور خانقاہوں کے پاس، ریتیلے علاقوں میں، پہاڑوں میں، گھنے جنگلوں میں، بعض مخبر پرانے دھاڑی چوروں کے بھیس میں اپنے چیلوں کے ساتھ مل کر اصل چوروں کی نقل و حرکت کا پتہ لگائیں گے اور دشمنوں اور سرکشوں پر بھی نظر رکھیں گے۔

* چنانچہ کلکٹر جنرل محنت اور تندہی کے ساتھ ریاست کے معاملات کی طرف دھیان دے گا۔ اور اس کے ماتحت جو مخبری کے مختلف شعبے ہوں گے وہ بھی اپنے اپنے عملے کے ساتھ پوری توجہ سے اپنے کام کریں گے۔

جزو ۳۶ : حاکم شہر کے فرائض

کلکٹر جنرل کی طرح شہر کا منتظم بھی، راجدھانی کے انتظام کا ذمہ دار ہوگا۔ یہاں ایک "گوپ" کے ذمہ دس، بیس یا چالیس گھر ہوں گے۔ وہ ہر گھر کے مرد و زن کی ذات، گوت، نام پیشے نیز آمد و خرچ سے واقف ہوگا

اس طرح شہر کے "ستھانک" شہر کے چار علاقوں کے معاملات کے ذمہ دار ہوں گے۔ دھرم شالہ کے منتظم (گوپ یا ستھانک) کو اطلاع دیں گے کہ ان کے پاس کون غیر دھرمی آدمی پاشندیا[1] مسافر آکر ٹھہرا ہے وہ سنیاسیوں اور ویدوں کے پنڈتوں کو بھی اسی صورت میں ٹھہرائیں گے کہ ان کے بارے میں اطمینان ہو۔ کاری گر وغیرہ اپنی ذمہ داری پر انہیں اپنے پاس ٹھہرا سکتے ہیں۔ تاجر ایسے لوگوں کی بابت رپورٹ کریں گے جو ممنوعہ جگہوں پر مال بیچیں یا ایسا مال بیچیں جو ان کا اپنا نہ ہو۔ شراب کشید کرنے، پکا ہوا گوشت اور چاول بیچنے والے اور طوائفیں دوسرے لوگوں کو اپنے پاس اسی صورت میں ٹھہرا سکتے ہیں کہ انہیں اچھی طرح جانتے ہوں۔ یہ لوگ (کلال وغیرہ) ایسے لوگوں کی بابت اطلاع دیں جو زیادہ خرآنج یا احمقانہ دلیری کا مظاہرہ کریں اور خطرناک کاموں میں پڑیں۔

کوئی معالج جو خفیہ طور پر کسی ایسے شخص کا علاج کرے جو کسی پھوڑے میں مبتلا ہو یا جسے بری غذا کھا لینے یا زیادہ پی لینے سے بدہضمی ہو گئی ہو تو وہ اور اس مکان کا مالک جہاں علاج ہوا۔ دونوں اسی صورت میں سزا سے بچ سکیں گے کہ واقعے کی رپورٹ گوپ یا ستھانک کو پہنچا دیں ورنہ دونوں مریض کے ساتھ ہی ساتھ ماخوذ ہوں گے۔

گھر والے اجنبی لوگوں کے آنے اور جانے کی رپورٹ بھیجیں، ورنہ اس رات کو جو بھی چوری کی واردات ہوگی وہ اس کے جوابدہ ہوں گے اور اگر واردات نہ بھی ہوئی تو ان پر اطلاع نہ دینے کا تین پن جرمانہ ضرور ہوگا۔

[1] بدھ بھکشو (شرح)

بڑی سڑکوں یا پگڈنڈیوں پر چلنے والے مسافر کسی ایسے شخص کو دیکھیں جو کسی پھوڑے یا زخم میں مبتلا ہو یا جس کے پاس مہلک ہتھیار ہوں یا بہت بوجھ اٹھانے سے تھکا ماندہ ہو یا چھپنے دبکنے کی کوشش کر رہا ہو، یا بہت زیادہ نیند سے رہا ہو یا بہت دور سے تھکا ہارا چلا آرہا ہو یا ان مقامات پر جیسے شہر یا شہر کے مضافات یا دیول یا یاترا میں یا مرگھٹ بالکل انجانا ہو تو اسے پکڑ لیں۔

مخبر بھی خالی مکانوں، کارخانوں، گھروں اور شراب خانوں، پکا ہوا گوشت یا دال بیچنے والے بھٹیار خانوں، جوئے خانوں اور سادھوؤں کی کٹیاؤں میں مشتبہ لوگوں کی ٹوہ لگائیں گے۔

دن کے دو درمیانی پہروں میں جو گرمیوں میں ۴ مساوی حصوں میں تقسیم کئے جائیں گے۔ آگ جلانے کی ممانعت ہوگی۔ ان اوقات میں آگ سلگانے والے پر ⅛ پن جرمانہ ہوگا۔ گھر والے کھانا اپنے گھروں کے باہر پکا سکتے ہیں۔ اگر کسی گھر والے کے پاس ۵ بالٹیاں، ایک کمبھ[1]، ایک درون[2]، ایک سیڑھی، ایک کلہاڑی، ایک چھاج[4]، ایک کنڈے دار چھڑ[5] (جیسی کہ ہاتھی کو ہنکانے کے لئے ہوتی ہے) ایک چمٹا[6] اور چمڑے کا تھیلا نہ ہو تو اس پر ¼ پن جرمانہ کیا جائیگا۔

شہر کا محافظ چھپر (کہ: پھونس سے ڈھکی ہوئی جگہ) اکھڑوا دے گا جن لوگوں کا آگ سے کام رہتا ہے وہ سب ایک ہی علاقے میں مل کر رہیں گے۔ ہر گھر والا (رات کو) اپنے دروازے پر موجود رہے گا۔ پانی کے بھرے ہوئے گھڑے ہزاروں کی تعداد میں اور ایک سیدھ میں نہ کہ بے قاعدہ سڑکوں اور چوراہوں پر اور سرکاری عمارات کے سامنے رکھے رہیں گے[7]۔

---

۱ پانی کے برتن کا نام (شرح)، ۲ پانی کی ناند جو ہر دروازے پر رکھی ہوتی تھی (شرح)، ۳ لکڑیاں اکھاڑنے کے لئے (شرح)، ۴ دھواں اڑاتے کے لئے (شرح)، ۵ دروازوں کے پٹ چوکھٹ وغیرہ اکھیڑنے کے لئے (شرح)، ۶ گھاس پھونس ہٹانے کے لئے (شرح)، ۷ مال خانہ، ہاتھی خانہ، اصطبل وغیرہ (شرح)

اگر کوئی گھر والا آگ لگنے پر بچانے کو نہ دوڑے خواہ کچھ بھی جل رہا ہو تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ ہوگا اور کرایہ دار ہو تو اس پر ۶ پن جرمانہ۔ کوئی لاپروائی سے (کسی مکان کو) آگ لگا دے تو اس پر ۵۴ پن جرمانہ ہوگا۔ لیکن اگر کوئی جان بوجھ کر آگ لگائے تو اسے آگ میں جھونک دیا جائے۔ ۱

کوئی سڑک پر کوڑا پھینکے تو اس پر ⅛ پن جرمانہ کوئی سڑک پر پانی یا کیچڑ پھیلائے تو ¼ پن جرمانہ اور کوئی شاہی سواری کی سڑک پر یہ حرکتیں کرے تو اس پر دگنا جرمانہ۔

جو کوئی یاتراؤں پر یا حوض یا مندر یا سرکاری عمارات میں بول و براز کرے تو اس پر ایک پن سے لے کر جرم کی نوعیت کے لحاظ سے خاطر خواہ جرمانہ کیا جائے۔ لیکن اگر کسی دوا کے اثر یا مرض کی وجہ سے ایسا ہو جائے تو کوئی سزا نہیں ہوگی۔

کوئی شخص شہر کے اندر کسی مرے ہوئے جانور (مثلاً بلی، کتا، نیولا، سانپ وغیرہ کا ڈھانچہ پھینک دے تو اس پر تین پن جرمانہ اور اگر گدھے، اونٹ، خچر یا مویشی کی لاش ہو تو ۶ پن اور انسانی لاش ہو تو ۵۰ پن جرمانہ کیا جائے۔

اگر کوئی ارتھی شہر کے باہر مقررہ دروازے اور مقررہ راستے کے علاوہ اور طرف سے لے جائی جائے تو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ اور اس دروازے کے محافظوں پر ۲۰۰ پن جرمانہ، اگر کوئی میت قبرستان یا شمشان کے علاوہ کہیں پھونکی یا دفن کی جائے تو ۱۲ پن جرمانہ ہوگا۔ دن چھپنے کے چھ نلکے (۲½ گھنٹے) بعد سے لے کر دن نکلنے سے ۶ نلکے پہلے تک لوگوں کو چلنے پھرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ان اوقات کا اعلان شنکھ پھونک کر کیا جائے گا۔

شنکھ پھنکنے کے بعد جو کوئی سرکاری عمارتوں کے آس پاس پہلے یا آخری یام (۳ گھنٹے) کے دوران میں چلتا پھرتا پایا گیا۔ اس پر سوا پن جرمانہ ہوگا اور اگر بیچ کے عرصے میں پایا گیا تو دگنا جرمانہ اور اگر کوئی (شاہی قلعے) کے باہر چلتا پھرتا

---

۱ اسی آگ میں (شرح)

دیکھا گیا تو چوگنا جرمانہ کیا جائے گا۔

کوئی شخص کسی جگہ مشتبہ حالات میں جرم کرتا ہوا پکڑا جائے تو اس سے پوچھ گچھ کی جائے۔ کوئی سرکاری عمارات کے آس پاس پھر رہا ہو یا شہر پناہ کے مورچوں پر چڑھنے کی کوشش کرے تو اس کو درمیانے درجے کی سزا دی جائے۔

جو لوگ زچہ خانے یا علاج کے سلسلے میں رات کو باہر نکلیں، یا میت کو قبرستان یا مرگھٹ لے جانے کے لئے یا جو لوگ روشنی لے کر نکلیں، یا وہ جو شہر کے حاکم سے ملاقات کے لیے جائیں یا کسی بگل کی آواز کا سبب معلوم کرنے کے لئے باہر آئیں[1] یا آگ بجھانے کے لئے دوڑیں یا جس کے پاس پروانہ یا اجازت نامہ ہو وہ گرفتار نہیں کئے جائیں گے۔

جن راتوں کو باہر نکلنے کی آزادی ہوتی ہے ان میں بھی جو لوگ بھیس بدل کر نکلیں یا ممنوعہ راستوں سے جائیں یا ڈنڈے یا ہتھیار لے کر چلیں انہیں ان کے جرم کی مناسبت سے سزا دی جائے وہ چوکیدار جو کسی ایسے شخص کو روکیں جسے نہیں روکنا چاہیئے یا اس کو نہ روکیں جسے روکنا چاہیئے، ان پر اس سے دگنا جرمانہ کیا جائے جو جرمانہ نقل وحرکت کے لئے مقرر ہے۔ اگر کوئی چوکیدار کسی داسی سے جنسی ملاپ کرے۔ اسے ابتدائی سزا دی جائے۔ کسی آزاد عورت سے کرے تو درمیانی سزا، اور ایسی عورت سے کرے جسے ممنوعہ نقل وحرکت کی بنا پر روکا گیا ہو تو انتہائی سزا اور اگر کسی اعلیٰ نسب کی عورت کے ساتھ کرے تو اسے موت کی سزا دی جائے۔

اگر شہر کا حاکم راجہ کو ان وارداتوں کی اطلاع نہیں کرتا جو رات کو رونما ہوئی ہوں یا اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت کرتا ہے تو اسے جرم کی سنگینی کے مطابق سزا دی جائے گی وہ روزانہ پانی کے ذخائر، سڑکوں، سرنگوں، قلعوں، قلعہ کی فصیل اور دفاعی تنصیبات کا معائنہ کرے گا، وہ ایسی تمام اشیاء کو اپنے

[1] بگل کی آواز یا ایسا تماشا دیکھنے جس کی سرکاری طور پر اجازت دی گئی ہو (شرح)

پاس امانتہً رکھے گا جو لوگوں سے گم ہوگئی ہوں یا جو وہ بھول گئے ہوں یا پیچھے چھوڑ گئے ہوں۔

اُن دنوں میں جو راجہ کے جنم کے ستارے سے منسوب ہیں، نیز چاند رات کو ایسے قیدی جو نوعمر یا بوڑھے یا بیمار یا محتاج ہوں جیل خانے سے رہا کر دیئے جائیں گے اور وہ بھی جو نیک مزاج کے ہوں یا جنہوں نے معقول فدیہ دیکر رہائی پانے کا معاہدہ کیا ہو۔

* دن میں ایک بار یا ہر پانچویں رات کو ایسے قیدی جیل سے باہر کر دیئے جائیں جنہوں نے محنت سے کام کیا ہو یا جنہیں بہت کوڑے لگائے گئے ہوں یا جو معقول فدیہ سونے کی شکل میں ادا کریں۔

اور اس کے ساتھ تمام ہوا باب دوم بعنوان عمال حکومت کے فرائض۔

باب سوم

متعلق بہ قانون

جزدا ۔ معاہدوں کے مسودات کا خاکہ قانونی مناقشات

سنگرہنؒ دروں مکھؔ اور سنھیانیہؔ شہروں میں نیز ان مقامات پر جو اضلاع کے سنگھم پر ہوں، تین ارکان جو دھرم شاستر سے واقف ہوں نیز تین سرکاری وزیر (اماتی) قانونی نظم و نسق کے ذمہ دار ہوں گےؒ۔

قانونی اور غیر قانونی کاروائیاں: وہ ایسے معاہدات کو کالعدم قرار دیں گے جو تنہائی میں کئے گئے ہوں۔ گھروں کے اندر طے پائے ہوں۔ رات کے اندھیرے میں ہوئے ہوں یا ویران جنگل میں ہوئے ہوں، خفیہ طور سے ہوئے ہوں یا دھوکے سے کئے گئے ہوںؒ۔

مجوز اور اس کے معاون کو ابتدائی سزا دی جائے گی۔ گواہان (شرونر: رضا کار سامع کہ: گواہ) میں سے ہر ایک پر اس سے نصف جرمانہ ہو گا، اور معاہدہ قبول کرنے والا اپنا نقصان خود بھگتے گا۔

لیکن جو معاہدات علی الاعلان ہوئے ہوں اور کسی لحاظ سے مذموم نہ ہوں جائز سمجھے جائیں گے۔ ایسے معاہدات جن کا تعلق وراثت کی تقسیم سے ہو۔ مہر شدہ یا غیر مہر شدہ امانتوں سے ہو یا عقد و مناکحت سے، یا ایسی عورتوں سے جو بیمار رہوں اور گھر سے نہ نکل سکتی ہوں، یا ایسے افراد سے جن کی بابت علم ہو کہ وہ فاترالعقل ہیں (کہ: بیمار جو فاترالعقل نہ ہوں) جائز تصور ہوں گے خواہ گھر کے اندر کئے گئے ہوں۔

ڈکیتی، بیکلی (duel) بیاہ یا شاہی فرمان کی تعمیل سے تعلق رکھنے والی کارروائیاں، نیز وہ معاہدات جو ایسے لوگوں نے کئے ہوں جو عموماً اپنا کام رات

ملخا: مجھو دیکھئے باب دوم ۔ نیز اکہ قدیم یونان میں بھی ججوں کو تھیسمسٹ کہا جاتا تھا۔ دیکھئے Maine کی Ancient Law باب اوّل ۔ ؒ مقابلہ ہو برہسپت اور کاتاین ۔ نارد: ۱ ۳۰ ۱ م

کے پہلے حصے میں کہتے ہیں: وہ جائز ہونگے خواہ رات کے وقت کئے گئے ہوں ۔ نہ وہ جو بیرونِ جنگلوں میں بود و باش رکھتے ہیں، خواہ تاجروں، چرواہوں، سپاہیوں، شکاریوں کی حیثیت سے یا جاسوس کے لئے، ان کے معاہدات بھی خواہ جنگل میں ہوئے ہوں جائز قرار پائیں گے۔

دھوکے سے کئے گئے معاہدات میں سے صرف وہ قابل قبول ہوں گے جو جاسوس نے کئے ہوں۔

جو معاہدہ کسی جماعت کے ارکان نے آپس میں کیا ہو وہ بھی جائز ہوگا ہرچند کہ نجی طور پر کیا گیا ہو۔ ان کے علاوہ (یعنی جو استثنا اوپر درج کئے گئے)، ایسے تمام دوسرے معاہدات غیر قانونی ہوں گے۔ اسی طرح وہ معاہدے بھی جو کوئی ایسا شخص کرے جو خود مختار یا مجاز نہ ہو، مثلاً کسی باپ کی ماں، بیٹا، باپ جس کا بیٹا موجود ہو، برادری سے خارج کیا ہوا بھائی، سب سے چھوٹا بھائی، مشترک خاندان کے ارکان، بیوی جس کا شوہر موجود ہو یا بیٹا، غلام، کرائے کا مزدور، کوئی فرد جو بہت کم عمر یا بہت ضعیف ہو اور کارروائی کے ناقابل، سزا یافتہ، اپاہج یا معذور، بیمار شخص کے کئے ہوئے معاہدے لیکن اگر وہ مجاز تھا تو صورتحال مختلف ہوگی۔

اشخاص مجاز کے معاہدات بھی اس صورت میں غیر قانونی ہو جائیں گے کہ شخص مجاز معاہدے کے وقت بھڑکایا گیا ہو یا پریشان ہو یا نشے میں ہو یا فاتر العقل رہا ہو یا سزا یافتہ ہو۔ ان سب صورتوں میں مجوزہ اس کا معاون اور گواہان ہر ایک پر مقررہ جرمانہ عائد ہوگا۔

اگر کوئی معاہدہ کسی شخص نے بذات خود اپنے فرقے یا جماعت کے لوگوں کے ساتھ مناسب مقام اور مناسب وقت پر کیا ہو تو وہ جائز ہوگا، بشرطیکہ مقابلے کی کیفیت، نوعیت، تفصیل اور دیگر متعلقہ امور با وثوق ہوں۔

کئی معاہدات میں سے جو کسی فرد واحد نے کئے ہوں، آرڈر (غالباً ہنڈی سے مراد ہے۔ ع) اور مفروضات کو چھوڑ کر اس سلسلے کا آخری معاہدہ با وثوق سمجھا

جائے گا۔[1] یہ تقاضا بیان معاہدات کے جانچنے کا۔

مقدمہ: (ضروری اندراجات یعنی) سال، موسم، مہینہ، پندرھواڑا، تاریخ دستاویز کی نوعیت، مقام، قرضے کی رقم، نیز مدعی و مدعا علیہ دونوں کے وطن، سکونت ذات، گوت نام کی تحریر کے بعد، جبکہ مدعی و مدعا علیہ دونوں دعویٰ اور جواب دہی کے اہل ہوں، فریقین کے بیانات اسی ترتیب سے لکھے جائیں گے جو معاملے کی نوعیت کا تقاضا ہو۔ پھر ان بیانات کا غائر جائزہ لیا جائے گا۔

"پروکتا" کا جرم: اگر مسئلہ زیر بحث کو چھوڑ کر فریقین میں سے کوئی بھی دوسرے معاملے کو زیر بحث لائے۔ اپنے بیان کو تبدیل کرے، کسی تیسرے فریق کی رائے لینے پر اصرار کرے حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہ ہو، اصل معاملے پر بات شروع کرکے اسے کہیں کا کہیں لے جائے یا ایک دم چپ ہو جائے۔ حالانکہ اس سے بات جاری رکھنے کے لئے کہا جائے[2]۔ اپنے ہی صراحت کردہ قضیے کے علاوہ کوئی دوسرا قضیہ لے بیٹھے، اپنے بیان کو واپس لے، خود اپنے گواہوں کے بیان سے اختلاف کرے، یا اپنے گواہوں کے ساتھ علیحدگی میں بات چیت کرے جبکہ نہیں کرنی چاہیئے تو وہ "پروکتا" کے جرم کا مرتکب ہوگا۔[3]

پروکتا کی سزا: پروکتائے ارتکاب پر زرمطالبہ سے پانچ گنا جرمانہ عائد ہوگا[4] اور بلاثبوت، ہٹ دھرمی سے کام لینے پر دس گنا[5] (ک: ۵/۱ اور ۱۰/۱)

گواہوں کی فیس: گواہ کی فیس ۸/۱ پن ہوگی۔ اس کے علاوہ زر دعویٰ کے تناسب سے (ک: اشیاء کی قیمت کے لحاظ سے ع) بھی کوئی رقم گواہوں کے لئے ان کے اخراجات کی تلافی کے طور پر مقرر کی جاسکتی ہے۔ دونوں اخراجات ہارنے والے فریق کے ذمہ ڈالے جائیں گے۔

یکگی مبارزہ / duel، دعویٰ بجواب دعویٰ، ڈکیتی اور ریوپاریوں،

---

[1] یاگنیہ ولک ۲، ۳۴ [2] "معاملہ زیر غور پر بیان دیتے دیتے وہ کوئی غیر متعلق یا فضول بات لے بیٹھے" مخطوطہ ارتھ شاستر ۲۲۵ رائل لائبریری میونخ [3] ناردا ۱: ۲۲، ۵۶، ۶۰، منو: ۸، ۵۵-۵۳ [4] [5] دیکھئے نوٹ باب دہم وینیز دہم۔ تامل اور ملیام زبانوں کی شرحوں میں "پنچ بندھ" کا مطلب ۵/۱ لیا گیا ہے اور "دس بندھ" کا ۱۰/۱۔

کے باہمی معاملات یا تجارتی اداروں کے قضیوں کے علاوہ، مدعا علیہ مدعی کے خلاف کوئی دعویٰ جواباً دائر نہیں کرے گا۔[1]

التواءِ سماعت ؛ مدعا علیہ کی حاضری کے فوراً بعد مدعی جواب الجواب پیش کرے گا ورنہ وہ بھی پر دکتا کے جرم کا مرتکب ہوگا، کیونکہ مدعی کو قضیے کے اصل عوامل کا علم ہوتا ہے لیکن مدعا علیہ فوری جواب کا پابند نہیں۔[2] اسے جواب دعویٰ پیش کرنے کے بعد تین یا سات راتوں کی مہلت دی جائے اگر وہ اس مدت میں جواب دینے کے لئے تیار نہ ہو تو اس پر ۳ سے ۱۲ پن تک جرمانہ کیا جائے گا اور اگر تین پندرھواڑوں کے بعد جواب نہ دے تو اس پر پردکتا کا الزام آئے گا اور مقررہ جرمانہ لگے گا اور مدعی کو مدعا علیہ کی املاک میں سے زر دعویٰ وصول کرنے کی اجازت ہوگی۔ لیکن اگر مدعی صرف احسان کا بدلہ چاہے تو کوئی ڈگری نہیں دی جائے گی۔[3]

یہی سزا اس مدعا علیہ کے لئے بھی ہے جو ہار جائے۔

اگر مدعی فراری ہو جائے تو وہ پردکتا کا مرتکب گردانا جائے گا۔ اگر وہ کوئی متوفی یا علیل فریق کے خلاف دعویٰ ثابت نہ کر سکے تو وہ جرمانہ بھی دے گا اور مدعا علیہ کے حکم پر (غلام کی طرح) کام بھی کرے۔ جیسا کہ گواہان طے کریں۔ اگر وہ اپنا دعویٰ ثابت کر دے تو اس املاک کا قبضہ لے سکتا ہے جو اس کے پاس گروی رکھی گئی تھی اگر وہ برہمن نہ ہو تو، دعویٰ ثابت نہ کر سکنے کی صورت میں وہ رسوم ادا کرے جو بھوتوں کو بھگانے کے لیے کی جاتی ہیں۔[4] چاروں جاتیوں کے مقررہ فرائض اور چاروں طریق

---

[1] یاگنیہ والک ۲/۹، ۱۰؛ منو ۸/۵۵ [2] آزودہ اور امداد کے بدلے جو اسے دی گئی ہو۔ گیرولا، اگر باہم صلح ہو جائے۔

[3] گیرولا کی عبارت خاصی مختلف ہے۔ ساری املاک میں سے بھی اگر دعویٰ چکایا نہ جا سکے تو زندگی کے لئے لازم اثاث البیت خوراک، برتن، بستر وغیرہ کو نہیں چھوا جائے گا۔ اگر مدعا علیہ ہی ظالم ثابت ہو تو اسے جوابدہی کے لئے (مزید) مہلت نہ دی جائے بلکہ فوراً ہی مذکورہ بالا تعزیر دی جائے۔ مدعا علیہ دوران مقدمہ میں فوت ہو جائے تو گواہوں کی شہادت کے بموجب عدالت مدعی سے ڈنڈ

کی مذہبی زندگی کا حامی ونگراں اور دھرموں کا رکھوالا ہونے کی بنا پر راجہ ہی انصاف کا سرچشمہ ہے[۱۲]۔ مقدس قانون (دھرم) شہادت، نظیر[۱۳] اور راجاؤں کے فرامین یہ چار انصاف کے ستون ہیں۔ ان میں سے موخرالذکر اس سے پچھلے کی نسبت فائق ہے[۱۴]۔

دھرم ابدی سچائی ہے جس کا دنیا میں بول بالا ہے۔

شہادت گواہ مہیا کرتے ہیں۔ چرتر تاریخ ہے جو عام روایت میں ملتی ہے، اور راجہ کا حکم "شاسن" ہے۔

چونکہ راجہ کا فرض رعیت کو انصاف کے ذریعے تحفظ دینا ہے، وہ اس کی بجا آوری پر جنت میں جائے گا، جو رعیت کو تحفظ نہیں دیتا اور سماجی نظام کو الٹ پلٹ کرتا ہے وہ ناحق گدی پر بیٹھتا ہے۔

قوت اور صرف قوت جسے راجہ بے لاگ اور جرم کے تناسب سے اپنی اولاد اور اپنے دشمن پر یکساں استعمال کرے، اس کی زندگی اور عاقبت کو سنوار سکتی ہے۔

وہ راجہ جو انصاف کو قانون (دھرم) شہادت، روایت سابقہ فرامین شاہی کے مطابق جو اس کا چوتھا ستون ہیں، قائم کرتا ہے، وہ چاروانگ عالم پر راج کرے گا۔

جب کبھی روایت اور دھرم میں عدم مطابقت نظر آئے یا شہادت اور دھرم ایک دوسرے سے متصادم ہوں، تو مسئلہ دھرم کی رو سے طے ہوگا۔

لیکن جب کبھی مقدس قانون (شاستر) عقل سے ٹکرائے (دھرما نیائے = راجہ کا قانون) تو عقل کو برتری حاصل ہوگی، کیوں کہ وہاں اصل متن (جس پر مقدس قانون مبنی ہے) موجود نہ ہوگا (کہ ایسی صورت میں متن معتبر نہیں رہتا)

※ محض اپنے دعوے پر اڑنا بے معنی ہے۔ چھان بین، دیانت، شہادت،

(مسلسل)
لے کر اس سے کام بھی لے۔ مقررہ وقت تک اسے اپنے اختیار میں رکھے اس سے پبلک بھلائی کے کام لے، لیکن برہمن ہو تو اس سے یہ کام نہ کرائے جائیں (خلاصہ ح) [۱۲] شلوک تحریں [۱۳] انگریزی میں "چرتر" کا ترجمہ history کیا گیا ہے۔ ہندی میں چرتر ہی لکھا گیا ہے جس کا اصل مفہوم نظیر یا روایت ہے۔ [۱۴]

اور حلف، انہی کے ذریعے کوئی فریق کامیاب ہو سکتا ہے۔ اگر گواہوں کے بیانات یا راجہ کے خفیہ ذرائع سے کوئی فریق جھوٹا ثابت ہو تو ڈگری اسکے خلاف ہوگی (ک: کوئی مجرم محافظ کے قبضے سے بھاگ نکلے تو فیصلہ اس کے خلاف ہوگا)

جزو ۲۔ ازدواج، ازدواجی ذمہ داریاں، عورت کی املاک

سارے جھگڑے شادی سے شروع ہوتے ہیں[۱] (ک: سارے معاملات شادی سے شروع ہوتے ہیں۔ ح) کسی لڑکی کو بنا سنوار کر بیاہنا "براہم" بیاہ کہلاتا ہے۔ مشترک طور پر (میاں بیوی) مقدس رسومات بجا لائیں تو اسے پراجاپت بیاہ کہتے ہیں۔ کسی کنیا کو دو گئووں کے عوض بیاہنا "آرش" بیاہ کہلاتا ہے، کسی پجاری کو قائم مقام بنا کر کنیا کو (دیوتا کی) بھینٹ چڑھایا جائے تو اسے "دیو بیاہ" کہتے ہیں۔ کسی کنیا کا اپنی مرضی سے کسی مرد سے ملاپ کر لینا "گاندھرو" بیاہ کہلاتا ہے۔ کسی کنیا کو بہت سامال لے کر بیاہنا "آسُر" بیاہ ہے۔ کسی کنیا کو اغوا کر لینا راکشس کہلاتا ہے۔ کسی کنیا کو سوتے میں یا نشے میں بھگا لے جانا "پیشاچ" کہلاتا ہے۔

ان میں سے پہلی چار صورتیں موروثی روایات ہیں اور لڑکی کا باپ منظور کر لے تو جائز سمجھی جاتی ہے۔ باقی کے لئے باپ اور ماں دونوں کی رضامندی ضروری ہے، کیونکہ وہی مُلک (لڑکی کے بدلے دھن) وصول کرتے ہیں جو شوہر ادا کرتا ہے۔ ماں باپ میں سے کوئی موجود نہ ہو تو اس کا وارث دھن وصول کریگا اور دونوں مر چکے ہوں تو لڑکی خود وصول کرے گی۔ ہر قسم کا بیاہ جائز ہے بشرطیکہ متعلقہ فریق راضی ہوں۔

استری دھن: لڑکی کی املاک میں دو چیزیں شامل ہیں۔ اس کا نان نفقہ اور گہنا پاتا۔ ان نفقے کے لئے ۲ ہزار مالیت کا اثاثہ اس کے نام کر دیا جائے۔ گہنے پاتے کے لئے کوئی حد مقرر نہیں۔ اگر کوئی عورت اس اثاثے کو اپنے بیٹے، بہو یا

---

[۱] تامل اور ملیالم شرحوں میں ایک مصرعہ درج ہے کہ منو کے نزدیک ہر فساد کی جڑ قرضہ ہے اور بھارگو کے نزدیک مکان بنانا۔

اپنی ذات پر خرچ کرے تو کوئی جرم نہیں جبکہ اس کا شوہر پاس نہ ہو اور اس نے اس کے گزارے کے لئے کوئی انتظام نہ کیا گیا ہو۔ مصیبت قحط یا بیماری یا خطرے کے وقت یا خیراتی کاموں کے لئے شوہر بھی اس اثاثے کو خرچ کر سکتا ہے۔ اگر کوئی جوڑا جڑواں بچے پیدا کرے (ک: لڑکا اور لڑکی پیدا کرے) تب بھی میاں بیوی مل کر اس اثاثے سے متمتع ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر یہ اثاثہ تین سال تک میاں بیوی مل کر خرچ کریں جو پہلی چار صورتوں میں کسی صورت سے رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوتے ہوں۔ تب بھی کسی کو شکایت کا موقع نہیں ہوگا۔ لیکن اگر انہوں نے گاندھرو بیاہ یا آسُر بیاہ کیا ہو تو اثاثہ مع سود کے بحال کرنا ہوگا۔ راکھشس بیاہ کی صورت میں اس کے استعمال پر چوری کا اطلاق ہوگا۔ یہاں ازدواجی ذمہ داری کا بیان ختم ہوا۔

شوہر کی موت پر بیوہ جو پاکدامنی کی زندگی گزارنا چاہتی ہو اپنا اثاثہ اور زیور اور اس کے علاوہ شُلک کا باقی ماندہ حصہ بھی جو اس کے حق میں نکلتا ہو وصول کر سکے گی۔ اگر ان کی وصولی کے بعد وہ کسی اور سے بیاہ کرے تو یہ سب کچھ اس سے مع سود واپس لے لیا جائے گا (جو اس کی مالیت پر لگایا جائے گا)۔ اگر وہ دوبارہ گھر بسانا چاہے تو اس کی دوسری شادی (نویش کال) پر وہ سب اثاثہ مل جانا چاہیئے جو اس کے خسر یا شوہر یا دونوں نے دیا تھا[له]۔ عورت کب دوسرا بیاہ کر سکتی ہے اس کی وضاحت شوہروں کے دیر تک باہر رہنے کے بیان میں آجائے گی۔

اگر کوئی بیوہ اپنے خسر کے انتخاب کردہ مرد کے علاوہ کسی اور سے بیاہ کرے تو وہ اس تمام اثاثے سے دستبردار ہو جائے گی جو اس کے خسر اور متوفی شوہر نے اس کو دیا ہوگا[له]۔ اس کے رشتہ دار وہ سب اثاثہ اس کے سابق خسر کو واپس

[له] مقابلہ کریں باب سوم جزو د میں نوشت اور نیویش تک کے الفاظ سے [له] ڈ نتر۔ میونخ کے مخطوطے میں "بھکت" کا لفظ ہے (ہبہ کردہ: ج)

کردیں گے جو وہ اپنے ساتھ ان کے کسی رشتہ دار سے دوسرا بیاہ کرتے وقت لے کر آئے۔ جو کوئی جائز طور پر کسی عورت کو اپنی حفاظت میں لے وہ اس کے ساتھ اس کے مال کی حفاظت کا بھی ذمہ دار ہوگا۔ کوئی عورت دوسرا بیاہ کرنے کے بعد اپنے سابقہ شوہر کے اثاثے کی حقدار نہیں ہوسکتی۔

اگر وہ پاکیزہ زندگی گزارے تو بیشک اس سے متمتع ہوسکتی ہے۔

کوئی عورت جس کا کوئی بیٹا یا بیٹے موجود ہوں (دوسری شادی کرنے کے بعد) اپنی املاک کی مالک و مختار نہیں ہوگی۔ اس کی املاک کے حقدار اس کے بیٹے ہوں گے۔ اگر کوئی عورت دوسرا بیاہ کرنے کے بعد اپنی املاک کو اس بہانے واپس لینا چاہے کہ وہ اپنے سابقہ شوہر کے بیٹوں کی پرورش کر رہی ہے۔ تو وہ اسے ان بیٹوں کے نام لکھ دے گی اگر کسی عورت کے کئی شوہروں سے بہت سے بچے ہوں تو وہ اپنی املاک کو ایسی حالت میں رکھنے کی پابند ہوگی جس حالت میں وہ اس کو شوہروں سے ملی تھی۔ وہ املاک بھی جو اسے کامل طور پر بخش دی گئی ہو اور اس پر اسے ہبہ و فروخت کا اختیار دیا گیا ہو۔ لڑکوں کے نام منتقل کرنی ہوگی۔

بانجھ عورت جو اپنے شوہر کے ساتھ اس کی وفات کے بعد بھی وفادار رہنا چاہے وہ اپنے گرو کی حفاظت میں تا زیست اپنے اثاثے پر قابض رہ سکتی ہے، کیونکہ عورتوں کو جو کچھ بھی دیا جاتا ہے وہ ان کے تحفظ اور آڑے وقت کے لئے دیا جاتا ہے۔ اس کی وفات پر اس کی املاک اس کے اقربا کو منتقل ہو جائے گی۔ اگر شوہر زندہ ہو اور بیوی مر جائے تو اس کے بیٹے اور بیٹیاں اس کی املاک کو آپس میں بانٹ لیں گے۔ اگر کوئی لڑکا نہ ہو تو بیٹیاں حقدار ہوں گی۔ اگر وہ بھی نہ ہوں تو شوہر وہ رقم (شلک) واپس لے لے گا جو اس نے دی تھی اور دوسرے رشتہ دار بھی اپنا اپنا دیا ہوا تحفہ یا جہیز کے طور پر دیا ہوا سامان واپس لے لیں گے۔

یہ تھا عورت کی املاک کا بیان

مرد کی دوسری شادی: اگر کوئی عورت بچے پیدا نہ کرسکے (جو جیتے رہیں) یا اولاد نرینہ پیدا نہ کرے یا بانجھ ہو تو اس کا شوہر دوسری شادی سے پہلے

آٹھ سال توقف کرے گا۔ اگر اس کے ہاں مُردہ بچہ پیدا ہو تو دس سال انتظار کرے گا اگر وہ صرف لڑکیاں پیدا کرے تو ۱۲ سال انتظار کرے گا۔ پھر اگر اسے بیٹوں کی خواہش ہو تو وہ دوسری عورت سے شادی کرلے۔ اس اصول کی خلاف ورزی کرنے پر اسے نہ صرف شُلک اور اس کے اثاثے اور معقول رقم تلافی کے طور پر (پہلی بیوی کو) دینی ہوگی۔ بلکہ سرکار کو ۲۴ پن جرمانہ بھی دینا ہوگا۔ شلک کی رقم اور اثاثہ ان عورتوں کو بھی دیا جائے گا جنہیں بیاہ کے وقت یہ چیزیں نہ ملی ہوں گی۔ اپنی بیویوں کو مناسب زر تلافی اور گزارہ دینے کے بعد وہ جتنی عورتوں سے چاہے شادی کر سکتا ہے، کیونکہ بیویاں اولاد نرینہ پیدا کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔ اگر ان میں سے کئی یا سب ایک ہی وقت میں حائضہ ہوں تو وہ اس عورت کے ساتھ سوئے گا جس سے پہلے شادی کی یا جس سے لڑکا پیدا ہوا ہو۔ اگر وہ اس بات کو چھپائے کہ وہ حائضہ تھی یا ان ہی کے ساتھ پاک ہو جانے کے بعد بھی نہ سوئے، تو اس پر ۹۶ پن جرمانہ ہوگا۔ وہ عورتیں جن کے ہاں نرینہ اولاد ہو، یا عبادت کی زندگی گزارنا چاہیں۔ یا بانجھ ہوں یا جنہوں نے صرف مردہ بچہ جنا ہو یا جو حیض کی عمر سے گزر چکی ہوں ان میں سے کسی کے ساتھ اس کی مرضی کے خلاف اختلاط نہیں کیا جائے گا۔ اگر مرد کو خواہش نہ ہو تو وہ ایسی عورت کے ساتھ نہ سوئے جسے کوڑھ ہو یا دیوانی ہو۔ لیکن اگر کوئی عورت لڑکا پیدا کرنا چاہتی ہے تو وہ ایسے مردوں کے ساتھ صحبت کر سکتی ہے۔

٭ اگر کوئی میاں یا بدچلن ہو یا مدت سے پردیس گیا ہوا ہو۔ یا راجہ سے باغی ہو گیا ہو۔ یا جس سے عورت کی جان کو خطرہ ہو، یا ذات باہر کرایا گیا ہو یا قوت مردی کھو بیٹھا ہو، تو عورت اسے چھوڑ سکتی ہے۔

جزو ۲: بیوی کے فرائض، عورت کا نان نفقہ، عورتوں پر ظلم

عورتیں ۱۲ سال کی عمر میں بالغ ہو جاتی ہیں اور مرد ۱۶ سال کی عمر میں۔
اگر بالغ ہونے کے بعد وہ قانون کی خلاف ورزی کریں تو عورتوں پر ۱۵ پن

جرمانہ اور مردوں پر اس سے دگنا۔

عورت کا نان نفقہ: جس عورت کو غیر معینہ مدت تک نان نفقہ طلب کرنے کا حق ہو اسے اتنی خوراک اور کپڑے دیئے جائیں جو اس کی ضرورت کے لئے کافی ہوں۔ یا اس سے زیادہ بھی، اگر اس کا ولی استطاعت رکھتا ہو۔

اگر وہ مدت (جس میں روٹی کپڑا دینا (مع دس فیصد زائد امداد) محدود و معین ہو تو ولی کی آمدنی کے مطابق اسے ایک بندھی ہوئی رقم دی جائے گی[1] اور اس صورت میں بھی کہ اسے "شُلک" اور ادھانہ اور زرتلافی وصول نہ ہوا ہو (جو شوہر کو دوسری شادی کی اجازت دینے پر ملنا چاہیئے) اگر وہ خود کو اپنے خسر کے رشتہ داروں میں سے کسی کی حفاظت میں دیدے یا علیحدہ رہنا شروع کر دے تو اس کے شوہر پر نان نفقہ کا دعویٰ نہیں ہو سکتا۔

یہ تھا بیان نان نفقے کے تعین کا۔

عورتوں پر ظلم: مع دوسر عورتوں کو تمیز سکھانے کے لئے نہ ایسے الفاظ استعمال کئے جائیں گے جیسے اری ننگی، اری مادر زاد (غالباً مراد ہے بے شرم۔ ع) اری دیدے پھوٹی کم ٹوٹی، باپ کو روئی ماں کو پیٹی، نہ انہیں بانس کی کھپچی یا رسی یا ہاتھ سے کولھوں پر تین چوٹ کی ماری جائے[2] اگر اس کے خلاف کیا گیا تو اس سزا سے جو بدنام کرنے یا جسمانی آزار پہنچانے کے لئے مقرر ہے نصف دی جائے گی۔ اسی طرح کی سزا اس عورت کو دی جائے جو حسد یا جلاپے کی بنا پر اپنے شوہر کے ساتھ ظلم کرے۔ شوہر کے دروازے پر یا گھر سے باہر اٹکھیلیاں کرنے پر سزا کا ذکر دوسرے مقام پر آئے گا۔ یہ عورتوں پر ظلم کا بیان تھا۔

میاں بیوی کی عداوت: اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے نفرت کرتی ہو حیض کے سات چکروں سے گزر چکی ہو۔ کسی اور مرد کو پسند کرتی ہو[3]، تو وہ فوراً

---

[1] ناردا: ۱۳، ۵۲ [2] منو ۸، ۲۹۹، ۳۰۰ [3] تامل تلگو شرح بیوی کے حسد کو شوہر کے طوائف کے ساتھ تعلق پر محمول کرتی ہے۔ ناردا ۱۲، ۹۰۔

اپنے شوہر کو اس کی دی ہوئی رقم اور زیورات واپس کردے، اور شوہر کو دوسری عورت کے ساتھ سونے کی اجازت دے۔ جو مرد اپنی بیوی سے نفرت کرتا ہو وہ اسے کسی سنیاسی عورت کے پاس چھوڑ دے یا اس کے ولی یا رشتہ داروں کے پاس پہنچادے۔ اگر کوئی شخص اس سے انکار کرے کہ اس نے اپنی بیوی سے صحبت کی ہے، حالانکہ چشم دید گواہوں اور یا جاسوسوں سے اس کی تصدیق ہو جائے، وہ ۱۲ پن جرمانہ دے گا۔ خاوند سے نفرت کرنے والی عورت بیاہ کو خاوند کی مرضی کے بغیر کالعدم نہیں کرسکتی نہ کوئی خاوند بیوی کی مرضی کے بغیر ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن دونوں ایک دوسرے سے عداوت رکھتے ہوں تو طلاق ہو سکتی ہے۔ اگر کسی مرد کو اپنی بیوی کی طرف سے خطرہ ہو اور طلاق چاہے تو وہ اسے سب کچھ جو شادی کے وقت ملا تھا واپس کر دے۔ اگر کوئی عورت مرد سے خطرہ محسوس کرتی ہو اور طلاق لینا چاہے تو وہ اس کی املاک پر اپنے حق سے دستبردار ہو جائے گی۔ جو شادیاں اول چار طریقوں سے ہوئی ہوں وہ ختم نہیں ہو سکتیں۔

نازیبا حرکات:

اگر کوئی عورت منع کرنے کے باوجود اچھال چھکا پن کرے یا شراب پئے تو اس پر تین پن جرمانہ کیا جائے۔ وہ دن کے وقت تفریح کے لئے کسی عورت سے ملنے یا تماشا دیکھنے باہر جائے تو ۶ پن جرمانہ اگر وہ کسی مرد سے ملنے یا کھیل کود کے لئے نکلے تو ۱۲ پن جرمانہ اگر یہی جرم رات کے وقت سرزد ہو تو جرمانہ دگنا کر دیا جائے۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے سوتے میں باہر جائے یا اس وقت جبکہ وہ نشے میں غافل ہو یا وہ شوہر پر گھر کا دروازہ بند کر دے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ اگر وہ شوہر کو رات کے وقت گھر سے باہر رکھے تو جرمانہ دگنا کر دیا جائے۔ اگر مرد اور عورت ایک دوسرے کو عریاں اشارے کریں جن میں جنسی ملاپ کی ترغیب ہو یا اسی مقصد سے کانا پھوسی کریں تو عورت پر ۲۴ پن جرمانہ اور مرد پر اس سے دگنا۔

کوئی عورت اپنے بال بکھرائے، یا کمر بند یا دانت یا ناخن دکھلائے

دک: اگر ان چیزوں کو چھوا جائے تو اس پر ابتدائی درجے کا جرمانہ (کہ: جو تشدد

کے لئے مقرر ہے (ع) اگر مرد اس قسم کی حرکت کرے تو دگنا۔ اگر مشتبہ مقامات پر راز و نیاز کرتے پائے جائیں تو جرمانے کی جگہ کوڑے۔ گانو کے بیچ میں کسی مقام پر کوئی نیچ ذات کا آدمی (چنڈیلا) کوڑے لگائے۔ عورت کو پانچ پانچ کوڑے جسم کے دونوں جانب لگائے جائیں البتہ وہ ہر کوڑے کے بدلے ایک پن دے کر جان چھڑا سکتی ہے۔

ممنوع لین دین: اگر کوئی مرد اور عورت ممانعت کے باوجود باہم مل کر لین دین کریں تو عورت پر ۱۲، ۲۴ اور ۵۴ پن جرمانہ کیا جائے جو بالترتیب (۱) چھوٹی موٹی اشیاء (۲) قیمتی اشیا اور سونے اور سونے کے سکّوں کے لین دین پر ہوگا۔ اور مرد پر اس سے دگنا[1]۔ اگر وہ مرد عورت باہم ملے بغیر مشترک کاروبار کریں تو آدھا جرمانہ لگایا جائے۔ اسی طرح دو مرد بھی اگر ممانعت کے باوجود کاروبار کریں تو اسی قدر جرمانے کے مستوجب ہوں گے۔ یہ تھا بیان ممنوعہ

بغاوت، نازیبا حرکات اور آوارہ گردی کی مرتکب عورت ان تین چیزوں سے ہاتھ دھو بیٹھے گی (۱) استری دھن یعنی ایک طرح کا نان نفقہ جو دو ہزار پن اور زیور پر مشتمل ہوتا ہے (۲) آہنت[2] یعنی وہ معاوضہ جو اس نے شوہر کو دوسری شادی کی اجازت دینے پر حاصل کیا ہو نیز (۳) شلک کی رقم جو اس کے ماں باپ نے شوہر سے وصول کی ہو۔

جزو ۴۔ آوارگی، فرار اور ازدواجی معاہدے

اگر کوئی عورت سوائے خطرے کی صورت میں، اپنے پتی کے گھر سے باہر جائے تو اس پر ۶ پن جرمانہ ہوگا۔ اگر شوہر کی صریح ممانعت کے باوجود باہر جائے گی تو ۱۲ پن جرمانہ۔ اگر اپنے قریبی ہمسائے سے آگے تک جائے تو ۶ پن جرمانہ[3]۔ اگر وہ

---

[1] ناردا: ۲، ۶۲، ۶۶ تا ۶۸ [2] گیر دلا نے آہنت لکھا ہے سنسکرت متن میں اہیت ہے۔ اَہنتہ: خصوصی، ہنگامی، غیر مستقل یہی درست معلوم ہوتا ہے۔ انگریزی میں ahita طباعت کی غلطی ہوگی۔ (ع)

[3] گیر دلا: اگر پڑوسی ہی کے گھر جائے تو ۶ پن (ع)

اپنے گھر میں ہمسائے کو آنے دے، یا کسی بھکاری کی خیرات یا بیوپاری کے مال کو گھر میں آنے دے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ[1] اگر وہ صریح ممانعت کے باوجود ان میں سے کوئی بات کرے تو اسے ابتدائی درجے کی سزا دی جائے۔ اگر آس پاس کے گھروں سے دور جائے تو ۲۴ پن جرمانہ، اگر کسی خطرے کے بغیر کسی دوسرے مرد کی استری کو اپنے گھر میں پناہ دے تو ۱۰۰ پن جرمانہ۔ لیکن اگر کوئی عورت اس کی اطلاع کے بغیر یا روکنے کے باوجود گھر میں گھس جائے تو کوئی سزا نہیں۔

میرے گرو کا کہنا ہے کہ اگر کوئی عورت خطرے سے بچنے کے لئے کسی مرد کے پاس چلی جائے جو اس کے پتی کا رشتہ دار ہو یا مالدار عزت دار آدمی ہو یا گانو کا مکھیا ہو، یا اس کے اپنے دلیوں (بڑوں) میں سے ہو یا کسی نیک عورت کا رشتہ دار ہو تو اسے مجرم نہیں سمجھا جائے گا۔

مگر کوٹلیہ پوچھتا ہے: کسی نیک عورت کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کے بہت سے مرد رشتہ داروں میں سے کون بھلا آدمی ہے؟ (مگر) کوئی عورت موت، مرض یا مصیبت کے وقت یا زچگی کی صورت میں رشتہ داروں کے گھر جائے تو اس پر کوئی روک نہیں اور اسے روکنے والا خود مجرم ہوگا جس پر ۱۲ پن جرمانہ ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی عورت ان حالات میں خود کو چھپائے تو اس کا استری دھن ضبط ہو جائے گا[2]

اگر اس کے رشتہ دار چھپائیں (تاکہ وہ ایسے حالات میں مدد کرنے کی زحمت سے بچ جائے)[3] تو وہ شلک کی باقیماندہ رقم سے محروم ہو جائیں گے۔

فرار و اغوا: اگر کوئی عورت اپنے پتی کا گھر چھوڑ کر کسی اور گانو کو چلی جائے

---

[1] گیر ولا: بھکاری کو خیرات یا بیوپاری کو کسی طرح کا مال دینے والی عورت پر۔ (ع)

[2] گیر ولا: اگر جا کر بھی اپنے جانے کو چھپائے۔ یہی درست ہے (ع)

[3] گیر ولا: اگر رشتہ دار لین دین کے ڈر سے ایسے موقعوں کی اطلاع نہ دیں۔ مراد غالباً یہ ہے کہ دکھ بیماری زچگی وغیرہ میں مدد کے لئے جانے سے شوہر روکے یا رشتہ دار مانع آئیں، دونوں خمیازہ بھگتیں گے (ع)

وہ نہ صرف ۱۲ پن جرمانے کی مستحق ہوگی بلکہ اس کا استری دھن اور زیورات بھی سوخت ہو جائیں گے۔ اگر کوئی عورت یاترا[1] یا اپنا گزارہ وصول کرنے کے علاوہ کسی اور بہانے سے کہیں جاتی ہے، چاہے کسی مناسب ساتھی (محرم) ہی کے ساتھ جائے تو اس پر نہ صرف ۲۴ پن جرمانہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کھان پان بند کر دیا جائے، اور وہ آدمی جو اسے ساتھ لے گیا تھا اسے ابتدائی درجے کی تعزیر دی جائے۔ اگر مرد عورت دونوں ایک خیال کے اور آوارہ مزاج ہوں تو ان کو درمیانہ درجے کی تعزیر دی جائے۔ اگر ساتھ جانے والا قریبی رشتہ دار ہو تو اسے سزا نہیں دی جائے گی۔ اگر قریبی عزیز (دگیر ولا بھائی) منع کرنے کے باوجود ساتھ لے جائے تو اس پر آدھا جرمانہ۔ اگر کوئی عورت راستے میں یا جنگل کے اندر یا کسی اور خفیہ جگہ میں کسی دوسرے مرد کے ساتھ جائے یا عیش وعشرت کی نیت سے کسی مشتبہ آدمی کے ساتھ یا جس کے ساتھ منع کیا گیا ہو چل دے تو وہ فرار کی مجرم ہوگی۔ عورتیں کلاکاروں، گانے والوں، نٹوں، مچھیروں، شکاریوں، گوالوں، کلالوں یا دوسرے ایسے گروہوں کے ساتھ پھر سکتی ہیں جو عام طور پر اپنی عورتوں کو ساتھ رکھتے ہیں۔ اگر کوئی مرد منع کرنے پر بھی کسی عورت کو ساتھ لے جائے یا عورت منع کرنے کے باوجود کسی مرد کے ساتھ جائے تو مذکورہ جرمانوں کا آدھا ان پر لگایا جائے۔

عورت کی دوسری شادی: جو استریاں شودر، ویش، کھتری اور برہمن ذاتوں سے تعلق رکھتی ہوں، اور ان کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ علی الترتیب ایک دو تین یا چار سال تک پردیس گئے ہوئے شوہر کا انتظار کریں جو تھوڑی مدت کے ارادے سے گیا ہو لیکن اگر ان کے ہاں اولاد ہو تو وہ اپنے شوہروں کی ایک سال سے زیادہ عرصے تک راہ دیکھیں۔ اگر ان کے گزارے کی کوئی صورت موجود ہو تو وہ مذکورہ مدت سے دگنی مدت تک انتظار کریں اور ایسا نہ ہو تو ان کے رشتہ دار جو خوشحال ہوں چار یا آٹھ سال تک ان کا خرچ اٹھائیں۔ اس کے بعد

---

[1] "تیرتھ گمن" شوہر سے طہر کی حالت میں ملاپ کے لئے۔ تامل ملیالم شرحیں۔

دگیر ولا: شوہر سے جو دور رہتا ہو ہمبستری کے لئے جائے۔ (ع)

ان کو دوسری شادی کی اجازت دے دیں اور پہلے بیاہ پر جو کچھ دیا گیا تھا واپس لے لیں۔
اگر پتی برہمن ہو جو باہر تعلیم کے لئے گیا ہو، تو اس کی عورت جس کے ہاں بچہ نہ ہوا ہو، دس برس اس کا انتظار کرے۔ اور بچہ ہوا تو ۱۲ برس۔ اگر پتی راجہ کا ملازم تھا تو اس کی بیوی مرتے دم تک اس کا انتظار کرے گی۔ اگر کوئی عورت اپنی نسل کو جاری رکھنے کی خاطر اپنے پتی کی گوت کے کسی مرد سے بچہ پیدا کرا لے تو اس پر کوئی دوش نہیں۔ اور کسی نادار عورت کے رشتہ دار اس کا خرچ نہ اٹھائیں تو اسے بھی حق ہے کہ کسی دوسرے مرد سے شادی کرے جو اس کا خرچ اٹھانے کے قابل اور مشکل سے نجات دلانے پر تیار ہو۔

کوئی نوجوان لڑکی (کماری) جس کا دھرم کی رو سے چار مانے ہوئے طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے بیاہ ہوا ہو اور اس کا پتی بغیر کہے سنے پردیس چلا جائے تو اگر اس کی کوئی خبر آئی ہو تو وہ لڑکی سات بار ایام سے فارغ ہونے تک اس کا انتظار کرے۔ لیکن اگر وہ کہہ کر گیا ہو تو سال بھر تک رکے۔ جس پتی کی کوئی خبر نہ آئی ہو اس کی پتنی ۵ طہر گزارے، اور خبر مل جائے تو دس طہروں تک انتظار کرے۔ وہ شوہر پردیس گیا ہو اور اس کی کوئی خبر نہ ملے تو اس کی بیوی اگر اس سے ادھورا شلک وصول کیا تھا تو تین طہروں تک اس کے انتظار میں بیٹھے، اور اگر پورا شلک وصول کر لیا تھا تو وہ اپنے غائب شوہر کا ۵ طہروں تک انتظار کرے، اور اگر خبر مل جائے تو دس ماہواریوں تک۔ اس کے بعد وہ منصفوں (دھرم شاستریوں) سے اجازت لے کر اپنی پسند کے کسی آدمی سے بیاہ کرے کیونکہ بیوی کے ایام سے فارغ ہونے کے بعد اس سے صحبت کو ٹالنا، کوٹلیہ کے نزدیک ایک فرض سے روگردانی کرنا ہے۔

جن عورتوں کے شوہر لمبے عرصے تک پردیس رہیں، یا سنیاسی بن گئے ہوں یا مر چکے ہوں، ان کی بیویاں جن کی اولاد نہ ہو، سات طہر گزاریں گی۔ لیکن اگر اولاد موجود ہو تو سال بھر تک انتظار کریں گی۔ پھر وہ سابق شوہر کے بھائی سے بیاہ کر سکتی ہیں، اگر کئی بھائی ہوں تو اس کے ساتھ جو عمر میں سابقہ شوہر سے قریب

ترین ہو، یا جو نیک ہو اور اس کی کفالت کرسکتا ہو، یا وہ جو سب سے چھوٹا اور غیر شادی شدہ ہو۔ اگر سابق شوہر کا کوئی بھائی نہ ہو تو وہ اس کی گوت کے کسی آدمی سے بیاہ کرے یا اس کے کسی اور رشتہ دار سے، اور اگر ایسے بہت سے رشتہ دار ہوں تو قریب ترین رشتہ دار کو ترجیح ہوگی۔

اگر کوئی عورت مذکورۂ بالا قواعد کو نظر انداز کرکے کسی ایسے مرد سے بیاہ کرے جو اس کے پچھلے شوہر کا رشتہ دار نہ تھا، تو وہ عورت، اور وہ آدمی اور شادی کرانے والے اور صلاح کار سب فرار اور اغوا کے مجرم اور سزا کے مستحق ہوں گے۔

جزو ۵۔ ترکے کی تقسیم

جن بیٹوں کے ماں باپ یا دادا موجود ہوں، خود مختار نہیں ہو سکتے ان کے گزرنے کے بعد میراث وارثوں میں (باپ کے ترکے میں سے) تقسیم ہو سکتی ہے۔

جو املاک کسی لڑکے نے اپنے آپ پیدا کی ہو وہ تقسیم میں نہیں آئے گی البتہ جو باپ کے مال سے بنائی ہو گی وہ شامل ہوگی[1]۔ بیٹے اور پوتے مورثِ اول سے چوتھی پشت تک۔ اس املاک میں جو غیر منقسم موروثی املاک سے بنائی گئی ہو۔ مقررہ حد تک حصہ دار ہوں گے، کیونکہ چوتھی پشت تک وراثت میں کوئی بل نہیں آیا۔ لیکن اس کے بعد کی نسل کا حصہ برابر ہو گا[2]۔ جو ایک ساتھ رہتے ہوں۔ وہ اپنی موروثی املاک کو دوبارہ تقسیم کریں، چاہے پہلے تقسیم ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، یا کوئی بھی ورثہ نہ پہنچا ہو۔ بیٹوں میں سے وہ جس نے موروثی املاک کو بنایا بڑھایا ہو، وہ آمدنی میں اپنے حصے کا حقدار ہو گا[3]۔

اگر کسی کی اولاد نرینہ نہ ہو، تو اس کے سگے بھائی یا ساتھ رہنے والے عزیز اس کی املاک کو اپنی تحویل میں لے لیں، وہ بھی نہ ہوں تو بیٹیاں (جو پہلی چار

---

[1] یا گنیہ دیکھیہ ۲: ۱۱۸۔ انگریزی ترجمے کی یہ عبارت مبہم ہے۔ گیر دلا: اگر جائیداد تقسیم نہیں ہوئی تھی تو چوتھی پشت تک سب بیٹے پوتے برابر کے حصہ دار ہیں۔ اگر تقسیم ہو چکی تھی تو سب موجود بھائی آبائی میراث کو برابر برابر تقسیم کریں (رح) دیول، دیکھیہ [3] مخلوط میونک نہیں ذو معنی ہے۔ یعنی دو حصے کا، متو: ۹، ۲۱۰۔ بدا سشٹھ ۱۷، ۵۱۔

قسم کی شادیوں کے علاوہ پیدا ہوئی ہوں[ل] میراث اپنے قبضے میں لے لیں۔ اگر کسی کے بیٹے ہوں تو وہ مالک ہوں گے، یا اگر (صرف) بیٹیاں ہوں جو پہلی چار قسم کی شادیوں میں سے کسی سے پیدا ہوئی ہوں، تو وہ مالک ہوں گی، لیکن اگر نہ بیٹے ہوں نہ اس طرح کی بیٹیاں، تو متوفی کا باپ اگر زندہ ہو تو مالک ہوگا، اگر وہ بھی زندہ نہ ہو تو متوفی کے باپ کی اولاد مالک ہوگی۔ اگر بہت سے بھائی ہوں تو سب آپس میں تقسیم کرلیں۔ اور ان بھائیوں کے بیٹوں میں سے ہر ایک اپنے باپ کے لئے ایک ایک حصہ نکالے اگر بھائی کی بابوں کی اولاد ہوں تو وہ اپنے اپنے باپ کے ترکے کو متوفی کے باپ، بھائی، بھائی کے بیٹوں میں سے جو وارث ہوں گے وہ اپنے سے اوپر کی پشت کا حصہ بٹائیں گے جو حیات ہوں اور سب سے چھوٹا سب سے بڑے سے آدھا حصہ پائے گا۔

کوئی باپ اپنی زندگی میں ترکہ تقسیم کرے تو بیٹوں میں کوئی تفریق روا نہ رکھے گا۔ نہ ان میں سے کسی کو محروم کرے گا جب تک کہ اس کے لئے کافی وجہ جواز نہ ہو۔ اگر باپ کوئی ترکہ نہ چھوڑے تو بڑے بھائی چھوٹے بھائیوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آئیں، بشرطیکہ وہ نیک چلن ہوں۔

ترکے کی تقسیم کا وقت: ترکہ اس وقت تقسیم ہوگا جبکہ سب ورثا سن بلوغ کو پہنچ جائیں۔ اگر اس کو پہلے تقسیم کیا جائے تو نابالغوں پر قرضوں کا بار نہ ڈالا جائے گا۔ ان نابالغوں کا حصہ ان کی ماں کے رشتہ داروں یا بستی کے بڑے بوڑھوں کی تحویل میں دے دیا جائے گا، تاآنکہ وہ بلوغ کو پہنچیں۔ یہی ان لوگوں کے حصے کی بابت بھی کیا جائے گا جو بدیس گئے ہوئے ہوں۔ بن بیاہے بیٹوں کو شادی کے لئے اتنا ہی دیا جائے گا جتنا بڑے بھائیوں کی شادی پر خرچ ہوا تھا، بن بیاہی لڑکیوں کو بھی ان کی شادی کے موقع پر حسب ضرورت جہیز دیا جائے گا۔

[ل] گھر ولا: بیٹیاں اپنی شادی کے لئے جتنا درکار ہو موروثی جائیداد سے لے سکتی ہیں۔ دیگر چار قسم کی شادیوں کا کوئی ذکر نہیں۔ ج/

املاک اور قرضے یکساں تقسیم ہوں گے۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ غریب لوگ اپنے مٹی کے برتن بھی آپس میں تقسیم کریں۔ کوٹلیہ کہتا ہے کہ اس کے کہنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ اصولاً ہر وہ چیز جو موجود ہو قابل تقسیم ہے اور جو لاموجود ہو اس کا ذکر نہیں۔ مشترک املاک کو گواہوں کی موجودگی میں ظاہر کرے۔

نیز بھائیوں کے زائد حصوں کو بلحاظ عمر بالترتیب مقرر کرنے کے بعد ترکے کی تقسیم عمل میں لائی جائے۔ غلط اور نا مساوی تقسیم نیز دھوکہ دہی یا اخفا یا خفیہ استحصال کی صورت میں تقسیم نئے سرے سے ہوگی[۱]۔

جس املاک کا کوئی وارث نہ ہو راجہ کو پہنچے گی سوائے اس عورت کی املاک کے جس کے شوہر کا کریاکرم نہ ہوا ہو[۲] راجہ خسیس کی املاک بھی نہ لے سوائے وید داں برہمن کی املاک کے، اور یہ ان پنڈتوں کو دے دی جائے جو تینوں ویدوں کے ماہر ہوں[۳]۔

ذات باہر کئے ہوئے لوگ، یا ان کی اولاد اور زنخے کوئی حصہ نہ پائیں گے، کم عقل مجنونوں، نابیناؤں اور کوڑھیوں کو بھی کچھ نہیں ملے گا۔ اگر کم عقلوں وغیرہ کی بیویاں صاحب املاک ہوں تو ان کی اولاد، جو ویسی ہی کم عقل نہ ہو، حصہ دار ہوگی۔ ان سب کو سوائے ذات باہر کئے ہوئے لوگوں کے صرف کھانا کپڑا ملے گا[۴]۔

اگر یہ لوگ (ذات باہر کئے جانے یا دوسری قباحتوں میں مبتلا ہونے سے پہلے) شادی شدہ ہوں۔ اور ان کی نسل کے ختم ہو جانے کا خطرہ ہو، تو ان کے عزیز ان کے لئے (ان کی بیویوں سے) اولاد پیدا کریں اور ان بچوں کو حصہ دیا جائے

---

[۱] یگنیہ ولک : ۲، ۱۳۶۔ [۲] گبر ولا: لاوارث املاک میں سے راجہ متوفی کے کریاکرم اور بیوہ کے گزارے کے لئے چھوڑے [۳] ناردا : ۱۳/ ۵۱، ۵۲ : وشنو : ۱۷، ۱۳، بودھ ۱، ۲، ۱۶،

جزو ۶ : وراثت میں خصوصی حصّے

وراثت کی تقسیم میں برہمنوں میں بکریاں سب سے بڑے لڑکے کا حصہ ہوں گی جو ایک ہی ماں کی اولاد ہوں، کھتریوں میں گھوڑے، ویشیوں میں گائیں اور شودروں میں بھیڑیں۔[1] ان جانوروں میں سے جو اندھے (گیرولا اور) اور جو چنکبرے ہوں، وہ چھوٹے لڑکے کو ملیں گے۔ اگر مویشی موجود نہ ہوں تو بڑا لڑکا جواہر کے علاوہ دوسری املاک میں سے دس فیصد زائد خصوصی حصہ لے گا، اور اس طرح پرکھوں کی طرف سے اس پر خاص ذمہ داری عائد ہو جائے گی (گیرولا پنڈوان، شرادھ وغیرہ وہی کرے گا) یہ اصول آشاما کے مسلک کے عین مطابق ہے۔

باپ کے مرنے پر اس کی سواریاں اور زیورات بڑے لڑکے کا حصہ ہوں گے۔ بستر، چوکیاں اور کانسی کے برتن (گیرولا: پرانے برتن) جن میں وہ کھاتا تھا منجھلے کو ملیں گے۔ کالا اناج، لوہے کا سامان، گھریلو باسن، گائیں اور چھکڑا چھوٹے کو۔ باقی سامان مساوی طور پر تقسیم کر لیا جائے۔ اور چاہیں تو مذکورۂ بالا سامان بھی ملا لیا جائے۔ لڑکیوں کا وراثت میں کوئی حق نہ ہوگا۔ وہ اپنی ماں کے مرنے کے بعد اس کے کانسی کے برتن اور زیور لے سکیں گی۔ اگر بڑا لڑکا رجولیت سے عاری ہو تو اسے اس کے خصوصی حصے کا صرف ایک تہائی دیا جائے۔ اگر وہ کسی ذلیل پیشے میں ہو یا دھرم کے فرائض چھوڑ بیٹھا ہو تو صرف ایک چوتھائی اور بہت بگڑا ہوا ہو تو کچھ بھی نہیں ملے گا۔ منجھلے اور چھوٹے بیٹوں کی بابت بھی یہی اصول برتا جائے گا۔ جو مردانہ خواص رکھتا ہو وہ بڑے لڑکے والے حصے کا نصف لے سکتا ہے۔

اگر لڑکے دو بیویوں سے ہوں جن میں سے ایک نے تمام مذہبی رسوم ادا کی ہوں۔ ایک کنواری بیاہی گئی تھی، اور دوسری کنواری نہیں تھی، یا دونوں میں سے کسی کے ہاں جڑواں بچے ہوئے تھے، تو بڑا لڑکا کون ہے، اس کا فیصلہ پیدائش پر موقوف ہوگا۔[2]

---

[1] گیرولا: سب سے بڑے لڑکے کو برہمنوں میں بکریاں الخ۔ [2] گ۔ بدھ: جن کے مقابلے میں کنواری کا لڑکا بڑا مانا جائے، اور جڑواں بچوں میں سے جو پہلے پیدا ہوا ہو (ح) تامل ملیالم شرح میں بڑا

نچلے درجے کے سُوت ، ماگدھ ، ورانتیہ[1] اور رتھ بانوں کا ورثہ لائق لڑکے کو ملے اور وہ دوسروں کی کفالت کرے ، کوئی ایک لائق نہ ہو تو سب برابر تقسیم کرلیں۔

اس برہمن کی اولاد میں جس نے چار جاتیوں میں شادی کی ہو، برہمنی کا لڑکا ۴ حصے لے گا۔ کھتر انی کا لڑکا تین حصے، ویشیا کا لڑکا دو حصے اور شودر عورت کا لڑکا ایک حصے کا حقدار ہو گا۔ کھتری باپوں کی وراثت کے بارے میں بھی جو دوسری دو بائین جاتیوں میں بیاہ کریں جو ان کے لئے مباح ہیں، یہی اصول برتا جائے گا۔

کسی برہمن کا آن اُنتر بیٹا یعنی جو اس کے بعد والی ذات کی عورت سے پیدا ہوا ہو اگر اعلیٰ مردانہ خصوصیات رکھتا ہو تو دوسرے لڑکوں کے برابر حصہ لے گا (جو اس سے کم لائق ہوں) اسی طرح کھتری یا ویش کا آن اُنتر بیٹا اگر اعلیٰ خصوصیات رکھتا ہو تو (دوسروں کے) برابر یا ان سے آدھا حصہ لے گا۔ اگر دو مختلف جاتیوں کی بیویوں میں لڑکا ایک ہی کا ہو تو وہی سب کچھ لے لے گا اور اپنے دوسرے رشتہ داروں کا کفیل ہو گا۔ کسی برہمن کے ہاں شودر عورت سے لڑکا ہو تو وہ ایک تہائی حصہ لے، اور باقی دو حصے باپ کے ہجدّی عزیزوں یا بھائیوں کو ملیں گے، اور وہ متوفی کی نجات کے لئے ادا کی جانے والی رسوم کو بجا لائیں گے۔ اگر قریبی عزیز موجود نہ ہوں تو متوفی کے گرو یا شاگرد کو باقی دو حصے دے دیئے جائیں۔ یا اس برہمن کا کوئی سگوترا (ہم کفو) جو مشترک خاندانی نام رکھتا ہو یا اس کی ماں کا کوئی رشتہ دار لڑکا پیدا کرا دے اور وہ اس کا وارث قرار پائے۔

جزو ۷ ۔ لڑکوں کے درمیان امتیاز

میرے گرو کا خیال ہے کہ کوئی کسی کے باغ میں بیج بوئے تو جس کا باغ

---

[1] از صفحہ گزشتہ سے
لڑکا اس عورت کا بیٹا ہو گا جس نے ساری مذہبی رسوم ادا کی ہوں یا جو کنواری گھر میں آئی تھی خواہ وہ بعد ہی میں کیوں نہ پیدا ہوا ہو۔ مگر متن سے اس کی تائید نہیں ہوتی [2] دوغلی ذات کا۔

ہے اس کی کھیتی شمار ہوگی۔ دوسرے کہتے ہیں کہ ماں تو ایک ظرف کی مانند ہے جس کا نطفہ اسی کا بچہ شمار ہونا چاہیئے۔ کوٹلیہ کہتا ہے کہ وہ دونوں زندہ ماں باپ کا بچہ ہے۔

کسی مرد کی باقاعدہ بیاہتا بیوی سے پیدا ہونے والا بچہ "اورس" کہلاتا ہے۔نواسا بھی اسی کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ اپنی ہی گوت یا دوسری گوت کے کسی مرد سے اپنی استری کے ہاں اولاد پیدا کرائی جائے تو اسے "کھشیتراج" کہتے ہیں۔ وہ لڑکا اپنے دونوں باپوں کا وارث ہوگا اس کا تعلق دونوں گوتوں سے ہوگا، دونوں کے لئے مقررہ رسوم ادا کرے گا، اور دونوں کی وراثت کا مالک ہوگا۔کھشیتراج ہی کے برابر اس لڑکے کا بھی درجہ ہے جو خفیہ طور پر کسی رشتہ دار کے گھر میں پیدا ہوا ہو جسے "گوڈھج" کہتے ہیں۔ اگر خفیہ بچے کے ماں باپ اسے الگ کر دیں (گیر ولا کہیں پھینک آئیں) تو جو اس کی مذہبی رسم ادا کرے (گیر ولا، پالن پوشن کرے) وہی اس کا باپ سمجھا جائے گا۔ کنواری لڑکی کے ہاں پیدا ہو جانے والی اولاد کا "نین" کہلاتی ہے۔ کوئی عورت حمل کی حالت میں بیاہ کرے تو اس کی وہ اولاد "سہوڑ" کہلائے گی۔ دوہاجن عورت کی اولاد "پنر بھو" کہلاتی ہے۔ شادی کے بغیر پیدا ہونے والا لڑکا اپنے باپ اور اس کے سب خاندان والوں سے رشتہ قائم کر سکتا ہے۔ لیکن وہ جو کسی دوسرے کے گھر میں پیدا ہوا ہو، وہ صرف اپنے گود لینے والے ہی کو باپ کہہ سکتا ہے۔ یہی حیثیت اس بچے کی ہوگی جسے جل ہاتھ میں لے کر ماں باپ کسی گود لینے والے کو دے دیں اور وہ "دتّہ" کہلاتا ہے۔ وہ لڑکا جو اپنی مرضی یا رشتہ داروں کے کہنے سے کسی کا بیٹا بن جائے اسے "اُپ گت" کہتے ہیں۔ منہ بولا بیٹا "کرتیک" کہلاتا ہے اور جسے خرید ا جائے وہ "کریت" ۔ بغیر بیاہ کے پیدا ہونے والے بیٹے کی پیدائش پر "سَورن" (اچھی ذات) کی بیوی کے بیٹے ۱/۳ حصے کے حقدار ہوں گے اور "اسَورن" کی اولاد کو صرف کھانا کپڑا دیا جائے گا۔

برہمن یا کھتری کے لڑکے جو انہی کی ذات کی بیویوں سے ہوں۔ "سَورن"

کہلاتے ہیں۔ نچلی ذات کی بیویوں کے بچے "اَنُولوم" ان میں سے ویش بیوی سے برہمن کا بچہ "اَمبشٹھ" کہلاتا ہے۔ شودر عورت کا بچہ نساد یا پارشو۔ کھتری کا بیٹا جو شودر عورت سے ہو "اُوگر" ہے: ویش کا بچہ شودر عورت سے "شودر" ہی سمجھا جائے گا۔ چاروں جاتیوں میں سے ناپاک زندگی گزارنے والے مردوں کی اولاد جو اپنی ہی ذات گوت کی عورتوں سے ہو "وراتیہ" کہلاتی ہے۔ اونچی ذات کے مرد کی اولاد جو نچلی ذات کی عورت سے ہو اسے "اَنُولوم" کا نام دیا جاتا ہے۔ کسی شودر سے کسی اونچی ذات کی عورت کے ہاں اولاد ہو تو وہ "آیوگیہ" کھشتا اور چنڈال کہلاتی ہے۔ کسی ویش سے ہو تو ماگدھ" اور "ویدیہک" اور کھتری سے ہو تو سُوتا۔ مگر سُوتا اور ماگدھ نامی اشخاص جن کا ذکر پرانوں میں آیا ہے وہ ان سے مختلف اور کھتری برہمن پر فائق ہیں۔ مذکورہ بالا قسم کی اولاد "پرتی لوم" کہلاتی ہے جو نچلی ذات کے لوگوں سے اونچی ذات کی عورتوں کے ہاں پیدا ہو۔ اور اس کے وجود میں آنے کا سبب یہ ہے کہ راجہ دھرم کا پاس نہیں کرتے۔

"اُوگر" کے ہاں "نشاد" عورت سے اولاد ہو تو اسے "کُکٹ" کہتے ہیں اس کے برعکس ہو تو "پل کس"۔ "امبھشٹ" کے ہاں "ویدیہک" عورت سے اولاد ہو تو وہ "وینیر" کہلاتی ہے۔ اس کے برعکس کُشلو۔ "اُوگر" کے ہاں "کشترہ" عورت کے ہاں اولاد ہو تو "شواپاک" ہے۔ یہ سب دوغلی اولادیں ہیں۔

وینیہ رتھ بان یا رتھ ساز بنتا ہے۔ اس جاتی کے لوگ اپنوں ہی میں بیاہ کریں گے اور اپنے پیشے میں اپنے پرکھوں کی پیروی کریں گے۔ اگر وہ چنڈال نہ پیدا ہوئے ہوں تو شودر بن سکتے ہیں۔

جو راجہ اپنی پرجا سے ان اصولوں کی پیروی کرائے گا سورگ کو جائے گا۔ ورنہ نرک میں پھونکا جائے گا۔

مخلوط ذاتوں کے لوگوں میں ترکہ مساوی طور پر تقسیم ہوگا[1] وراثت کی تقسیم دیں

---

[1] ص‍ ۱۰۲ ۱۴۰۱۳ ۱۸ ۱۹۰

ذات، سنگھ یا گاؤں میں رائج روایات کے مطابق عمل میں آئے گی[1]

جزو ۸۰ عمارات کی بابت

املاک کی بابت تنازع کا فیصلہ ہمسائے میں رہنے والوں کی شہادت پر مبنی ہو گا۔ ان میں مکان، کھیت، باغات، عمارات، جھیل تالاب سب شامل ہیں۔

آڑے شہتیروں پر لوہے کی میخوں سے چھت پاٹنا "سیتو" کہلاتا ہے مکان اس کی مضبوطی کو مدنظر رکھ کر تعمیر کئے جائیں[2]۔ دوسروں کی زمین پر چڑھنے کی بجائے ہمسائے کی دیوار سے ۲ ارتنی یا تین قدم ہٹ کر اپنی دیوار اٹھائیں۔ سوائے ان عارضی ٹھاٹھروں کے جو دس دن کے لئے عورتوں کی زچگی کے واسطے بنایا جاتا ہے ہر گھر میں ایک گھورا (گیر ولا: پاخانہ) پانی کی نالی اور کنواں ضرور ہونا چاہیئے[3]۔ اس کی خلاف ورزی پر پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ تقریبوں تہواروں پر حوضیاں۔ نالیاں بنانا بھی اسی ضمن میں آتا ہے۔

ہر گھر سے ایک نالی جس کا ڈھال کافی ہو۔ ہمسائے کی زمین سے تین قدم یا ۱½ ارتنی ہٹ کر نکالی جائے جو سیدھی چلی جائے یا حوضی میں جا کر گرے، اس قاعدے کی خلاف ورزی پر ۵۴ پن جرمانہ عائد ہو۔

ہمسائے کی دیوار سے ایک قدم یا ارتنی ہٹ کر دوپایہ چوپایہ جانوروں کے لئے ایک گھر بنایا جائے، نیز ایک چولہا، ایک پرنالہ ایک چکی اور ایک ادکھلی[4]۔ اس کی خلاف ورزی پر ۲۴ پن جرمانہ[5]

---

[1] منو: ۱۰، ۴۱، ۹، ۴۹ دشنو: ۱۲ تا ۱۶ ؛ منو ۹، ۵۷ ۱

[2] گیر ولا: (شہتیر کی جگہ) لوہے کے چھوٹے کھنبے گاڑ کر ان میں جو نار کھینچا جاتا ہے اسے سیتو کہتے ہیں (ع) [3] نارد: ۱۰، ۱۱، ۱۲

[4] "ادنجر" غالباً "انجر" کا ہم معنی ہے جو "اُپاسک داس سوتر" کلکتہ ایڈیشن میں بڑے پرنالے کے لئے آیا ہے [5] گیر ولا: ایک قربان گاہ بنائی جائے۔ اس کے دوسری طرف آٹا پیسنے کی چکی اور اناج کوٹنے کی ادکھلی ہو [6] اصل مخطوطے میں اس جگہ کچھ کتابت کی غلطیاں در آئی ہیں۔

دو مکانوں یا ان کی توسیع کی حدوں کے درمیان ۴ قدم یا ۳ قدم جگہ چھوڑنی چاہیئے چھتیں ۴ انگل الگ ہوں یا ایک دوسرے کے اوپر۔ سامنے کا دروازہ دگیرولا : کھڑکی) ایک کشکوناپ کا ہو۔ اوراندر کوئی رکاوٹ اس کے دونوں یا ایک پٹ کھولنے میں نہ ہو(؟)[1] اوپر کی منزل میں ایک چھوٹی مگر اونچی کھڑکی دگیرولا : روشن دان) ہو۔ (اگراس سے ہمسائے کے مکان میں رکاوٹ پڑتی ہو تو اسے بند کردیا جائے[2]) مکان کے مالکان باہمی مرضی سے جیسے مکان چاہیں بنائیں، مگرایسی باتوں سے پرہیز کریں جونقصان دہ ہوں دگیرولا : ایک دوسرے کی تکلیف کا خیال رکھیں،

بارش سے بچاؤ کے لئے اوپر کی چھت پر ایک چوڑی چٹائی ڈال دی جائے جو ہوا سے نہ اڑے دگیرولا : گھاس پھوس کا پٹاؤ کر دیا جائے ، چھت بھی ایسی نہ ہو کہ بآسانی جھک سکے یا بیٹھ جائے۔ اس کی خلاف ورزی پر پہلے درجے کی سزا اور یہی سزا ان کے لئے جو دروازے اور کھڑکیاں آمنے سامنے اس طرح بنائیں کہ ہمسائے کی بے پردگی ہو یا بے آرامی۔ البتہ اگر بیچ میں شاہی سڑک آتی ہو تو مضائقہ نہیں ۔ اگر کوئی گڑھا ، نالی ، سیڑھی ، ڈھلاؤ یا مکان کا کوئی حصہ دوسروں کی تکلیف کا باعث ہو ، یا پانی کھڑا ہوکر ہمسائے کی دیوار کو نقصان پہنچائے ، تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ کیا جائے۔

اگر گوموت سے تکلیف پہنچے تو دگنا جرمانہ۔ نالیوں اور نابدانوں میں رکاوٹ نہ ہو ورنہ ۱۲ پن جرمانہ۔ اتنا ہی جرمانہ اس کرایہ دار پر بھی لگایا جائے جو کہنے کے باوجود مکان خالی نہ کرے اور رہتا رہے۔ اور اس مالک مکان پر بھی جو ایسے کرایہ دار کو اٹھائے جو کرایہ ادا کرتا رہا ہو۔ سوائے اس صورت میں کہ کرایہ دار سے نازیبا حرکات سرزد ہوئی ہوں۔ جیسے کہ بدنام کرنا ، چوری چکاری ، ڈاکہ زنی ، اغوا ، یا غلط نام سے بلا استحقاق رہ رہا ہو۔ دگیرولا : دھوکہ دہی

---

[1] انگریزی میں یہاں سوالیہ نشان ہے۔ گیرولا : کھڑکی حسب ضرورت کھولی جا سکے

[2] یہ زائد عبارت مخطوطہ میونخ میں پائی جاتی ہے۔

کرے) جو اپنی مرضی سے مکان چھوڑے وہ بقایا کرایہ دے کر جائے۔

اگر کوئی شخص مشترک استعمال کے لئے بنائی جانے والی عمارت کی تعمیر میں شرکت سے گریز کرے، یا اگر کوئی کسی کو مشترک عمارت کے استعمال سے روکے، تو ان پر ۱۲ پن جرمانہ۔ اسی طرح کوئی عمارت کے کسی حصے کو استعمال کرنے میں ناجائز رکاوٹ ڈالے تو اس پر دگنا جرمانہ (گیرولا: جو پنچایتی گھروں کو نقصان پہنچائے) بجی کمروں اور آنگن کو چھوڑ کر، گھر کے دوسرے حصے جہاں پوجا کے لئے کبھی آگ سلگائی جاتی ہو یا کھلی لعب ہو، وہ مشترک استعمال کے لیے کھلے رہیں گے۔

جزو ۹ ۔ جائیداد کی فروخت، حد بندی کے قضیے

رشتہ دار ہمسائے اور بستی کے پیسے والے لوگ باری باری مکان خریدتے جائیں گے (گیرولا: پہلے ان سے پوچھا جائے گا، یعنی حق شفعہ استعمال کر. ب. ی - ح) اچھے گھروں کے ہمسائے مذکورۂ بالا لوگوں کو چھوڑ کر گھر کے سامنے ۴۰ کی تعداد میں جمع ہوں گے (گیرولا: قریبی گاؤں کے ملکھیانیزان کے چالیس گل تک کے لوگ) اور اعلان کریں گے (گیرولا، اوران کے سامنے قیمت کا اعلان کیا جائے گا) بستی یا ہمسایہ (گاؤں) کے بڑوں کے سامنے کھیت، باغ عمارت، جھیل، تالاب وغیرہ کی صحیح صحیح تفصیل بتائی جائے گی اگر تین دفعہ بولی بولنے کے بعد "کہ اس جائیداد کو اس قیمت پر کون خریدتا ہے"، کوئی مخالف آواز نہ آئے تو بولی بولنے والے کے ہاتھ بیچ دی جائے۔ اگر اس موقع پر خریداروں کی بولیوں کے باعث جو چاہے اسی بستی کے ہوں جائیداد کی قیمت بڑھ جائے، تو زائد قیمت نیز اس پر محصول سرکاری خزانے میں جمع ہو۔ خریدنے والا محصول ادا کرے گا۔ مالک کی عدم موجودگی میں جائیداد نیلام کرنے پر ۲۴ پن جرمانہ کیا جائے۔ اگر اصل مالک سات راتوں کے انتظار کے بعد بھی نہ آئے تو بولی بولنے والا قبضہ لے لے۔ اگر جائیداد یا کوئی املاک اس شخص کے علاوہ کسی کے ہاتھ بیچی جائے جس کے نام پر بولی چھوٹی تھی، تو ۲۰۰ پن جرمانہ کیا جائے۔ لیکن اگر املاک مکانوں

وغیرہ کے علاوہ ہو (غیر منقولہ ع) تو ۲۴ پن۔

حد بندی کے تنازعات: دو گانووں کے درمیان سرحدی تنازع کی صورت میں آس پاس کے پانچ یا دس گانوؤں کے مکھیا معاملے کی تحقیق کریں اور قدرتی یا بنائے ہوئے سرحدی نشانوں سے مدد لیں۔ کاشتکاروں، گوالوں یا باہر کے لوگوں میں سے وہ لوگ جو وہاں پہلے رہ چکے ہوں، یا دوسرے لوگ جن کا حد بندی سے تعلق نہ ہو پہلے سرحدی نشانوں کی تفصیل بتائیں، پھر بھیس بدل کر، لوگوں کو وہاں لے جائیں۔ اگر وہ نشانات وہاں نہ ملیں تو ان پر ایک ہزار پن جرمانہ (جنہوں نے بہکایا) لیکن اگر وہ صحیح نشان بتا سکیں تو اس فریق کو جس نے دوسروں کی زمین پر غاصبانہ قبضہ کیا ہو، یہی سزا دی جائے۔

راجہ اپنی مرضی اور فیاضی سے ایسی زمین جس پر حد بندی کے نشان نہ ہوں، یا جس کا کوئی مالک نہ رہا ہو، دوسروں کو تقسیم کر سکتا ہے۔

کھیتوں کے تنازعات: کھیت کی بابت جھگڑے گانو کے معتبر لوگ یا آس پاس کے گانو کے مکھیا طے کریں گے۔ اگر ان میں باہم اتفاق رائے نہ ہو سکے تو فیصلہ دوسرے نیک لوگوں پر چھوڑ دیا جائے، یا فریقین آپس میں آدھا آدھا بانٹ لیں۔ اگر یوں بھی تصفیہ نہ ہو سکے تو متنازعہ فیہ زمین پر راجہ کا قبضہ ہو جائے گا۔ یہی ان زمینوں کی بابت کیا جائے گا جن کا کوئی دعویدار پیدا نہ ہو، یا یہ عام فائدے کے لئے لوگوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔ کسی املاک پر زبردستی قبضہ کرنا سرقے کے حکم میں آتا ہے۔

اگر کسی کی زمین پر کسی نے معقول وجہ سے قبضہ کیا ہو، تو وہ مالک کو مناسب کرایہ دے گا۔ کرایہ مقرر کرنے میں اس بات کا لحاظ رکھا جائے گا کہ کاشتکار گزارہ کر سکے۔

سرحدوں پر ناجائز قبضہ کرنے والے پہلے درجے کی سزا کے مستحق ہونگے۔ سرحدوں کو مٹانے کا جرمانہ ۲۴ پن ہو گا۔ یہی قانون ان تنازعات پر بھی لاگو ہو گا جو جنگل میں بنائی ہوئی کٹیاؤں، چراگاہوں، شاہراہوں، شمشانوں، مندروں

قربان گاہوں اور یاتراؤں سے تعلق رکھتے ہیں۔

مختلف مزاحمتوں کا ذکر: ہر طرح کے تنازعات کا فیصلہ اس شہادت پر مبنی ہوگا جو ہمسائے کے لوگ پیش کریں۔ چراگاہوں، میدانوں، کھیتوں، پھولوں کے چمنوں، کھلیانوں، مکانوں، اصطبلوں کے قبضے میں مزاحمت کا تصفیہ ان کے حق میں ہوگا جو پہلے آئے ہوں گے (قابض ہوئے ہوں گے۔ ح) برہمنوں کی گپھاؤں اور سوم کے پودوں، مندروں اور دیولوں، قربان گاہوں، یاتراؤں کو اس کلیے سے مستثنیٰ رکھا جائے۔ کوئی شخص تالاب دریا یا زمین کو استعمال کرنے میں دوسرے لوگوں کی کھیتی کو نقصان پہنچائے تو اسے اس کی پوری تلافی کرنی ہوگی۔ سیراب زمین، باغ یا کسی طرح کی عمارت کا مالک اگر دوسروں کی ایسی ہی املاک کو نقصان پہنچائے تو اس پر نقصان کی مالیت سے دگنا جرمانہ ہوگا۔ نچلی سطح پر بنے ہوئے تالاب سے سینچے جانے والے کھیت کو، اوپر بنے ہوئے تالاب کے پانی سے نقصان نہ پہنچنے دیا جائے۔ اوپر بنے ہوئے ذخیرے سے نچلے تالاب میں آنے والے پانی کو نہ روکا جائے۔ الّا اس صورت میں کہ نچلا تالاب مسلسل تین سال سے زیر استعمال نہ ہو۔ اس کی خلاف ورزی پر پہلے درجے کی سزا دی جائے گی۔ یہی سزا اس صورت میں دی جائے گی کہ کسی تالاب یا ذخیرۂ آب کو بہا کر خالی کر دیا جائے۔ جو عمارات پانچ سال تک بے غوری کی حالت میں پڑی رہیں۔ ان پہ سرکاری قبضہ ہو جائے گا سوائے اس صورت میں کہ کوئی قدرتی تباہی آئی ہو۔

ٹیکسوں میں چھوٹ: نئی (مفید) تعمیرات کرنے والے کو جیسے کہ تالاب، جھیل وغیرہ، پانچ سال تک ٹیکس کی چھوٹ دی جائے۔ ایسی ہی تعمیرات کی مرمت کرانے والے کو چار سال کی چھوٹ ملے۔ تالاب وغیرہ سے فالتو جھاڑیوں کو چھانٹ کر صاف کرنے والے کو تین سال تک چھوٹ دی جائے اس طرح کی نئی تعمیرات کو خریدنے یا ٹھیکے پر لینے کی صورت میں (ان سے سیراب) ہونے والی نشیبی زمینوں کا لگان دو سال کے لئے معاف کر دیا جائے گا۔ اگر

افتادہ زمین کو خرید کر، یا ٹھیکے پر لے کر یا رہن با قبضہ کے ذریعے حاصل کر کے زیر کاشت لایا جائے تب بھی لگان ۲ سال کے لئے معاف ہوگا۔ جو کھیت پَون چکّی یا بیلوں (رہٹ) کے ذریعے سینچے جاتے ہوں یا وہ کھیت باغ، چمن جو تالابوں سے سیراب ہوں، ان پر اتنا لگان لیا جائے کہ کاشتکار پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ جو لوگ تالابوں سے زمین سینچتے ہیں یا مقررہ داموں پر پانی حاصل کرتے ہیں) یا سالانہ کرایہ (آبیانہ) دیتے ہیں، یا بٹائی پر کاشت کرتے ہیں یا جن سے کوئی کرایہ وصول نہیں کیا جاتا، ان کے لئے لازم ہے کہ تالابوں کو اچھی حالت میں رکھیں اور مرمت کے ذمہ دار ہوں ورنہ ان پر نقصان سے دگنا جرمانہ عائد ہوگا

جو لوگ اس نکاسی کے مقام کے علاوہ جو ان کے لئے مقرر ہے کسی دوجگہ سے پانی لیں۔ وہ ۶ پن جرمانہ دیں گے۔ اور وہ بھی جو نکاسی کے دروازے[1] (اپارے) سے پانی کے اخراج میں رکاوٹ ڈالیں اتنا ہی جرمانہ دیں گے۔

جزو:۱۔ چراگاہوں، کھیتوں اور سڑکوں کو نقصان پہنچانا اور معاہدات کی عدم تعمیل

جو لوگ کھیتوں کی آبیاری میں رکاوٹ ڈالیں انہیں پہلے درجے کی سزا دی جائے

دوسروں کی زمین پر مندر وغیرہ تعمیر کرنا تاکہ زائرین وہاں آئیں، یا کسی رفاہِ عامہ کی عمارت (دھرمشالہ وغیرہ) کو بیچنا یا بیچنے میں شریک ہونا۔ دوسرے درجے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو لوگ اس قسم کی کارروائی کے شاہد ہوں گے وہ انتہائی سزا کے مستحق ہوں گے۔ سوائے اس صورت میں کہ عمارت ایک عرصے سے خستہ حالت میں پڑی ہو اگر ان کا کوئی دعویدار نہ ہو تو خستہ مندروں وغیرہ کو گاؤں والے یا خیراتی ادارے مرمت کے بعد قابل استعمال بنا سکتے ہیں۔

---

[1] تامل ملیالم شرح میں "پارا" کا مطلب باری لیا گیا ہے۔ اس طرح اس اشلوک کا مطلب یہ ہوگا کہ جو لوگ اپنی باری کے علاوہ پانی لیں یا دوسروں کے کھیت میں پانی کے جانے کو روکیں، وہ ۶ پن جرمانہ دیں گے۔ دیگر والتے بھی اس کا مطلب "باری" ہی لیا ہے۔ (ر ح)

سڑکوں پر رکاوٹ: سڑکیں اور راستے کس طرح کے ہوں گے اس کا ذکر قلعوں کی تعمیر کے سلسلے میں آچکا ہے (باب دوم، جزء ا) سڑکوں پر آدمیوں یا ادنی جانوروں کے آنے جانے میں رکاوٹ ڈالنا ۱۲ پن جرمانے کا مستوجب ہوگا، بڑے جانوروں کے راستے میں رکاوٹ پیدا کرنے پر ۲۴ پن جرمانہ ہوگا، ہاتھیوں کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے یا کھیتوں کے راستے کو بند کرنے پر ۵۴ پن۔ تعمیرات (بند وغیرہ ع) اور جنگلوں کو جانے والے راستوں کو روکنے پر ۶۰۰ پن[له] کریاکرم کی جگہوں یا گانووں کو جانے والے راستے کو روکنے پر ۲۰۰ پن اور[ته] درون مُکھ کا راستہ روکنے پر ۵۰۰ پن، اور سرحد، مضافات اور چراگاہوں کا راستہ روکنے پر ۱۰۰۰ پن[ته]۔ ان راستوں پر بہت گہری نالیاں بنانے پر بھی اتنا ہی جرمانہ ہوگا لیکن زیادہ گہری نہ ہوں تو ایک چوتھائی[له]۔

اگر کوئی کاشتکار یا ہمسایہ کسی کھیت پر بجائی کے وقت مداخلت کرے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ، بشرطیکہ یہ مداخلت کسی خرابی، آفت یا غیر معمولی حادثے کے باعث نہ کرنی پڑی ہو[شه]

گانو کا بندوبست: لگان دینے والے اپنا کھیت صرف دوسرے لگان دینے والوں کے ہاتھ فروخت یا رہن کریں گے۔ برہمن بھی دان کی ہوئی زمینیں انہی کو دیں گے جنہیں زمین اسی طرح دی گئی ہوں گی۔ ورنہ ان پر پہلے درجے کا جرمانہ ہوگا۔ یہی سزا ان ٹیکس دہندگان کو بھی ملے گی جو ایسی بستی میں آباد ہوں جہاں مالگزار

له شاید ۶۰۰ غلطی سے لکھا گیا ہو کیونکہ یہ رقم ۵۴ اور ۲۰۰ کے درمیان آئی ہے، اور بے جگہ لگتی ہے۔

ته گیرولا نے اس کو درون مکھ ہی لکھا ہے، انگریزی ترجمے میں علم شمار کیا گیا ہے "درون" گھاٹی یا درے کو کہتے ہیں اس کی بدلی ہوئی شکل دون ہے جیسے ڈیرہ دون میں۔ اس لیے شاید مراد دروں یا گھاٹیوں سے ہو (ح) ۳۔ تا روا: ۱۱، ۱۵۔ ته مترجمین نے ہل چلانا لکھا ہے لیکن سڑکوں پر ہل کون چلاتا ہے۔ مراد پہیوں کے نشان سے ہوگی (ح) شه گیرولا: اگر کوئی کاشتکار بجائی کے موسم میں بیج نہ بوئے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ بشرطیکہ کوئی آفت وغیرہ مانع نہ ہوئی۔ یہی مفہوم زیادہ قرین قیاس ہے (ح)

نہ رہتے ہوں اگر کوئی ٹیکس دینے والا دوسرے ٹیکس دینے والے کی جگہ لے تو اسے موخر الذکر کو چھوڑ کر، زمین پر پورے حقوق حاصل ہوں گے۔ لیکن مکان بھی نئے آباد کار کو دیا جا سکتا ہے اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی کی ایسی زمین کو کاشت کرے جو افتادہ پڑی تھی تو وہ پانچ سال اس سے استفادہ کرنے کے بعد مالک کو لوٹا دے گا اور اس سے مناسب رقم زمین کو سنبھالنے سدھارنے کے بدلے میں لے سکتا ہے۔ جو لوگ پردیس میں رہتے ہوں اور لگان نہ دیتے ہوں، ان کے مالکانہ حقوق بہرحال قائم رہیں گے۔

گاؤں کا مکھیا: جب مکھیا گاؤں والوں کے کام سے سفر پر جائے تو گاؤں کے آدمی باری باری اس کے ساتھ جائیں گے۔ جو اپنی باری پر نہ جا سکیں وہ اس کے بدلے ۱/۲ پن فی یوجن[1] کے حساب سے ادا کریں اگر گاؤں کا مکھیا کسی کو سوائے چور، یا زانی کے گاؤں سے باہر کرے تو اس پر ۲۴ پن جرمانہ ہوگا اور اگر گاؤں والے ایسا کریں تو پہلے درجے کی سزا کے مستوجب ہوں گے۔

گاؤں سے باہر کئے جانے والے آدمی کی بحالی کی بابت اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔

ہر گاؤں کے گرد ۸۰۰ انگل[2] کی دوری پر ایک باڑ لکڑی کے کھمبوں سے بنایا جائے۔

آوارہ گرد مویشی: چراگاہیں، جنگل اور میدان مویشیوں کی چرائی کے لیے استعمال کئے جا سکتے ہیں اونٹ اور بھینس اگر چرائی کے بعد آوارہ چھوڑ دیئے جائیں تو چوتھائی پن جرمانہ ہوگا، گائیں گھوڑے یا گدھے ہوں تو ۱/۸ پن ان سے چھوٹے جانوروں کو چھوڑنے پر ۱/۱۶ پن، اور مویشی چرنے کے بعد وہیں لوٹتے دکھائی دیں تو دگنا جرمانہ اور چراگاہوں کے نزدیک لیٹے ہوئے دکھائی دیں تو چوگنا۔ دگیر ولا: جو چراگاہوں میں پڑاؤ کریں ان مالکوں سے چوگنا ٹیکس لیا جائے[3]۔

---

[1] منو ۸، ۲۳۴۔ گیر ولا نے ۴۰۰ ہاتھ لکھا ہے نیز "مویشیوں کی حفاظت کے لئے" (ح)

[2] منو: ۸، ۲۴۲ تا ۲۴۲۔

بجار جو گانو کے دیوتا کے نام پر چھوڑ دے گئے ہوں، گائیں جنہیں بچہ دیئے دس دن نہ ہوئے ہوں نیز بیل جو نسل کشی کے لئے رکھے گئے ہوں۔ وہ اس سزا سے مستثنیٰ ہوں گے۔ اگر کسی فصل کو جانور چر جائیں تو ان کا مالک نقصان سے دگنا جرمانہ دے گا جو لوگ اپنے جانوروں کو کھیت میں سے کھیت کے مالک کو بتائے بغیر ہانک کر لے جائیں وہ ۱۲ پن جرمانہ دیں گے۔ جو کوئی اپنے مویشیوں کو آوارہ پھرنے دے گا ۲۴ پن جرمانے کا مستحق ہوگا۔ گوالے جو اپنے گلے کے جانوروں کو ایسا کرنے دیں تو آدھا جرمانہ[1]۔ یہی سزا ان کے لئے ہے جو پھولوں کے چمن میں جانوروں کو گھسنے دیں کھیتوں کی باڑھ کو ڈھانے کا جرمانہ اس سے دگنا ہوگا۔ اگر جانور کی گھر یا صحن اناج گاہنے کی جگہ پر ڈھیر کئے ہوئے اناج کو کھا جائیں تو جانور کا مالک مناسب تاوان دے گا۔ اگر جنگلی جانور چراگاہوں میں چرتے ہوئے پائے جائیں تو جنگلات کے نگراں کو اس کی اطلاع دی جائے۔ آوارہ جانوروں کو کوڑوں یا رسّوں سے بھگایا جائے گا جو لوگ انہیں زخمی کریں وہ جارحانہ برتاؤ کے مجرم ہوں گے جو لوگ جانوروں کو دوسرے کا کھیت چرنے پر اکسائیں اور ایسا کرتے ہوئے پکڑے جائیں انہیں دفع کیا جا سکتا ہے[2]۔

معاہدات کی عدم تعمیل: کوئی کسان گانو میں کام کرنے کے لئے آئے اور کام نہ کرے تو گانو والے اس سے خود جرمانہ وصول کر لیں، وہ نہ صرف ادا شدہ مزدوری کا دگنا واپس کرے گا بلکہ کھان پان کا خرچ بھی واپس کرے گا۔ اگر کام کا تعلق مذہبی قربانی سے تھا تب بھی وہ دگنی مزدوری واپس کرے گا۔ کوئی گانو والوں کی تفریح یا تماشے میں ہاتھ نہ بٹائے تو وہ اس سے لطف نہیں اٹھا سکے گا۔ اگر ایسا آدمی کسی کھیل تماشے کو دیکھنے کی کوشش کرے تو اس سے مقررہ چندے سے دگنا وصول کیا جائے کوئی شخص کوئی رفاہی کام کرنے کے لئے کھڑا ہو تو لوگ اس کے ساتھ تعاون کریں اور

---

[1] یا گنہ ولکیہ ۲، ۲۵-۹-۱۰۰؛ نارد: ۱۱، ۳۸-۳۸-۴۴؛ منو: ۸، ۲۲۸-۲۴۰ [2] انگریزی ترجمہ یہاں بھی مبہم ہے۔ گیر ولا کے مطابق، جو جانور ہٹانے پر مقابلہ کریں، یا پہلے ایسا کرتے دیکھے گئے ہوں انہیں مارا جا سکتا ہے، لیکن غالباً مراد مارنے پیٹنے سے ہے۔ ح

اس کا حکم مانیں۔ نہ ماننے پر ۱۲ پن جرمانہ۔ اگر دوسرے لوگ مل کر اس شخص کو ماریں پیٹیں تو ان پر اس رقم سے دگنا جرمانہ کیا جائے جو ایسے جرم کے لئے مقرر ہے۔ اگر ان میں سے کوئی برہمن یا برہمن سے اونچا ہو، تو پہلے اسی کو سزا دی جائے اگر کوئی برہمن گانوں کی جاتے والی کسی قربانی میں شرکت نہ کرے تو اس سے مزاحمت نہ کی جائے، لیکن زور دے کر اس کے حصے کا چندہ وصول کر لیا جائے۔

مذکورہ بالا اصولوں کا اطلاق ملکوں کے درمیان، ذاتوں فرقوں کے درمیان اور خاندانوں یا گروہوں کے درمیان معاہدات کی خلاف ورزی پر بھی ہوتا ہے۔

جو لوگ باہمی تعاون سے سڑکیں، عمارات وغیرہ سب کی بھلائی کے لئے بنائیں اور نہ صرف اپنے گانوؤں کی زیبائش میں اضافہ کریں بلکہ نگرانی بھی رکھیں راجہ ان کے ساتھ خاص مہربانی سے پیش آئے۔

جزو ۱۱: قرضوں کی وصولی

سوا پن ماہانہ سود مناسب شرح ہے۔ پانچ پن ماہانہ کاروباری مباح ہے۔ جنگلوں میں دس پن ماہانہ بھی چلتا ہے۔ بحری تاجر ۲۰ پن بھی لیتے ہیں جو لوگ مذکورہ شرح سے زیادہ وصول کریں یا اس میں معاون ہوں، انہیں پہلے درجے کی سزا دی جائے اور اس لین دین کے شاہد اس سے آدھا جرمانہ ادا کریں۔

لین دین کے معاملات کا جن پر ریاست کی فلاح کا دارومدار ہے، غور سے معائنہ کرنا چاہیئے۔ غلے پر بیاج جبکہ فصل اچھی ہو، مالیت کے نصف سے نہیں بڑھنا چاہیئے۔ تجارتی مال پر سود منافع سے نصف ہونا چاہیئے اور باقاعدگی سے سال کے ختم پر ادا ہونا چاہیئے اگر دیندار کی مرضی یا ملک سے غیر حاضری کی بنا پر جمع ہونے دیا جائے تو قابل ادائیگی رقم اصل سے دو چند ہو سکتی ہے۔ جو کوئی میعاد سے پہلے سود طلب کرے یا سود کو اصل میں شامل کرے تو اس پر متنازعہ فیہ رقم سے دو چند جرمانہ لگایا جائے۔ کوئی لین دار اپنی دی ہوئی رقم سے چار گنا سود طلب کرے تو وہ ناجائز رقم سے چار گنا جرمانہ ادا کرے۔ اس جرمانے کا تین چوتھائی قرض خواہ اور ایک چوتھائی قرضدار ادا کرے گا۔ ایسے قرضوں پر سود جمع نہیں

ہونے دیا جائے گا جن کے لینے والے کسی طویل قربانی میں لگے ہوئے ہوں یا بیمار ہوں یا گرو کے پاس پڑھنے کے لیے بیٹھے ہوں یا کمسن ہوں یا بہت غریب ہوں۔

کوئی قرضخواہ قرضے کی رقم وصول کرنے سے انکار کرے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ۔ اگر انکار کسی جائز سبب سے ہو تو اصل رقم کسی کے پاس امانتہً رکھوا دی جائے۔ جو قرضے دس برس تک التوار میں رہے ہوں وہ واپس نہیں کیے جائیں گے، سوائے ان صورتوں میں کہ قرضخواہ نابالغ یا ضعیف تھا، یا مر گیا، یا ایسے لوگوں کے قرضے جو حادثات میں مبتلا رہے یا پردیس میں مقیم رہے یا ملک سے فرار ہو گئے، یا ریاست میں امن و سکون نہ تھا۔

متوفی قرضدار کے بیٹے اس کا قرض مع سود ادا کریں گے۔ (لڑکوں کی عدم موجودگی میں) رشتہ دار جو اس کے ورثے کے حقدار ہوں۔ یا ضمانتی جیسے کہ قرضداری کے شریک یا ساجھی۔ کوئی دوسری ضمانت تسلیم نہیں کی جائے گی۔ نابالغ بھی ضامن نہیں ہو سکتا۔ (ریاں پراتِ بھاویم اشارم: نابالغ کی ضمانت ضعیف ہے) جس قرضے کی میعاد یا مقام متعین نہ ہو، وہ قرضدار کے بیٹے پوتے یا دوسرے ورثاء ادا دیں گے۔ ایسا قرضہ جس کی میعاد یا مقام یا دونوں متعین ہوں اور جس کے لئے جان، شادی (بیوی) یا زمین کو گروی کیا گیا[1] ہو۔ اس کی ادائیگی بیٹوں اور پوتوں پر واجب ہے۔

ایک قرض دار پر کئی قرضے

سوائے اس صورت میں کہ قرضدار ملک سے باہر گیا ہو، ایک قرضدار کے خلاف کوئی قرض خواہ یا دو قرضخواہ بیک وقت ایک سے زیادہ قرضے کا دعویٰ نہیں دائر کریں گے۔ باہر جانے کی صورت میں بھی، وہ شخص قرضے اس ترتیب سے واپس کرے گا جس ترتیب سے لئے تھے یا سب سے پہلے سرکاری قرضہ ادا کرے گا[2] یا جو کسی برہمن عالم کو واجب الادا ہو گا۔

---

[1] گیر دلا: جو قرضہ جان، یا بیاہ یا زمین کے لے لیا گیا ہو (ح)

جن قرضوں کا لین دین میاں بیوی یا باپ بیٹے یا بھائیوں کے درمیان ہوں جن کے معاملات مشترک ہیں، ان کی بازیابی کے لئے کوئی دعوای نہیں ہو سکتا[1]

جس بیوی کو اس قرضے کی خبر نہ ہو جو میاں نے لیا، اسے ادائیگی کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ مویشی چرانے والے گوالے اور ساجھے میں کاشتکاری کرنے والے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ لیکن شوہر کو بیوی کے قرضے کا ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے اگر یہ مان لیا جائے کہ کوئی شخص، اپنی بیوی کے لئے ہوئے قرضے کی واپسی کا انتظام کئے بغیر ملک چھوڑ گیا تو وہ انتہائی سزا کا مستوجب ہو گا۔ اگر نہ مانا جائے تو شہادتوں پر بھروسہ کرنا ہو گا۔

شہادت: تین گواہوں کی شہادت لازمی ہے جو معتبر، دیانتدار اور معزز ہوں کم از کم دو گواہ فریقین کے لئے قابل قبول ہونے چاہئیں۔ قرضے کے معاملے میں ایک گواہ کافی نہیں۔

بیوی کے بھائی، کاروبار کے ساجھی، قیدی، قرضخواہ، قرضدار، بیری اپاہج اور سزا یافتہ لوگ گواہی نہیں دے سکتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو قانوناً لین دین کے مجاز نہ ہوں، راجہ، ویدوں کے پنڈت، گانو والوں کی خیرات پر پلنے والے کوڑھی، وہ جن کے جسم پر پھوڑے ہوں، ذات باہر کئے ہوئے لوگ چنڈال، کمینے پیشوں کے آدمی، نابینا، بہرے، گونگے، خودسر لوگ، عورتیں سرکاری ملازم بھی گواہ کے طور پر قبول نہ ہوں گے سوائے ان معاملات کے جن کا تعلق ان کے اپنے گروہ سے ہو[2]۔ تشدد، سرقہ یا اغوا کے مقدمے میں وہ لوگ گواہ بن سکتے ہیں جو بیوی کے بھائی (خاندانی)، دشمن یا (کاروبار کے) ساجھی نہ ہوں۔ خفیہ کارروائیوں کے معاملے میں ایک اکیلی عورت یا اکیلا مرد جس نے ان کو چپکے سے کچھ کرتے دیکھا یا سنا ہو گواہ ہو سکتا ہے ماسوائے راجہ یا سنیاسی کے[3]۔ فریق استغاثہ کی طرف سے آقا نوکر کے خلاف، پجاری یا گرو اپنے چیلوں کے خلاف، ماں باپ بیٹوں کے خلاف گواہی میں

۱؎ یاگیتہ ۲، ۵۲

۲؎ منو: ۸، ۶۴۱۸؛ ناردا: ۱، ۱۵۵ ۳؎ منو: ۸، ۶۹، ۷۲ -

پیش ہو سکتے ہیں۔ فوجداری مقدمات میں ان کے علاوہ بھی دوسرے اشخاص گواہ بن سکتے ہیں۔ اگر یہ لوگ (آقا، ملازم، گرو، چیلا وغیرہ) ایک دوسرے کے خلاف مقدمے دائر کریں تو ان کو انتہائی سزا دی جائے جو فرضی "پروکتا" کے مرتکب ہوں وہ دعوے کی رقم سے دس گنا ادا کریں[1] اور اگر دینے کے ناقابل ہوں تو ۵ گنا۔

حلف اٹھانا: گواہی برہمنوں کے سامنے لی جائے گی اور پانی کے گھڑے اور آگ کی موجودگی میں۔ گواہ برہمن ہو تو اس سے کہا جائے گا "سچ بولو" کھتری یا ویش ہو تو یہ کہا جائے گا "اگر تو جھوٹ بولے تو تجھے اپنی قربانیوں اور نیک کاموں کا اجر نہ ملے؛ تو دشمن پر فتح پا کر بھی بھیک کا پیالہ لے کر پھرے"۔

شودر گواہ سے یوں کہا جائے گا "اگر تو جھوٹ بولے تو تیرے اگلے پچھلے جنم کے سارے بھلے کام راجہ کے نام لگیں۔"

اگر سات راتوں (یعنی سات دن) تک گواہ آپس میں سمجھوتہ کر کے جھوٹی گواہی پر اڑے رہیں تو ان پر ۱۲، ۱۲ پن جرمانہ کیا جائے۔ اور اگر تین پندرھواڑوں تک ان کا رویہ نہ بدلے تو ان سے دعوے کی پوری رقم وصول کی جائے[2]۔

اگر گواہوں میں اختلاف ہو تو معزز گواہوں کی اکثریت جو بیان دے اس پر فیصلہ کر دیا جائے۔ یا ان کی گواہیوں کے بین بین معاملہ طے کر دیا جائے[3] یا متنازعہ

---

[1] چونکہ پانچ بندھا دس بندھا سے کم ہوگا اس لئے اسے "پانچ ماسا" ؟ پڑھنے کا کوئی جواز نہیں جیسا کہ یاگنیہ ولکیہ نے اشلوک ۱۷۱ (۲) میں کیا ہے۔ تب "بندھ چترگن" اوپر کی عبارت میں گیرولا نے پانچواں ہی لکھا ہے، اور مطلب قدرے مختلف ہے یعنی گرو آقا وغیرہ ہار جائیں تو دعوے کا دسواں حصہ دیں۔ ان کے مخالف ہاریں تو پانچواں (ح)

[2] وشنو، ۸، ۲۳، ۲۰، نارد ۱، ۱۲۰، منو ۸، ۹۶، نیز کاتیاینہ اور برہسپتی

[3] اصل متن اس جگہ کچھ مسخ ہو گیا ہے۔ [4] ش ش کے ترجمے میں غالباً mean کی جگہ means چھپ گیا ہے اور مراد اوسط سے ہے۔ لیکن گیرولا کے خیال میں (ہ) ہے نہیں بلکہ ثالث سے مراد ہے۔ اوسط سمجھ میں آنے والی بات نہیں۔ ح

فیہ رقم راجہ سوخت کرے۔ اگر گواہ کمتر رقم کی شہادت دیں، تو دعویدار زائد رقم کے برابر جرمانہ بھرے گا۔ جہاں دعویدار بیوقوف ہو، یا گواہوں نے (بہرے پن کی وجہ سے) سننے میں غلطی کی ہو، یا معاہدہ بدخطی کی بنا پر مشتبہ ہو، یا جبکہ قرضدار مرگیا ہو، تو گواہوں کی شہادت ہی پر فیصلہ موقوف ہوگا۔

(آچاریہ اُشانا دگیر ولا: یعنی شنکر آچاریہ) کے پیرو کہتے ہیں کہ اگر گواہ خود کو بیوقوف ثابت کریں اور معاملے کے محل وقوع، وقت یا نوعیت کی بابت تحقیق بے نتیجہ رہے تو، تینوں سزائیں ایک ساتھ دے دی جائیں۔

منو کے پیرووں کا خیال ہے کہ جھوٹے گواہوں پر دعوے کی رقم سے دس گنا جرمانہ کیا جائے (دگیر ولا: اگر گواہ جھوٹا مقدمہ کھڑا کردیں اور ناحق نقصان کرائیں تو نقصان سے دس گنا جرمانہ بھروایا جائے)۔

برہسپتی کے پیرو کہتے ہیں، اگر وہ اپنی حماقت سے کسی معاملے کو مشتبہ بنادیں تو انہیں اذیت ناک موت کی سزا دی جائے (دگیر ولا: اپنی حماقت سے ایک دوسرے کے خلاف گواہی دینے والوں کو اذیت دے کر قتل کیا جائے)

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں۔ گواہوں کو اس لئے گواہ کیا جاتا ہے کہ حقیقت کو سنیں اور سمجھیں۔ اگر وہ معاہدے یا معاملے کے وقت ایسا نہیں کرتے اور بات کو مشتبہ بنادیتے ہیں تو ان پر ۲۴ پن جرمانہ کیا جائے۔ اگر وہ بلاتحقیق جھوٹی گواہی دیں تو اس سے آدھا جرمانہ[1] (دگیر ولا: اگر وہ ٹھیک بات نہ بتاسکیں تو آدھا جرمانہ[2])

* فریقین خود ہی ایسے گواہ بنائیں جو معاملے کے وقت اور مقام سے دور نہ ہوں (غالباً مراد یہ ہے کہ دور نہ رہتے ہوں اور وقت پر حاضر ہوسکیں)۔ جو لوگ دور رہتے ہوں یا آنا نہ چاہتے ہوں انہیں عدالت کے حکم سے بلایا جائے۔

جزو ۱۲: امانتوں سے متعلق امور

جو اصول قرض کی بابت بیان کئے گئے وہی امانتوں پر بھی صادق آتے ہیں۔ جب کبھی قلعہ یا قریے دشمن یا وحشی حملہ آوروں کے ہاتھوں تباہ ہوجائیں جب کبھی

---

[1] یہ قاعدہ متن اول منوسمرتی میں درج نہیں [2] اصل متن بلاشبہ گنجلک ہے (ع)

گانو، بیوپار، مویشیوں کے گلے بیرونی یلغار سے متاثر ہوں یا راج خود ہی تباہ ہو جائے، آگ یا طغیانی پھیل کر گانو کے گانو مٹا ڈالے، یا غیر منقولہ اثاثوں کو نقصان پہنچائے اور منقولہ اثاثوں کو بچا لیا جائے، یا وہ بھی اچانک آگ یا طغیانی کے باعث تباہ ہو جائیں۔ مال سے لدا ہوا جہاز ڈوب جائے یا لوٹ لیا جائے۔ ان میں سے اکثر صورتوں میں جو امانتیں ضائع ہو گئی ہوں ان کا تاوان نہیں لیا جا سکتا۔ جو امانت دار امانت کو اپنے آرام کے لئے استعمال کرے، وہ نہ صرف اس کا معاوضہ دے گا بلکہ ۱۲ پن جرمانہ بھی۔ اور نہ صرف استعمال سے ہونے والے نقصان کی تلافی کرے گا بلکہ ۲۴ پن ڈنڈ بھرے گا۔ امانتیں جو گم ہو جائیں یا جنہیں نقصان پہنچے، ان کی تلافی کی جائے گی۔ اگر امانت دار مر جائے یا کسی آفت میں مبتلا ہو جائے، تو امانت کی بابت دعویٰ دائر نہیں کیا جائے گا۔ اگر امانت کو گروی رکھ دیا جائے یا فروخت کر دیا جائے یا کھو دیا جائے، تو امانت دار نہ صرف اصل قیمت سے چوگنی قیمت ادا کرے گا بلکہ ۵ گنا جرمانہ بھی بھرے گا۔ اگر امانت کو ویسی ہی کسی چیز سے بدل دیا جائے یا کسی طرح گم کر دیا جائے تو اس کی پوری قیمت ادا کی جائے گی۔

رہن: یہی اصول مرہونہ اثاثوں پر بھی لاگو ہوں گے جبکہ وہ ضائع ہو جائیں استعمال میں لائے جائیں، بیچ دیئے جائیں، (آگے) گروی رکھ دیئے جائیں، غصب کر لئے جائیں۔ جس مرہونہ اثاثے سے تمتع حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہو، مرتہن اس کی ملکیت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ نہ اس پر کوئی سود لیا جائے گا۔ لیکن اثاثہ منافع بخش نہ ہو، تو سوخت ہو سکتا ہے اور اس پر سود بھی چڑھ سکتا ہے۔ اگر رہن رکھنے والا اثاثہ واپس کرنے پر آمادہ نہ ہو جبکہ رکھوانے والا واپس لینے کو تیار ہو، تو رہن رکھنے والے پر ۱۲ پن جرمانہ کیا جائے۔

اگر رہن رکھنے والا یا بیچ کا آدمی موجود نہ ہو تو رہن رکھوانے والا رقم گانو کے معتبر لوگوں کے پاس رکھوا کر اپنی چیز واپس لے سکتا ہے۔ یا اس اثاثے کی قیمت، متعین کرنے کے بعد چیز وہیں رہنے دی جائے، مگر اس پر سود نہیں چڑھے گا۔ اگر اثاثے کی قیمت بڑھ جائے یا خدشہ ہو کہ یہ گھٹ جائے گی تو مرتہن منصفوں کی

اجازت سے، یا رہن سے تعلق رکھنے والے کی موجودگی میں یا با خبر ماہرین کی نگرانی میں فروخت کرسکتا ہے جو یہ سمجھتے ہوں کہ خدشہ واجبی ہے۔

کوئی غیر منقولہ اثاثہ، رہن بالقبضہ کی صورت میں، جس پر محنت سے یا بغیر محنت منافع حاصل کیا جا سکتا ہے ہو، کسی صورت میں خراب نہیں ہونا چاہیئے۔ جبکہ رہن رکھنے والا قرضے کی رقم پر سود حاصل کر رہا ہو۔ (نیز دیکھیے ضمیمہ ۵)

ملازمین جو اپنے مالکوں کے مقرر کردہ داموں پر مال بیچیں، کسی منافع کے حقدار نہ ہوں گے، بلکہ بکری کی کل وصولی مالک کے حوالے کریں گے۔ اگر مال کی قیمت گرے تو وہ اتنی قیمت مالک کو دیں گے جس پر مال فروخت ہوا۔

لیکن ایسے بیوپاری جو کسی منظم ادارے سے وابستہ ہوں اور رواج کے معتوب نہ ہوں (تھوک فروشوں کو) اس مال کی جو کسی اندرونی خرابی یا ناگہانی حادثے سے تباہ یا ضائع ہو گیا ہو، تلافی نہیں کریں گے لیکن قیمت میں جو فرق مقام اور وقت کے فرق و فصل کی بنا پر واقع ہوا ہو اس کے حساب سے خالص یا نفت حوالے کریں گے (نیز ہر جنس کا متناسب حصہ[1])

سربمہر امانتیں: جو قواعد دوسری امانتوں کے بارے میں مذکور ہوئے وہی سربمہر امانتوں پر بھی صادق آتے ہیں۔ جو کوئی سربمہر امانت کو امانت رکھنے والے اصلی آدمی کی جگہ کسی اور کے حوالے کرے وہ مجرم ہوگا۔ اگر کوئی شخص انکار کرے کہ اس نے مہر شدہ امانت وصول کی تھی تو اس صورت میں بیان کردہ واقعات اور امانت رکھوانے والا ہی (یعنی اس کا کردار اور سماجی رتبہ) شاہد ہو سکتے ہیں۔ کاریگر فطرۃً ناقابل اعتبار ہوتے ہیں۔ امانتیں رکھوانا ان لوگوں کی روایت نہیں ہے، نہ اس کا کوئی قابل وثوق سبب ہو سکتا ہے۔

اگر امانت دار سربمہر امانت کی وصولی سے انکاری ہو، جو کہ کسی معقول وجہ سے نہیں رکھوائی گئی تھی[2] تو امانت رکھوانے والا منصفوں کی اجازت سے ایسے گواہ

---

[1] انگریزی ترجمے کا یہ جملہ مبہم ہے اور ہندی ترجمے نے نا ہے (ح)

[2] کارن پوروا۔ کوئی چیز جس کی اصل جانی پہچانی ہو۔ مخطوطہ میونخ۔

پیش کر سکتا ہے جنہیں اس نے امانت دیتے وقت خفیہ طور پر دیوار کے نیچے (دیکھیے) چھپا دیا ہو۔

کسی جنگل کے درمیان یا بحری سفر میں کوئی بوڑھا یا بیمار بیوپاری کسی امین پر اعتبار کرتے ہوئے کوئی قیمتی چیز جس پر خفیہ نشان ہوں، اس کے حوالے کر کے اپنے سفر پر آگے بڑھ سکتا ہے۔ اور اس کی اطلاع اپنے بیٹے کو بھیج سکتا ہے وہ بیٹا امین سے امانت طلب کر سکتا ہے۔ اگر وہ سیدھی طرح واپس نہ کرے تو نہ صرف اس کی ساکھ جاتی رہے گی بلکہ اس کو وہی سزا ملے گی جو چوری کے لئے مقرر ہے۔ اور اس سے امانت بھی واپس لی جائے گی۔

کوئی معتبر آدمی جو دنیا چھوڑ کر سنیاس لینے والا ہو کسی شخص کے پاس خفیہ نشانات کے ساتھ کوئی سربمہر امانت رکھوا سکتا ہے۔ پھر کچھ برس بعد واپس آکر مانگ بھی سکتا ہے۔ اگر امانت دار بے ایمانی سے مکر جائے تو اس سے امانت واپس دلوائی جائے اور اس کو چوری کی سزا دی جائے۔

کوئی سادہ لوح آدمی جس کے ہاتھ میں کوئی سربمہر امانت مع خفیہ نشانات موجود ہو، رات کو گلی میں چلتے چلتے، پولیس کے ڈر سے کہ وہ اسے رات کو ناوقت باہر نکلنے کے الزام میں نہ دھر لے، امانت کسی شخص کے حوالے کر کے آگے بڑھ جاتا ہے۔ اور پھر جیل میں بند کر دیا جاتا ہے۔ اب وہ اسے واپس مانگتا ہے۔ اگر وہ شخص اس سے بے ایمانی کے سبب انکار کرے تو اس سے نہ صرف امانت واپس لی جائے بلکہ چوری کی سزا بھی دی جائے۔

کسی کے پاس مہر شدہ امانت کو پہچان کر، امانت رکھوانے والے کا کوئی فردِ خاندان غالباً نہ صرف امانت کو طلب کرے گا بلکہ رکھوانے والے کا پتہ بھی پوچھے گا۔ اگر امانت دار دونوں میں سے کس بات سے انکار کرے تو اسے بھی مذکورۂ بالا سزا دی جائے۔

ان سب صورتوں میں دریافت کرنے کے قابل سب سے پہلی بات یہ ہے کہ وہ چیز کسی کے پاس کہاں سے آئی، کن حالات میں آئی، کن مرحلوں سے گزری، اور یہ

کو طلب کرنے والے کا سماجی رتبہ مالی اعتبار سے کیا ہے۔

مذکورۂ بالا قوانین ان سب معاملات میں عائد ہوں گے جو دو فریقوں کے درمیان ہوں۔

* لہٰذا تمام معاہدات برملا طور پر گواہوں کے سامنے طے ہونے چاہیئں خواہ اپنوں کے ساتھ ہوں یا غیروں کے ساتھ اور جگہ اور وقت کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے گا کہ معاہدہ کب اور کہاں ہوا تھا۔

جزو ۱۳: داسوں اور مزدوروں کی بابت قوانین

اگر کسی شودر کا کوئی رشتہ دار اسے بیچ دے یا گروی رکھ دے جبکہ وہ نابالغ ہو، پیدائشی غلام نہ ہو اور آریہ نسل سے ہو تو بیچنے والے پر ۱۲ پن جرمانہ ہو گا، ویش ہو تو ۲۴ پن، کھتری ہو تو ۳۶ پن اور برہمن ہو تو ۴۸ پن۔ اگر رشتہ دار کے علاوہ کوئی اور یہ حرکت کرے تو بالترتیب پہلی دوسری، تیسری حد لگائی جائے اور برہمن کا معاملہ ہو تو موت کی سزا۔ یہی سزائیں خریدنے والوں اور مددگاروں کو بھی دی جائیں گی۔ کچھ لوگوں کے لئے یہ کوئی جرم نہیں کہ اپنے بچوں کو بیچیں یا گروی رکھ دیں۔ لیکن کسی آریہ کو ہرگز غلام نہیں بنایا جائے گا۔ لیکن اگر گھریلو دشواریوں کی بنا پر یا عدالت کا طلبانہ دینے کے لئے رقم حاصل کرنے کی خاطر یا اپنے اوزار وغیرہ کو ضبطی سے نکالنے کے لئے کسی آریہ کو گروی کر دیا جائے، تو اس کے رشتہ دار جلد از جلد اس کو آزاد کرانے کی کوشش کریں گے، خصوصاً جبکہ وہ بالغ یا جوان ہو اور کام میں مدد کر سکتا ہو۔

جو شخص اپنے آپ کو اپنی مرضی سے غلامی میں دے دے وہ اگر بھاگے گا تو عمر بھر کے لئے غلام بن جائے گا۔ اسی طرح وہ جسے اس کے رشتہ داروں نے گروی کیا ہو، اگر دوبارہ بھاگے گا تو عمر بھر کو غلام رہے گا۔ دونوں طرح کے لوگ اگر کسی دوسرے ملک بھاگ جانے کے خواہش مند پائے گئے تو عمر بھر کے لئے غلام ہو جائیں گے۔

کسی غلام کے پیسے ہتھیا لینا، یا اس کو ان مراعات سے محروم کرنا جن کا وہ آریہ

ہونے کی بنا پر حقدار ہے۔اس سے آدھے جرمانے کا مستوجب ہو گا جو کسی آریہ کو غلام بنانے پر مقرر ہے۔

اگر کسی کے پاس ایسے آدمی کو گروی رکھا گیا ہو جو بھاگ جائے یا مر جائے یا کسی بیماری کے سبب ناکارہ ہو جائے تو اسے حق ہے کہ مرتہن سے اس کی قیمت واپس طلب کرے۔

غلام کو پیشاب یا خانہ یا جھوٹا کھانا اٹھانے پر لگانا، یا عورت ذات کو مالک کا ننگا نہاتے وقت ساتھ رکھنا، یا غلام مرد یا عورت کو جسمانی آزار پہنچانا، یا لونڈی کی عصمت دری کرنا روا نہیں رکھا جائے گا اور ایسی صورت میں ادا شدہ رقم سوخت ہو جائے گی۔ اگر دایہ یا دائی، بورچن یا کسی اور زنانہ ملازم کی جو سا جھے میں کاشتکاری کرنے والے طبقے سے تعلق رکھتی ہو، یا کسی اور طبقے سے عصمت دری کی جائے تو فی الفور معاہدہ منسوخ ہو جائے گا اور انہیں رہائی مل جائے گی۔اگر کسی اونچی ذات کے ملازم کے ساتھ تشدد کیا جائے تو اسے بھاگ جانے کا حق ہے۔ اگر کوئی آقا ملازم دایہ کی جو اس کے پاس گروی اور اس کے قبضے میں ہو اس کی مرضی کے خلاف عصمت دری کرے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ اگر وہ کسی دوسرے کے قبضے میں ہو تو اس حرکت پر درمیانے درجے کی سزا۔ اگر کوئی آدمی کسی لڑکی یا عورت کے ساتھ زنا کرے جو اس کے پاس رہن تھی تو نہ صرف زر رہن سوخت ہو جائے گا بلکہ کچھ رقم بطور تلافی دینی پڑے گی اور اس سے دگنی رقم سرکار کو بطور جرمانہ۔

کسی آریہ غلام کے ہاں اولاد ہو تو وہ آریہ ہی رہے گی۔ غلام کو نہ صرف اپنی محنت کے معاوضے پر پورا حق ہو گا جو وہ مالک کے کام کو خاطر خواہ انجام دینے کے ساتھ حاصل کرے، بلکہ جو کچھ اس کو میراث میں ملا ہو گا، اس پر بھی با اور وہ اپنا فدیہ دے کر دوبارہ آزاد آریہ بن سکتا ہے۔ یہی بات پیدائشی اور مرہونہ غلام کے بارے میں بھی درست ہے۔

فدیہ کی مالیت اتنی ہی ہو گی جس پر وہ بیچا گیا تھا۔کسی کو عدالتی حکم سے یا جرمانے کے بدلے غلام بنایا جائے تو وہ بھی اپنی محنت سے اپنا فدیہ کما کر جان

چھڑا سکتا ہے۔

کوئی آریہ لڑائی میں پکڑا گیا ہو تو اس کے فدیے کی مالیت اس خطرے کی مناسبت سے ہوگی جو اس کی طرف سے گرفتار ہوتے وقت لاحق تھا۔ یا اس سے آدمی۔

اگر کوئی غلام جو ۸ برس سے کم کا ہو اور جس کے کوئی ناتی نہ ہوں، چاہے پیدائشی غلام ہو جو مالک کے گھر میں پیدا ہوا، یا اسے ورثے میں ملا ہو، یا خریدا گیا ہو یا کسی اور کے ذریعے سے حاصل کیا گیا ہو، اپنی مرضی کے خلاف کسی ذلیل کام پر لگایا جائے، یا بدیس میں بیچا یا رہن رکھا جائے۔ یا کسی حاملہ لونڈی کو بغیر اس کی زچگی کا انتظام کیے رہن رکھ دیا جائے، تو مالک کو پہلے درجے کی سزا دی جائے گی، اور ان کو بھی جو اس میں اس کے مددگار ہوں۔

فدیے کی رقم وصول ہونے کے بعد غلام کو آزاد نہ کرنے پر ۱۲ پن جرمانہ ہوگا کسی غلام کو بلا وجہ قید کرنے پر بھی ایسی ہی سزا دی جائے گی۔

غلام کا ترکہ اس کے ناتیوں کو پہنچے گا، اگر کوئی ناتی موجود نہ ہو تو مالک لے سکتا ہے۔

اگر مالک کے ہاں اس کی لونڈی سے اولاد ہو جائے۔ تو ماں اور بچہ دونوں فوراً آزاد تصور کیے جائیں گے۔ اگر ماں کو گزارے کے لیے غلامی میں رہنا پڑے تو اس کے بھائی اور بہن کو آزاد کیا جائے۔

ایک مرتبہ آزاد ہو جانے والے غلام مرد یا عورت کو بیچنے یا گروی رکھنے پر ۱۲ پن جرمانہ ہوگا، سوائے اس صورت میں کہ وہ خود اپنی مرضی سے غلام بننا چاہیں۔

مالک کے ملازمین پر اختیارات: ہمسایوں کو معلوم ہوگا کہ مالک اور نوکر کے مابین کیا معاہدہ طے پایا ہے۔ نوکر کو طے شدہ تنخواہ ملے گی۔ اگر تنخواہ طے نہ ہوئی ہو، تو کام کی مقدار اور اس پر صرف ہونے والے وقت کے لحاظ سے مروجہ شرح کے مطابق مقرر کر دی جائے گی۔ اگر پہلے سے معاوضہ طے نہ ہو تو کھیت مزدور کو فصل کا ۱/۱۰ ملے گا، گوالے کو گھی کا ۱/۱۰، کاروباری ملازم کو بکری کے منافع کا ۱/۱۰۔ پہلے سے طے شدہ معاوضے معاہدے کے مطابق ادا کیے جائیں گے۔

کاریگر، گانے والے، وید، مسخرے، باورچی اور ایسے ہی دوسرے کام کرنے والے جو اپنی مرضی سے ملازمت کرتے ہوں اتنے ہی معاوضے کے مستحق ہوں گے جو اور جگہ ایسے کام پر ملتا ہو گا، یا جتنا کام کی سمجھ بوجھ رکھنے والے مقرر کریں۔

معاوضے کی بابت جھگڑے کا فیصلہ دونوں جانب کے گواہوں کی طرف سے پیش کی جانے والی شہادت پر مبنی ہو گا۔ اگر کوئی گواہ نہ ہو تو آقا سے جرح کی جائے۔ معاوضہ نہ ادا کرنے پر معاوضے سے دس گنا جرمانہ وصول کیا جائے۔ یا ۶ پن معاوضہ مار لینے کا جرمانہ ۱۲ پن یا معاوضہ کی رقم سے پانچ گنا (پانچ بندھ واں)۔

کوئی شخص جسے سیلاب بہائے جا رہا ہو۔ یا آگ میں گھر گیا ہو، یا ہاتھی یا شیر کے نرغے میں ہو۔ اس وعدے پر بچا لیا جائے کہ اپنے بیٹے یا بیوی اور خود اپنے آپ کو بھی بچانے والے کی غلامی میں دیدے گا، تو وہ اتنا ہی دے گا جو ماہرین مقرر کر دیں۔ یہ اصول ان تمام معاملات پر عائد ہو گا جہاں کسی مصیبت زدہ کو کسی قسم کی امداد دی جائے۔

طوائف اپنے آپ کو اقرار کے مطابق حوالے کرے گی، لیکن کسی ایسے معاہدے پر اصرار نہیں کر سکے گی جو بے جا و ناروا ہو۔

جزو ۱۴ - شراکتی معاملات

مزدوروں اور ساجھے کے کاموں کی بابت قوانین: کوئی ملازم کسی کام کی مزدوری وصول کر لینے کے بعد اس سے غفلت برتے یا ناحق دیر لگائے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ کیا جائے۔ اور پورا کام ہونے تک روک کے رکھا جائے۔ البتہ کوئی کام کے ناقابل ہو یا کسی ذلیل کام پر لگایا گیا ہو یا کسی مصیبت میں گھر گیا ہو تو اس کے ساتھ کچھ رعایت ہونی چاہیئے، یا وہ مالک کو دوسرے آدمی سے کام کرانے کی رضامندی دے۔ آجر کو تاخیر سے جو نقصان ہوا ہو اس کی تلافی زائد کام انجام دے کر کی جائے۔

آجر کو اختیار ہے کہ وہ کسی اور سے کام کرائے بشرطیکہ یہ اقرار نہ ہوا ہو کہ وہ دوسرا آدمی نہیں رکھے گا، اور نہ ملازم دوسری جگہ کام کرنے جائے گا۔

کوئی آجر اپنے ملازم کو کام نہ دے یا ملازم کام نہ کرے تو دونوں پر ۱۲ پن جرمانہ، کوئی ملازم جو دام وصول کر چکا ہو کام کو ادھورا چھوڑ کر چنپت نہیں ہو گا۔

میرے گرو کہتے ہیں اگر کوئی آجر مزدور سے کام نہ لے جبکہ وہ کام کرنے پر تیار ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے کام کر دیا ہے۔

مگر کوٹلیہ کو اس میں کلام ہے کیونکہ اجرت تو اس کام کی دی جاتی ہے جو کیا گیا ہو، اس کی نہیں جو کیا ہی نہ گیا ہو۔ اگر کوئی آجر اپنے مزدور کو آدھا کام کرنے دے اور باقی نہ کرنے دے جس کے لئے وہ تیار ہو تو باقی کام کو بھی کیا ہوا تصور کر سکتے ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ وقت گزرنے کی بنا پر تبدیلی سے یا جو کام کیا گیا اسے تسلی بخش نہ پا کر آجر بددل ہو جائے، یا مزدور کو روکا نہ جائے تو وہ ضرورت سے زیادہ کام کرتا چلا جائے اور اس طرح آجر کو نقصان اٹھانا پڑے۔

یہی اصول مزدوروں کے گروہوں پر بھی عائد ہوں گے[1]

مزدوروں کے گلڈ کو طے شدہ وقت سے ایک ہفتے کی رعایتی مدت اور دی جائے گی جس کے اندر وہ اپنا کام مکمل کر دیں۔ اس کے بعد ان کے لئے لازم ہو گا کہ وہ دوسرے آدمی کام پہ لگائیں اور کام کو مکمل کریں۔ آجر کی اجازت کے بغیر وہ نہ تو کام کو ادھورا چھوڑ کر جائیں گے نہ کام کے موقع پر سے کوئی چیز اٹھا کر لے جائیں گے۔ اگر لے جائیں تو ۲۴ پن جرمانہ اور کام ادھورا چھوڑنے پر ۱۲ پن جرمانہ۔

مزدوروں کاریگروں کے گلڈ یا جتھے جنہیں کاروباری ادارے بھرتی کریں اور دوسرے گروہ جو مل جل کر کام کرتے ہوں، اپنی یافت کو آپس میں مساوی طور پر بانٹ لیں، یا جیسا کہ ان کے درمیان طے پایا ہو، زمیندار اور کاروباری فصل یا مال کی تیاری پر یا اس کے دوران میں، مزدوروں کو ان کے کام کی مقدار کے تناسب سے ان کا حق دیں گے اگر مزدور کام کے عرصے میں اپنی جگہ دوسرے مزدور لا دیں تو وہ پوری اجرت کے حقدار ہوں گے۔

---

[1] الفاظ کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ "مزدور جنہیں کمپنیوں نے ملازم رکھا ہو"

لیکن جب اشیاء صرف تیار کی جا رہی ہوں تو جتنا مال تیار ہوا ہو اس کی اجرت دے دینی چاہیئے کیونکہ اس سے نتیجۂ کار پر کوئی اثر نہیں پڑتا (یعنی اس کا تعلق فروخت کاروں کے ذریعے مال کی نکاسی سے نہیں ہے)

جو کوئی آدمی تندرست ہونے کے باوجود کام چھوڑ کر چلا جائے اس پر ۱۲ پن جرمانہ ہوگا۔ کیونکہ کوئی بھی اپنی مرضی سے آجر کمپنی کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ کوئی شخص اپنے حصے کا کام پورا نہ کر سکے تو اسے ایک بار معاف کر دیا جائے گا اور اس کو اس کی بساط کے مطابق کام دیا جائے اور اس تناسب سے اجرت مقرر کر دی جائے۔ دوسری بار غفلت ہو، یا آدمی دوسری جگہ چلا جائے تو اسے نکال دیا جائے۔ اگر جرم زیادہ شدید ہو تو وہ اسی قدر معتوب ہوگا۔

قربانی کی رسوم میں تعاون: پروہت جو قربانی کی رسمیں ادا کرائیں وہ آپس میں اپنے سمجھوتے کے مطابق اپنی آمدنی بانٹ لیں، سوائے اس آمدنی کے جو کسی کا خصوصی حصہ ہو۔ اگر کوئی پروہت جسے اگنشتوم وغیرہ کے لئے مامور کیا گیا ہو رسم کے بعد فوت ہو جائے، تو (اس کا وارث) مقررہ دکشنا کے ۱/۵ حصے کا حقدار ہوگا۔ اگر وہ سوم کی خریداری (سوم وکرئے) کی رسم کے بعد مر جائے (دیگر ولا: بیمار پڑے) تو ۱/۴ کا، مدھیم اوپسد یا پرورگیو ودا سن کے بعد ۱/۳ کا۔ اگر مایا نامی قربانی کے دوران مر جائے (دیگر ولا: بیمار پڑے) تو نصف دکشنا کا۔ اگر سُوتیہ نامی قربانی کے دوران میں پراتسا ونا رسم کے بعد ایسا ہو تو ۳/۴ کا۔ مدھیندن کی رسم کے بعد دکشنا پوری واجب ہو جاتی ہے۔

برہسپتی سَون کو چھوڑ کر سبھی رسوم میں دکشنائیں دی جاتی ہیں۔ یہی اصول اہرگن وغیرہ کے موقع پر بھی برتا جائے گا۔

اس کی جگہ لینے والے پروہت جنہیں باقیماندہ دکشنا ملے گی، یا متوفی کے رشتہ دار دس دن رات تک اس کے کریاکرم میں مشغول رہیں گے۔ (دیگر ولا: بیمار پڑنے والے کی جگہ لینے والے دس دن تک اس کام کو پورا کریں یا دوسرے "یاجک" قربانی کرانے والے، اپنی اپنی دکشنا لے کر اس ادھورے کام کو پورا کریں۔)

اگر قربانی کروانے والا (جس کے اہتمام سے قربانی کی جا رہی ہو) مر جائے تو باقی پروہت رسوم پوری کرائیں اور دکشنا لے جائیں دگیر ولا، قربانی کی رسمیں پوری ہو جانے کے بعد ہی دکشنا لیں ۔ اگر اہتمام کرنے والا رسوم پوری نہ ہونے دے تو پہلے درجے کی سزا دی جائے اگر قربانی کرنے والا جو پروہت کو نکالتا ہے ایسا شخص ہے جس نے قربان گاہ کی آگ نہیں جلائی اور پہلے کبھی قربانی نہیں کرائی، یا پہلے قربانیاں کرا چکا ہے، تو جرمانہ بالترتیب سو اور ہزار پن ہو گا۔ دگیر ولا، قربانی مکمل ہونے سے پہلے اگر اہتمام کرنے والا یا رسوم ادا کرانے والا ایک دوسرے کو چھوڑ دیں تو پہلے درجے کی سزا کے مستحق ہوں گے ۔

* یہ یقینی ہے کہ قربانی ایسے شخص کے ہاتھوں اپنی پاکیزگی کھو دیتی ہے جو شرابی ہو، شودر یا عورت کو گھر میں ڈال لے، برہمن کو قتل کرے، اپنے گرو کی بیوی کی عصمت لوٹے، ناجائز تحفے کو وصول کرے یا چور ہو یا رسمیں بری طرح ادا کرے تو ایسے کو نکال باہر کرنا کوئی جرم نہیں۔

جزو ۱۵۔ خرید و فروخت میں بدمعاملگی

کوئی بیوپاری مال بیچ کر قبضہ حوالے نہ کرے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ کیا جائے بشرطیکہ مال بذاتہٖ خراب یا خطرناک یا ناپسندیدہ نہ ہو۔

جس کی اصل میں خرابی ہو اسے بذاتہٖ خراب کہتے ہیں جس کے بارے میں خدشہ ہو کہ راجہ ضبط کرے گا یا چور لے جائیں گے یا آگ یا سیلاب سے تباہ ہو جائے گا وہ خطرناک کہلاتا ہے، اور خوبیوں سے خالی ہو یا جسے بیمار لوگوں نے تیار کیا ہو وہ ناپسندیدہ ہے۔

فروخت کو منسوخ کرنے کے لئے بیوپاریوں کو ایک رات (دن) کی مہلت ہے، کاشتکاروں کو ۳ رات کی، گوالوں کو ۵ رات کی، اور بیش قیمت یا ملی جلی قسم کی اشیاء کے لئے، راتوں (دن) کی۔

جس مال کے جلد بگڑ جانے کا خطرہ ہو اس کو، اس بات کا لحاظ رکھتے ہوئے کہ کسی کو خواہ مخواہ نقصان نہ ہو، ترجیحی بنیاد پر جلد از جلد بکوا دیا جائے چاہے دوسری

جگہ اس کی فروخت روکنی پڑے جہاں اس کے خراب ہونے کا فوری خطرہ نہ ہو۔ اس اصول کے خلاف ورزی پر ۲۴ پن جرمانہ ہوگا یا مال کی قیمت کا ۱/۸ حصہ۔

کوئی شخص جو خریدی ہوئی چیز کو واپس کرنے کی کوشش کرے، جبکہ اس کے اندر کوئی فطری خرابی یا خطرہ یا ناگواری کی بات نہ ہو۔ اس پر ۱۲ پن جرمانہ[1] جو اصول بیچنے والے کے لئے ہیں انہی کی پابندی خریدار کے لئے بھی لازم ہو گی۔

شادی کے معاہدے: تینوں اونچی ذاتوں میں پانی گرہن کی رسم اور ہاتھ پکڑنے سے پہلے بیاہ منسوخ ہو سکتا ہے۔ شودروں میں پہلی ملاقات ہو جانے پر میاں بیوی ایک دوسرے کو چھوڑ سکتے ہیں۔ ان جوڑوں کے معاملے میں بھی جو پانی گرہن کی رسم سے گزر چکے ہوں تیا[2] ایسی بیوی کو چھوڑا جا سکتا ہے جس کی بابت پتہ چلے کہ وہ کسی دوسرے مرد کے ساتھ سو چکی تھی، لیکن صحیح النسل اور شریف میاں یا بیوی کو علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔[3] کوئی شخص لڑکی کا یہ عیب بتائے بغیر کہ وہ کسی اور کے ساتھ سو چکی ہے اسے بیاہ دے تو اس پر ۹۶ پن جرمانہ ہو گا بلکہ وہ شُلک اور استری دھن بھی لوٹائے گا۔ کوئی شخص دولہا کا عیب بتائے بغیر کسی لڑکی کو بیاہ لائے تو اس پر مذکورہ جرمانے سے دگنا جرمانہ ہوگا۔[4] اور وہ شُلک اور استری دھن سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ (جو اس نے دلہن کو دیا ہوگا)[5]

جانداروں (دوپایہ وغیرہ) کی فروخت: اگر دوپایہ یا چوپایہ جاندار[6] کو تندرست، توانا اور پاک صاف بتا کر بیچا جائے حالانکہ وہ یا تو ناپاک ہوں یا

---

[1] دشتو: ۵، ۱۲۹۔ [6] بریکٹ کے اندر کی عبارت میونخ کے مخطوطے سے لی گئی ہے۔

[3] عیب ظاہر ہونے پر بیاہ کی منسوخی کی بابت دیکھئے بحث ناردا کے ہاں باب ۱۱/۱۲ کے تحت شمار ۳ اور ۹۶ ہیں [4] ناردا: ۱۲، ۳۳ [5] یہ کھلا ثبوت ہے کہ لڑکیاں چوتھی صدی میں بلوغ کے بعد بیاہی جاتی تھیں۔ نیز دیکھیں بودھانیہ گرہیہ ۱، ۷، ۲۲ جہاں اس لڑکی کے لئے جو بیاہ کے موقع پر حائضہ ہو، خاص کفارہ مقرر ہونے کا ذکر ہے۔ یہ بات ہندوؤں کے روایت پرست طبقے کے گلے سے بمشکل اتر سکے گی۔

کوڑھ یا دوسری بیماریوں میں مبتلا ہوں، تو ۲ پن جرمانہ ہوگا۔ فروخت کو منسوخ کرنے کے لئے بہ چوپایوں کی صورت میں پندرہ دن اور آدمیوں کی فروخت کے سلسلے میں ایک سال کی مہلت ہوگی، کیونکہ اس دوران میں ان کی اصل حالت کا پتہ چل سکتا ہے۔

* فروخت یا ہبہ کی واپسی کا تصفیہ کرنے کے لئے ایک سبھا بلائی جائے جو اس طرح فیصلہ کرے کہ دینے والا اور لینے والا دونوں کو نقصان نہ ہو۔

جزو ۱۶، ہبہ کی منسوخی، غیر مملوکہ اثاثے کی فروخت

قرضے کی بابت اصول دان پر بھی لاگو ہوں گے۔ تصفیہ طلب تحفے وغیرہ دوسرے لوگوں کے پاس امانتہً رکھوا دیئے جائیں گے۔ کوئی شخص جو نہ صرف اپنی کل املاک بلکہ بیٹے اور بیوی اور خود کو بھی کسی کی نذر کر دے وہ منسوخی کے معاملے کو ثالثوں کے سامنے لائے گا۔ دان پُن جو بدی کے کاموں کے لئے کیا جائے، مالی امداد جو ایسے لوگوں کو دی جائے جو بیری بدخواہ اور ظالم ہوں، اور نا اہل کو جنسی تلذذ کی پیش کش، ایسے معاملات کو منسوخی کا تصفیہ کرانے والے ثالث اس طرح طے کرائیں گے کہ لینے اور دینے والے دونوں فریقوں کے ساتھ انصاف ہو۔

کسی سیدھے آدمی کو ڈرا دھمکا کر مقدمے میں پھنسانے یا بدنام کرنے یا مالی دھکا لگانے کی دھونس دے کر کسی طرح کی امداد حاصل کرنا، چوری کے برابر سزا کا مستحق ہوگا، اور جو لوگ اس طرح دھمکی میں آکر مال حوالے کریں گے ان کو بھی یہی سزا ملے گی۔

کسی کو زدوکوب کرنے میں شریک ہونا اور راجہ سے سرکشی کرنا دونوں باتیں انتہائی سزا کی مستوجب ہوں گی۔ کسی بیٹے یا وارث پر جسے کسی کا ترکہ ملا ہو۔ متوفی کی دی ہوئی ضمانت کا بار، اس کی مرضی کے خلاف نہیں ڈالا جا سکے گا، نہ کسی دان، جہیز کے بقایا کا، نہ جوئے کی ہار کا، نہ کسی ایسے تحفے یا دان کا جس کا وعدہ متوفی نے شراب یا شہوت کے زیر اثر کیا ہو۔

---

* برہسپتی۔

ایسے اثاثے کی فروخت جو اپنی ملکیت نہ ہو: اپنی گمشدہ چیز کسی کے پاس دیکھ کر اس کا مالک عدالت کے ذریعے اس کو گرفتار کرا سکتا ہے اگر موقع اور وقت اس میں مانع ہو تو وہ خود اسے پکڑ کر عدالت کے سامنے لا سکتا ہے۔ عدالت کا حاکم پوچھے گا تمہارے پاس یہ چیز کہاں سے آئی۔ اگر وہ یہ کہے کہ اس نے خریدی ہے لیکن بیچنے والے کو پیش نہیں کر سکتا تو اسے جانے دیا جائے اور چیز ضبط کر لی جائے لیکن بیچنے والا اگر کسی دوسرے آدمی کو جس سے اس نے خریدی تھی پیش نہ کر سکے تو نہ صرف چیز اس سے چھین لی جائے گی بلکہ چوری کی سزا بھی بھگتے گا چیز کا مالک، اپنی ملکیت ثابت کرنے کے بعد چیز واپس لے سکے گا۔ اگر مالیت ثابت نہ کر سکے تو مالیت سے ۵ گنا جرمانہ لیا جائے اور چیز بحق سرکار ضبط کر لی جائے۔

کوئی شخص گمشدہ چیز پر عدالت کی اجازت کے بغیر قبضہ کر لے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ گمشدہ یا چوری کئے ہوئے مال کو تین پندرھواڑوں تک چنگی ناکے پر رکھا جائے۔ اگر اس عرصے میں کوئی ملکیت کا دعوٰی کرنے نہ آئے تو چیز راجہ کی ہو جائے گی۔

جو کسی دو پایہ جاندار پر اپنی ملکیت ثابت کر دے، وہ ۵ پن بطور فدیہ دے گا (قبضہ لینے سے پہلے)۔ ایک کھر والے جانور کا فدیہ ۴ پن ہو گا۔ گائے بھینس کا ۲ پن چھوٹے چوپایوں کا ¼ پن اور قیمتی اشیاء کی بازیابی کے لئے، جیسے کہ جواہرات، ان کی قیمت کا ۵ فیصد دیا جائے گا۔[۳]

رعیت کی جو شے راجہ جنگل یا دشمنوں کے قبضے سے بازیافت کر کے لائے وہ ان کے مالکوں کو دیدی جائے گی۔ جو اشیاء راجہ چوروں کے قبضے سے نہ نکلوا سکے

---

[۱] دگنن الیشو نے اصل قیمت کے ⅕ کا مفہوم اخذ کیا ہے یا گنیہ ولک دیا ہار او صیلے ۲، ایکن یہ مفہوم اس کے متضاد ہو گا جو چانکیہ نے جز ۹ میں لیا ہے جہاں پنج بندھ، دس بندھ سے کم ہے۔ دیکھئے تحت حاشیہ جز ۱۰ ۱۱۔ باب سوم۔

[۲] مراد غلام یا لونڈی تامل ملیالم شرح۔

[۳] بیگنیہ ولک ۲، ۳۳، ۱۷۱۔

وہ اس کا تاوان اپنی جیب سے بھرے گا[1] اگر راجہ خود چوروں کے پاس سے مال نہ چھین سکے تو جو کوئی اس کی حامی بھرے اس کو لانے کی اجازت دے یا مالک کے نقصان کی تلافی کرے، کوئی سورما دشمن کے ملک سے جو مال لوٹ کر لائے، اس میں سے جو کچھ راجہ اس کو بخش دے وہ اس کا ہوگا سوائے کسی آریہ پوت کی جان کے، اور اس املاک کے جو دیوتاؤں، برہمنوں اور سنیاسیوں کی ملکیت ہو۔

ملکیّت

جو لوگ اس ملک کو جہاں ان کی املاک واقع ہوں چھوڑ کر چلے جائیں تو اس پر ان کی ملکیت قائم رہے گی۔ اگر مالک سوائے نابالغوں، معذوروں اور ضعیفوں کے، یا ان کے جو ملکی افراتفری میں ملک چھوڑ کر چلے گئے ہوں، دس سال تک اپنی املاک کو طلب نہ کریں اور وہ دوسروں کے قبضۂ مخالفانہ میں رہے تو اس پر سے ان کی ملکیت زائل ہو جائے گی۔ عمارات جو ۲۰ سال تک دوسروں کے قبضے میں رہیں واپس نہیں لی جا سکتیں[2] لیکن اگر بادشاہ کی عدم موجودگی میں اس کے رشتہ دار یا پجاری یا ادھرمی لوگ اس کی عمارات پر قابض ہوں تو وہ ان کی ملکیت نہیں بن سکیں گی۔ یہی بات کھلی اماںتوں، مرہونہ اثاثوں دفینوں، حدود مملکت اور دوسری املاک کی بابت بھی درست ہے جو بادشاہ یا پجاریوں کی ملکیت ہو[3]۔

آشرم کے باسی اور ادھرمی (پاکھنڈی) لوگ وسیع حدود کے اندر ایک دوسرے سے تعارض کئے بغیر رس بس سکتے ہیں۔ کوئی نیا آدمی لینے کے لئے آئے تو پرانے باسی اس کی جگہ نکالیں اگر کوئی پرانا باسی جگہ دینے کو

---

[1] گوتم: ۱۰، ۴۷-۴۶؛ وشنو ۳، ۶۷-۶۶۔

[2] منو: ۸، ۱۴۷؛ یگیہ ۲، ۲۴۔

[3] منو: ۸، ۱۴۹۔

تیار نہ ہو تو اسے نکال دیا جائے۔

بن باسی بیراگی، سنیاسی اور وید پڑھنے والے مجرد ودیارتھی کا اثاثہ ان کی موت واقع ہونے پر ان کے گرو یا چیلوں، بھائیوں یا ہم سبق ساتھیوں کی ملکیت ہو جائے گا۔ جو اسی ترتیب سے اس کے وارث قرار پائیں گے۔

اگر کسی راجہ کی طرف سے ڈنڈ دیا جائے تو جتنے پن کا ڈنڈ ہو، وہ اتنی ہی راتوں تک، راجہ کے کلیان کے لئے اپواس، اشنان، اگنی ہوتر یا پوجا کی رسم ادا کرے جیسے "دھا کچھ ور دھن" کہتے ہیں وہ ادھرمی (پاشندے) جن کے پاس سونا روپیہ نہ ہو، وہ بھی اسی طرح برت رکھ سکتے ہیں۔ لیکن تہمت لگانے، چوری کرنے، تشدد کرنے اور عورت ذات کو اغواء کرنے کے مجرم کو یہ رعایت حاصل نہ ہو گی۔ انہیں ضرور سزا بھگتنی ہو گی۔

* راجہ پرہیزگار لوگوں کی ناز یبا کارروائیوں کی روک تھام کے لئے جرمانے عائد کرے گا۔ کیونکہ بدی نیکی پر غلبہ پا لے تو خود حکمران کو بھی تباہ کر دیتی ہے۔

جزو ۱۷ :۔ ڈکیتی

کسی شخص یا مال کو دفعتہً حملہ کر کے پکڑ لینا ساہس کہلاتا ہے، دھوکہ دہی سے بالواسطہ طور پر ہتھیانا چوری ہے۔[۱]

منو کے پیروؤں کا خیال ہے جواہرات یا کسی بھی بیش قیمت یا کم قیمت مال کو کھلے بندوں لوٹنے کا جرمانہ اس کی قیمت کے برابر ہونا چاہیئے۔ اُوشانا کے ماننے والے کہتے ہیں اس سے دُگنا ہو۔

مگر کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ جرمانہ جرم کی شدت کے تناسب سے ہونا چاہیئے۔ ایسی چھوٹی موٹی اشیاء جیسے کہ پھول، پھل، ترکاری، ترکاریوں کی جڑیں، شلغم، پکے ہوئے چاول، کھالیں، بانس اور برتن باسن چرانے پر ۱۲ سے ۲۴ پن تک جرمانہ کیا جائے۔ زیادہ قیمتی اشیاء کی صورت میں

---

[۱] منو: ۸، ۳۲۲۔

جیسے کہ لوہا، لکڑی، رسّی بننے کا سامان مویشی یا چھوٹے چوپائے، کپڑا وغیرہ جرمانہ ۲۴ سے ۴۸ پن تک ہو اور اس سے بھی زیادہ بیش قیمت اشیاء کی چوری پر جیسے تانبا، پیتل، کانسی، شیشہ، ہاتھی دانت ظروف وغیرہ، ۴۸ سے ۹۶ پن تک۔ اس جرمانے کو پہلے درجے کی تعزیر کہتے ہیں۔ بڑے مویشیوں، آدمیوں، کھیتوں، مکانوں، سونے چاندی نقدی نفیس کپڑے وغیرہ اڑا لے جانے پر جرمانہ ۲۰۰ پن سے لے کر ۵۰۰ پن تک ہو سکتا ہے جسے درمیانے درجے کی تعزیر کہتے ہیں[1]۔

بیرے گرو کا کہنا ہے کہ آدمیوں یا عورتوں کو زبردستی قید میں ڈالنا یا انہیں جو قید ہوں زبردستی رہا کرنا یا ان کاموں میں مدد کرنا ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ پن جرمانے کا مستوجب ہونا چاہیئے۔ جسے انتہائی تعزیر کہتے ہیں[2]۔

جو ڈکیتی کا منصوبہ تو خود بنائے اور کام کسی دوسرے سے کرائے۔ اس پر (مال کی قیمت سے) دگنا جرمانہ ہونا چاہیے جو مددگار کسی اور کو یہ کہہ کر اس کام پر لگائے کہ میں تجھے اتنا سونا دونگا جتنا تجھے چاہیئے، اس پر مال کی قیمت سے چوگنا جرمانہ ہونا چاہیئے[3]۔

برہسپتی کے مکتبِ فکر والے یہ رائے دیتے ہیں کہ اس وعدے کے بعد کہ میں تجھے اتنا سونا دوں گا مددگار کسی اور سے ڈکیتی کرائے تو اس سے اتنا ہی سونا لیا جائے اور جرمانہ اس کے علاوہ ہو۔ مگر کوٹلیہ کا خیال ہے کہ مددگار اگر یہ عذر کرے کہ وہ غصے میں تھا یا نشے میں تھا اور ہوش میں نہیں تھا، نرمی کا طالب ہو تو اتنی ہی سزا دی جائے جو اوپر مذکور ہوئی ہے۔

* سو پن سے کم کے سب جرمانوں کی صورت میں راجہ جرمانے کے علاوہ نعبد

---

[1] منو ۸: ۳۲۲، یاگنیہ ۲: ۲۵۷، نارد ۱۴: ۱۳-۱۶، وشنو ۵: ۸۸-۸۷۔

[2] یاگنیہ ۲: ۲۴۳۔

[3] یاگنیہ ۲: ۵۳۱۔

اور "معروپا" کے طور پر لے گا اور ۱۰۰ پن سے زیادہ کے جرمانوں کے ساتھ ۵ فیصد بیاج کے طور پر بر دونوں طرح کے ڈنڈ جائز ہیں کیونکہ عوام میں مجرمانہ رجحان عام ہے۔ دوسری طرف بادشاہ کو قدرتی طور پر بہکایا بہت جاتا ہے۔

جزو ۱۸ : ہتک عزت

پیٹھ پیچھے برائی، دوسروں کی تحقیر و تذلیل یا دھونس دھمکی شہرت کو بٹہ لگانا ازالہ حیثیت عرفی) کہلاتا ہے[1]۔

ایسی بدکلامی جیسے کسی کے جسمانی عیب، عادت، لیاقت، پیشے یا قومیت پر فقرہ کسنا، تو اگر اتنی ہی بات کہی گئی جتنی کہ سچ ہے یعنی "لنگڑا" وغیرہ تو ۳ پن جرمانہ ہو۔ اور اگر جھوٹے نام سے پکارا، تو ۶ پن[2]۔ اگر نابینا وغیرہ پر یوں طنز کیا جائے کہ واہ کیا خوبصورت آنکھیں ہیں، یا دانت تو دیکھو کتنے حسین ہیں وعلیٰ ہذالقیاس، تو جرمانہ ۱۲ پن ہونا چاہیئے۔

اسی طرح اگر کسی کو کوڑھ، کوڑھ مغزی، نامردی وغیرہ کا طعنہ دیا جائے تو اتنا ہی جرمانہ وصول کیا جائے۔ برابر کے رتبہ کے لوگ آپس میں عام قسم کے دشنام دہی کے کلمات کہیں، خواہ سچ ہوں یا غلط، تو ان پر بھی جرمانہ ہونا چاہیئے جو ۱۲ پن سے شروع ہو۔ اگر اپنے سے بڑے رتبے والے کو گالی دی جائے تو دگنا جرمانہ ہونا چاہیئے۔ اپنے سے کمتر کو دی جائے تو آدھا دوسروں کی بیویوں پر الزام تراشی کرنے کا جرمانہ بھی دگنا ہونا چاہیئے اگر دشنام لاپرواہی سے، نشے میں یا خفقان کے عالم میں دیا گیا تو آدھا جرمانہ[3]۔

آیا کوڑھ یا دیوانگی کا الزام صحیح ہے یا غلط اس کا فیصلہ طبیب یا ہمسائے کریں گے۔ نامردی کی شہادت عورتوں اور پیشاب کے معائنے سے ملے گی یا اگر فضلہ پانی سے ہلکا پایا جائے[4]۔

---

[1] ناردا: ۱۵، ۱۲۔ [2] منو: ۸، ۲۷۴۔

[3] یاگنیہ: ۲، ۲۰۲، ۲۰۶، ۲۱۴۔ میو نخ کو مخطوطے کی ڈسے اوٹوٹا ہے یعنی کوئی سزا نہیں۔

[4] ناردا: ۱۲، ۱۰۔

عادتوں کی برائی کرنا

اگر برہمن، کھتری، ویش اور شودر اور ذات باہر کے لوگوں میں سے کوئی اپنے سے برتر ذات کے آدمی کی عادت کی برائی کرے تو جرمانہ ۳ پن سے شروع ہوکر بتدریج بڑھتا رہے گا (ابتدائی جرمانہ نچلی ذات سے شروع ہوگا) اگر بڑی ذات کا آدمی چھوٹی ذات کے آدمی کو دشنام دے تو جرمانہ دو پن فی درجہ کے حساب سے گھٹتا رہے گا[۱]۔ حقارت آمیز فقرے جیسے کہ بد برہمن بھی جرمانے کی زد میں آتے ہیں۔

یہی اصول دوسری طرح کی بے عزتی پر بھی برتے جائیں گے جیسے کہ کسی کی علمیت پر یا مسخروں کے پیشے پر، کاریگروں، میراثیوں کے کام یا غیر قوم کی قومیت پر ملامت کرنا، جیسے طنزاً پراجنتکا[۲]، گندھارا وغیرہ کہنا۔

دھمکی

اگر کوئی کسی کو اس طرح کی دھمکی دے کہ میں تجھے یوں توں کر دوں گا تو اس (ککڑی) باز پر اس سے آدھا جرمانہ ہو جو اس کام کے کرگزرنے پر واجب ہوتا۔ اگر کوئی اپنی دھمکی کو سچ دکھانے پر قادر نہ ہو اور اشتعال انگیزی نشے یا خود فراموشی کا عذر پیش کرے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ۔ اگر کوئی عمل کر دکھانے پر قادر بھی ہو اور دشمنی کی بنا پر دوسرے کو دھمکائے: اسے عمر بھر کے لئے اس شخص کی جان کے تحفظ کی ضمانت دینی پڑے گی جسے دھمکی دی گئی[۳]

*: اپنی ہی قوم یا گاؤں کو بدنام کرنا پہلے درجے کی سزا کا مستوجب ہوگا اپنی جاتی یا گروہ کو برا کہنا، دوسرے درجے کی سزا کا، دیوتاؤں اور دیویوں کو بدنام کرنے پر انتہائی سزا۔

---

[۱] یاگنیہ: ۲، ۲۰۶ [۲] میوز نسخہ مخطوط میں پراتنکا ہے۔

[۳] یاگنیہ: ۲، ۲۰۸، ۲۴۷۔

جز ۱۹ مارپیٹ، جارحانہ برتاؤ

چھونا، چوٹ لگانا، تکلیف پہنچانا، جارحانہ برتاؤ کی تعریف میں آتے ہیں۔ کوئی شخص ہاتھ، کیچڑ، راکھ یا گرد سے کسی دوسرے کو ناف کے نیچے چھوئے تو وہ ۳ پن جرمانے کا مستحق ہوگا۔ گندی چیز سے چھوئے جیسے پاؤں یا تھوک تو ۶ پن۔ تھوک پیشاب یا گوکا چھینٹا دے یا داغ لگائے تو ۱۲ پن؛ ناف سے اوپر ایسا ہی کرے تو جرمانہ دگنا ہو جائے گا اور سر پر پھینکے تو چوگنا۔

اگر یہی حرکت کسی اونچی ذات والے کے ساتھ کی جائے تو جرمانہ دگنا ہوگا، اپنے سے چھوٹی ذات والے کے ساتھ، مذکورۂ بالا جرمانوں کا آدھا اور یہی حرکت دوسروں کی بیویوں کے ساتھ ہو تو دگنا۔

حرکت نادانستہ، نشے یا بے ہوشی کے عالم میں ہو تو جرمانہ آدھا کر دیا جائے۔ کسی آدمی کے پانو پکڑ لینا، یا دامن، ہاتھ یا بال پکڑنے پر جرمانہ ۶ پن سے شروع ہوگا۔ کسی کو کولی میں بھر کر دبانا، دھکا دینا گھسیٹنا، اوپر چڑھ بیٹھنا پہلے درجے کے جرمانے کا سزاوار ہوگا ـــــ کسی کو دھکا دے کر گرا دینے اور پھر روپوش ہو جانے کا جرمانہ مذکورہ جرمانوں کا آدھا ہوگا۔

کوئی شودر جس ہاتھ یا پیر سے برہمن کو مارے۔ وہ کاٹ دیا جائے۔[1]

زدوکوب

زدوکوب کے ارتکاب پر زر تلافی دلایا جائے اور مذکورۂ بالا چھونے کے جرمانے کا آدھا جرمانہ۔ یہ قاعدہ چنڈالوں اور ادھموں پر بھی لاگو ہوگا جو ...سی

---

[1] منو: ۸، ۹، ۲۔ یہ غیر معمولی عبارت جس میں ایک معمولی جرم پر انتہائی سزا کا ذکر ہے بدیہی طور پر الحاقی ہے۔ یہ نہ صرف مصنف کے تدریجی سزاؤں کے اصول سے میل نہیں کھاتی بلکہ اس اپیل کے بھی خلاف کہ قطع اعضا کے بدلے جرمانہ وصول کر لیا جائے۔ باب چہارم جز ۱۰۔ یہ الحاق غالباً اسی ہاتھ نے کیا ہوگا جس نے ایک مماثل متن میں (۲، ۲۱۸) یاگنیہ ولکیہ سمرتی میں جاتیوں کے اندوہناک فرق اور برہمنوں کے ساتھ نارواامتیاز کے زیر اثر سزاؤں کے مدارج کا ایک خاکہ بنایا ہے جسے بہرحال ارتھ شاستر نے کوئی توقیت نہیں دی۔

جرم کریں، ہاتھ سے مارنے پر ۳ سے ۱۲ پن تک جرمانہ، پاؤں سے مارنے پر دگنا۔[1] کسی آلے سے ضرب لگانے پر جس سے سوجن ہو جائے، پہلے درجے کی سزا، ایسی ضرب پر جس سے جان کو خطرہ ہو۔ دوسرے درجے کی سزا۔

چوٹ لگانا

لکڑی، کیچڑ، پتھر، لوہے کے سریے یا رستے سے ایسی چوٹ لگائی جائے کہ خون نہ نکلے تو ۲۴ پن جرمانہ۔ خون ابل پڑے (سوائے بیماری کے خون کے) تو دگنا۔ کسی کو مار مار کر ادھ موا کر دینا، چاہے خون نہ نکلے، اور ہاتھ پیر یا دانت نہ ٹوٹے، کان کھینچ کر اکھاڑ دینا یا ناک کاٹ ڈالنا اور گوشت میں گھاؤ پڑ جائے (جو کسی پھوڑے وغیرہ کی وجہ سے نہ ہو) پہلی سزا کا مستحق ہوگا۔[2] ران یا گردن میں چوٹ لگانا، آنکھ کو زخمی کر دینا یا ایسی تکلیف پہنچانا کہ کھانا کھانے بولنے یا کسی اور جسمانی حرکت میں رکاوٹ پڑے نہ صرف اوسط درجے کی سزا کا مستحق ہوگا بلکہ زر تلافی بھی وصول کیا جائے گا جو علاج کے لئے کافی ہو۔[3]

اگر وقت اور موقع محل مجرم کی فوری گرفتاری میں مانع ہوں تو اس سے باب ۱۳ کے تحت دی ہوئی بدمعاشوں کا سدباب کرنے کی کارروائی کے مطابق نمٹا جائے۔

کئی لوگ جتھہ بنا کر کسی شخص کو زدوکوب کریں تو دگنے جرمانے کے مستحق ہوں گے۔[4]

میرے گرو کا کہنا ہے کہ بہت عرصے پہلے کے جھگڑے اور زدوکوب کے قصے کو نہیں اٹھانا چاہیے۔ لیکن کوٹلیہ کہتا ہے کہ مجرم کو کبھی نہیں بخشنا چاہیے۔

میرے گرو کا خیال ہے[5] کہ جھگڑے میں جو پہلے فریاد کرے وہی جیتے گا کیوں کہ آدمی زک اٹھا کر ہی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ مگر کوٹلیہ کو اس پر اعتراض ہے۔ نالش خواہ پہلے کی گئی ہو یا پیچھے، فیصلہ شہادتوں پر مبنی ہوگا۔ گواہوں کی عدم موجودگی

---

[1] یاگنیہ ولکیہ: ۲، ۲۰ – ۲۱۸، ۲۱۶ اور ۲ –

[2] وشنو: ۵، ۷۵، منو: ۸، ۲۸۷ –

[3] وشنو: ۵، ۷۵، منو: ۸، ۲۸۷۔ [4] یاگنیہ: ۲، ۲۲۱۔

[5] گیرولا: پراتم (قدیم) آچاریہ –

ہیں۔ چوٹ کی نوعیت اور دوسرے کوائف سے معاملے پر روشنی پڑے گی۔ اگر ملزم جس پر حملے کا الزام ہو اسی روز جوابدہی سے قاصر رہے تو اسی روز فیصلہ سنا دیا جائے۔

مار پیٹ کے درمیان لوٹ مار

کوئی شخص آس پاس دقوع ہونے والے جھگڑے فساد سے فائدہ اٹھا کر کسی کا مال لے اڑے تو اس پر دس پن جرمانہ کیا جائے[1]۔ کم قیمت اشیاء کو نقصان پہنچانے کا معاوضہ ان کی قیمت کے مساوی ہوگا اور اس زرتلافی کے علاوہ ہوگا جو (مجروح) کو دلوایا جائے گا۔ بڑی اشیاء کے نقصان پر نقصان کی تلافی اور ان کی قیمت سے دو چند جرمانہ، ایسی اشیاء کو تباہ کرنے پر جیسے کہ کپڑے، سونا، سونے کے سکے، ظروف یا تجارتی مال، پہلے درجے کی سزا کے علاوہ مال کا تاوان وصول کیا جائے۔

ہمسائے کے گھر کی دیوار کو دھکیل کر نقصان پہنچانے کا جرمانہ ۳ پن۔ اس میں راستہ کھول دینے یا اسے ڈھا دینے پر ۶ پن اور دیوار کی درستی کا خرچ۔ کسی کے گھر میں ضرر رساں چیزیں پھینکنے کا جرمانہ ۱۲ پن، اور جان کے لئے خطرناک چیز پھینکنے پر پہلے درجے کی سزا ہے[2]۔

چھوٹے جانوروں کو لکڑی وغیرہ سے آزار دینے پر ایک یا دو پن جرمانہ کیا جائے۔ اور خون نکال دینے پر دگنا۔ بڑے چوپایوں کے ساتھ ایسا ہو تو مذکورہ جرمانوں سے دگنا جرمانہ کیا جائے اور مرہم پٹی کا خرچ بھی لیا جائے۔

پھلدار درختوں کے ننھے کلے تراش دیئے جائیں، پھولوں کی کلیاں یا بڑے درختوں کے پتے توڑ دیئے جائیں جو شہر کے قریب کسی باغ میں لگے ہوں، تو ۶ پن جرمانہ کیا جائے گا۔ انہی درختوں کی چھوٹی شاخوں کو کاٹنے پر ۱۲ پن اور بڑی شاخوں کو کاٹنے پر ۲۴ پن۔ تنے کو کاٹ ڈالنے پر پہلے درجے کی سزا اور اکھاڑ پھینکنے پر درمیانے

---

[1] یاگنیہ: ۲، ۲۲۱۔
[2] یاگنیہ: ۲، ۲۲۴۔

درجے کی تعزیر دی جائے گی۔ جو درخت پھول پھل دیتے یا سایہ بہم پہنچاتے ہیں ان کو اسی طرح نقصان پہنچایا جائے تو مذکورہ جرمانوں سے دگنا جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ یہی ان پیڑوں کے بارے میں بھی ہے جو یاترا کے مقامات یا جوگیوں کے گپھاؤں یا شمشانوں یا قبرستانوں میں لگے ہوں۔

* جو درخت سرحدوں کی نشان دہی کرتے ہیں یا جن کی پوجا کی جاتی ہے یا نگرانی کی جاتی ہے۔ اور جو شاہی جنگلات میں اگائے جائیں، ان کے ساتھ ایسے ہی سلوک پر مذکورہ جرمانوں سے دگنے جرمانے کئے جائیں گے۔[1]

قمار بازی اور دوسرے متفرق جرائم

چوروں، جاسوسوں وغیرہ پر نظر رکھنے کی غرض سے قمار خانوں کا داروغہ ایک جگہ جوئے کے لئے مقرر کر دے گا اور کوئی اس کے علاوہ کہیں جوا کھیلے تو بارہ پن جرمانے کی سزا دی جائے گی۔[2]

میرے گرو کہتے ہیں کہ جوئے کے چالان پر جیتنے والے کو پہلے درجے کی سزا اور ہارنے والے کو درمیانے درجے کی سزا دی جائے، کیونکہ اناڑی ہونے کے باوجود ہارنے والے کو جیتنے کی بڑی خواہش ہوتی ہے اور وہ اپنی ہار کو برداشت نہیں کرتا۔

لیکن کوٹلیہ کو اس پر اعتراض ہے۔ کیونکہ ہارنے والے کی سزا دگنی کر دی گئی تو کوئی راجہ کے پاس نالش کرنے نہیں آئے گا اور جوئے باز ہوتے ہی دھوکے باز ہیں۔ لہٰذا قمار خانے کا داروغہ منصفی سے کام لے گا اور ایک کاکنی فی جوڑ کے حساب سے پانسے مہیا کرے گا اگر دیئے ہوئے پانسے کی جگہ کوئی دوسرا پانسا ڈالا گیا تو ۱۲ پن جرمانہ لیا جائے گا۔ دھاندلی کرنے والا جواری نہ صرف چوری اور دھوکہ دہی کے لئے مقررہ درمیانی سزا بھگتے گا بلکہ اس کی جیتی ہوئی نقدی بھی ضبط کر لی جائے گی۔

داروغہ جیتنے والے افراد سے صرف جیتے ہوئے داؤ کا ۵ فیصد وصول

[1] یاگنیہ: ۲، ۲۲۷۔ ۲۲۵۔ [2] منو: ۸، ۸۷۔ ۲۰۵۔

کرے گا، نیز پانسوں اور دوسری سہولتوں کا کرایہ جو وہ مہیا کرے گا یعنی پانی ٹھکانہ وغیرہ اور لائسنس کی فیس۔ وہ بیک وقت چیزوں کو گروی رکھنے یا خرید و فروخت کا کام بھی کر سکتا ہے۔ اگر وہ ہاتھ کی صفائی اور دوسری دھوکے بازیوں کو سختی سے نہ روکے تو خود اس پر دگنا جرمانہ کیا جائے (یعنی جواریوں سے دوچند)۔

یہی اصول شرط بدنے اور بازی لگانے پر بھی عائد ہوں گے، سوائے ان شرطوں کے جو علم و فن میں سبقت کے لئے بدی جائیں۔[1]

متفرق جرائم

کوئی شخص مانگے یا کرائے پر لی ہوئی یا امانتہ رکھوائی ہوئی چیز مطلوبہ وقت یا مقام پر نہ لوٹائے، مقررہ قاعدے کے خلاف سوا گھنٹے (ایک یام) سے زیادہ سائے میں بیٹھے، برہمن ہونے کے بہانے فوجی پڑاؤ سے گزرنے یا دریا پار کرنے کا محصول نہ دے، اور چلا کر دوسروں کو اپنے ہمسائے سے لڑنے کے لئے بلائے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ ہو گا۔[2]

جب کوئی شخص کسی تیسرے کو پہنچانے کے لئے دی ہوئی امانت نہ پہنچائے، اپنے بھائی کی جورو کو ہاتھ پکڑ کر کھینچے، کسی دوسرے کی داشتہ سے میل رکھے، خراب مال فروخت کرے،[3] کسی مکان کا تالہ توڑے، اور چالیس ہمسایوں اور گھرداروں میں سے کسی کو آزار پہنچائے تو اس پر ۴۸ پن جرمانہ کیا جائے۔[4]

---

[1] بانگنیہ : ۲۰۲،۳، ۱۹۶

[2] گیرولا کی عبارت ذرا سی مختلف ہے۔ سوا گھنٹے کا کوئی ذکر نہیں؛ عاریتہ کرائے پر لی ہوئی یا امانت رکھوائی ہوئی چیز مقررہ جگہ یا وقت پر واپس کرنے کا وعدہ کر کے مقررہ جگہ اور وقت پر نہ ملے، برہمن کو دریا پار کرنے کا کرایہ مانگے، پڑوسی ودیا ان برہمن کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کو بلائے۔ (ح)

[3] گیرولا: دوسرے کے ہاتھ بکے ہوئے مال کو کسی اور کے ہاتھ فروخت کرنے، سرکاری مہر سے بند کئے ہوئے مکان کو گرانے، ساٹھوں کے ہم گھرانوں تک آزار پہنچانے والے تینوں ترجمے الگ اور غیر واضح۔ (ح)

[4] ناردا: ۱۸، ۱؛ منو ۸، ۴۰۷؛ باگنیہ: ۲، ۲۳۲، ۲۳۴۔

کوئی شخص کسی جائیداد کا کرایہ اگھانے پر مامور ہوا وراس میں خیانت کرے ، آزاد خود مختار بیوہ کی عصمت دری کرے ، چنڈال ہوکر آریہ استری کو چھوئے ، خطرے میں گھرے ہوئے آدمی کی مدد کو نہ پہنچے یا بلاوجہ دوڑ پڑے دگیر ولا : پڑوسی کی مدد کو نہ جائے اور بلاوجہ پڑوس کے ہاں آئے جائے) اور جب کوئی دیوتاؤں یا پُرکھوں کے لئے کئے جانے والی دعوت میں بودھ (شاکیہ[1]) بھکشوؤں ، شودروں دگیر ولا شودر۔ سنیاسیوں ، اور دیس نکالا دیئے ہوئے (ذات باہر کیے ہوئے۔ ح) لوگوں کو بلائے تو اس پر ۱۰۰ پن جرمانہ کیا جائے۔

جب کوئی آدمی بغیر اختیار کے گواہوں سے حلف لے کر ان سے جرح کرے دگیر ولا : حاکم عدالت کے بلائے بغیر حلف اٹھانے اور گواہی دینے والے) سرکاری کام غیر سرکاری لوگوں کے ذریعے کرائے ۔ چھوٹے چوپایوں کو خصی کرے یا لونڈی کو دوا دے کر اسقاط کرائے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے[2]۔

جب باپ بیٹا ، میاں بیوی ، بھائی بہن ، ماموں بھانجہ ، استاد شاگرد ، میں سے کوئی دوسرے کو بلاوجہ چھوڑ دے ، حالانکہ دونوں میں سے کوئی بھی ادھری نہ ہو ، یا کوئی شخص اپنے ساتھی کو جسے اپنی مدد کے لئے لے کر آیا تھا بیچ بستی میں چھوڑ کر چل دے ۔ تو پہلے درجے کی سزا جائے ۔ کوئی اپنے ساتھی کو بیچ جنگل میں چھوڑ جائے تو درمیانے درجے کی سزا ۔ اور اگر وہ اسے دھمکی دے کر چھوڑ جائے تو انتہائی سزا ۔ سفر کے ساتھی اگر رفاقت ترک کریں تو ان کو اس سے آدھی سزا۔

کوئی کسی کو غیر قانونی حراست میں رکھے یا اس میں شریک ہو ، یا کسی قیدی کو سرکاری قید خانے سے چھڑائے ، یا کسی نابالغ بچے کو بند رکھے تو اس پر ایک ہزار پن جرمانہ کیا جائے[3]۔

---

[1] میونخ کے مخطوطے میں شاکیا جیوکا درج ہے یعنی بدھ کے پیرو اور آجیوکا۔ (آجیوکا کے معنی محض پیشہ یا روزگار ہیں ۔ مراد : نیچ ذات کے پیشہ ور لوگ ح)

[2] یاگنیہ : ۲ ، ۲۳۴ ، ۲۳۷ ۔

[3] : ۲ ، ۲۳۷ ، ۲۲۳ ۔

جرمانے مختلف صورتوں میں مجرم کی حیثیت اور جرم کی نوعیت کو مدنظر رکھ کر معزر کئے جائیں گے۔

یاتریوں سنیاسیوں، تپسیا کرنے والوں، مرنے والوں، بھوکوں، پیاسوں سفر کے تھکے ہاروں، مضافات سے آئے ہوئے دیہاتیوں، سخت سزا پائے ہوئے مجرموں اور غریبوں ناداروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا واجب ہے ایسے معاملات جو دیوتاؤں برہمنوں، جوگیوں، عورتوں، نابالغوں، ضعیفوں، وفات یافتہ لوگوں اور بے سہارا غریبوں سے تعلق رکھتے ہوں۔ چاہے ان کی بابت کوئی نالش نہ کی گئی ہو منصفین خود ہی فیصلہ کردیں، اور ایسے معاملات میں وقت، مدت، مقام یا قبضے کا عذر تسلیم نہ کیا جائے۔

جو لوگ اپنے علم و فضل، ذہانت، بہادری، عالی نسبی یا شاندار کارناموں کی وجہ سے نمایاں ہوں ان کی عزت کی جانی چاہیے۔

* چنانچہ منصف معاملات کا فیصلہ ہر پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے کریں گے۔ ہر قسم کے حالات اور ذہنی کیفیات میں اپنے ذہن کو صاف رکھیں گے، اور سب کی خوشنودی حاصل کریں گے۔

باب چہارم

کھٹکتے خاروں کا صفایا

جزو ۱: کاریگروں سے نبٹنا

نقض امن سے نبٹنے کا کام تین کمشنروں یا تین وزیروں کے سپرد کیا جائے۔

جو افراد مصیبت میں کام آسکیں، کاریگروں کو ہدایت دے سکیں، امانت داری کر سکیں، اپنے تخیل کے مطابق فنی کاموں کا انصرام کر سکیں۔ اور جن پر کاریگروں کے گروہ یا دَل (گلڈ) بھروسا کرتے ہوں وہ ان کی امانتیں وصول کرنے کے مجاز ہونگے۔ ان دلوں کے ارکان کو ان کی امانتیں ضرورت پڑنے پر واپس مل جائیں گی۔

کاریگر اپنا کام وعدے کے مطابق مقررہ وقت اور جگہ پر پورا کر دیں گے۔ جو اس عذر پر کام کو ٹالیں کہ مدت یا مقام کی بابت کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا وہ، سوائے اس صورت میں کہ کوئی دشواری یا مصیبت عارض رہی ہو، نہ صرف ۱/۴ اجرت سے محروم ہو جائیں گے بلکہ اپنی اجرت سے دگنا جرمانہ بھی بھریں گے۔ وہ اس نقصان کی بھی تلافی کریں گے جو کام پورا نہ کرنے سے ہوا ہو۔ جو لوگ ہدایت کے خلاف کام کریں، ان کی نہ صرف اجرت سوخت ہو جائے گی بلکہ اجرت سے دگنا جرمانہ بھی دیں گے۔

جلاہے: جلاہے اس سوت کو جو انہیں دیا جائے، چاول کی پیچ میں بھگو کر اس کا وزن ۱۰ : ۱۱ کی نسبت سے بڑھائیں گے، ورنہ وہ یا تو ضائع شدہ دھاگوں کی قیمت سے دگنا تاوان دیں گے یا پورے سوت کی قیمت، اور اجرت الگ، ضبط کر لی جائے گی۔

باریک یا ریشمی کپڑے کی بنائی کے لئے وزن میں ایک اور ۱/۲۰ کی نسبت سے اضافہ ہوگا۔ اون یا دوسرے ریشوں یا کمبلوں کی بنائی میں[1] اضافے کی شرح دگنی ہو جائے گی۔ لمبائی میں کمی پڑ جائے تو نقصان کی تلافی اجرت کاٹ کے کی جائے گی۔[2] وزن میں کمی ہو تو نقصان کی مالیت سے چوگنا جرمانہ کیا جائے۔ اصل کی جگہ کوئی دوسرا دھاگا استعمال کیا جائے تو اصل کے داموں سے دگنے جرمانے۔

زیادہ عرض (دوپاٹ) والے کپڑوں کی بنائی پر بھی یہی اصول لاگو ہوں گے۔ اونی دھاگوں میں دھنائی بنائی کے سبب پھونسڑے وغیرہ نکل جانے سے ۵ فیصد کمی آتی ہے۔

دھوبی : دھوبی یا تو لکڑی کے لٹھوں یا سپاٹ سلوں پر کپڑے دھوئے گا۔ اور جگہ دھونے پر ۶ پن جرمانہ اور جو نقصان ہو اس کا تاوان دے گا۔ جو دھوبی اپنے کپڑوں کے علاوہ جن پر سونٹے کا نشان پڑا ہوتا ہے، دوسرے کپڑے پہنتا پایا جائے اس پر ۳ پن جرمانہ۔ دوسروں کے کپڑے بیچ کھانے، گروی رکھنے یا کرائے پر دینے کی سزا ۱۲ پن جرمانہ۔

کپڑے ادل بدل کر دینے پر، وہ نہ صرف اصل کپڑے کی قیمت سے دگنا جرمانہ دے گا، بلکہ اصل کپڑے بھی لوٹائے گا۔

اگر وہ ان کپڑوں کو جنہیں چنبیلی کی طرح سفید کر کے دینا ہے، یا پتھر کی سل پر پٹک کر اصلی رنگ پر لے آنا ہے، یا صرف میل کچیل نکال کر اجلا کر دینا ہے، ایک، دو، تین یا چار دن سے زیادہ رکھے تو اسی نسبت سے جرمانہ ادا کرے گا۔ دگیر ولا: بالترتیب ایک دو، تین یا چار دن سے زیادہ رکھے لیکن برعکس ترتیب زیادہ قابل فہم ہوگی۔ ع

جن کپڑوں کو اکہرا رنگ دینا ہے انہیں ۵ راتوں سے زیادہ رکھنے پر، جنہیں نیلا رنگنا ہے انہیں ۶ دن سے زیادہ، جنہیں پھولوں کی طرح اجلا کرنا ہے یا لاکھ یا زعفران

---

[1] میورنخ مخطوطے میں "کمبل تلانام" ہے یعنی کمبل اور سوتی کپڑا

[2] منو: ۸، ۳۹۷ یاگینہ ۲: ۱۸۰، ۱۹۰

یا خون کی طرح آبدار بنانا ہے، یا جنہیں مہارت کے ساتھ چمکانا ہے، ۷ راتوں سے زیادہ رکھنے پر اُجرت ماری جائے گی۔ معتبر لوگ رنگ کی بابت جھگڑے کا فیصلہ کریں گے اور ماہرین اجرت متعین کریں گے[۲]

بہترین دھلائی پر اُجرت ایک پن ہوگی، درمیانے درجے کی دھلائی پر آدھ پن اور معمولی دھلائی پر چوتھائی پن۔ پتھر کی سلوں پر پٹک کر دھونے پر ۱/۸ پن[۱] (لال کپڑوں کے پہلے شوب میں چوتھائی رنگ کٹ جاتا ہے، دوسرے شوب میں ۱/۵ اس طرح بعد میں رنگ ہلکا پڑ جانے کی وجہ سمجھ میں آ سکتی ہے۔)

جو اصول دھوبیوں کی بابت بیان کئے گئے وہی جولاہوں (گیرولا: درزیوں) کی بابت بھی درست ہیں۔

سنار اگر سرکار کو اطلاع دیئے بغیر ناپاک (اچھوت) ہاتھوں سے چاندی یا سونے کی چیز خریدے تو اگر اس کی شکل کو (پگھلا کر) تبدیل نہیں کیا گیا تو ۱۲ پن جرمانہ ہوگا، شکل تبدیل کی گئی تو ۲۴ پن، کسی چور سے خریدیں تو ۴۸ پن، اصل قیمت سے کم پر خریدیں تو چوری کی سزا۔ یہی سزا ڈھالے ہوئے مال (گیرولا: سکوں میں دھوکا دہی) پر بھی دی جائے گی۔ اگر سنار ایک سورن سونے میں سے ایک ماشہ چرالے (ایک سورن کا ۱/۱۶) تو اس پر ۲۰۰ پن جرمانہ۔ چاندی کے دھرن میں سے ایک ماشہ چاندی اڑالے تو ۱۲ پن۔ اس سے سزاؤں میں تدریجی اضافے کی توجیہ ہوتی ہے۔ کوئی سنار ایک سورن میں سے پورا ہی سونا "اپسارنا" کے عمل یا کسی اور ترکیب (یوگا) کے ذریعے چرالے تو اس سے ۵۰۰ پن جرمانہ لیا جائے۔ سونے چاندی میں کسی طرح کی ملاوٹ کو ان کی اصل رنگت کے بدلنے کا جرم قرار دیا جائے گا۔

---

[۱] یاگنیہ ۲، ۱۸۱۔

[۲] "جو کانٹوں دار جھاڑیوں پر کپڑے ڈالے اسے جان سے مار دیا جائے"۔ چونکہ یہ سزا نہایت سنگین ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ لفظ "ودھ" غلطی سے "اردھ یاد" (آدھا) کی جگہ لکھا گیا ہے جو سزاؤں کے عمومی مدارج کے مطابق ہوگا۔ (یہ شکوک گیرولا کے ہاں بھی نہیں ہے۔ ح)

ایک دھرن چاندی کی بنوائی (سکوں کی ڈھلائی) ایک ماشہ، ایک سورن کی اس سے ۱/۸ لیکن کام زیادہ نازک ہو تو اس سے دگنی اجرت دی جا سکتی ہے۔

تانبے، پیتل، ویکر نتک، آرکوٹ دگیر ولا: چاندی، سیسہ، کانسی، لوہا رانگ اور پیتل) کی ڈھلائی ۵ فیصد ہو گی۔ تانبے (؟) کی چیزیں ڈھالنے میں ۱/۴ حصہ بھٹی میں چلا جاتا ہے۔ اگر وزن میں ایک پل کی کمی پڑے تو نقصان کی قیمت سے دگنا جرمانہ۔ سیسے اور رانگ کی چیزیں ڈھالنے میں ۱/۲۰ حصہ کم ہو جاتا ہے۔ ان کی ایک پل وزن کی ڈھلائی ایک کاکنی ہو گی۔

لوہے کی ڈھلائی میں حجم ۱/۲ حصہ گھٹ جاتا ہے۔ اس کے ایک پل وزن کی ڈھلائی دو کاکنی ہو گی[1]۔ یہ تھا اجرتوں کا نرخ اور فرق۔

اگر مرآت کا سد سکے کو شاہی خزانے میں داخل کرے یا کھرے سکے کو قبول نہ کرے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ۔ اگر وہ رواں کھرے سکے میں سے ایک ماشے کا سرو کرے، جس پر ۵ فیصد مقررہ ٹیکس دیا جا چکا ہو تو بھی ۱۲ پن جرمانہ۔ یہ تھے تدریجی جرمانے۔ اگر کوئی جعلی سکے ڈھالے یا قبول کرے یا انہیں تبدیل کرائے تو اس پر ایک ہزار پن جرمانہ۔ جو جعلی سکہ خزانے میں داخل کرے اسے موت کی سزا دی جائے[2]۔

بھنگی[3]، خاکروب اگر جھاڑو دینے میں کوئی قیمتی چیز پائیں تو ۱/۳ حصہ ان کا ہو گا اور ۲/۳ سرکار کا۔ لیکن قیمتی نگینے تمام تر راجہ کی ملکیت ہوں گے۔ انہیں ہتھیانے پر انتہائی سزا دی جائے گی۔

کوئی شخص نئی کان تلاش کرے، جواہر یا خفیہ خزانہ، تو اطلاع دینے پر اس کا چھٹا حصہ دیا جائے گا، لیکن اگر تلاش کرنے والا چپراسی (بھرٹک) ہو تو اسے ۱/۱۲

---

[1] یا گنیہ: ۲، ۱۷۸؛ نارد: ۹-۱۲-۱۰ [2] توسین کی عبارت میو نخ کے مخطوطے سے لی گئی ہے۔ دیکن انگریزی متن میں توسین لگنے سے رہ گئے ہیں۔ ح) [3] یہ عنوان گیر ولا کے ہاں نہیں، کان کنوں کا ذکر ہے کہ وہ چھوٹے موٹے مال کا جو انہیں ہاتھ لگے ۱/۳ لے سکتے ہیں (ح)

ملے گا۔ دفینہ اگر ایک لاکھ سے زیادہ مالیت کا ہو تو سب کا سب راجہ کا ہو گا اس سے کم قیمت ہو تو پانے والے کو اس کا چھٹا حصہ دے دیا جائے گا۔

کوئی شخص دفینے کو اپنے باپ دادا کی ملکیت ثابت کر دے تو پورا اسی کو مل جائے گا۔ ثبوت دیئے بغیر ہتھیا لینے پر ۵۰۰ پن جرمانہ، اور چوری چھپے رکھ لیا جائے تو ایک ہزار پن۔

وید: کوئی وید کسی مریض کے خطرناک مرض کا علاج مرض کی اطلاع دسرکار کو دیئے بغیر کرے اور وہ مریض مر جائے تو اس وید کو ابتدائی درجے کی سزا دی جائے۔ موت وید کی بے احتیاطی سے واقع ہوئی ہو تو اوسط درجے کی سزا۔ علاج میں غفلت کو جارحانہ اقدام سے تعبیر کیا جائے گا[1]۔

موسیقار: ارباب نشاط برسات کے موسم میں ایک مخصوص جگہ پر مقیم رہیں گے دگیر ولا؛ نٹ اور ناچنے والے ایک ہی جگہ پر ٹکے رہیں) وہ کسی کو بہت زیادہ محظوظ کرنے یا نقصان پہنچانے سے گریز کریں (دگیر ولا: کوئی ان کو بہت خوش ہو کر ضرورت اور معمول سے زیادہ بخشش دے تو قبول نہ کریں) خلاف ورزی پر ۱۲ پن جرمانہ۔ وہ اپنی مرضی سے اپنے ملک، ذات، گھرانے، پیشے یا مباشرت (کذا) کے طریقے کے مطابق کھیل تماشا دکھا سکتے ہیں[2]۔

یہی بات نرتکوں، چپ سانگ کرنے والوں اور دوسرے مانگنے کھانے والوں کے لئے بھی درست ہے۔ مانگنے والے اگر جرمانہ نہ دے سکیں تو اس کے بدلے فی پن ایک ضرب کے حساب سے لوہے کے ڈنڈوں سے پیٹے جائیں۔

چنانچہ بیوپاریوں، کاریگروں، موسیقاروں۔ فقیروں، مسخروں اور دوسرے نکمے لوگوں کو جو خواہ چور نہ کہلاتے ہوں، دراصل چور ہیں، اس طرح قابو میں رکھا

---

[1] دشنو: ۵، ۱۷۵-۱۷۷۔ میورغ مخطوطے میں "مارم ودھ" ہے بنازک اعضار کو نقصان پہنچانا۔

[2] انگریزی عبارت یہاں بھی مبہم اور مشتبہ ہے۔ گیرولا: وہ کسی خاص دیس، ذات، گوت وغیرہ کی تضحیک و تذلیل نیز مباشرت کے علاوہ اپنے مذاق اور پسند کا جو کھیل تماشا چاہیں دکھائیں۔

جائے گا تاکہ ملک کے لئے عذاب نہ بنیں[1]

جزو ۲: بیوپاریوں پر نظر

تجارت کا نگراں پرانے غلے وغیرہ کی فروخت کی اجازت اس صورت میں دے گا کہ بیچنے والا اپنی ملکیت ثابت کر دے۔ دھوکا دہی کی روک تھام کے لئے اوزان اور آلات پیمائش کی بھی نگرانی کرے۔ ایسے اوزان میں جیسے کہ پرمیانی اور درون آدھے پل کا فرق جرم نہیں لیکن پورے ایک پل کا فرق ہو تو قابل تعزیر اور ۱۲ پن جرمانے کا مستوجب ہوگا۔

زیادہ فرق نکلے تو جرمانہ اسی تناسب سے بڑھ جائے گا۔ ایک تُلا میں ایک کرشی کا فرق جرم شمار نہیں ہوگا، لیکن دو کرش کے فرق پر ۶ پن جرمانہ لگے گا، وعلیٰ ہذا القیاس ایک آڑھک میں آدھے کرش کا فرق جرم نہیں، لیکن ایک کرش کا فرق ہو تو ۳ پن جرمانہ، وعلیٰ ہذا القیاس۔ دوسرے پیمانوں کے فرق پر بھی اسی تناسب سے سزا دی جائے۔ کوئی دوکاندار جھوٹے باٹوں سے تلوا کر بڑھتی مال خریدلے اور اسی طرح جھوٹے باٹوں سے کم مقدار گاہک کو دے تو اس پر مذکورہ جرمانوں سے دُگنی شرح سے جرمانہ کیا جائے۔

بیچنے والا ایک پن مالیت کی گنتی سے فروخت ہونے والی چیز میں آٹھویں حصے کا فرق ڈال دے تو اس پر ۹۶ پن جرمانہ۔

اگر ایسی اشیاء جیسے کہ عمارتی لکڑی، لوہا، نگینے، رسے، کھالیں، برتن، دھاگے ریشوں سے بنی ہوئی پوشاکیں اور اونی کپڑے بڑھیا بتا کر بیچے یا گروی کرے حالانکہ وہ گھٹیا ہوں تو مال کی اصل قیمت سے ۸ گنا جرمانہ[2]

کوئی تاجر کسی جگہ کی بنی ہوئی گھٹیا چیز کہیں اور کی بڑھیا چیز بنا کر فروخت

---

[1] منو: ۹، ۲۲۵۔ یہ بات عجیب ہے کہ تمام قانون سازوں کو فنونِ لطیفہ سے چِڑ رہی ہے۔ اسی تعصب کے نتیجے میں فن کا معیار گرا اور اہل فن کا سماجی درجہ بھی پست رہا ہے۔ [2] منو: ۸، ۲۰۳

یا رہن کرے یا فروخت شدہ مال کی جگہ دوسرا مال رکھ دے[1] تو نہ صرف اس پر ۵۴ پن جرمانہ کیا جائے، بلکہ نقصان کی تلافی بھی کرے۔

ایک پن کے نقصان پر ۲ پن اور ۱۰۰ پن کے نقصان پر ۲۰۰ جرمانہ کے قیاس پر ایسی ہی دوسری صورتوں میں بھی جرمانے عائد کیے جائیں[2] دگیر ولا : دو پن قیمت کا ہو تو ۲۰۰ پن جرمانہ۔ ح)

جو تاجر آپس میں سازش کرکے کاریگروں کے کام کا معیار گرا دیں تاکہ رکاوٹ ڈالیں یا اپنی آمدنی بڑھائیں یا خرید و فروخت میں رکاوٹ ڈالیں۔ ان پر ہزار پن جرمانہ[3]

دلال جو کسی گاہک یا دوکاندار کو چالاکی سے باٹ یا مال میں ادل بدل کرکے ⅛ پن کا نقصان پہنچائیں۔ ان پر ۲۰۰ پن جرمانہ ہو۔ زیادہ نقصان پر اسی حساب سے جرمانہ بڑھا دیں۔ غلے، تیل، قلعی، نمک، عطریات، ادویات میں بڑھیا کی جگہ گھٹیا مال کی ملاوٹ کرنے پر ۱۲ پن جرمانہ[4]۔ بیوپاری کو چاہیے کہ ایجنٹوں کی روزانہ آمدنی کا حساب لگا کر، ان کے لئے مناسب روزینہ مقرر کر دے، کیونکہ کمیشن آمدنی سے مختلف چیز ہے۔ دگیر ولا : بازار کا چودھری بیوپاریوں کے دن بھر کے منافع کو اپنی بہی میں درج کرے۔ بقیہ عبارت بھی انگریزی ترجمے سے مختلف ہے۔ ح)

لہٰذا اجازت یافتہ لوگ ہی غلہ اور دوسرا تجارتی مال اٹھائیں گے۔ بلا اجازت کسی نے اٹھایا تو ضبط کیا جائے گا۔

تجارت کا نگران اندرونی مال پر ۵ فیصد منافع اور بیرونی مال پر ۱۰ فیصد منافع طے کر دے گا۔ جو لوگ اس سے زیادہ آدھ پن پر بھی خرید و فروخت کریں وہ ۲۰۰ پن

---

[1] میسور نسخے کے مخطوطے میں "سمدک پری ورتما" ہے، پیش نظر سنسکرت متن میں بھی سمد پہری ورتم ہی ہے (گاڑ یا۔ ح) [2] یا گنیہ دیکھیں ۲: ۵۰، ۲۴۹ [3] انگریزی عبارت کا مطلب یہاں بھی غبط ہے گیر ولا۔ "جو کاریگر کام وقت پر پورا نہ کرکے ایک کی جگہ دو پن مزدوری لیں، بیچتے وقت زیادہ خریدتے وقت کم اور خرید و فروخت میں گڑبڑ ڈالیں۔ ان پر ہزار پن جرمانہ۔ دراصل متن غیر واضح ہے (ح) [4] یا گنیہ ۲: ۵۲، ۱-۲۶۱۔

وصول کرنے کی صورت میں ۵ پن جرمانہ بھریں۔ اسی تناسب سے ۲۰۰ پن تک جرمانہ کیا جائے (گبرولا: مقررہ داموں سے زیادہ لینے پر ۲۰۰ پن جرمانہ لیا جائے)

اگر مقررہ داموں پر مال نہ بک سکے تو داموں میں تبدیلی کی جائے اگر مال کی آرجار میں دقت ہو تو نگران مناسب رعایت دے۔

اگر مال کی رسد زیادہ ہو تو نگراں اس کی فروخت کے لئے ایک خاص جگہ مقرر کردے، اور دوسری جگہ بیچنے کی ممانعت کردی جائے۔ جب تک کہ مقررہ مرکز پر مال ختم نہ ہو جائے۔ تاجر عوام کی بھلائی کے لئے مرکزی جگہ پر مال روزانہ اُجرت پر بھیجیں (کے ایجنٹ روزانہ اجرت پر مال بیچیں)

٭ تجارت کا نگراں قیمت مقرر کرتے وقت ان امور کا لحاظ رکھے کہ مال پر کیا لاگت آئی ہے، کتنا مال تیار رہا ہے اس پر کتنا محصول دیا گیا ہے، لاگت پر کتنا سود لگا ہے اور کون سے دوسرے اخراجات ہوئے ہیں، مال نیا ہے یا پُرانا مقامی ہے یا درآمدہ۔

جزو ۳ : قومی حوادث سے نبٹنا

آٹھ طرح کی قدرتی آفات رونما ہو سکتی ہیں، یعنی آگ، سیلاب، وبا، قحط، چوہوں شیروں، سانپوں اور راکششوں کی لائی ہوئی بپتا۔ راجہ کا فرض ہے کہ پرجا کو ان سے تحفظ دلائے۔

آگ : گرمیوں میں گانو والے کھانا گھر کے باہر پکائیں، یا آگ کے تدارک کے لئے مطلوبہ دس اشیا (دشمولی)[1] فراہم کریں۔ آگ سے بچاؤ کی تدبیریں گاؤں کے نگراں کے ضمن میں بھی بیان ہوئی ہیں اور شاہی حرم کے خادموں کے سلسلے میں بھی۔[2]

عام دنوں کے علاوہ چاند کی پہلی تاریخ اور چاند رات کو خاص طور پر اگنی پوجا کی

---

[1] پانی سے بھری ناندیں اور گھڑے، سیڑھی، کلہاڑا، چھاج، آنکڑا، مشک وغیرہ مک، باب دوم، جزو ۳ تامل ملیالم شرح میں "دش کلی" سمجھ کر یہ معنی لئے گئے ہیں کہ گروپ یعنی دس گھر والے رکھوالے کا حکم مانیں (گبرولا نے یہی معنی لئے ہیں۔ ح) [2] باب اوّل، جزو ۱

جلائے اور چڑھاوے چڑھائے جائیں۔

سیلاب: برسات کے دنوں میں دریا کے کنارے بسنے والے دیہاتی دور چلے جائیں۔ ان کے پاس بانس، تختے اور کشتیاں ہونی چاہئیں۔ وہ تونبوں، نوکوں، درخت کے تنوں یا کشتیوں کے ذریعے سیلاب میں بہتے ہوئے لوگوں کو بچائیں۔ جو لوگ اس کام میں غفلت کریں، سوائے ان کے جن کے پاس کشتیاں نہ ہوں، ان پر ۱۲ پن جرمانہ۔ نوچندی اور چاندرات کو دریا کی پوجا کی جائے۔ منتر جاننے والوں، ویدوں کے گیانیوں روحانیات کے ماہروں سے بارش کو رکوانے کے لئے منتر پڑھوائے جائیں۔

سوکھے کے دنوں میں اندر، گنگا، پربتوں اور سمندر (مہا کچھ[1]) کی پوجا کی جائے۔

وبائیں: وباؤں کے خلاف وہ تدابیر اختیار کی جائیں جو باب ۱۴ میں بیان ہونگی وید اپنی دواؤں کے ساتھ نیز سادھو اور تپسوی ہوا کی صفائی کے لئے کی جانے والی ریاضتوں کے ذریعے وبا کا دفعیہ کریں۔ ایسی ہی تدابیر چھوت کی بیماریوں کے لئے کی جائیں۔ اس کے علاوہ، دیوتاؤں کو چڑھاوا، مہا کچھ ورد من کی رسم، شمشانوں یا قبرستانوں میں گایوں کا دودھ دوہنا، لاش کا دھڑ پھونکنا (گیرولا: چاول، ستو سے بنے ہوئے سر کٹے پتلے کو شمشان میں پھونکنا) اور دیوتاؤں کی پوجا کے لئے رتجگا بھی ضروری ہے۔

مویشیوں میں بیماری پھوٹ پڑے تو گایوں کے باڑے میں "نیراجنم"، کی ادھوری رسم آرتی کے ساتھ ادا کی جائے بلکہ گھرانوں کے دیوتاؤں کی پوجا بھی ہو[2]۔

قحط: جب کال پڑے تو راجہ اپنی رعیت کے ساتھ مہربانی سے پیش آئے اور انہیں داتے اور خوراک مہیا کرے۔ وہ یا تو سب وہ کام کرے جو پِتا کے وقت کئے جاتے ہیں[3]۔ اپنا خوراک کا ذخیرہ تقسیم کردے یا مالدار لوگوں کی جمع کی ہوئی پونجی

---

[1] سمندر یا بحیرہ نال ابالم شرح۔

[2] گیرولا کی عبارت بالکل مختلف ہے، لیکن سنسکرت متن سے بہت متجاوز انگریزی متن میں میں ادھوری رسم مبہم بات ہے (ح)

[3] میرنخ مخطوطہ: خستہ حال عمارتوں کی "مدد" (شاید استعارةً ہو۔ ح)

(ذخیرے) تقسیم کرلے، یا دوست ریاستوں سے مدد مانگے۔ یا تو ان پر بھاری ٹیکس لگائے یا مجبور کرے کہ اپنی کمائی ہوئی دولت اگلیں۔ یا راجہ اپنی پرجا سمیت کسی دوسری مملکت میں چلا جائے جہاں فصل اچھی ہوتی ہو۔ یا سب کو ساتھ لے کر سمندر یا کسی جھیل کے پاس پڑاؤ کرے۔ جب پانی میسر ہو تو رعیت سے غلہ، ترکاریاں اور پھلوں کے پودے بوائے۔ بڑے پیمانے پر شکار اور ماہی گیری کے ذریعے لوگوں کو جنگلی جانوروں پرندوں، ہاتھیوں، بھیڑوں کا گوشت یا مچھلی دلوائے۔

چوہے: چوہوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے ان پر بلیاں اور نیولے چھوڑے جائیں۔ پکڑے ہوئے چوہوں کو مارنے پر ۱۲ پن جرمانہ ہوگا۔ اور یہی جرمانہ ان پر بھی جو اپنے کتوں کو قابو میں نہ رکھیں (گیروِلا: جو بلیوں یا نیولوں کو ماریں ان پر جرمانہ ہوگا)

چوہوں کو مارنے کے لئے ستھنوبر کے دودھ میں بھگوئے دانے ادھر ادھر بکھیر دیئے جائیں، یا اس قسم کی دوائیں ملاکر جو باب ۱۴ میں درج ہیں۔ سادھوؤں اور سنتوں سے خیر و سلامتی کی رسمیں ادا کرائی جائیں۔ نوچندی اور پورن ماشی کو چوہا پوجا کی جائے۔

اسی طرح کی تدابیر ٹڈیوں، پرندوں اور حشرات الارض سے پناہ کے لئے بھی اختیار کی جائیں۔

سانپ: جب سانپوں سے خطرہ ہو تو سانپوں کے علاج کے ماہر منتر اور دوائیں استعمال کریں گے۔ یا سانپوں کا بڑے پیمانے پر قلع قمع کیا جائے اتھروید کے عالم خیر و سلامتی کی رسمیں ادا کریں۔ نوچندی اور پورن ماشی کو سانپ پوجا کی جائے۔ اسی طرح کی تدابیر دریائی جانوروں سے خطرے کی صورت میں بھی اختیار کی جائیں گی۔[1]

باگھ[2]: شیروں کو مارنے کے لئے یا تو مردہ ڈانگر کا جسم مدن بوٹی ملاکر یا مردہ بچھڑا

---

[1] یہ عبارت میر نخ کے مخطوطے سے لی گئی ہے [2] گر. لا: ز ح نی ح نز (سنسکرت "وہال" = موذی)

مدن بوٹی کا عرق اور کودوں بھر کر موزوں جگہوں پر پھنکوا دیں۔ یا شکاری اور شکاری کتے رکھنے والے شیروں کو گھیر کر جال میں پکڑنے کی کوشش کریں۔ یا ہتھیار بند لوگ مقابلہ کر کے انہیں ماریں۔

کسی شخص کو شیر کے پنجے سے چھڑانے میں غفلت کی جائے تو ۱۲ پن جرمانہ، اتنا ہی انعام اس شخص کو دیا جائے جو شیر کو مارے۔

نوچندی اور پورن ماشی کو پہاڑوں کی پوجا کی جائے۔ اسی طرح کی تدابیر درندوں خطرناک پرندوں اور مگرمچھوں کے خلاف بھی اختیار کی جائیں۔

راکھشس ، راکھشسوں سے امان کے لئے اتھر وید کے عالم اور جادو اور روحانیات کے ماہر ضروری رسوم ادا کریں۔ نوچندی اور چاندرات کو چتیہ پوجا کی جائے جس میں برآمدے (یعنی چبوترے ح) پر چھتری، ایک بازو کی تصویر، ایک جھنڈی اور کچھ بکری کا گوشت رکھا جاتا ہے۔ راکھشسوں سے خطرے کی صورت میں یہ بول برابر پڑھے جاتے رہیں "ہم تمہارے لئے چاول پکاتے ہیں"۔

* راجہ اپنی رعیت کے مصیبت زدہ لوگوں کو اپنی اولاد کی طرح تحفظ دیگا۔

ایسے سادھو (تپسوی) جو جادو منتر کے ماہر اور ماورائی طاقت کے مالک ہوں اور آسمانی آفات کو روک سکیں، عزت و تکریم کے مستحق ہیں اور راجہ کو چاہیئے کہ اپنے راج میں بسائے۔

جزو ۴ : بدمعاشوں کی بیخ کنی

ملک کے تحفظ کے لئے ضروری کارروائیوں کا بیان کلکٹر جنرل کے فرائض کے ضمن میں آچکا ہے۔ اب ہم تفصیل سے ان اقدامات کا ذکر کریں گے جو پُرامن زندگی میں خلل ڈالنے والوں کے استیصال کے لئے ضروری ہیں۔ کلکٹر جنرل ایسے مخبروں کو بھرتی کرے جو مختلف بناوٹی حیثیتوں میں کام کریں گے، جیسے کرامات رکھنے والے فقیر تپسوی، بیراگی، خانہ بدوش سیلانی، بھاٹ، بھنڈ۔ درویش، نجومی، قسمت کا حال بتانے والے، مستقبل کی خبر رکھنے والے، وید، مجذوب، گونگے بہرے، خبطی اندھے، بیوپاری، رنگساز، بڑھئی، گویئے، نچنیے، کلال، طباخ، اور انہیں ملک

کے مختلف حصوں میں بھیج دیا جائے گا۔ یہ جاسوس مختلف بستیوں اور ان کے حاکموں کے اعمال پر نظر رکھیں گے اور رپورٹیں بھیجتے رہیں گے۔ کوئی شخص بداعمالی میں مبتلا ہو تو اس پر کوئی ویسا ہی آدمی لگا دیا جائے گا۔[1]

کسی منصف یا کمشنر سے دوستی گانٹھ کر جاسوس اس سے درخواست کرے کہ اس کا ایک جاننے والا مشکل میں پھنس گیا ہے۔ کچھ رقم لے کر اس کی جان چھڑا دے۔ اگر جج مان جائے تو اسے رشوت خور قرار دے کر ملک بدر کر دیا جائے۔ ایسی ہی ترکیب کمشنروں کے ساتھ بھی کی جائے۔

بناب جاسوس گاؤں والوں کے مجمع یا مکھیا سے کہے کہ ایک امیر آدمی کسی مشکل میں پھنس گیا ہے اور یہ اس سے روپیہ اینٹھنے کا بڑا اچھا موقع ہے اگر دونوں میں سے کوئی یہ صلاح مان لے تو استحصال بالجبر کے الزام میں دیس نکالا دیا جائے۔

کوئی جاسوس کسی مقدمے میں پھنس جانے کا بہانہ کر کے لوگوں کو لالچ دلائے کہ ایک بڑی رقم لے کر اس کی طرف سے گواہی دے دیں۔ اگر وہ مان جائیں تو جھوٹے گواہ قرار دے کر ملک بدر کر دیئے جائیں۔

جعلی سکے ڈھالنے والوں سے بھی اسی طرح نبٹا جائے۔

جو کوئی جادو ٹونے یا دواؤں یا روحانی ریاضتوں کے زور سے عورتوں کو رام کرنے اور عاشق سے ملانے کا دعویٰ کرتا ہو، جاسوس اس سے کہے کہ فلاں فلاں کی بیوی یا بیٹی یا بہو کا دل جس پر وہ عاشق ہے اس کی طرف پھیر دے اور ایک بڑی رقم لے لے۔ پھر اگر وہ مان جائے تو اسے سیاہ کار ٹھہرا کر نکال باہر کیا جائے۔ ایسا ہی سلوک دوسرے جادوگروں کے ساتھ کیا جائے جو لوگوں کو نقصان پہنچاتے اور فساد پھیلاتے ہوں۔

کسی پر شبہ ہو کہ وہ زہر خورانی کرتا ہے یا اسے پارہ بیچتے یا خریدتے اور دواؤں میں استعمال کرتے دیکھا جائے تو جاسوس اس کے پاس یہ کہانی لے کر جائے کہ اس کا ایک دشمن ہے جسے وہ مروانا چاہتا ہے اور اس کے لئے بڑی رقم دینے کو

---

[1] سنسکرت میں "گوڈا جیونام" ہے: درپردہ روزی کمانے والے، یعنی رشوت خور وغیرہ۔ م

تیار ہے۔ اب اگر وہ اس پر تیار ہو تو اسے زہر دینے والا قاتل ہونے کی بنا پر ملک سے نکال دیا جائے۔ جو لوگ جڑی بوٹی سے دوائیں تیار کرتے ہوں ان کے ساتھ بھی یہی سلوک ہونا چاہیئے۔

کسی پر شبہ ہو کہ وہ جعلی سکے بناتا ہے کیونکہ اکثر مختلف دھاتیں، نقلی جارکول، دھونکنی، چمٹے، کٹھالیاں، انگیٹھی، ہتھوڑے وغیرہ خریدتا ہے، اس کے ہاتھ اور کپڑے دھوئیں اور راکھ میں اٹے رہتے ہیں یا اس کے پاس ایسے ہی دوسرے اوزار پائے جاتے ہیں جو اس غیر قانونی صنعت میں کام آتے ہیں، تو جاسوس اس سے درخواست کرے کہ اسے اپنا شاگرد بنالے۔ بعد میں اس کا راز فاش کر دے۔ اعلان کر دیا جائے کہ یہ شخص جعلساز ہے اور اسے دیس نکالا دیا جائے۔

ایسے ہی اقدامات ان لوگوں کے ساتھ کئے جائیں جو سونے میں کھوٹ ملاتے ہوں، یا جعلی سکوں کا کاروبار کرتے ہوں۔

* ایسے ۱۳ قسم کے مجرم ہیں جو در پردہ ناجائز طور پر کمائی کرتے اور ملک میں شر پھیلاتے ہیں۔ انہیں یا تو ملک بدر کر دیا جائے یا ان سے معقول تاوان لیا جائے جو ان کے جرم کی نوعیت کے لحاظ سے مقرر ہونا چاہیئے۔

جزو ۵: سادھو سنت سنیاسیوں کے ذریعے بے راہ رو منچلے جوانوں کو تاڑنا

پہلے چند جاسوس جا کر راہ ہموار کریں، پھر خاص جاسوس اس چیلے سے کہ وہ غیر معمولی کرامات رکھتا ہے، اسے ایسے "تنتر منتر" آتے ہیں کہ دوڑتے میں آدمی کے پیر لگ جائیں اور ہاتھ نہ آئے۔ یا نظر سے اوجھل ہو جائے یا مضبوطی سے بند کئے ہوئے دروازے کو کھول دے، ڈاکوؤں، لٹیروں کو لوٹنے کی ترغیب دے، اور عورتوں کو رام کرنے کے منتر جاننے کا دعویٰ کر کے زنا کار لوگوں کو سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق جال میں پھنسائے۔ پھر ان سرپھرے جوانوں کو ایک اور بستی تک لے جائے جہاں عورتیں اور مرد پہلے سے تیار بیٹھے ہوں اور ان سے کہے کہ جس گانو کا ارادہ تھا

وہ تو بہت دور ہے، منتروں کا اثر یہیں کیوں نہ آزما لیا جائے۔ دروازے کو گویا منتر کے زور سے کھلوا کر جوانوں کو آگے بڑھایا جائے پھر انہیں جاگتے ہوئے پہرہ داروں کے درمیان سے گزرنے دیا جائے۔ گویا کہ وہ ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں کیونکہ پہرہ دار بظاہر سو رہے ہوں گے۔ تب ان جوانوں سے کہا جائے کہ وہ اطمینان سے ان کے پلنگ اٹھا لے جائیں۔ کچھ افراد دوسروں کی بیویاں بن کر اور گویا جادو کے زیر اثر جوانوں کو خوش کریں۔

جب یہ جوان منتروں کا اثر اپنی آنکھ سے دیکھ لیں تو ان کو منتر پڑھنے سکھا دیئے جائیں اور اس کارروائی کے دوسرے گر بتا دیئے جائیں۔ اس کے بعد کہا جائے کہ وہ اپنے طور پر انھیں آزمائیں اور ایسے گھروں کو جا کر لوٹیں جہاں نشان زدہ رقمیں یا سامان پہلے سے رکھ دیا گیا ہو گا اور انہیں رنگے ہاتھوں پکڑ لیا جائے یا تو اس وقت جب وہ چوری کے سامان کو بیچیں، خریدیں یا رہن رکھیں یا جب وہ نشہ آور دواؤں کے زیر اثر ہوں۔

ان جوانوں سے ان کی اور ان کے ساتھیوں کی سابقہ زندگی اور کرتوتوں کے متعلق معلومات حاصل کی جائیں۔

کچھ جاسوس پرانے ڈاکوؤں کا روپ دھار کر بھی ان کے ساتھ شامل ہو سکتے ہیں اور اسی طرح گرفتار کرا سکتے ہیں۔ کلکٹر جنرل ان ڈاکوؤں کو لوگوں کے سامنے پیش کرے گا اور بتائے گا کہ ان کی گرفتاری راجہ کے حکم سے عمل میں آئی ہے، جس نے ڈاکوؤں کے پکڑنے کا روحانی طریقہ سیکھ لیا ہے۔ وہ کہتا ہے "میں اسی طرح ڈاکوؤں کو بھی پکڑتا رہوں گا۔ تم لوگ اپنے آدمیوں کو اس بُرے دھندے سے بچائے رکھو۔" جس آدمی کے پاس، جاسوسوں کے ذریعے، چوری کے رسے، کوڑے یا زراعتی اوزار پائے جائیں، وہ گرفتار کر لیا جائے اور اس سے کہا جائے کہ اس کی یہ گرفتاری راجہ کے حکم اور اس کے علم کی بنا پر عمل میں آئی ہے۔

(گیروِلا: یعنی چھوٹی چھوٹی چوریاں بھی اس کی نظر سے بچ نہیں سکتیں)

کچھ جاسوس پرانے ڈاکیت یا گاؤں کے رکھوالے یا شکاری کے

پالنے والوں کے روپ میں جنگلوں میں بسنے والے جرائم پیشہ قبائلیوں سے مل کر سازباز کریں کہ آدُ فلاں گانو یا کارواں سرائے پر آ بولتے ہیں، جہاں پہلے ہی بہت سا نقلی سونا اور دوسری اشیاء رکھ دی گئی ہوں گی۔ حملے کے وقت افراتفری میں مسلح آدمی ان کو ٹھکانے لگادیں یا جب وہ بہت سا چوری کا مال لوٹ لیں تو انہیں مدن بوٹی کا نشہ آور رس ملا ہوا کھانا کھلایا جائے، یا جب وہ تھکے ہارے ہو کر سو جائیں، یا جب وہ اپنے مذہبی تہوار کے دوران میں دوا ملے شربت وغیرہ پی کر مدہوش ہو جائیں۔

یہ کلکٹر جنرل انہیں اور دوسرے مجرموں کو پبلک کے سامنے لائے گا اور کہے گا کہ یہ دیکھو راجہ کی فوتوں کا کرشمہ۔

حصہ ۷۶ : مجرموں کو رنگے ہاتھوں یا شبہ میں پکڑنا

جاسوسوں کی کرامت والے لوگ بنکر کی جانے والی کارروائیوں کے علاوہ مشتبہ نقل وحرکت یا چوری کے مال کی شناخت پر بھی ضروری کارروائی کی جانی چاہیئے۔ جو لوگ قلاش ہو گئے ہوں اور بظاہر تنگی ترشی سے گزارہ کرتے ہوں، جنہیں آسائشیں نصیب نہ ہوں وہ جو اکثر اپنی جائے اقامت یا ذات یا نام بدلتے رہتے ہوں، نہ صرف اپنا نام بلکہ اپنی گوت کا نام بھی کبھی کچھ کبھی کچھ بتاتے ہوں، یا جو اپنے پیشے کو چھپاتے ہوں، جو گوشت اور اچار مربے کھانے کی عیاشی کرتے ہوں (کنڈا؟) شراب پیتے عطر لگاتے، ہار پھول قیمتی لباس اور جواہرات پہنتے ہوں، پیسہ اندھا دھند لٹاتے ہوں، اکثر آوارہ عورتوں کے ساتھ دیکھے جاتے ہوں، جواری یا کلال ہوں[1]، جو اکثر گھر سے غائب ہو جاتے ہوں، جن کے کاروبار، معاملات، سفر اور منزل کا حال نہ کھلتا ہو، جو سنسان جنگلوں پہاڑوں میں اکیلے چلے جاتے ہوں، جو اپنے گھر کے قریب یا دور کی کسی اکیلی جگہ میں صلاح مشورے کرتے ہوں، جو اپنے تازہ زخم یا پھوڑوں کے علاج کے لئے دوڑے آئیں، جو ہمیشہ گھر کے اندرونی حصوں

---

[1] نارما : ۱۸۰۱۴ء

میں چھپے رہیں، جنہیں عورتوں سے بہت رغبت ہو۔ جو دوسروں کی عورتوں اور مال اسباب کی بابت بڑی ٹوہ رکھتے ہوں، جو نامعلوم اور بیشے والے لوگوں سے ملتے جلتے ہوں، جو دیواروں کے نیچے یا اندھیرے میں لڑتے پائے جائیں، جو کمیاب اور قیمتی اشیاء مشتبہ حالات میں خریدیں، جن کی مجرمانہ کارروائیوں کا علم ہو۔ جن کی ذات اور پیشہ بہت کمتر ہو، جو بناوٹی روپ رکھتے ہوں اور مختلف ذاتوں کی نشانیاں لئے پھریں، جو اپنے آبائی طور طریق کو حیلوں بہانوں سے بدل ڈالیں جنکی شہرت پہلے ہی خراب ہو، جو گانوکے مکھیا ہونے کے باوجود مہامنتری سے ملنے سے ہچکچائیں اور یا تو چھپ جائیں یا کہیں کھسک جائیں، جن کا اکیلے بیٹھے دم پھول جاتا ہو، جو ناحق گھبرائے گھبرائے اور اختلاجی کیفیت میں نظر آئیں جن کا چہرہ زرد، آواز مدھم اور لہجے میں لکنت ہو۔ جو ہمیشہ ہتھیار بندوں کو ساتھ لے کر چلتے ہوں، یا دھونس دیتے دکھائی دیں۔ ایسے اور اسی طرح کے دوسرے لوگ یا تو قاتل ہوں گے، یا ڈاکو یا مجرم جنہوں نے غبن کیا ہو گا یا خفیہ خزانہ پایا ہو گا، یا کسی اور قسم کی بدمعاشی کی ہوگی اور خفیہ طریقے سے حاصل کی ہوئی حرام کی کمائی کھانے ہونگے۔

چوری کے مال کو پکڑنا: گمشدہ مال کی بابت اطلاع، اگر وہ بازیاب نہ ہو سکے، تو ان لوگوں کو دی جانی چاہیئے جو ایسی ہی اشیاء کا کاروبار کرتے ہوں۔ جو بیوپاری چوری کے مال کی اطلاع مل جانے پر بھی اسے خفیہ رکھیں وہ جرم کے شریک کار سمجھے جائیں گے۔ اگر ان کو اطلاع نہیں ہوئی تھی تو مال واپس لے کر چھوڑ دیا جائے گا۔ کوئی شخص نگرانِ تجارت کو اطلاع دیئے بغیر کوئی پرانی استعمال شدہ چیز نہ خریدے گا نہ اپنے پاس گروی رکھے گا۔

اطلاع ملنے پر نگراں مالک سے پوچھے گا کہ اس کے پاس وہ چیز کہاں سے آئی۔ وہ جواب میں کہہ سکتا ہے کہ یہ مجھے ورثے میں ملی تھی، یا کسی تیسرے شخص نے دی تھی۔ یا خود خریدی تھی، یا بنوائی تھی، یا مجھے بتانے کی قسم ہے لیکن اسے ٹھیک ٹھیک بتانا ہو گا کہ وہ چیز کب اور کہاں سے آئی۔ یا وہ قیمت خرید اور اس پر دیئے ہوئے بیتے کا ثبوت بہم پہنچائے۔ اگر اس کی بتائی ہوئی تفصیلات درست ثابت

ہوں تو اسے چھوڑ دیا جائے۔

اگر یہ پتہ چلے کہ وہ کسی دوسرے شخص کی گمشدہ چیز ہے جس کا بیان اس کے پچھلے بیان سے مختلف نہیں۔ تو وہ چیز اسی شخص کی قرار پائے گی جو عرصے تک اس کا مالک رہا تھا اور ویسے بھی نیک چلن ہے۔ چوپائے اور دوپائے جاندار بھی اپنے رنگ، چال اور شکل و صورت سے شناخت ہو سکتے ہیں۔ پھر ایسی اشیاء کو پہچاننے میں کیا قباحت ہو سکتی ہے جیسے کہ نام مال، جواہر ظروف جو ایک ہی جگہ کی پیداوار ہوں یا کسی خاص مقصد سے بنائے گئے ہوں۔

جس کے پاس چیز پائی جائے وہ کہہ سکتا ہے کہ یہ اس نے کہیں سے مانگ کر یا کرائے پر لی ہے، یا اس کے پاس گروی یا امانت رکھوائی گئی ہے یا کسی نے بیچنے کے لئے دی ہے دگیر دلا (اُجرت کے طور پر دی ہے) تو اگر وہ جس کا نام بتاتا ہے اسے پیش کر کے تصدیق کرا سکے تو اسے چھوڑ دیا جائے۔ یا ہو سکتا ہے کہ جس شخص کا حوالہ دیا گیا وہ اس معاملے سے اپنی بے تعلقی ظاہر کرے۔ جس چیز کے بارے میں یہ عذر کیا جائے کہ وہ کسی نے انعام یا تحفے میں دی ہے تو اس کے لئے گواہی پیش کرنا ضروری ہوگا، نہ صرف ان کی جنہوں نے وہ چیز دی یا دلوائی بلکہ ان کی بھی جن کے ذریعے پہنچی جو لے کر آئے یا ہبہ کے گواہ تھے۔

کوئی اپنے قبضے میں پائی جانے والی چیز کی بابت کہے کہ یہ اسے پڑی ہوئی ملی تھی یا کوئی شخص چھوڑ گیا تھا، تو وہ اپنی برائت ثابت کرنے کے لئے گواہ پیش کرے گا کہ وہ چیز اسے کب کس مقام پر کن حالات میں ملی تھی، ورنہ وہ چیز واپس کرنے کے علاوہ اس کی قیمت سے دگنا جرمانہ بھی دے گا، یا چوری کی سزا بھگتے گا۔

قرائنی شہادت: چوری اور نقب زنی کی واردات میں بعض قرائن سے پتہ چل سکتا ہے کہ اس میں کسی اندر کے آدمی کا ہاتھ تھا یا باہر کے آدمی کی کارروائی یا دونوں کی ملی جلی کارستانی مثلاً دروازے کے علاوہ کسی اور ذریعے سے اندر گھسنا، بعض خاص ترکیبوں سے کواڑ توڑنا، جالی دار یا بے جالی کی کھڑکی کو توڑنا، یا چھت میں سیندھ لگانا، سیڑھیاں چڑھنا اترنا، دیوار توڑنا، سرنگ بنانا، ایسی

ترکیبیں اور تیاری جن سے چھپے ہوئے مال کو اٹھا کرلے جانا ممکن ہو، جس کی اطلاع گھر کے اندر کے لوگ ہی دے سکتے تھے۔

اگر اندرونی سازش کا شبہ ہو تو دیکھا جائے کون سٹ پٹایا نظر آتا ہے یا بدمعاشوں سے میل جول رکھتا ہے کس کے پاس ایسے اوزار ہیں جو چوری کے کے لئے کارآمد ہو سکتے ہیں، کوئی غریب گھر کی عورت یا ایسی جس کا دل کہیں اور اٹکا ہوا ہو، بدچلن ملازمین، کوئی شخص جو بہت سوتا ہو یا جسے نیند نہ آتی ہو، جو بہت تھکا تھکا دکھائی دیتا ہو یا جس کی رنگت پیلی اور جلد سوکھی نظر آئے، آواز میں لکنت ہو صاف نہ سنائی دے، جو دوسروں کی نقل و حرکت کو بڑے غور سے دیکھ رہا ہو یا بہت واویلا کر رہا ہو، جس کے جسم پر خراشیں یا زخم یا کپڑوں میں چاک نظر آئیں جس کے ہاتھوں یا پیروں پر رگڑ یا خراش کے نشان ہوں، کوئی شخص جس کے بالوں یا ناخنوں میں بہت میل ہو یا تازہ تازہ ٹوٹے ہوئے معلوم ہوں، جو ابھی نہا کے نکلا ہو اور جس نے جسم پر صندل ملا ہو، جس نے جسم پر تیل ملا ہو اور ذرا دیر پہلے ہاتھ پاؤں دھوئے ہوں، جس کے قدموں کے نشان ان نشانات سے ملتے ہوں جو چوروں کے داخل ہوتے یا باہر نکلنے کی جگہ پر پائے گئے۔ جس کے کنگھے یا جوتے یا کپڑے کا کوئی پرزہ دروازے یا داخلے اور نکلنے کی جگہ کے قریب پایا جائے۔ وہ جس کے پسینے یا شراب کی بو کو اس پارچے سے تاڑا جاسکے جو مکان کے باہر یا اندر پڑا ہوا ملے۔ ایسے اور دوسرے لوگوں کا اچھی طرح جائزہ لیا جائے۔ ناجائز جنسی تعلقات کی طرف میلان رکھنے والے پر بھی شبہ کیا جاسکتا ہے۔

مامور شدہ افسر اپنے ذیل کے ساتھیوں اور مقامی لوگوں کی مدد سے بیرونی چوروں کو تلاش کریں اور شہر کا نگراں مذکورہ بالا قرائن کی روشنی میں اندرونی چور کو پکڑنے کی کوشش کرے۔

مبحث ۷ : اچانک موت کی تفتیش

اچانک واقع ہونے والی موت کی صورت میں لاش کو تیل میں تر بتر کرکے

اس کا معائنہ کیا جائے۔ اگر کسی کی لاش پر ناک کی رطوبت یا پیشاب کے نشان پائے جائیں، جسم بادی کے اثر سے پھول گیا ہو، ہاتھ پاؤں سوجے ہوئے ہوں، آنکھیں پھٹی ہوئی ہوں، گلے پر ڈوری کا نشان ہو تو سمجھا جائے کہ اسے گلا گھونٹ کر مارا گیا ہے اور موت دم گھٹنے سے واقع ہوئی ہے۔ کسی کے بازو اور زبان کھینچی ہوئی ہوں تو اسے پھانسی پر لٹکایا گیا ہو گا۔ کسی کے ہاتھ پاؤں اور پیٹ پھول گیا ہو، آنکھیں اندر دھنس گئی ہوں، ناف ابھر آئی ہو تو اسے سولی پر چڑھایا گیا ہو گا، کسی کی مقعد اور آنکھیں اکڑی ہوئی ہوں دگیر ولا: اُبلی ہوئی ہوں) زبان دانتوں کے درمیان دبی ہو، پیٹ پھولا ہو تو اسے ڈبو کر مارا گیا ہو گا جسم پر خون ہو، اعضا مضروب دکھائی دیں تو اسے لاٹھیوں یا رسیوں سے پیٹ کر مارا گیا ہو گا۔ ہڈیاں ٹوٹی ہاتھ پاؤں شکستہ ہوں تو اوپر سے نیچے پھینکا گیا ہو گا۔

جس کے ہاتھ، پاؤں، دانت اور ناخن سیاہ ہوں، کھال ڈھیلی پڑ گئی ہو بال گر رہے ہوں، گوشت کم ہو گیا ہو، چہرے پر تھوک اور جھاگ ہوں تو اسے زہر دیا گیا ہو گا۔ اسی حالت میں پائے جانے والے کسی شخص کے جسم پر کاٹے کا نشان ہو تو اسے سانپ نے یا کسی اور زہریلے جانور نے کاٹا ہو گا۔ کوئی ہاتھ پاؤں پھیلائے پڑا ہو، اور لگاتار قے اور دست آنے کے بعد لباس اتار پھینکا گیا ہو، تو اسے مدن بوٹی کا رس پلا کر مارا گیا ہو گا۔

مذکورہ بالا اقسام کی موت کو بعض اوقات سزا کے ڈر سے خودکشی ظاہر کیا جاتا ہے اور گردن پر رسی کے نشان ڈال دیئے جاتے ہیں۔

زہر خورانی کی موت پر غیر ہضم شدہ غذا کو دودھ میں ڈال کر دیکھا جائے۔ یا اسے پیٹ میں سے نکال کر آگ پر ڈالا جائے۔ اگر اس میں سے چٹ چٹ کی آواز آئے اور رنگ دھنک کی طرح ہو جائے (دگیر ولا: دھنک کی رنگ کا دھواں نکلے) تو اس موت پر زہر خورانی کا حکم لگایا جائے۔

یا اگر پیٹ جلا نہ ہو اگرچہ باقی جسم بھسم ہو چکا ہو، تو معلوم کیا جائے کہ متوفی نے اپنے ملازمین کے ساتھ کوئی ظالمانہ سلوک تو نہیں کیا تھا۔ دگیر ولا: اگر

ارتھی پھینکنے کے بعد دل کا کوئی ادھ جلا ٹکڑا مل جائے تو اس کا معائنہ کیا جائے اور نوکروں سے ان لوگوں کا نام پتہ پوچھا جائے جنہیں متوفی نے ڈرایا دھمکایا ہو یا متوفی کے ایسے رشتے دار جو تکلیف کی زندگی گزار رہے ہوں، کوئی عورت جس کا دل کہیں اور اٹک گیا ہو، یا کوئی عزیز جو کسی عورت کی طرف سے بیروی کر رہا ہو جسے مرنے والے نے اس کی میراث سے محروم کر دیا ہو ایسے لوگوں سے بھی پرسش کی جائے۔

اسی طرح کی تفتیش اس شخص کے بارے میں بھی ہو گی جسے مارنے کے بعد پھانسی پر لٹکایا گیا ہو۔ خودکشی کی صورت میں پتہ لگایا جائے کہ مرنے والے نے کیا برے کام کئے تھے یا دوسروں کو کیا نقصان پہنچایا تھا۔

تمام اچانک اموات حسب ذیل صورتوں میں سے کسی ایک پر مبنی ہوتی ہیں: عورتوں یا دوسرے رشتہ داروں کو جو میراث میں حصہ طلب کرتے ہوں محروم کر کے زک پہنچانا، مدمقابل کے خلاف نفرت کے جذبات، کاروباری یا جماعتی تنازعہ یا قانونی مقدمہ غصہ دلاتا ہے، اور غصہ موت کو راہ دیتا ہے۔

اگر کسی کو غلطی سے کسی اور کے دھوکے میں مارا یا مروا دیا گیا ہو، یا چوروں نے مارا ہو، یا کسی تیسرے آدمی کے دشمن کسی کو مروا دیں، تو متوفی کے رشتہ داروں سے یہ باتیں پوچھی جائیں:

متوفی کو کس نے بلایا تھا، اس کے ساتھ کون تھا، سفر میں کون ساتھ گیا تھا اور اسے جائے واردات پر کون لے کر گیا تھا؟

آس پاس کے لوگوں سے الگ الگ بلا کر یہ سوال کئے جائیں۔

اسے یہاں کون لایا تھا، کیا انہوں نے کسی آدمی کو یہاں ہتھیار لے کر چھپا ہوا دیکھا تھا، جو گھبرایا ہوا لگتا ہو؟ اس طرح جو اشارے ملیں ان کی مدد سے تفتیش کو آگے بڑھایا جائے۔

مرنے والے کی ذاتی چیزوں کو دیکھ کر مثلاً سفر کا سامان، پوشاک، زیورات وغیرہ جو قتل کے وقت اس کے جسم پر ہوں۔ ان لوگوں سے جنہوں نے وہ چیزیں بہم پہنچائی

ہوں یا ان سے ان کا کوئی تعلق ہو، جرح کی جائے کہ اس کے ساتھ کون تھا، کہاں رہتا تھا کس نے سفر پر گیا تھا۔ کیا کام کرتا تھا اور کہاں کہاں گیا تھا۔

اگر کوئی مرد یا عورت عشق کے چکر میں یا غصے یا کسی اور مذموم جذبے کے تحت رسی کے پھندے، ہتھیار یا زہر سے خودکشی کرے یا اس کا سبب بنے تو اسے رسی سے باندھ کر کسی چنڈیلے کے ہاتھوں شارع عام پر گھسیٹا جائے۔ ایسی موت پر نہ تو کریا کرم کی رسوم ادا ہوں گی نہ عزاداری کی جائے گی جیسے کہ عزیز اقارب کرتے ہیں۔ کوئی رشتہ دار رسوم عزا ادا کرے تو یا تو وہ خود اپنی موت پر ان رسوم سے محروم رہنے کا یا اس کی برادری والے اس سے قطع تعلق کریں۔ جو کوئی ان رسوم میں شرکت کرے یا ایسے لوگوں سے تعلق رکھے جو یہ ممنوعہ رسوم ادا کریں تو اسے سال بھر کے اندر (کے لئے؟) کوئی قربانی ادا کرنے یا اس میں شرکت کے حق سے محروم کر دیا جائے گا اور وہ کوئی دان دکھشنا بھی نہیں دے سکے گا۔

جزو ۸: اعتراف جرم کرانے کے لئے ایذا دہی اور قانونی کارروائی

خواہ ملزم فریاد کرنے والے کا رشتہ دار ہو یا کوئی اجنبی، اس کی طرف سے صفائی کے گواہ فریادی کی موجودگی میں ان سوالوں کا جواب دیں گے کہ ملزم کہاں کا رہنے والا تھا، کس ذات کا تھا، کس خاندان سے تھا اس کا نام کیا تھا۔ کام کیا کرتا تھا۔ اس کی املاک کیا تھی اور سکونت کہاں تھی۔ ان کے جوابات کو ملزم کے اپنے بتائے ہوئے جوابات سے ملا کر دیکھا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ وہ واردات سے ایک روز پہلے کہاں تھا اور کیا کرتا رہا۔ اور یہ کہ اس نے گرفتار ہونے سے پہلے رات کہاں گزاری۔ اگر اس کے جوابات کی معتبر شہادتوں سے تصدیق ہو جائے تو اسے چھوڑ دیا جائے ورنہ اس کو ایذا دی جائے۔

واردات کے تین دن کے بعد کسی مشتبہ آدمی کو گرفتار نہیں کیا جائے گا کیوں کہ جب تک الزام کے لئے مضبوط بنیاد نہ ہو، جرح کا کوئی موقع نہیں۔

جو لوگ کسی بے قصور آدمی پر چوری کا الزام تھوپیں، یا کسی چور کو چھپائیں، ان کو وہی سزا دی جائے جو چور کے لئے مقرر ہے۔

اگر کوئی ملزم اپنی صفائی میں ثابت کر دے کہ الزام لگانے والے کو اس سے عداوت یا نفرت ہے۔ تو اسے بری کر دیا جائے۔

کوئی کسی کو حبس بے جا میں رکھے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے۔

مشتبہ آدمی کے خلاف الزام ثابت کرنے کے لئے بعض شہادتیں ضروری ہیں جیسے کہ اس نے کیا اوزار استعمال کئے، اس کے ساتھی یا مددگار کون تھے، کون سا مال چرایا، اگر بیچا تو کیا سودا کس کے ذریعے سے ہوا۔ ان شہادتوں کی سچائی کو جائے واردات اور مال مسروقہ کی بابت دیگر کیفیات، قبضہ نکاسی وغیرہ کے حوالے سے پرکھا بھی جائے گا۔

اگر ایسی شہادتیں بہم نہ پہنچیں اور ملزم بہت زیادہ نالہ و فریاد کرے تو اسے بے قصور سمجھا جائے گا کیونکہ بعض اوقات کسی کے جائے واردات کے آس پاس موجود ہونے یا کسی شخص سے اتفاقی طور پر مشابہ ہونے یا ویسے ہی لباس ہتھیار اور اشیاء رکھنے کی بناء پر جو چوری گئیں، یا مسروقہ اشیاء کے قریب موجود ہونے کی بناء پر، بے قصور ہونے کے باوجود ناحق اسے چوری کے الزام میں دھر لیا جاتا ہے جیسا کہ مانڈویہ کے ساتھ ہوا، جس نے جسمانی ایذا کے ڈر سے چور ہونے کا اعتراف کر لیا تھا۔ لہٰذا حتمی شہادت پر اصرار کرنا ضروری ہے (تسمات سمیت کرانم نیمہ یتہ سزا اسی صورت میں دی جائے گی کہ الزام پوری طرح ثابت ہو جائے)

کم عقل، نابالغ، ضعیف، بیمار، نشے میں مدہوش، دیوانے، بھوکے، پیاسے، لمبے سفر سے تھکے ہارے، وہ جو ابھی پیٹ بھر کھانا کھا کے اٹھے ہوں، یا جو خود ہی اپنے جرم کا اعتراف کر لیں، ایسوں کو ایذا نہ دی جائے

جاسوسوں میں سے بیوائیں، سقے اور مسافروں کو پانی پلانے والے، داستان گو بھٹیارے یا کوئی شخص جو مشتبہ آدمی کا ہم پلہ ہو، اس کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کے لئے بھیجا جائے جیسا کہ مہر شدہ امانتوں میں خیانت کا پتہ لگانے کے سلسلے میں بتایا گیا تھا۔

جن کے جرم کی بابت یقین ہو، انہیں ایذا دی جا سکتی ہے۔ مگر ان عورتوں کو

نہیں جو حاملہ ہوں یا جنہیں بچہ جنے ایک مہینہ نہ گزرا ہو۔ عورتوں کو مردوں کے لئے مقررہ حد سے آدھی مار یا ایذا دی جائے گی، یا سب کے ساتھ زبانی جرح اور ڈانٹ ڈپٹ سے کام لیا جائے۔

برہمنوں اور ویدوں کے عالموں، درتپسویوں کے پیچھے صرف جاسوس لگا دئے جائیں۔ جو لوگ ان اصولوں کی خلاف ورزی کریں یا اس میں مددگار رہوں ان کو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ کسی کو ایذا دہی سے مار ڈالنے کی بھی یہی سزا ہوگی۔

ایذا دہی کے چار طریقے برتے جاتے ہیں۔ چھ ضربیں، سات کوڑے، دو طریقوں سے الٹا لٹکانا اور پانی کی نلکی کا استعمال۔ دگیرولا: ناک میں نمک پانی ڈالنا)

جن لوگوں کا جرم زیادہ سنگین ہو ان کو ایذا دہی کے لئے ۹ بیتیں بارہ ضربیں دگیرولا: ۹ ہاتھ لمبی بیت سے ۱۲ ضربیں) دو ڈرانیں، ۲ پھندے دگیرولا: دونوں ٹانگیں باندھ کر) بیس ضربیں تکت مالا (دگیرولا کرنج) کی چھڑی سے لگانا، ایک ایک ہتھیلی پر ۳۲ ضربیں اور اتنی ہی پاؤں کے تلووں پر۔ دو طرح کی جکڑ بندی، دونوں ہاتھ اور پاؤں اس طرح باندھ دیئے جائیں کہ بچھو کی طرح نظر آئے دگیرولا، داہنا ہاتھ پیچھے کی طرف الٹے پاؤں سے، بایاں ہاتھ پیچھے کی طرف داہنے پاؤں سے باندھنا) دو طرح سے الٹا لٹکانا۔ ملزم کو چاول کی پیچ پلا کر اس کی ایک انگلی کے ایک جوڑ کو جلانا دگیرولا: ایک انگلی کے ناخن میں سوئی چبھونا۔ لسی پلا کر پیشاب نہ کرنے دینا۔ انگلی کی ایک پور جلا دینا) تیل پلانے کے بعد جسم کو دن بھر گرم کرنا دگیرولا: گھی پلا کر پورے دن دھوپ میں یا آگ کے پاس بٹھانا)، کھردری، سبز گھاس پر جاڑوں میں رات بھر لٹانا دگیرولا، بھیگی ہوئی کھاٹ پر سلانا) یہ ایذا دہی کے ۱۸ طریقے ہیں۔

ملزم کے اوزار، ان کی لمبائی، ہتھیار، لباس اور شناخت کو جرمی رجسٹر سے سمجھا جا سکتا ہے[1] ہر روز ایذا دہی کا نیا طریقہ استعمال کیا جائے۔

---

[1] یہاں متن بہت مبہم ہے دگیرولا نے اسے یوں صاف کیا ہے: ایذا دہی کے لئے استعمال ہونے والے ڈنڈے، کوڑے وغیرہ کی لمبائی، ملزم کو کھڑا کرنے کا طریقہ وغیرہ آچاریہ کھرپٹ...

ان مجرموں کو جو پہلے سے دھمکی دے کر لوٹیں، جو چرائے ہوئے مال کا ایک حصہ ہضم کر چکے ہوں، جنھوں نے شاہی خزانے کو لوٹا ہو، یا مذموم جرائم کئے ہوں، انھیں راجہ کے حکم سے ایک یا کئی بار یہ سب ایذائیں دینی چاہییں۔

خواہ جرم کی نوعیت کچھ بھی ہو کسی برہمن کو ایذا نہیں دی جائے گی۔ برہمن کے چہرے کو داغ دیا جائے گا جس سے معلوم ہو جائے کہ یہ مجرم ہے۔ چوری کی صورت میں کتے کا نشان اور قتل کی صورت میں سر کٹی لاش کا نشان۔ گرو کی پتنی سے زنا کرنے کی صورت میں عورت کی شرمگاہ کا نشان۔ شراب پینے پر شراب فروش کے جھنڈے کا نشان (دیگر دلا: شراب کے پیالے کا نشان)۔

اس طرح داغدار کرنے اور اس کے جرم کا اعلان کرنے کے بعد راجہ اس برہمن کو یا تو دیس نکالا دیدے یا اسے عمر بھر کے لئے کانوں کی طرف بھجوا دے۔

جزو ۹: سرکاری محکموں کی نگرانی

کلکٹر جنرل جن کمشنروں کو مقرر کرے وہ پتے سپرنٹنڈنٹوں اور ان کے ماتحتوں کو جانچیں۔

جو کانوں یا کارخانوں سے قیمتی نگینے اڑا لیں، ان کا سر قلم کر دیا جائے، جو معمولی چیزیں یا عام ضرورت کی اشیاء ہتھیائیں ان کو پہلے درجے کی تعزیر دی جائے، جو کارخانوں یا شاہی گودام سے ۱/۱۶ یا ۱/۴ پن قیمت کی چیز اڑائیں ان پر ۱۲ پن جرمانہ کیا جائے۔ ۱/۴ پن سے ۱/۲ پن قیمت کی چیز پر ۲۴ پن جرمانہ، ۱/۲ سے ۳/۴ پن قیمت کی چیز پر ۳۶ پن جرمانہ، ۳/۴ پن سے ایک پن قیمت کی چیز چرانے پر ۴۸ پن جرمانہ۔ جو ایک سے ۲ پن قیمت کی چیز چرائیں ان پر پہلے درجے کی تعزیر، ۲ سے ۴ پن قیمت کی چیز پر درمیانے درجے کی تعزیر، ۴ سے ۸ پن قیمت کی چیز پر انتہائی تعزیر، جو ۸ سے ۱۰ پن قیمت کی چیز اڑائیں تو موت کی سزا۔

کوئی آنگنوں، کرولا، گودام سے یا کانوں یا اسلحہ خانوں سے خام مال

سپرنٹنڈنٹ سے مطلب یا ساکت ہے۔ غالباً انگریزی کے مترجم کھرپٹ کے نام کو نہیں سمجھ سکے جو سنسکرت متن میں موجود ہے۔ (ع)

یا تیار شدہ اشیاء اوپر دی ہوئی قیمتوں سے آدھی مالیت رکھنے والی چوری کرے اس کو بھی وہی سزائیں دی جائیں گی (گیروَلا: آدھے ماش کی چوری کرے تو ۔ ان قیمتوں سے ایک چوتھائی قیمت کی اشیاء چرانے پر اوپر کی سزاؤں سے دگنا جرمانہ (گیروَلا ۱۲ پن جرمانہ)۔

شاہی حرم کے سلسلے میں یہ پہلے ہی لکھا جا چکا ہے کہ جو چوروں کو دھمکائیں (انہیں بھاگ جانے کا اشارہ دینے کے لئے) ان کو موت کی سزا دی جائے[1]۔

جب کوئی شخص، سرکاری ملازم کے علاوہ، دن کے وقت کھیت یا غلہ گاہنے کے مقام سے یا مکان یا دکان سے خام اشیاء یا تیار شدہ اشیاء چرائے جن کی مالیت ۱/۱۶ سے ۱/۴ پن تک ہو، اس پر ۳ پن جرمانہ کیا جائے یا اس کے جسم پر گوبر مل کر اور اس کی رانوں سے ایک مٹی کا برتن باندھ کر جس میں خوب روشنی ہو، اسے بازار میں گشت کرایا جائے (گیروَلا کے ہاں مٹی کے برتن کا ذکر نہیں، نہ موجودہ سنسکرت متن میں ہے) کوئی ۱/۴ سے ۱/۲ پن قیمت کی چیز چرائے تو ۶ پن یا اس کا سر مونڈ دیا جائے یا شہر بدر کر دیا جائے۔ کوئی ۱/۲ سے ۳/۴ پن قیمت کی چیز چرائے تو اس پر ۹ پن جرمانہ یا اسے گوبر یا راکھ مل کر بازاروں میں گشت کرایا جائے یا اس کی کمر سے ایک مٹی کا برتن باندھ کر جس میں روشنی ہو۔ کوئی ۱/۲ سے ۱ پن قیمت کی چیز چرائے تو ۱۲ پن جرمانہ یا اس کا سر مونڈ دیا جائے یا شہر بدر کر دیا جائے۔ کوئی ایک سے ۲ پن قیمت کی چیز چرائے تو اس پر ۲۴ پن جرمانہ یا اس کا سر کسی اینٹ کے ٹکڑے سے مونڈ دیا جائے۔ (گیروَلا: سر مونڈ کر پتھر مارتے ہوئے شہر سے باہر دھکیل دیا جائے)۔ کوئی ۲ سے ۴ پن قیمت کی چیز چرائے تو اس پر ۳۶ پن جرمانہ، ۴ سے ۵ پن قیمت کی چیز چرانے پر ۴۸ پن، ۵ سے ۱۰ پن قیمت کی چیز چرانے پر پہلی تعزیر، ۱۰ سے ۲۰ پن قیمت کی چیز پر ۲۰۰ پن جرمانہ، ۲۰ سے ۳۰ پن قیمت کی چیز پر ۵۰۰ پن جرمانہ، ۳۰ سے ۴۰ پن قیمت کی چیز پر ہزار پن جرمانہ اور ۴۰ سے ۵۰ پن قیمت کی چیز چرانے

پر موت کی سزا۔

کوئی شخص صبح سویرے کے وقت یا سرِ شام دک ؛ ممنوعہ گھڑیوں کے درمیان) زبردستی مذکورۂ بالا قیمتوں سے آدھی قیمت کی چیز ہتھیائے تو اس پر مذکورہ جرمانوں سے دگنا جرمانہ ہوگا۔

کوئی شخص ہتھیارے کر زبردستی مذکورہ قیمتوں پر ۱/۴ قیمت کی چیز ہتھیائے خواہ دن کو یا رات کو، تو اس پر اتنا ہی جرمانہ ہوگا جو اوپر لکھا گیا۔

محل کا داروغہ، یا سپرڈنٹ یا ذمہ دار افسر بلا اجازت کوئی مہر لگائے یا حکمنامہ جاری کرے، تو ان کو (بالترتیب) پہلی، درمیانی یا انتہائی تعزیر دی جائے یا موت کی سزا ہو[1]۔ یا کوئی دوسری سزا جو جرم کی سنگینی کے مطابق ہو۔

اگر کوئی جج مقدمے کے دوران فریقین میں سے کسی کو دھمکی دے آنکھیں دکھلائے یا باہر نکال دے یا زبردستی خاموش کر دے تو اس کو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ اگر وہ ان میں سے کسی کو بدنام کرے یا دشنام دے تو سزا دگنی کر دی جائے۔ اگر وہ پوچھنے کی بات نہ پوچھے اور جو نہ پوچھنا چاہیئے وہ پوچھے، جو خود پوچھے اسے خارج کر دے، یا سکھائے پڑھائے یا یاد دلائے یا کسی کو اس کے پچھلے بیان کی نقل دے، تو اسے درمیانے درجے کی سزا۔ اگر مقدمے کے ضروری کوائف دریافت نہ کرے، اور غیر ضروری کوائف کی بابت پوچھ گچھ کرے، اپنے فرض کی ادائیگی میں ناحق دیر کرے، بدنیتی سے کارروائی ملتوی کر دے، اور دیر کی وجہ سے فریقین کو تنگ کر کے اجلاس سے باہر جانے پر مجبور کرے، ایسے بیان لینے سے گریز کرے یا انہیں ٹالتا رہے جن پر فیصلے کا دارومدار ہو، گواہوں کو شبہہ دے یا ان کی مدد کرے یا فیصلہ شدہ مقدمے کو دوبارہ شروع کرے تو اسے انتہائی سزا دی جائے۔ اگر دوبارہ اسی قسم کی حرکت کرے تو اس پر دگنا جرمانہ بھی ہو اور برطرف کر دیا جائے۔

اگر عدالت کا منشی فریقین میں سے کسی کا بیان نہ لکھے، اور اسے بدل دے، بُرے

---

[1] میونخ نسخے میں پہلے درجے کی تعزیر۔

بیان کو نظر انداز کرے یا تشفی بخش بیان کو ناحق بدل دے یا مبہم بنا دے، تو اسے پہلی سزا یا جرم کے مطابق مناسب سزا دی جائے کوئی جج یا کمشنر غیر منصفانہ جرمانہ سونے کے سکے میں عائد کرے تو اس پر جرمانے کی رقم سے دگنی رقم کا جرمانہ کیا جائے یا داجبی جرمانے سے جتنی زیادہ رقم کا جرمانہ کیا گیا ہو اس کا آٹھ گنا۔

جب کوئی جج یا کمشنر ناروا طور پر جسمانی سزا دے۔ تو اسے بھی وہی سزا دی جائے یا اس رقم سے دگنی رقم کا زر تلافی جو اس طرح کی زیادتی پر عائد ہوتا ہے۔

اگر کوئی جج صحیح رقم کو غلط اور غلط رقم کو صحیح بتائے تو اس پر اس رقم سے ۸ گنا جرمانہ ہو۔

کوئی افسر مجرموں کو حراست میں سے نکل جانے دے یا اس میں معاون ہو یا قیدیوں کو ان کے جائز کاموں سے روکے جیسے کہ سونا، بیٹھنا، کھانا یا رفع حاجت کرنا، تو اس پر کم از کم تین پن اور اس سے زیادہ بھی جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔

کوئی افسر کسی قرضدار کو حراست میں سے نکل جانے دے تو اسے نہ صرف درمیانے درجے کی سزا دی جائے بلکہ وہ قرضخواہ کو اس کے قرضے کی رقم بھی ادا کرے۔

کوئی شخص کسی قیدی کو جیل سے فرار کرائے یا اس میں مدد کرے تو اسے موت کی سزا دی جائے اور اس کی ساری املاک ضبط کر لی جائے۔ جب جیل کا داروغہ کسی کو بغیر سبب بتلائے جیل میں بند کرے تو اس پر ۲۴ پن جرمانہ ہو گا، کسی کو بے جا جسمانی اذیت پہنچائے تو ۴۸ پن کسی قیدی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے یا کسی قیدی کو کھانے یا پانی سے محروم کرے، تو ۹۶ پن، کسی قیدی کو تنگ کرے یا اس سے رشوت لے، تو درمیانے درجے کی تعزیر، کسی قیدی کو جان سے مار ڈالے تو ایک ہزار پن جرمانہ بھرے، کوئی کسی قیدی یا ملازم عورت کی عصمت دری کرے تو پہلے درجے کی سزا، کسی چور کی بیوی کے ساتھ زنا کرے، یا کسی ایسے شخص کی بیوی سے جو دبا میں مر گیا، تو اس کو دوسرے درجے کی سزا دی جائے۔ اور اگر جیل میں کسی آریہ عورت سے زنا کرے تو انتہائی سزا کا مستحق ہو گا۔

کوئی مجرم جو قید میں ہو اگر اسی قید خانے میں بند کسی آریہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو اسے اسی جگہ موت کی سزا دے دی جائے۔

کوئی افسر کسی ایسی آریہ عورت کی عصمت دری کرے جو رات کو بے وقت گھومنے پر پکڑی گئی ہو تو اس کو بھی وہیں کے وہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے اگر یہی جرم کسی غلام عورت کے ساتھ کیا جائے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے۔

(کوئی افسر) جو کسی قیدی کو جیل سے بھاگ جانے دے جبکہ وہ جیل توڑ کر نہ بھاگا ہو، اسے درمیانے درجے کی سزا ملے گی۔ کوئی افسر قیدی کو جیل توڑ کر بھاگ جانے دے تو اسے موت کی سزا دی جائے۔ وہ قیدی کو فرار کرائے گا تو اسے موت کی سزا دی جائے گی اور اس کی املاک ضبط کر لی جائے گی۔

* اس طرح راجہ، مناسب سزائیں مقرر کر کے اپنے ملازموں کے کردار کو جانچے گا۔ اور پھر معتبر افسروں کے ذریعے شہروں اور دیہات میں اپنی رعیت کے کردار کا معائنہ کرے گا۔

جزو ۱۰: قطع اعضا یا متبادل جرمانے

سرکاری ملازم پہلی بار کوئی ایسا جرم کریں جیسے کہ مقدس یاتراؤں کی بے حرمتی یا جیب کترنا، تو ان کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی کاٹ ڈالی جائے گی یا وہ ۵۴ پن ڈنڈ بھریں گے[۱]، دوسری بار ایسا کریں تو ان کا ۔ ۔ ۔ کٹوا دیا جائے[۲]۔ یا ایک سو پن جرمانہ بھریں۔ تیسری بار ایسا ہی جرم کرنے پر ان کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے یا ۴۰۰ پن جرمانہ بھریں۔ اور چوتھی بار کریں تو بہر حال انہیں جان سے مروا دیا جائے۔

کوئی آدمی مرغا، نیولا، بلی، کتا یا سؤر چرائے یا مار ڈالے جس کی قیمت ۵۴ پن

---

[۱] گیرولا: نیز جرمانہ، لیکن سنسکرت میں یا ہی ہے۔ (ح)

[۲] گیرولا: سب انگلیاں کٹوا دی جائیں۔ گیرولا یا پیش نظر سنسکرت متن میں سرکاری ملازموں کا بھی ذکر نہیں بلکہ صرف مجرموں، گرہ کٹوں وغیرہ کا نام لیا گیا ہے۔ نقطے بے جا ہیں متن میں کوئی ایسی بات نہیں جو نا قابل ذکر ہو۔ ح

سے کم ہو تو اس کی ناک کی پھننگ کاٹ دی جائے یا ۵۴ پن جرمانہ بھرے۔ اگر یہ جانور چنڈالوں یا جنگلی قبائل کے ہوں تو اس سے آدھا جرمانہ۔

کوئی شخص جنگلی جانور، مویشی، پرندہ، ہاتھی، شیر، مچھلی یا کوئی اور جانور جو جال، باڑے یا گڑھے میں بند رکھا گیا ہو، چرائے گا تو وہ اس کی قیمت کے برابر جرمانہ دے گا، اور جانور بھی واپس کرے گا۔

جنگل میں سے جانور یا خام مال چرانے پر ۱۰۰ پن جرمانہ لگایا جائے گا۔

گڑیوں (گیرولا خوبصورت چڑیوں) جانوروں یا پرندوں کو شفاخانے سے چرائے جانے پر اس سے دگنا[1]

کوئی شخص کوئی سستی چیز چرائے جو کسی کاریگر، موسیقار یا سادھو کی ملکیت ہو تو اس پر ۱۰۰ پن جرمانہ، اور بڑی چیز یا زراعتی اوزار چرانے پر اس سے دگنا

کوئی شخص بلا اجازت قلعے میں داخل ہو یا نقب یا سرنگ لگا کر نال لے جائے تو اس پر ۲۰۰ پن جرمانہ یا موت کی سزا۔

کوئی ٹھیلہ، کشتی یا چھوٹا چوپایہ چرائے تو اس کی ایک ٹانگ کاٹ[2] دی جائے یا ۳۰۰ پن جرمانہ بھرے۔

کوئی جواری صحیح پانسے کی جگہ جو ایک کاکنی کا ملتا ہے، جعلی پانسے لگائے یا کوئی اور چیز جو جوئے میں استعمال ہوتی ہو بدل دے یا ہاتھ کی صفائی سے بے ایمانی کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے یا ۴۰۰ پن جرمانہ ادا کرے۔

کوئی کسی چور یا زانی کی مدد کرے، تو اس کے اور اس عورت کے جو خوشی سے زنا پر آمادہ ہوئی ہو، ناک کان کاٹ دیئے جائیں یا دونوں پانچ پانچ سو پن جرمانہ ادا کریں، جبکہ وہ چور یا زانی اس سے دگنا جرمانہ دے گا۔

---

[1] گیرولا کے ہاں یا پیش نظر سنسکرت متن میں شفاخانے کا نہیں، محفوظ جنگل کا ذکر ہے۔ ح [2] کندھر ددھ: پاؤں کی کونچیں کاٹ دینا۔ میئر۔ یاگنیہ ۲۱-۳۰۲

کوئی بڑے جانور کو چرائے، مرد غلام یا لونڈی کو بھگا لے جائے یا مردے کا مال بیچے، تو اس کی دونوں ٹانگیں کاٹ دی جائیں یا ۶۰۰ پن جرمانہ بھرے۔

کوئی اپنی ذات سے بڑی ذات کے آدمی یا گرو کے ہاتھ پاؤں کی طرف حقارت سے حملہ کرنے کو بڑھے (گیرولا: ہاتھ اٹھائے یا ٹھوکر مارے) یا شاہی سواری کے گھوڑے ہاتھی یا گاڑی پر چڑھے، تو اس کی ایک ٹانگ کاٹ دی جائے یا ۷۰۰ پن جرمانہ دے[1]

کوئی شودر خود کو برہمن بتلائے یا کوئی شخص دیوں کی چیز چرائے، راجہ کے خلاف سازش کرے، یا کسی کی دونوں آنکھیں پھوڑ دے تو اسکی دونوں آنکھیں نکال دی جائیں یا ۸۰۰ پن جرمانہ بھرے[2]

کوئی کسی چور یا زانی کو چھڑوا دے یا راجہ کا فرمان لکھتے وقت کوئی بات چھوڑ جائے، کسی لڑکی یا لونڈی کو جو زیور پہنے ہوئے ہو بھگا لے جائے، کوئی اور دھوکے بازی کا کام کرے، یا سڑا ہوا گوشت بیچے، تو اس کی دونوں ٹانگیں کٹوا دی جائیں یا ۹۰۰ پن جرمانہ وصول کیا جائے[3]

کوئی شخص جو انسانی گوشت فروخت کرے اسے موت کی سزا دی جائے

کوئی آدمی دیوتاؤں کی مورتی یا جانوروں کی مورتی چرائے، لوگوں کو اغوا کرے یا زمینوں، مکانوں، سونے، اشرفیوں یا جواہرات یا فصل پر غاصبانہ قبضہ کرے تو اس کا سر اڑوا دیا جائے یا انتہائی جرمانہ وصول کیا جائے۔

لوگوں کی سماجی حیثیت، جرم کی نوعیت، اس کے سبب اور سنگینی یا معمولی قسم، پیش رفتہ حالات، نیز موجودہ صورتحال، وقت، مقام وغیرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور مجرموں کے درمیان مساویانہ امتیاز[4] کو نظر انداز کئے بغیر، کہ وہ شاہی

---

[1] یاگنیہ ۲: ۲۰۴-۳۰۲- [2] یاگنیہ ۲، ۴، ۳۰۲ [3] یاگنیہ ۲: ۲، ۲۹۵، ۲۸۷-

[4] انگریزی عبارت یہاں بھی مبہم اور متناقض ہے۔ گیرولا: راجہ اور وزیروں کو ساتھ لیکر جرم کی نوعیت اور سبب اور مجرم کی سماجی حیثیت کو نظر میں رکھتے ہوئے الخ (ح)

خاندان سے تعلق رکھتے ہیں یا عوام میں سے ہیں، کمشنر غور سے فیصلہ کرے کہ انہیں پہلی یا دوسری یا انتہائی سزا دی جائے۔

جز ۱۱: ایذا دہی کے ساتھ یا اسکے بغیر سزائے موت

کوئی شخص باہمی لڑائی میں دوسرے کو جان سے مار دے تو اذیت ناک سزا دی جائے۔ کوئی شخص لڑائی میں زخمی ہونے کے بعد سات دن کے اندر مر جائے تو جس شخص نے زخم لگائے اسے فوری موت کی سزا دی جائے۔ اگر مقتول پندرہ دن کے اندر مرے تو قاتل کو انتہائی تعزیر، اگر ایک مہینے کے اندر مرے تو ملزم ۵۰۰ پن جرمانے کے علاوہ (پسماندگان) کو خوں بہا بھی دے۔

کوئی شخص کسی کو ہتھیار سے زخمی کرے تو انتہائی درجے کا جرمانہ بھرے گا۔ اگر نشے میں ایسا کرے تو اس کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے [1] اگر مرنے والا فوری طور پر مر جائے تو مارنے والے کو موت کی سزا دی جائے۔

کوئی شخص مار پیٹ کے ذریعے یا دوا دے کر یا ناگوار بات (گیروں لا: ناقابل برداشت محنت) کے سبب اسقاط حمل کرا دے تو اسے بالترتیب انتہائی درمیانی یا پہلے درجے کی تعزیر دی جائے۔ [2]

جو لوگ شدید ضرب سے کسی مرد یا عورت کو مار ڈالیں یا جو اکثر رنڈیوں کے پاس جایا کرتے ہوں (گیروں لا: زبردستی کسی عورت کو اٹھا لے جائیں) جو دوسروں کو ناواجب سزا دیں۔ جو جھوٹی باتیں پھیلائیں یا دوسروں کو بدنام کریں جو مسافروں پر حملہ کریں یا ان کا راستہ روکیں، جو نقب لگائیں یا ڈاکہ ڈالیں جو شاہی ہاتھی گھوڑے یا سواری کو چرائیں یا نقصان پہنچائیں، انہیں پھانسی دی جائے۔ جو کوئی ان مجرموں کی لاش کو پھونکے یا اٹھا لے جائے اسے انتہائی درجے کی تعزیر دی جائے۔

جو کوئی قاتلوں یا چوروں کو کھانا، کپڑا، آگ مہیا کرے یا اطلاعیں بہم پہنچائے یا منصوبے میں کسی طرح کی مدد دے اسے انتہائی درجے کی سزا دی جائے۔ اگر وہ ناواقفیت کی بنا پر ایسا کرے تو اسے تنبیہہ کی جائے۔ (گیروں لا: زبانی طور پر

---

[1] اگر وہ نادانی سے ایسا کرے تو اس پر ۲۰۰ پن جرمانہ۔ میونخ کا نسخہ [2] یاگنیہ: ۲۰۲۷۷

لٹارا جائے [1] قاتلوں، ڈاکوؤں کے بیٹے اور بیویاں اگر ان کے جرم میں ملوث نہ ہوں تو انہیں چھوڑ دیا جائے، ورنہ انہیں بھی پکڑا جائے۔

جو کوئی راج کے خلاف بغاوت کرے، راجہ کے حرم میں زبردستی داخل ہو، قبائل یا دشمنوں کو (راجہ کے خلاف) اُکسائے یا قلعوں، دیہات یا فوج میں بے چینی پھیلائے، اُسے سر سے پاتو تک زندہ جلا دیا جائے۔ اگر کوئی برہمن ایسا کرے تو غرق کر دیا جائے۔ کوئی اپنے باپ، ماں، بیٹے، بھائی، گرو یا کسی تپسوی (ریاضت کرنے والے) کو مار دے، اس کے سر اور کھال کو جلا دیا جائے۔ (گیرولا: اس کے سر کی کھال اتروا کر آگ لگائی جائے۔) اگر ان میں سے کسی کی ہتک کرے تو اس کی زبان کاٹ دی جائے یا ان میں کسی کو کاٹے تو جس عضو پر کاٹے اس کا وہی عضو قطع کر دیا جائے۔

کوئی کسی کو ناحق وحشی پن میں مار ڈالے، یا مویشیوں کا گلہ چرالے جائے تو اس کی گردن اڑا دی جائے۔ مویشیوں کے گلے سے مراد کم از کم دس راسوں کا گلہ۔

کوئی شخص پانی کے ذخیرے کا بند توڑ دے تو اُسے اُسی میں ڈبو دیا جائے [2] یا اگر خالی حوض وغیرہ کو توڑے تو اس پر انتہائی جرمانہ، اور اگر وہ حوض زیر استعمال نہیں تھا تو دوسرے درجے کا جرمانہ۔

کوئی مرد کسی دوسرے کو یا کوئی عورت کسی مرد کو زہر دے کر مار دے تو اُسے ڈبو کر مار دیا جائے۔ [3] (گیرولا: اور سنسکرت متن: بشرطیکہ وہ عورت حاملہ نہ ہو۔ حاملہ ہو تو وضع حمل کے ایک ماہ بعد) کوئی عورت اپنے پتی یا گرو یا اولاد کو مار ڈالے، کسی کی املاک کو پھونک دے، کسی آدمی کو زہر دے یا اس کے جسم کے کسی حصے کو کاٹ ڈالے، تو اسے بیلوں کے پیروں سے کچلوا کر مارا جائے، خواہ حاملہ ہی کیوں نہ ہو یا وضع حمل کو ایک مہینہ نہ گزرا ہو [4]

جو شخص چراگاہوں، کھیتوں، کھلیانوں، مکانوں، عمارتوں کی لکڑی یا ہاتھیوں

---

[1] یاگینہ: ۲، ۲۷۶ [2] یاگینہ: ۲-۲۷۸ [3] یاگینہ: ۲، ۲۷۹-۲۸۰ [4] یاگینہ: ۲: ۲۷۹-۲۸۰

ـئے جنگلات کو آگ لگائے اسے آگ میں جلا دیا جائے [۱]

کوئی راجہ سے گستاخی کرے یا راجہ کے راز کو فاش کرے، اس کے خلاف سازش کرے، یا برہمن کی رسوئی کو ناپاک کرے اس کی زبان کاٹ دی جائے [۲]

کوئی شخص، سپاہی کے علاوہ ہتھیار یا زرہ کی چوری کرے تو اسے تیروں سے اُڑا دیا جائے، اگر وہ سپاہی ہو تو انتہائی درجے کا جرمانہ دے گا۔

کوئی کسی مرد کو نامرد بتائے تو اس کا عضو تناسل کاٹ دیا جائے۔ جو کسی کی زبان یا ناک کاٹ دے تو اس کی اُنگلیاں کاٹ دی جائیں۔

* یہ اذیت ناک سزائیں عظیم آچاریوں کے ساشتروں میں لکھی ہیں۔ لیکن یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس نے جرم کیا ہو ظلم نہ کیا ہو، اسے بلا اذیت موت کی سزا دی جائے۔

جزو ۱۲ : نابالغ لڑکیوں کے ساتھ جنسی فعل

جو اپنی ہم پلّہ ذات کی کسی لڑکی کا ازالۂ بکارت کرے جو ابھی بالغ نہ ہوئی ہو، اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں یا ۔۔ ۴۰۰ پن جرمانہ لیا جائے [۳] اگر اس فعل کے نتیجے میں لڑکی مر جائے تو مجرم کو سزائے موت دی جائے گی۔ جو نوجوان لڑکی کے ساتھ ایسا کرے اس کی بیچ کی اُنگلی کاٹ دی جائے۔ یا وہ ۲۰۰ پن جرمانہ دے، اور اس کے ساتھ لڑکی کے باپ کو معقول زرتلافی بھی [۴] کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ اس کی مرضی کے خلاف جنسی فعل نہیں کرے گا۔ جو کسی کنواری لڑکی کے ساتھ اس کی مرضی سے ملے، وہ ۵۴ پن جرمانہ دے گا۔ اور لڑکی اس سے آدھا جرمانہ دے گی۔ کوئی شخص کسی مرد کی جگہ جو لڑکی کو استری دھن دے چکا ہے۔ دھوکے سے اس لڑکی کے ساتھ ملے [۵] اس کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ یا ۴۰۰ پن جرمانہ دے اور استری دھن بھی ادا کرے۔

---

[۱] یاگینہ: ۲-۲۸۲ [۲] یاگینہ: ۲-۳۰۲ [۳] یاگینہ: ۲-۲۶۸ [۴] یاگینہ ۲-۲۸۸، منو: ۸-۶۸-۳۶۶: وشنو: ۴۰۰۲۴: [۵] میونخ مخطوطہ جب کوئی آدمی کسی لڑکی کا ازالۂ بکارت کرے جو دوسرے سے منسوب ہو چکی ہو اور شلک ادا کیا جا چکا ہو۔

کوئی شخص کسی کنواری لڑکی سے روابط رکھے، جسے سات ماہواری آ چکے ہوں اور پھر بھی اس کی شادی نہ ہو اگرچہ وہ اس کے ساتھ منسوب ہو چکی ہو، وہ یا تو مجرم ہوگا یا لڑکی کے باپ کو زرِ تلافی دے گا۔ کیونکہ لڑکی کا باپ اس پر اپنے اختیار سے محروم ہو گیا اور سات ماہواری بے نتیجہ رہے [۱]

کسی شخص کے لیے یہ جرم نہیں کہ وہ اپنی ہی ذات کی کسی ایسی لڑکی کے ساتھ تعلق رکھے جس کے پہلے ماہواری کو تین برس گزر چکے ہوں اور اس کی شادی نہ ہوئی ہو۔ نہ یہ جرم ہے کہ خواہ دوسری ذات کی لڑکی سے ملے جس کے پہلے ماہواری کو تین برس سے زیادہ ہو چکے ہوں۔ اور اس کے پاس کوئی زیور نہ ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں ماں باپ کا مال لینا چوری سمجھا جائے گا۔ [۲]

کوئی شخص لڑکی کو کسی شخص کے لیے حاصل کرنے کا بہانہ کرے اور دراصل کسی دوسرے کے حوالے کر دے تو اس پر ۲۰۰ پن جرمانہ ہوگا۔

کوئی مرد کسی عورت سے اس کی مرضی کے بغیر مباشرت نہیں کرے گا۔

کوئی شخص کسی ایک لڑکی کو دکھا کر بعد میں شادی کسی دوسری لڑکی سے کر دے، تو اگر وہ دوسری لڑکی اسی ذات کی ہو تو ۱۰۰ پن جرمانہ، اور کمتر ذات کی ہو تو ۲۰۰ پن [۳]

---

[۱] یہ عبارت جو انگریزی عبارت کا لفظی ترجمہ ہے سراسر مبہم ہے۔ گیرولا: سگائی کے بعد سات ماہواری گزر جانے کے بعد بھی لڑکی کا بیاہ نہ ہو تو منگیتر لڑکی سے ملاپ کر سکتا ہے اور لڑکی کے باپ کو کوئی جرمانہ بھی نہ دے گا۔ کیونکہ حیض کے بعد باپ کا بیٹی پر کوئی اختیار نہیں رہتا۔ ح [۲]۔ انگریزی کی یہ عبارت بھی مبہم ہے۔ گیرولا: کے مطابق تین برس گزر جائیں اور ماں باپ شادی نہ کریں تو کوئی شخص بھی لڑکی کو لے جا سکتا ہے مگر زیور نہیں لے جا سکتا۔ یہ چوری سمجھی جائے گی [۳] منو: ۸، ۴، ۲ [۳]۔ بیٹر کا ترجمہ الگ ہے: کوئی نابالغ لڑکی اپنے شوہر سے جنسی ملاپ کرے تو اس پر ۴۸ پن جرمانہ، اور رقم بھی لوٹائے۔ اگر ملاپ کے وقت خون نکلنے سے معلوم ہو جائے کہ وہ نابالغ تھی تو اس شخص کو دگنا جرمانہ۔ وہ کسی دوسری عورت کا خون اپنا بتائے تو ۱۰۰ پن جرمانہ۔ کوئی مرد اس معاملے میں دروغ گوئی سے کام (باقی اگلے صفحہ پر)

بدلے میں آئی ہوئی لڑکی پر بھی ۵۴ پن جرمانہ اور مجرم شوہر کو شادی کا خرچ اور چڑھاوا بھی واپس کرے گا۔ کوئی شخص ایک بار اقرار کرنے کے بعد بھی لڑکی کا بیاہ کرنے سے انکار کر دے تو اس پر مذکورہ رقم سے دوگنا جرمانہ ہوگا۔ کوئی بیاہ کے وقت کسی دوسری لڑکی کو پیش کرے جس کا خون الگ ہو یا لڑکی میں وہ خوبیاں بتائے جو اس میں موجود نہ ہوں تو وہ بھی اخراجات ادا کرے اور دی ہوئی رقم لوٹا دے۔

کوئی عورت اپنی مرضی سے کسی مرد کے ساتھ ملے تو وہ راجہ کی لونڈی بن جائے گی۔

کسی لڑکی سے گانو کے باہر زنا کرنا یا ان باتوں کی بابت غلط افواہ پھیلانا عام جرمانوں سے دوگنے جرمانے کا مستوجب ہوگا۔ جو کوئی کسی لڑکی کو زبردستی اٹھالے جائے اس پر ۲۰۰ پن جرمانہ، اور اس لڑکی کے پاس زیور بھی ہو تو انتہائی درجے کی سزا۔ اگر کئی آدمی اغوا میں شریک ہوں تو سب پر اتنا ہی جرمانہ۔

کوئی شخص کسی رنڈی کی بیٹی سے ملے تو ۵۴ پن جرمانہ، نیز اس کی ماں کو اس کی روزانہ آمدنی سے ۱۶ گنا رقم بطور جرمانہ دے۔

کوئی شخص اپنی لونڈی یا غلام کی بیٹی کی عصمت دری کرے تو اس پر ۲۴ پن جرمانہ، نیز اس کو زیور اور شلک کی رقم دے۔ کوئی شخص کسی ایسی عورت سے جنسی فعل کرے جو قرضداری کے سلسلے میں غلام بنائی گئی ہو تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ، نیز عورت کو کھانا کپڑا دے۔ اس سلسلے میں مدد کرنے والوں کو بھی اتنا ہی جرمانہ بھگتنا پڑے گا۔

کوئی شخص باہر گیا ہوا ہو تو اس کا رشتہ دار یا ملازم اس کی آوارہ بیوی کو اپنی حفاظت میں لے سکتا ہے۔ "دُسنگ ہنیاتِ": شادی کر سکتا ہے اس کی حفاظت میں رہ

(گزشتہ صفحہ سے آگے) لے تو اس پر اتنا ہی جرمانہ اور اس کی دی ہوئی رقم ضبط۔

کہ وہ شوہر کی واپسی کا انتظار کرے۔ اگر شوہر آنے کے بعد اسے معاف کر دے تو بیوی اور حفاظت میں لینے والا دگیرولا: اس کا یار) دونوں سزا سے بری ہوں گے۔ لیکن اگر شوہر نہ مانے تو عورت کے ناک کان کاٹ دیئے جائیں اور اُسے رکھنے والے کو زانی کے طور پر موت کی سزا دی جائے۔

کوئی شخص کسی پر چوری کا الزام لگائے، حالانکہ دراصل اس نے زنا کیا ہو تو الزام لگانے والے پر ۵۰۰ پن جرمانہ۔ دگیرولا: اگر زنا کی غرض سے آنے والے کو اس کا جرم چھپانے کے لئے محض چوری کی نیت سے آنے والا بتایا جائے؛

کوئی رشوت میں سونا لے کر زنا کو چھپائے تو سونے کی قیمت سے ۸ گنا جرمانہ۔

زنا کا پتہ ان باتوں سے چل سکتا ہے۔ دست بدست لڑائی، اغوا، جسم پر نشانات، قرائن پر ماہرین کی رائے، واردات سے تعلق رکھنے والی عورتوں کا بیان۔

کوئی عورت جو جنسی ملاپ کی خواہش مند ہو، اپنی ہی ذات یا حیثیت کے کسی مرد سے ملے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ، اور کوئی دوسری عورت اس کی مددگار ہو تو اس پر دوگنا جرمانہ۔ کوئی عورت کسی کنواری کنیا کو اس کی مرضی کے خلاف کسی مرد سے ملوائے تو نہ صرف اس پر ۱۰۰ پن جرمانہ ہوگا بلکہ لڑکی کو زرِ تلافی بھی دے گی۔

کوئی مرد کسی عورت کو دشمنوں سے چھڑائے یا جنگ یا سیلاب سے بچالے، یا کسی درماندہ یا قحط کی ماری عورت یا مردہ سمجھ کر چھوڑی ہوئی عورت کو پناہ دے تو پناہ دینے یا بچانے کے دوران باہمی اقرار کے بموجب وہ اس سے باطمینان صحبت کر سکتا ہے۔ وہ عورت اونچی ذات کی ہو، بچوں والی ہو اور جنسی ملاپ سے رغبت نہ رکھتی ہو تو اُسے چھوڑ دے اور مناسب معاوضہ وصول کرلے۔

* جو عورتیں ڈاکوؤں سے چھڑائی جائیں، سیلاب، قحط یا آسمانی بلاؤں سے بچائی جائیں یا گم شدہ ہوں یا چھوڑ دی گئی ہوں یا مردہ سمجھ کر جنگل میں پھینک دی گئی ہوں تو ان کے ساتھ باہمی رضامندی سے مباشرت کی جا سکتی ہے۔ لیکن جو عورتیں شاہی سکم سے نکالی گئی ہوں یا جنہیں ان کے رشتہ داروں نے نکال دیا ہو یا جو اونچی ذات کی ہوں یا جن کے بال بچے موجود ہوں انہیں جنسی صحبت یا نقد معاوضے کے بدلے

میں بھی نہیں بچایا جائے گا۔

جزو ۱۳: انصاف سے انحراف یا تجاوز کا تاوان

کوئی کسی برہمن کو ممنوعہ چیز کھانے پر مجبور کرے تو اس کو انتہائی درجے کی سزا دی جائے۔ کوئی کسی کھتری کو ایسا ہی کرنے پر مجبور کرے تو درمیانے درجے کی سزا، ویش کو مجبور کرے تو پہلے درجے کی سزا۔ اور شودر کو کرے تو ۵۴ پن جرمانہ

جو اپنی مرضی سے ممنوعہ شے کھائیں یا پیئیں تو وہ ذات باہر کئے جائیں (گیر ولا: دلیس نکالا دیا جائے)

کوئی کسی کے گھر میں دن کے وقت زبردستی داخل ہو تو پہلے درجے کی سزا۔ رات کو داخل ہو تو درمیانے درجے کی سزا۔ کوئی ہتھیار لے کر کسی کے گھر میں دن یا رات کو گھسے تو اس کو انتہائی سزا دی جائے۔ کوئی فقیر یا پھیری والا یا دیوانہ کسی کے گھر میں داخل ہونے کی کوشش کرے یا ہمسائے خطرے کی حالت میں اندر آئیں تو کوئی سزا نہیں بشرطیکہ خاص طور پر داخلے کی ممانعت نہ کی گئی ہو۔

کوئی اپنے گھر کی چھت پر آدھی رات کو چڑھے تو اُسے پہلے درجے کی سزا دی جائے اور کسی دوسرے کی چھت پر چڑھے تو درمیانے درجے کی سزا۔

جو گاؤں کی حدبندی کو ڈھائیں یا کھیت یا باغ کی باڑھ کو گرائیں تو انہیں درمیانے درجے کی سزا۔

بیوپاری جو گاؤں میں آئیں دگاؤں کے مکھیا کو، اپنے مال کی قیمت بتا کر گاؤں کے کسی حصے میں ٹھہر جائیں۔ اگر رات کو ان کا مال چوری چلا جائے (اور بیچ میں باہر نہ بھیجا گیا ہو) تو مکھیا اس کی تلافی کرے۔ اگر مال دو گاؤں کے درمیانی علاقے میں گم ہو تو چراگاہوں کا منتظم اس کی تلافی کرے۔ اگر اس علاقے میں چراگاہیں نہ ہوں تو اس مال کا تاوان وہ افسر دے گا جسے چوررجگ (چور پکڑنے والا) کہتے ہیں۔ اگر واردات کسی ایسے مقام پر ہو جہاں یہ حفاظتی انتظام موجود نہ ہو تو آس پاس کے گاؤں والے نقصان بھر دیں۔ اگر قرب وجوار میں کوئی بستی نہ ہو تو ہمسایہ علاقوں کے پانچ یا دس گاؤں کو نقصان کی تلافی کرنی ہوگی۔

کچے مکان، ناقص گاڑی، غیر محفوظ ہتھیار یا بغیر منڈیر کے کنوئیں وغیرہ کے سبب کوئی نقصان کسی کی جان کو پہنچے تو اسے جارحانہ اقدام کے برابر سمجھا جائے گا۔

درخت کاٹنا، وحشی جانوروں کی رسّی کھول دینا، بغیر سدھے چوپائے سے کام لینا، گاڑیوں یا ہاتھیوں پر کیچڑ، پتھر، ڈنڈے یا بان پھینکنا یا رتھوں یا ہاتھیوں کی طرف ہاتھ ہلانا بھی اسی حکم میں آتا ہے (گیرولا کا مفہوم بالکل مختلف ہے۔ پیڑ کاٹنے وحشی جانور کی رسّی کھل جانے، نئے جانور کو سدھانے، دو گروہوں میں لکڑی چلنے کلوخ اندازی یا تیر افگنی کے دوران یا بیچ بچاؤ کرانے میں کسی کا ہاتھ ٹوٹ جائے تو کسی کو ڈنڈ نہ دیا جائے۔)

کوئی گاڑی بان راہگیر کو پکار کر کہے کہ "ہٹ جاؤ" (اور وہ جھپیٹ میں آجائے) تو اس گاڑی بان کو دھکا مارنے کی سزا نہیں دی جائے گی۔

کسی شخص کو کسی ہاتھی سے نقصان پہنچے، جسے اُس نے خود ہی اُکسایا ہو تو ایک درون کم از کم ایک کُنبھ شراب (گیرولا: ایک گھڑا شراب ایک درون غلہ، ہار خوشبویات، اور ان کے علاوہ ہاتھی کے دانت صاف کرنے کے لیے کپڑا بھی ہاتھی کی نذر کیا جائے، کیونکہ ہاتھی کی مار سے مرنے والے کو وہی ثواب ملتا ہے جو گھوڑے کی قربانی سے حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس دان کو (شراب وغیرہ) "پانو دھونا" کہتے ہیں[1] کوئی بے خبر راہگیر ہاتھی کے پیروں میں روندا جائے تو مہاوت کو انتہائی سزا دی جائے۔ کوئی آدمی اپنے سینگ یا دانت رکھنے والے جانور سے کسی آدمی کو نہ بچائے تو اُسے پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ اگر وہ چلانے فریاد کرنے پر بھی آدمی کو نہ چھڑائے تو دگنی سزا۔ اگر کوئی دو مرکھنے جانوروں کو آپس میں لڑنے دے اور کوئی ایک مارا جائے تو وہ اس جانور کی قیمت مرنے والے جانور کے مالک کو ادا کرے گا اور انتہائی جرمانہ بھرے گا۔

کوئی کسی ایسے جانور جسے دیوتا کے لیے دان کر دیا گیا ہو یا بیل پر یا بچھیا

[1] میونخ مخطوطہ میں ڈنڈے اور کیچڑ اچھالنا سے پاؤں دھونا تک موجود نہیں (پیش نظر سنسکرت متن میں بھی نہیں۔ ع ج)

پر سواری کرے۔ دگیر دلا: اسے ہل میں جوتے) تو اس پر ۰۰ ۵ پن جرمانہ۔ اور کوئی اسے دور ہنکا دے دگیر دلا: گھر سے نکالے یا دور چھوڑ آئے) تو اس پر انتہائی تعزیر ہوگی۔

کوئی ایسے چوپایوں کو بھگا لے جائے جن سے دودھ یا اون حاصل کیا جاتا ہے یا سواری یا بوجھ لادنے کے کام آتے ہیں تو وہ نہ صرف انہیں واپس کرے گا بلکہ ان کی قیمت کے برابر جرمانہ بھی دے گا۔ یہی سزا کم قیمت جانوروں کو بھگا لے جانے پر بھی دی جائے گی بشرطیکہ وہ دیوتاؤں یا پُرکھوں کی پُوجا کے سلسلے میں نہ لے جائے گئے ہوں۔

کوئی جانور جس کی نکیل نکل گئی ہو یا ابھی پوری طرح سدھا نہ ہو کسی کو ضرر پہنچائے یا جب کوئی جانور بپھرا ہوا چلا آرہا ہو اور کوئی آدمی اس کی جھپیٹ میں آجائے یا گاڑی کو جس میں وہ بندھا ہوا ہے پیچھے کی طرف دھکیلے اور کسی کو چوٹ لگائے یا افراتفری میں انسانوں یا جانوروں کے ہجوم میں گھبرا کر کوئی نقصان کرے تو اس جانور کے مالک کو سزا انہیں دی جائے گی۔ لیکن مذکورہ صورتوں کے علاوہ کوئی نقصان پہنچے تو مذکورۂ صدر تعزیریں واجب ہوں گی، اور اگر کوئی جاندار ضائع ہو جائے تو اس کی تلافی بھی لازم آئے گی[1]۔ اگر گاڑی ہانکنے والا نابالغ ہو تو گاڑی میں سوار اس آقا کا نقصان بھرے گا۔ اگر مالک خود نہ بیٹھا ہو تو جو کوئی اس وقت سوار ہو وہ، ورنہ اگر گاڑی بان بالغ ہو یا جن گاڑیوں کو بچے چلا رہے ہوں گے یا جن میں کوئی بیٹھا نہ ہوگا، ان پر راجہ کا قبضہ ہو جائے گا۔

کوئی کسی کے خلاف جادو ٹونا کرے تو جس بات کے لیے کیا گیا وہی کرنے والے کے ساتھ کی جائے گی۔ شوہر اپنی بیوی کی بے رخی دور کرنے کے لیے یا کوئی شخص اپنی ناکتخدا محبوبہ کی محبت حاصل کرنے کے لیے یا بیوی اپنے شوہر کی توجہ

---

[1] یاگنیہ: ۲-۲۹۹، منو: ۸-۲۹۱، ۲۹۵

حاصل کرنے کے لیے جادو ٹونہ کرے تو جرم نہیں۔ لیکن اگر یہ کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے کیا جائے گا تو درمیانی سزا کا مستوجب ہو گا۔

کوئی شخص اپنی چچی یا ممانی کو پرچانے کے لیے یا گرو کی بیوی یا اپنی بہو یا بیٹی یا بہن کے ساتھ بُری نیت سے جادو کرائے تو اس کے ہاتھ کاٹ کر مروا دیا جائے اور جو عورت اس قسم کے اقدام کو قبول کرے اسے بھی وہی سزا[۱]

کوئی کھتری کسی اکیلی برہمن عورت کے ساتھ زنا کرے، تو اسے انتہائی درجے کی تعزیر دی جائے۔ کوئی ویش ایسا کرے تو اس کی ساری املاک چھین لی جائے اور شودر کرے تو اُسے چٹائیوں میں لپیٹ کر زندہ جلا دیا جائے۔

کوئی راجہ کی رانی کے ساتھ زنا کرے تو اسے مٹکے میں بند کر کے جلا دیا جائے دگیر ولا: بھاڑ میں جھونک دیا جائے)[۲]

کوئی پنچ ذات کی عورت (دگیر ولا، چنڈالنی) کے ساتھ زنا کرے تو اس کے ماتھے کو داغ کر دیس نکالا دے دیا جائے یا اس کو اسی ذات میں دھکیل دیا جائے[۲]

کوئی پنچ ذات کا آدمی کسی پنچ ذات کی عورت[۳] سے زنا کرے تو اسے مروا دیا جائے، اور عورت کے ناک کان کاٹ دیئے جائیں۔

کسی راہبہ کے ساتھ زنا کرنے والے پر ۲۴ پن جرمانہ، اور جو راہبہ خوشی سے ایسا کرنے دے اس پر بھی اتنا ہی جرمانہ[۴]

کوئی کسی رنڈی کے ساتھ زبردستی کرے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ[۵]

اگر کئی آدمی مل کر کسی عورت کے خلاف جادو کریں۔ (دگیر ولا: زنا کریں) تو ہر ایک پر ۲۴ پن جرمانہ[۶]

---

[۱] یاگنیہ: ۲-۲۸۲ [۲] یاگنیہ: ۲-۲۹۴ [۳] میور نے مخالطہ: آریا استری کے ساتھ دیش نظر متن میں بھی یہی ہے۔ ح) [۴] یاگنیہ ۲-۲۹۳ [۵] منو: ۸-۳۷۶

[۶] یاگنیہ: ۱-۲۹۱۔ جادو کا ذکر بے جواز ہے۔ غالباً یہ رنڈی کے سلسلے میں ہے۔ ورنہ ۲۴ پن جرمانہ بہت کم پڑے گا۔ بہت سے رقیب مل کر ایک عورت پر جادو نہیں کریں گے۔ ح

کوئی مرد کسی عورت سے خلاف وضع فطری فعل کرے تو اس کو پہلے درجے کی سزا۔

* کوئی جانوروں کے ساتھ فعل بد کرے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ، اور دیوی کی مورتی کے ساتھ کرے تو ۲۴ پن جرمانہ۔ (غالباً مراد دیوی کے نام پر چھوڑے ہوئے جانوروں سے ہے۔ "دیو پرتما" دیو کا نمائندہ یا شبیہ۔ ج)

* کوئی راجہ کسی بے گناہ پر ناواجب ڈنڈ لگائے تو اس سے ۳۰ گنی رقم پہلے ورون دیوتا کے نام پر پہلے پانی میں ڈبوئی جائے پھر نکال کر برہمنوں میں تقسیم کر دی جائے اس طرح راجہ کے سر سے چیز کا وبال دور ہو جائے گا، کیونکہ ورون راجہ مجرم انسانوں پر حاکم ہے (گیر دلا: خطاکار راجاؤں کا نگراں ہے۔ ج)

عمائد کے کردار پر نظر

جزو ۱ : خفیہ تعزیری کارروائی

معاشرے کے کانٹوں کو شہر و دیہات سے دور کرنے کا بیان اوپر گزرا۔ اب ہم راجہ اور ریاست کے خلاف سازش کا ذکر کریں گے۔

جو سردار راجہ کی ملازمت میں رہتے ہوئے اس سے عداوت رکھتے ہوں یا اُس کے دشمنوں کے حامی ہوں، ان کے خلاف کوئی جاسوس سنیاسی کے بھیس میں، جو راجہ کا خیر خواہ ہو، مامور کیا جائے گا۔ جیسے کہ پہلے بتایا گیا، یا کوئی جاسوس جو فساد کے بیج بونے کا ماہر ہو، کارروائی کرے گا جیسا کہ ہم "دشمن کے گاؤں پر حملے" کے ضمن میں بیان کریں گے۔

راجہ بھلائی کی خاطر ان درباریوں یا ان کے گروہ کے خلاف خفیہ کارروائی کے ذریعے تعزیری اقدام کرے جس سے کھلے طور پر نبٹنا ممکن نہ ہو۔ کوئی جاسوس باغی منتری کے بھائی کو اکسائے اور لالچ دے کر راجہ کے پاس لے جائے۔ راجہ اُس کو اس کے بھائی کے اعزازات اور املاک بخش دینے کا وعدہ کرے اور اُس سے بھائی پر حملہ کرائے اور جب وہ اپنے بھائی کو ہتھیار سے یا زہر دے کر مار دے تو اُس کو اُسی جگہ قتل کے الزام میں مروا دیا جائے۔ اس قسم کا اقدام کسی باغی پارشو (برہمن کا بیٹا شودر عورت کے بطن سے) یا ملازم کے باغی بیٹے کے خلاف بھی کیا جا سکتا ہے۔

یا بدخواہ سردار کے بھائی کو اس کے خلاف کسی جاسوس کے ذریعے بھڑکایا جائے کہ وہ اس کی املاک میں اپنا حصہ طلب کرے۔ جب مطالبہ کرنے والا بھائی

بدخواہ سردار کے دروازے پر یا رات کے وقت کہیں اور لیٹا ہوا ہو، تو ایک طرار جاسوس اسے قتل کر کے شور مچا دے کہ "ہائے ہائے وراثت میں حصہ مانگنے والے کو اس کے بھائی نے قتل کر دیا!" اس پر مظلوم کا ساتھ دیتے ہوئے، راجہ دوسرے بھائی کو بھی ٹھکانے لگا دے۔ یا کوئی جاسوس باغی منسٹر کے سامنے اس کے بھائی کو، جو حصہ طلب کر رہا ہے، مارنے کی دھمکی دے، پھر وہی کارروائی کی جائے جو اوپر مذکور ہوئی (یعنی جبکہ مطالبہ کرنے والا رات کے وقت دروازے میں گھر پر ہی لیٹا ہو)۔ ایسی ہی کارروائی ان دھوکے سے پیدا کیے ہوئے جھگڑوں کے پیچھے بھی ہوگی، جب کسی باغی منسٹر کے گھر میں باپ پر بہو کے ساتھ اور بھائی پر بھاوج کے ساتھ ناجائز تعلق کا الزام ہوگا۔

کوئی جاسوس باغی منسٹر کے شائستہ سے بیٹے سے چاپلوسی کرے کہ اگرچہ تم راجہ کے پُوت ہو مگر تمہیں یہاں دشمنوں کے خوف کے مارے رکھ دیا گیا ہے۔ راجہ خفیہ طور پر بہکائے ہوئے لڑکے کی حوصلہ افزائی بھی کرے اور کہے کہ اگرچہ تم اب کافی بڑے ہو گئے ہو مگر منسٹر کے خطرے کے باعث تمہیں ولی عہد بنانے کا اعلان نہیں کر سکتا۔ پھر جاسوس اسے اکسائے کہ وہ منسٹر کو قتل کر دے۔ جب کام مکمل ہو جائے تو اس لڑکے کو بھی وہیں باپ کا قاتل کہہ کر مروا دیا جائے۔

کوئی فقیرنی باغی منسٹر کی بیوی کو قوتِ باہ بڑھانے کی دوائیں دے کر راز میں لے اور پھر دوا کی جگہ شوہر کو زہر دلوا دے۔ یہ طریقے کارگر نہ ہو سکیں تو راجہ باغی منسٹر کو ناکافی لشکر کے ساتھ کسی مہم پر بھیج دے۔ مثلاً کسی وحشی قبیلے یا بستی کی بغاوت کو فرو کرنے یا ویران علاقے میں سرحدی نگراں مقرر کرنے (اگیر دلا؟ دوسرے راج کے قبضے سے اپنی زمین بازیاب کرنے کے لیے) یا بدیشی سے راجہ کے لیے خراج لے کر آنے والے قافلے کو حفاظت سے لانے کے لیے۔ پھر دن یا رات کو کوئی جھگڑا کھڑا کر کے، طرار جاسوس ڈاکوؤں کے بھیس میں منسٹر کو مار ڈالیں اور بتایا جائے کہ وہ لڑائی میں کام آیا۔

کسی دشمن کے خلاف چڑھائی کے وقت یا شکار کے درمیان، راجہ باغی منسٹر کو

ملاقات کے لیے طلب کرے۔ اُسے راجہ کے پاس لے جاتے وقت طرار جاسوس باغی کی تلاشی دلوائیں، اور ان کے پاس سے ہتھیار برآمد ہوں تو محافظوں سے کہیں کہ وہ باغی منسٹر کے ساتھ اس کی سازش میں شریک ہیں۔ اس بات کو پبلک میں مشہور کر دیا جائے اور محافظ منسٹر کو مار ڈالیں پھر جاسوس کے بدلے دوسرے لوگوں کو پھانسی دے دی جائے۔ شہر کے باہر تفریحات کے موقع پر راجہ باغی وزیر کو اپنی قیام گاہ کے قریب ٹھہرنے کی عزت بخشے۔ کوئی آوارہ عورت رانی کے بھیس میں اس وزیر کے پاس پکڑی جائے اور ان کے خلاف مذکورہ بالا طریقے سے کارروائی کی جائے۔

کوئی اچار چٹنی بنانے والا یا حلوائی باغی منسٹر سے خوشامد کر کے کچھ اچار اور مٹھائی مانگے اور کہے کہ "آپ ہی راج کے لائق ہیں۔" ان دونوں چیزوں کو ملا کر اور آدھی پیالی پانی میں زہر ملا کر انہیں شہر کے باہر راجہ کے کھانے میں شامل کر دیا جائے۔ اس بات کا پبلک میں اعلان کر کے منسٹر اور اُس کے باورچی کو مروا دیا جائے۔ (انگریزی ترجمہ گنجلک ہے۔)

اگر باغی منسٹر کو جادو ٹونے سے دلچسپی ہو تو کوئی جاسوس ماہر جادوگر بن کر اس کو یقین دلائے کہ جادو سے 'کسی خوبصورت چیز کو ظاہر کر کے۔ جیسے کہ ایک برتن میں بند مگرمچھ، کیکڑا یا کچھوا۔ وہ اپنا موقع حاصل کر سکتا ہے پھر جب وہ سفلی عمل میں مشغول ہو تو جاسوس اسے زہر دے کر یا لوہے کے سریوں سے مار ڈالے اور کہے کہ اُس نے سفلی عمل سے اپنی موت آپ بلائی ہے (انگریزی ترجمہ مبہم ہے اور ناقابلِ فہم۔ گیرولا نے شمشان میں جا کر اچھی نسل کے نہ کہ خوبصورت گوہ، کچھوے، کیکڑے کی ہنڈیا پکانے اور وہیں زہر یا ڈنڈوں سے مروا دیئے جانے کا ذکر کیا ہے۔)

کوئی جاسوس وید کے بھیس میں منسٹر سے ملے اور اُسے یہ کہے کہ وہ کسی موذی مرض میں مبتلا ہے اور پھر ترکیب سے اُسے خوراک یا دوا میں زہر دیدے[1]

---

[1] غالباً باورچی کی جگہ "زن گردان" ذہنی آدمی بنایا جائے جیسے کہ کئی اور موقعوں پر سزا یافتہ مجرموں سے خطرناک کام لیے گئے ہیں۔

حلوائی یا اچار بنانے والے کے بھیس میں بھی جاسوس اُسے زہر دے سکتے ہیں۔ باغیانہ روش رکھنے والے لوگوں سے خفیہ طور پر نجات پانے کے یہ طریقے ہیں جہاں تک راجہ اور ملک دونوں کے خلاف سازش کرنے والوں کا تعلق ہے (حسب ذیل تدابیر کی جائیں):

جب کسی باغی آدمی سے پیچھا چھڑانا ہو تو کوئی دوسرا باغی آدمی ناکافی سپاہ کے ساتھ مع طرآر جاسوسوں کے، اس کے ساتھ اِس مہم پر بھیجا جائے کہ جاؤ قلعہ میں داخل ہو جاؤ اور وہاں فوج بھرتی کر دیا لگان وصول کرو، یا کسی درباری سے اس کا سونا چھین لو، کوئی قلعہ تعمیر کرو، کوئی باغ لگاؤ یا سڑک بناؤ یا کوئی نیا گاؤں بساؤ یا کسی کان میں کھدائی کراؤ، ہاتھیوں یا قیمتی لکڑی کے جنگل کے تحفظ کی کارروائی کرو۔ اور جو لوگ کام میں رکاوٹ ڈالیں یا مدد نہ کریں ان کو گرفتار کرلو۔ پھر دوسری پارٹی سے کہا جائے کہ وہ پہلے کے کام میں رکاوٹ ڈالے۔ جب دونوں میں جھگڑا ہو تو طرآر جاسوس ایک باغی کو مار ڈالیں اور دوسروں کو جُرم کے الزام میں گرفتار کر کے سزا دی جائے۔

اگر کسی موقع پر زمینوں کی حد کی بابت جھگڑے یا کھیتوں کھلیانوں کو نقصان پہنچنے یا مویشیوں کے تنازع پر یا جلوس یا تماشے میں کوئی ہلچل مچے تو طرآر جاسوس ہتھیار پھینک کر پکاریں کہ جو کوئی فلاں کے ساتھ لڑے اس کا یہی انجام ہوتا ہے اور اس جُرم پر دوسروں کو سزا دی جائے۔ (انگریزی عبارت قطعاً بے ربط اور بے معنی ہے۔ گیرولا کے مطابق: جاسوس ایک باغی فریق کو مار کر کہیں کہ ہم نے دوسرے باغی فریق کے ایما پر ایسا کیا ہے پھر کسی ترکیب سے ان کو بچا کر اور یہی لوگوں کو سولی پر چڑھا دیا جائے۔)

جب دو باغی فریقوں کے درمیان جھگڑا ہو تو جاسوس ان کے کھیتوں، کھلیانوں اور مکانوں کو آگ لگا دیں۔ ان کے رشتہ داروں، دوستوں، مویشیوں پر ہتھیاروں کے وار کریں اور کہیں کہ ہم نے ایسا دوسرے فریق کے کہنے پر کیا ہے اور اس جُرم پر دوسرے دھر لیے جائیں۔ جاسوس باغی فریقوں کو ایک دوسرے کی دعوت

کرنے کی ترغیب دیں اور اس دعوت میں ایک فریق کو زہر دلوایا جائے اور دوسرے کو سزا مے دی جائے۔

کوئی کشٹی کسی امیر کو یہ پٹی پڑھائے کہ فلاں امیر کی بیوی، بیٹی یا بہو تجھ پر عاشق ہے اور اُسے بیوقوف بنا کر کچھ زیور اس کی طرف سے اس عورت کے پیے لے جائے اور اُسے دوسرے امیر کو دکھا کر کہے کہ پہلا اپنی جوانی کے زعم میں اس کی بیوی، بیٹی یا بہو پر ڈورے ڈال رہا ہے۔ پھر جب رات کے وقت دونوں امیروں میں دو دو ہاتھ ہوں تو ویسی ہی کارروائی کی جائے جو اوپر بتائی گئی۔ (گیر والا جب ان میں ٹھن جائے تو جاسوس ایک کو رات کے وقت مار ڈالے اور پہلے کی طرح الزام دوسرے پر رکھ دیا جائے۔)

کسی ایسے باغی فریق کو جسے بادشاہ کی باغی فوج (کذا) نے مغلوب کیا ہو، راجکمار یا فوج کا سالار پہلے تو کچھ لطف و عنایت کا اظہار کر کے پرچائے پھر جھگڑا کرے۔ پھر کچھ دوسرے لوگ جو اسی طرح مغلوب کئے گئے ہوں پہلے فریق کے خلاف ناکافی فوج کے ساتھ بھیجے جائیں اور جاسوس اس کے ساتھ بھیجے جائیں۔ چنانچہ باغی لوگوں کے ساتھ نپٹنے کے سب طریقے یکساں ہیں (گیر والا: کے ہاں باغی فوج کا ذکر نہیں۔ مفہوم کم و بیش یہی ہے اور ایسا ہی غیر واضح۔)

اسی طرح جن باغی لوگوں کا صفایا کیا جائے ان کے بیٹوں میں اگر کوئی بے چینی نہ پائی جائے تو انہیں ان کے باپوں کی املاک بخش دی جائے*۔ اس طرح یہ ممکن ہے کہ تمام ملک راجہ اور اس کے بیٹے پوتوں کے ساتھ وفادار اور لوگوں کے فتنہ و شر سے محفوظ رہے۔ تحمل اور بُردباری کے ساتھ اور آئندہ خطرات سے نچنت ہو کر، راجہ اپنی رعایا اور عزیزوں میں سے جو دشمن کے طرفدار ہوں، انہیں خفیہ طور سے سزائیں دے سکتا ہے (گیر والا: اپنے ملک میں بھی ایسی خفیہ سزائیں دلوا سکتا ہے۔)

---

* یہاں سے شلوک کی بحر میں۔ یہ نشان ہر جز کے ختم پر اسی کی علامت ہے۔

جزو ۲ : خالی خزانے کو بھرنے کے طریقے

جس راجہ کو مالی مشکلات کا سامنا اور رقم کی ضرورت ہو وہ ٹیکس لگا کر رقم جمع کر سکتا ہے۔ ان علاقوں سے جہاں فصل کا انحصار بارش پر ہو اور پیداوار اچھی ہو، وہ غلّے کا ۱/۳ یا ۱/۴ ان کی حیثیت کے مطابق طلب کر سکتا ہے مگر ایسی رعایا سے نہیں جو درمیانی یا ادنیٰ درجے کی اراضی پر بسر کرتی ہو، نہ ان لوگوں سے جو قلعوں کی تعمیر، باغ لگانے، عمارات یا سڑکیں بنانے، غیر آباد زمینوں کو بسانے، کانوں سے استفادہ کرنے، قیمتی لکڑی یا ہاتھیوں کے لیے محفوظ جنگلات اگانے میں مدد کرتے ہوں۔ نہ ان لوگوں سے جو سرحد پر رہتے ہوں یا جو وفادار ہوں؛ بلکہ وہ ایسے لوگوں کی جو غیر آباد زمینوں کو بسائیں غلّے اور مویشیوں سے مدد کرے۔ فصل میں سے بیج اور گزارے کے لیے غلّہ نکال کر جو بچے وہ اس کا ۱/۴ سونے کے بدلے خرید سکتا ہے۔ وہ جنگلی قبائل کی املاک پر ہاتھ نہ ڈالے نہ وید جاننے والے برہمنوں کا مال مارے۔ وہ ان کی املاک معقول قیمت دے کر خرید سکتا ہے۔

اگر یہ وسائل کافی نہ ہوں تو کلکٹر جنرل کے اہل کار کسانوں پر زور دیں کہ وہ گرمیوں کی فصل اگائیں۔ (گیرولا: اگر کسان کھیتی نہ کریں تو زمین دوسرے کسانوں کو گرمی کی بوائی جتائی کے لیے دے دی جائے)؛ ان سے کہا جائے کہ جو کسان قصوروار ہوں ان پر جرمانہ لگے گا راجہ کے اہل کار بجائی کے وقت بیج بوئیں جب فصل پک جائے تو وہ ترکاریوں اور دوسری پیداوار کا ایک حصّہ مانگ سکتے ہیں۔ وہ ان دانوں کو نہ چنیں جو کھیت میں پڑے رہ جائیں، تاکہ وہ غلّہ دیوتاؤں کو نذر چڑھانے، گایوں کو کھلانے یا فقیروں اور گاؤں کی خدمت کرنے والوں کے کام آ جائے۔ (عبارت گنجلک اور گیرولا سے خاصی مختلف ہے۔)

جو کسان اپنا غلّہ چھپائے تو وہ اس سے آٹھ گنا جرمانہ ادا کرے گا اور جو کسی دوسرے کے کھیت سے غلّہ چرائے وہ ۵۰ گنا جرمانہ دے گا۔ اگر چرانے والا

اسی ذات کا ہو لیکن اگر وہ باہر کا ہو تو اسے جان سے مار دیا جائے۔ وہ (سرکاری ملازم) کاشتکاروں سے غلّے کا چوتھائی حصّہ اور جنگل کی پیداوار کا چھٹا حصّہ طلب کر سکتے ہیں۔ نیز اس قسم کی اشیاء جیسے کہ روئی، صندل، پھل، پھول، موم، ریشے، درختوں کی چھالیں، سَن، جلانے کی لکڑی، بانس، تازہ یا سوکھا گوشت (گیرولا: ان کا آٹھواں حصّہ)۔ وہ ہاتھی دانت اور جانوروں کے کھالوں کا بھی آدھا حصّہ لے سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو پہلے درجے کی سزا دی جائے جو بلا لائسنس ان چیزوں کا کاروبار کریں۔

سونے، چاندی، ہیروں نگینوں، موتیوں، مونگوں، گھوڑوں اور ہاتھیوں کا کاروبار کرنے والے ۵۰ کر دیں گے۔ سُوتی دھاگے، کپڑے، تانبے، پیتل، جست، صندل، دواؤں اور شراب کا کاروبار کرنے والے ۴۰ کر، غلّے، مائعات (گیرولا: تیل) دھاتوں (لوہے) کا کاروبار کرنے والے، وہ جو چھکڑے گاڑیاں بیچتے ہوں، ۳۰ کر۔ جو شیشہ (کانچ) بیچتے ہوں، نیز اعلیٰ دستکاری کرنے والے ۲۰ کر دیں گے۔ سستی دستکاریاں کرنے والے، نیز قحبہ خانے چلانے والے (گیرولا: داستانیں لکھنے والے) دس کر ٹیکس میں دیں گے۔ ایندھن کی لکڑی، بانس، پتھر، مٹی کے برتن، پکے چاول اور ترکاریاں بیچنے والے (کمہار، بھڑبھونجے اور کنجڑے۔) ۵ کر دیں گے۔ کلاکار اور طوائفیں اپنی کمائی کا آدھا حصّہ دیں گی۔ (ش ش نے کر کو ۰۱ پن بتایا ہے۔ گیرولا نے کمائی کا ایک فیصد)

سناروں کی ساری املاک ضبط کر لی جائے اور ان کا کوئی قصور معاف نہ کیا جائے کیونکہ وہ دھوکے کا کاروبار کرتے ہیں اور ظاہر میں بڑے دیانتدار بنتے ہیں (یہ عبارت بظاہر غیر معقول اور گیرولا اور پیشِ نظر سنسکرت متن سے بھی مختلف ہے۔ جس میں سناروں کا ذکر نہیں بلکہ لکھا ہے کہ بیوپاریوں سے فی کس کے حساب سے کچھ رقم ٹیکس کے طور پر لی جائے اور وہ اگر ٹیکس سے بچنے کے لیے بیوپار چھوڑ دیں تب بھی ٹیکس نہ چھوڑا جائے کیونکہ یہ لوگ پسِ پردہ کسی دوسرے کے نام سے بھی کاروبار کر سکتے ہیں۔ ح)

یہاں تک بیوپاریوں سے وصولی کا ذکر تھا۔

مرغبانی کرنے اور سوّر پالنے والے اپنے آدھے جانور حکومت کو دیں گے (گیروَلا: آمدنی کا آدھا حصّہ)۔ اسی طرح بھیڑ بکری پالنے والے چھٹا حصّہ گوالے، گدھے، خچر اور اونٹ پالنے والے (اپنے گلّے کا) دسواں حصّہ دیں گے۔ قحبہ خانے چلانے والے راجہ کی ملازمت میں خوبصورت جوان عورتوں کی مدد سے راجہ کے لیے مالیہ جمع کریں (یہ عبارت بھی غیر مربوط ہے۔ گیروَلا: سرکاری اجازت سے ٹیکس کی وصولی میں مدد کریں۔ ج)

یہاں تک جانداروں کے گلّے پالنے والوں سے وصولی کا ذکر تھا۔

ایسے مطالبات صرف ایک بار کئے جائیں گے دوسری بار نہیں۔ اگر یہ مطالبات نہ کئے جائیں (گیروَلا: اگر ان مطالبات سے خزانے کی کمی پوری نہ ہو) تو کلکٹر جنرل ملکیوں اور غیر ملکیوں (گیروَلا: شہریوں اور دیہاتیوں) سے کسی ضروری کارروائی کے بہانے چندہ وصول کرے۔ اعتماد میں لیے ہوئے لوگ پبلک کے سامنے بھاری چندہ دیں اور ان کی مثال پر دوسروں سے طلب کیا جائے[1]۔

جاسوس عام شہریوں کے روپ میں ان لوگوں پر طعنہ زنی کریں جو کافی چندہ نہ دیں۔ امیروں سے خاص طور پر فرمائش کی جائے کہ وہ اپنی دولت کا زیادہ سے زیادہ حصّہ نذر کریں۔ جو اپنی خوشی سے یا کارِ خیر سمجھ کر اپنا دھن راجہ کو پیش کریں دربار میں ان کا رتبہ بڑھایا جائے اور ان کی دولت کے بدلے ان کو چھتر، پگڑی اور جڑاؤ رقوم پیش کی جائیں۔

اَدھرمیوں کی جماعت، نیز مندروں کی پونجی کو جاسوس جادوگر بن کر محفوظ کر دینے کے بہانے اُڑا لیں۔ اسی طرح مرے ہوئے لوگوں کی دولت یا ایسے آدمی کی جس کا گھر جل گیا ہو، البتہ وہ برہمنوں کے کام نہ آتی ہو (گیروَلا: ایسے مندر کی آمدنی جس کا کوئی حصّہ پجاری کے پاس نہیں ہوتا، نیز مرے یا گھر جلے ہوئے آدمی کی پونجی اُس کا کریا کرم کرانے کے بہانے۔)

---

[1] بھکشیتا: "کرم کی بھیک"۔ ت

مندروں کا نگران افسر تمام مندروں کی دولت (آمدنی) ایک جگہ جمع کرائے اور پھر اسے راجہ کے خزانے میں پہنچا دے۔ کسی مقام پر کسی دیوتا کی مورتی کھڑی کرکے یا قربان گاہ بنا کر یا کوئی آشرم کھول کر یا کسی بدشگونی کا ازالہ کرنے کے لیے، میلے لگانے یا جلوس نکلوانے کے بہانے بھی راجہ رقم جمع کر سکتا ہے۔
(اگیر مثلاً: کسی دیوتا کے زمین میں سے نمودار ہونے کی افواہ اڑا کر وہاں ایک مورتی چپکے سے کھڑی کرکے میلہ لگنے پر خوب چڑھاوے وصول کئے جا سکتے ہیں۔ح)

یا راجہ کے باغ میں کسی مقدس پیڑ کی بابت جس میں بے موسم کے پھول یا پھل لگے ہوں یہ مشہور کیا جائے کہ یہ دیوتا کا کرشمہ ہے۔

یا لوگوں میں یہ کہہ کر خوف و ہراس پھیلایا جائے کہ ایک درخت پر بھوت نے بسیرا کر لیا ہے۔ جہاں ایک آدمی چھپ کر طرح طرح کی آوازیں نکالتا رہے۔ اور راجہ کے جاسوس مہنت بن کر (بھوت کو نذرانہ دے کر بھگانے کے لیے) رقم جمع کرتے رہیں۔

یا کسی سرنگ والے کنوئیں میں کئی سروں والے ایک ناگ کو دکھا کر لوگوں سے فیس لی جائے۔

یا کسی مندر کے کسی گوشے یا مورتی کے اندر کسی سانپ کو بند کرکے دواؤں کے ذریعے بس میں کر لیا جائے اور اُسے دکھا کر فیس لی جائے۔ جو لوگ فطرتاً شکی مزاج کے ہوں ان پر پانی چھڑکا جائے یا پینے کو دیا جائے جس میں بیہوش کرنے والی دوا ملی ہو اور جب وہ بیہوش ہو جائیں تو کہا جائے کہ یہ دیوتاؤں کا عتاب ہے۔ یا کسی ادھرمی کو سانپ سے کٹوا کر ردِ آفات کے لیے چندہ جمع کیا جائے۔ یا راجہ کا جاسوس کسی بیوپاری کے ساتھ مل کر کاروبار کرے اور جب خاصی رقم جمع ہو جائے تو اپنے آپ کو جھوٹ موٹ کے ڈاکے میں لٹ جانے دے۔
(اگیر مثلاً: مختلف لوگوں کو ساتھ لے کر کاروبار شروع کرے اور جب اس کی ساکھ بن جائے اور امانت کی رقمیں جمع ہو جائیں تو چوری ہو جانے کا ڈھنڈورا پیٹ کر مال راجہ کے خزانے میں جمع کرا دے۔ یہی ترکیب راجہ کا صراف اور جوہری بھی کر

سکتا ہے۔

یا کوئی جاسوس بڑا بیوپاری بن کر یا کوئی اصلی بیوپاری بھاری مقدار میں سونا چاندی وغیرہ قرض لے یا رہن کے طور پر رکھے یا بیرون ملک سے اشیاء درآمد کرنے کے لیے سونے کے سکّے قرض لے اور جب دونوں طرح کا مال جمع ہو جائے تو اسی رات کو اپنے ہاں ڈاکہ ڈلوا دے۔

بیوائیں نیک بیبیوں کے روپ میں شوقین مزاج امیروں کو پرچائیں اور جب وہ ان کے گھر میں جائیں تو دھر لیے جائیں اور ان کی ساری املاک ضبط کر لی جائے۔ کوئی ذات باہر کیا ہوا آدمی معتبر بن کر کسی مخالف رئیس سے رشتے داری کا دعویٰ کر کے ترکے میں اپنا حصہ طلب کرے یا اپنی امانت یا کوئی قرضہ جو اسے دیا تھا طلب کرے۔ ذات باہر کا آدمی کسی عیاش آدمی کا غلام بن کر، اس کی بیوی، بیٹی یا بہو کو لونڈی ہونے کا طعنہ دے، یا اپنی بیوی بتائے پھر جب رات کو ذات باہر کا آدمی اس امیر کے دروازے پر سو رہا ہو یا کہیں اور ہو تو جاسوس اُسے مار ڈالیں اور اس کا الزام امیر آدمی پر رکھ کر اس کی اور اُس کے حامیوں کی ساری جائیداد ہتھیالی جائے۔

یا کوئی جاسوس سادھو سنت بن کر باغیوں میں سے کسی لالچی امیر کو یہ پٹی پڑھائے کہ وہ جادو کے زور سے دولت حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اس سے کہے کہ میں بے اندازہ دولت دلا سکتا ہوں، یا راجہ کے دربار تک پہنچا سکتا ہوں یا عورت کو مطیع کرا سکتا ہوں یا دشمن کا خاتمہ کرا سکتا ہوں یا عمر کا طول بڑھا سکتا ہوں یا اولاد نرینہ دلا سکتا ہوں۔ اگر وہ باغی امیر راضی ہو جائے تو جاسوس شمشان بھومی کے پاس کسی مندر میں دیوتا کو گوشت، شراب اور خوشبوؤں کا خوب چڑھاوا چڑھائے۔ پوجا کے بعد قبرستان میں کسی بچے یا بڑے آدمی کی قبر میں سے پہلے سے چھپائی ہوئی رقم کھود کر نکال دے اور کہے کہ چڑھاوا کم تھا اس لیے تھوڑا سا خزانہ نکلا اور اسے ورغلائے کہ وہ اس رقم سے مزید چڑھاوے کا سامان خرید کر کل پھر آئے۔ پھر اس آدمی کو سامان خریدتے

وقت گرفتار کرلیا جائے (نکتہ جو یہاں رہ گیا وہ یہ کہ خزانے میں پرانے سکے ہوں گے جن کی بنا پر وہ گرفتار کیا جائے گا۔ ح)

ایک جاسوس خود کو بچے کی ماں ظاہر کرکے فریاد کرے کہ اس کے بچے کو جادو کے لیے قتل کر دیا گیا ہے۔

جب وہ مخالف آدمی رات کو جادو کے کام میں مشغول ہو یا جنگل میں قربانی ادا کر رہا ہو یا باغ کے اندر تفریح میں مشغول ہو تو طرار جاسوس اُسے مار ڈالیں اور لاش کسی اُدھر ہی کی بتا کر لے جائیں (نکتہ یہ ہے کہ کسی ذات باہر کے آدمی کو مار کر اس جگہ کے قریب دفن کرایا جائے گا جہاں قربانی وغیرہ کی جائے گی اور اس کے قتل کا الزام اس مخالف آدمی کے سر تھوپ دیا جائے گا جو قربانی وغیرہ کے لیے وہاں گیا ہوگا۔)

یا کوئی جاسوس کسی مخالف آدمی کا نوکر بن کر اپنی تنخواہ میں کھوٹے سکے ملا دے گا اور کہے گا کہ یہ تنخواہ میں ملے ہیں (اور اس طرح اس آدمی کی گرفتاری کا جواز پیدا کرے گا۔)

یا کوئی جاسوس سنار کے روپ میں اس مخالف آدمی کے گھر میں کام کرنے کے لیے جائے اور وہاں ایسے اوزاروں کو رکھ دے جو سکے ڈھالنے کے کام آتے ہیں۔ (اصل متن میں سنار کا ذکر نہیں ہے، بلکہ کوئی جاسوس ملازم جائے۔ ح)

یا کوئی جاسوس وید کے روپ میں بھلے چنگے آدمی کو بیمار بتا کر زہر دیدے۔

یا کوئی جاسوس جو مخالف رئیس کے پاس ملازم ہو اس کے گھر میں شاہی تاجپوشی میں استعمال ہونے والا سامان اور دشمن راجہ کے خط پکڑے۔

یہ کارروائیاں صرف باغیانہ اطوار رکھنے والے اور بدفطرت لوگوں کے خلاف ہوں گی، دوسرے لوگوں کے خلاف نہیں۔

☆ جس طرح درخت کے پھل اپنے وقت پر توڑے جاتے ہیں۔ اسی طرح مالیہ بھی اپنے وقت پر وصول کیا جاتا رہے گا۔ نہ تو پھل اور نہ مالیہ بے وقت وصول کیا جا سکتا ہے، مبادا ان کی جڑ ہی ختم ہو جائے اور الٹی خرابی لازم آئے۔

جزو ۳ ۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں

سرکاری قلعوں اور اقطاع ملک کی ضرورت کے لحاظ سے ملازمین کو بھرتی[1] کیا جائے اور مالیہ کا ۱/۴ حصہ ان کی پرورش کے لیے مقرر ہونا چاہیے۔ راجہ انہیں مادی آسائشیں مہیا کرے تاکہ وہ زیادہ جوش و جذبے کے ساتھ کام کریں۔ ایسا کوئی کام نہیں ہونا چاہیے جس میں دھرم یا دولت کا زیاں ہو۔ قربانیاں کرنے والا پجاری، گرو، منتری، پروہت، فوج کا سالار، ولیعہد، راج ماتا اور ملکہ میں سے ہر ایک کو ۴۸ ہزار پن سالانہ ملیں گے۔ اتنی رقم ان کو خوش اور مطمئن رکھنے کے لیے کافی ہوگی۔

حاجب، حرم کا داروغہ، کماندار (پراشاستر) کلکٹر جنرل اور توشہ خانے کا داروغہ، ان کو ۲۴ ہزار پن فی کس ملیں گے۔ اس رقم پر وہ مستعدی کے ساتھ کام کریں گے۔

راج کمار اور راج کمار کی دایہ (گیروِلا: کمار ماتا) پولیس کا سربراہ، شہر کا حاکم، عدالت اور تجارت کے نگراں، کارخانوں کے نگراں، وزیروں کی کونسل کے ارکان، اضلاع کے حاکم، سرحدوں کے نگراں ۱۲، ۱۲ ہزار پن پائیں گے۔ اس تنخواہ پر وہ راجہ کے مطیع اور پشت پناہ بنیں رہیں گے۔

فوجی کارخانوں کے حاکم، مے خانے کا داروغہ، اصطبل کا داروغہ، رتھ خانے کا داروغہ اور پیدل فوج کے کمشنر ۸، ہزار پائیں گے۔ اتنی تنخواہ میں وہ اپنی اپنی قوموں میں ذی اثر رہیں گے۔ پیدل فوج کا سپرنٹنڈنٹ، سواروں، رتھوں اور ہاتھیوں کے افسر، قیمتی لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگلات کے محافظ، رتھبان فوجی وید، گھوڑوں کا تربیت دینے والا، نجار اور جانوروں کی نسل کشی کرنے والے ۲، ۲، ہزار پائیں گے۔

جوتشی، شگون بتانے والا، منجم، پران پڑھنے والا، قصہ گو، مدح خواں

---

[1] "سمدنیہ پا دینہ" بہ نسبت "سمدنیہ دارنہ" کے بہتر اور بامعنی ہے (پیش نظر سنسکرت متن میں پہلا ہی لفظ ہے۔ ح)

پجاری کے مددگار، اور مختلف صیغوں کے نگراں، ایک ایک ہزار سالانہ۔

تربیت یافتہ فوجی سپاہی، محاسب، منشی ۵۰۰ روپے، موسیقار ۲۵۰، ان میں سے نفیری بجانے والوں کو دوسروں سے دگنا دیا جائے گا، کاریگر اور بڑھئی ۱۲۰ پن سالانہ۔

چوپایوں اور دو پایہ جانداروں کی دیکھ بھال کرنے والے، مختلف کاموں پر مقرر ملازمین، شاہی خدمتگار، شاہی محافظ اور بیگار پکڑنے والے ۶۰ پن تنخواہ پائیں گے۔

راجہ کا معزز مصاحب، مہاوت، جادوگر[۱] (گیروَلا: ویدوں کا شاگرد) کان کنی ہر طرح کے شاگرد پیشہ لوگ۔ استاد اور عالم اعزازیہ پائیں گے جو حسب لیاقت ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ تک ہو سکتا ہے۔

درمیانے درجے کے ایلچی (گیروَلا: درمیانی رفتار سے جانے والے) کو فی یوجن (فاصلے کی مقدار) پر ۱۰ پن دیئے جائیں۔ دس یوجن سے سو یوجن تک کوچ کرنے والے کو دگنا۔

جو کوئی راج سویا (قربانی) اور دوسری قربانیوں پر راجہ کی نمائندگی کرے اس کو دوسرے مساوی لیاقت رکھنے والے سے تگنا دیا جائے اور راجہ کے رتھ بان کو (قربانیوں پر) ایک ہزار (گیروَلا ایک ہزار پن تنخواہ دی جائے۔)

جاسوسوں کو جیسے کہ دھوکے باز (کاپٹک) خبر رساں (اُداستھت) عام گھریلو آدمی، بیوپاری اور مہنت ایک ہزار پن۔ گاؤں کے عام پیشہ ور لوگ، فسادی، زہر دینے والے اور فقیرنی کو ۵۰۰ پن۔ جاسوسوں کو کام پر بھیجنے والے کو ۲۵۰ یا کارگزاری کے مطابق سو یا ہزار وَرگ (گروہوں) کے نگراں اپنے ماتحت کام کرنے والوں کی معاش، تنخواہ، منافع، تقرر، تبادلے

ح[۱] اصل متن میں "مانوک" ہے جس کے لفظی معنی چھوٹا آدمی منش کی تصغیر، اصطلاحاً شاگرد۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ sorcerer عجیب ہے۔ ح

وغیرہ کا مناسب بندوبست کریں گے۔ شاہی عمارات، قلعوں اور اضلاع کا تحفظ کرنے والوں کا تبادلہ نہیں کیا جائے گا۔[۱]

قرض کی ادائیگی کے وقت مرنے والے ملازم کے بیٹے بیوی کو وظیفہ دیا جائے۔ اس کے چھوٹے بچوں اور بوڑھے ماں باپ پر بھی راجہ نگاہِ کرم رکھے۔ میت، بیماری، ولادت پر بھی راجہ ملازموں کو مدد یا انعام و اکرام دے۔ اگر خزانے میں کمی ہو تو راجہ تھوڑی رقم کے ساتھ جنگلات کی پیداوار، مویشی یا زمین بھی دے سکتا ہے۔ اگر راجہ افتادہ زمین کو بسانا چاہے تو ملازموں کو صرف روپیہ دے اور اگر سب گاؤں کے معاملات کو یکساں طور پر درست کرنا چاہتا ہو تو کسی ملازم کو گاؤں نہ دے۔ چنانچہ راجہ نہ صرف اپنے ملازمین کی پرورش کرے گا بلکہ ان کی لیاقت اور محنت کے مطابق تنخواہ، مدد اور معاش کو بڑھاتا بھی رہے گا۔ ساٹھ پن کے بدلے ایک آڑھک (غلہ) بھی دیا جا سکتا ہے۔[۲]

پیدل سپاہیوں، گھوڑوں، رتھوں، ہاتھیوں کو ضروری تربیت ہر روز صبح سویرے دی جائے گی، مگر سندھی دنوں میں نہیں (جبکہ دو ستاروں کا ملن ہو)۔ اس تربیت (قواعد) کے وقت راجہ بذاتِ خود موجود رہے۔

ہتھیار اور زرہ وغیرہ اسی وقت شاہی اسلحہ خانے میں جمع کیے جائیں گے جبکہ ان پر شاہی ٹھپہ لگ چکا ہو، ہتھیار بند لوگ پروانہ حاصل کیے بغیر ادھر ادھر پھرتے نظر نہیں آئیں گے۔ اگر ہتھیار گم یا ناکارہ ہو جائے تو نگران اس کی دوگنی قیمت ادا کرے۔ ضائع کیے جانے والے ہتھیاروں کی یادداشت رکھی جائے۔

سرحد کا محافظ قافلے والوں کے ہتھیار رکھوا لے گا۔ الا اس صورت میں کہ ان کے پاس ہتھیار رکھنے کا منظور کردہ پروانہ موجود ہو۔

جب بادشاہ کسی فوجی مہم پر جائے تو فوج کو چوکس کر دیا جائے۔ ان موقعوں

۱؎ پیشِ نظر سنسکرت متن میں موجود نہیں۔ ح ۲؎ غالباً ایک آڑھک غلہ روزانہ بعوض ۶۰ پن سالانہ۔ ح

پر جاسوس بیوپاریوں کے بھیس میں تمام فوجی مقامات پر ہر قسم کا تجارتی سامان دگنی مقدار میں مہیا کریں گے جس کی قیمت بعد میں وضع کی جاتی رہے گی (عبارت پیچ گنجلک ہے۔ گیر یلا جنگی ہے پر سرکاری ملازموں کو دگنے داموں پر سرکاری رسد مہیا کی جائے گی، یہ نکتہ بھی چنداں واضح نہیں ہے) اس طرح شاہی مال کی نکاسی بھی ہو سکے گی اور ادا کی جانے والی تنخواہ کا بھی بدل مل جائے گا۔

اگر آمد و خرچ میں توازن رکھا جائے تو راجہ کو کبھی مالی مشکلات کا سامنا نہیں ہوگا۔ یہ تھا بیان تنخواہ اور مدد معاش کی مختلف متبادل صورتوں کا۔

٭ جاسوس، طوائفیں، کاریگر، ارباب نشاط اور عمر رسیدہ فوجی افسر، فوجیوں کے کردار پر کڑی نظر رکھیں۔

جزو ۴ : درباری کا چلن اور قرینہ

جہاندیدہ، دنیا کے معاملات سے واقف شخص، اپنے کسی دوست کے ذریعے[1] بادشاہ کی عنایات کا امیدوار ہو سکتا ہے جو خود بھی پسندیدہ اطوار کا مالک اور جملہ شاہانہ خصوصیات کا حامل ہو۔ وہ کسی بھی راجہ کی توجہ کا طلبگار ہو سکتا ہے، بشرطیکہ یوں سوچے: جس طرح مجھے ایک سرپرست کی ضرورت ہے۔ اس طرح راجہ کو، جو اچھے مشوروں کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور خوش مزاج ہے (ایک اچھے مصاحب کی ضرورت ہے) وہ ایسے راجہ کی مصاحبت کر سکتا ہے جس میں شاہانہ خصوصیات نہ ہوں، مگر کسی بدکردار راجہ کا مصاحب ہرگز نہ بنے، کیونکہ جو راجہ بھی مزاج کا برا اور کردار کا کھوٹا ہو، وہ علم جہانداری و جہانبانی سے عادتاً متنفر ہونے اور برے اطوار میں فطرتاً مبتلا ہونے کے سبب اپنی شاہی کو قائم نہیں رکھ سکتا، خواہ اس کے پاس لوازم شاہی کی کمی نہ ہو۔ پسندیدہ اطوار رکھنے والے راجہ کا تقرب حاصل کرنے کے بعد وہ اسے علم و دانش مہیا کرے۔ اگر بادشاہ نے اس کی باتوں کی تردید نہ کی تو اس کی حیثیت

---

[1] ک۔ بادشاہ کے منظور نظر شخص کے ذریعے۔ ن

مضبوط ہوگی۔ اگر کسی موجودہ یا آئندہ منصوبے کی بابت مشورہ طلب کیا جائے جس پر بڑے سوچ بچار کی ضرورت ہو تو وہ جرأت اور سمجھداری کے ساتھ اور وزیروں کی مخالفت کی پروا کئے بغیر اپنی آزادانہ رائے پیش کرے، جو صداقت اور کفایت کے اصولوں پر مبنی ہو، اگر اس سے سوال کئے جائیں تو وہ دھرم اور کفایت کو مدِنظر رکھتے ہوئے (راجہ کو) یوں جواب دے:(گیرولا: اگر راجہ اسے وزارت پر فائز کرنا چاہے تو یوں کہے۔)

اس اصول کے تحت کہ بد لوگوں کے مضبوط جتھے کا قلع قمع کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے، آپ کو بدی کے خلاف طاقت استعمال کرنی ہوگی جسے (خواہ) بڑی مضبوط پشت پناہی حاصل ہو۔ میری رائے، میرے کردار میرے رازوں کو رسوا نہ کریں۔ جب آپ جان کر یا کسی کے بھڑکائے جانے پر کسی کو سزا دینا چاہیں تو میں آپ کو اشاروں سے منع کروں گا۔ (گیرولا کی عبارت بالکل مختلف ہے: نادان لوگوں سے کبھی مشورہ نہ لیا جائے۔ بلوان دشمن یا اس کے ساتھیوں پر کبھی حملہ نہ کیا جائے۔ الخ)

ان شرائط کے ساتھ مصاحب عطا کئے جانے والے منصب کو قبول کر سکتا ہے۔ وہ بادشاہ کے پہلو میں اور اس کے نزدیک بیٹھے اور دوسرے مصاحبوں سے دُور رہے۔ وہ مجلس کے کسی دوسرے رکن کی رائے پر گرفت نہ کرے، ناقابلِ یقین اور بے اصل بیان نہ دے، بلاوجہ قہقہہ نہ لگائے، نہ زور سے بولے نہ تھوکے، مجلس میں ہرگز کسی سے سرگوشی نہ کرے۔ درباری لباس میں عوام کے سامنے نہ جائے، ہٹ دھرمی، مسخرہ پن، مُنہ پھوڑ کر جواہرات یا ترقی کی درخواست نہ کرے، آنکھ نہ مارے، ہونٹ نہ چبائے، دھمکی یا جھڑکی نہ دے، راجہ کی بات نہ کاٹے، طاقتور فریق سے دشمنی مول نہ لے، عورتوں یا ان کے دلالوں، دشمن راجہ کے ایلچیوں، باغی طبقوں، برخاست شدہ افسروں اور شریر لوگوں سے ربط ضبط نہ رکھے اور کسی بھی گروہ میں شامل نہ ہو۔

٭ آئے ہوئے موقع کو کھوئے بغیر وہ بادشاہ کے مطلب کی بات کرے۔ اپنے

مطلب کی بات جب کرے کہ اس کے ہمدرد موجود ہوں اور دوسروں کے مطلب کی بات مناسب وقت اور محل پر اور وہ بھی دیانت اور مصلحت کو ملحوظ رکھتے ہوئے کرے۔ پوچھنے پر راجہ کو وہی بات بتائے جو بھلی اور خوشگوار ہو، ایسی نہیں جو خواہ خوش گوار ہو مگر بھلی نہ ہو۔ اگر راجہ سننے کے لیے تیار ہو تو چپکے سے وہ بات بھی کہہ دے جو چاہے ناخوشگوار ہو مگر بھلی ہو۔

وہ چاہے خاموش رہے مگر قابلِ نفرت باتوں کو بیان نہ کرے۔ جو بات راجہ کو ناپسند ہو اس سے گریز کر کے نامعقول لوگ بھی بڑے مرتبے حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کے تیوروں کو دیکھتے ہوئے، انجام سے بے پروا ہو کر اسے خوش کرنے کے لیے غلط باتیں بھی کر جاتے ہیں۔ ہنسی کی بات پر زور کا قہقہہ نہ لگائے دوسروں پر چھینٹے نہ اڑائے، نہ ان کی مذمت یا بدگوئی کرے، اپنے ساتھ جو برائی ہوئی ہو اسے فراموش کر دے اور ایسا باتحمل رہے جیسے کہ دھرتی۔

عاقل آدمی اپنا تحفظ پہلے چاہے گا۔ راجہ کی ملازمت میں رہنا آگ پر چلنا ہے۔ آگ جسم کے کسی حصّے یا سارے بدن کو پھونک سکتی ہے۔ راجہ سارے کُنبے اور زن و بچّہ کو تباہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور اُن کا نصیب بنا دینے کی بھی۔

جزو ۵ ۔ سرکاری منصبداروں کا کردار

وزیر بنائے جانے کے بعد مصاحب (اگیروکلا: سرکاری ملازم) کو چاہیئے کہ ہر قسم کا خرچ نکالنے کے بعد خالص آمدنی راجہ کو بتائے۔ (اگیروکلا: خرچ گھٹا کر خالص آمدنی بڑھائے۔) تمام اندرونی، بیرونی، کُھلے یا خفیہ، اہم یا معمولی کاموں کے صحیح صحیح نقشے راجہ کو پیش کرے۔ وہ راجہ کے تمام مشاغل شکار، قمار، مےکشی اور جنسی تعیش میں اس کے پیچھے پیچھے لگا رہے۔ خوشامد درآمد کے ذریعے اس کو بُری عادتوں سے بچانے کی کوشش کرے۔ اسی طرح سازشوں اور دشمنوں کی کارستانیوں سے بھی بچائے۔ وہ اس کے قیافے اور دل کی بات کو تاڑتا رہے

راجہ اپنے منتشر خیالات کو یکجا کرنے اور کسی فیصلے پر پہنچنے کی کوشش میں اپنی حرکات و سکنات، چہرے بشرے اور تیوروں سے اپنی کیفیت ایما، منشاء غصہ، خوشی، غم، ارادے، خوف اور تذبذب کو ظاہر کرے گا۔

"وہ دوسروں میں دانش مندی دیکھ کر خوش ہو، دوسروں کی بات کو غور سے سُنے، بیٹھنے کی رضا دے گا، تخلیے میں ملاقات کرے۔ شک و شبہ سے گریز کرے گفتگو میں دلچسپی لے۔ جتائے بغیر بعض باتوں کا خیال کرے۔ معقول بات کو برداشت کرے۔ حکم دے تو مسکرا کر دے، ہاتھ سے چھوئے، قابلِ تعریف بات کو ہنسی میں نہ اڑائے۔ پسِ پشت تعریف کرے، مصاحب کو کھانے کے وقت یاد کرے، مصاحب کو کھیل میں شریک رکھے۔ مشکل وقت میں اس سے مشورہ کرے۔ مصاحب کے ساتھیوں سے عزت سے پیش آئے۔ راز کی بات کہے۔ مصاحب کے مدارج بڑھائے۔ اسے انعام و اکرام دے۔ اس کی مشکلات کو دُور کرے۔ توان باتوں سے اس کی (مصاحب کے بارے میں) خوشنودی کا اظہار ہوگا[۱]" (اصل متن میں مصاحب کا نام نہیں لیا گیا ہے)

اس کے خلاف باتیں ظہور میں آئیں تو ناراضگی پر مبنی ہوں گی۔ ہم ان کی بھی تفصیل بتاتے ہیں۔

مصاحب کی موجودگی میں تیوری پر بل، اس کی بات کو اَن سُنی کر دینا، اسے بیٹھنے کو نہ کہنا اور ملاقات سے گریز کرنا؛ اس سے بات کرتے وقت لہجہ اور طرزِ گفتگو تبدیل کر دینا، اسے آنکھ جھپکا کر دیکھنا، دھمکانا، ہونٹ چبانا، ماتھے پر پسینہ آجانا، سانس کا تیز ہونا، آپ ہی آپ بڑبڑانا، بلا سبب (پھیکا) تبسم، کسی اور کے جسم کو چھونا (گیرولا[۲])؛ کسی کو اس کے خلاف بھڑکا دینا یا اکسانا، جسم کو اچانک جھکانا یا اچکانا، کسی اور کی نشست کو یا جسم کو چھونا، کسی کو

۱؎ معلوم نہیں کہ شو شرما نے یہ عبارت واوین کے درمیان کیوں رکھی ہے اور کمل بھی ہے

۲؎ : مراد غالباً یہ ہے کہ دوسروں کے کندھے وغیرہ پر ہاتھ رکھنا اور معتوب کے ساتھ ایسا نہ کرنا ج

ناحق مار بیٹھنا ؛ مصاحب کے علم ، ذات یا وطن کا حقارت سے ذکر کرنا ؛ کسی ملتے جلتے عیب والے آدمی کی مذمت کرنا ، کسی متضاد نقص رکھنے والے کی مذمت کرنا ؛ اس کے مخالف کی (اگیر ولا : اس سے ملتے جلتے دیس والے کی) مذمت ؛ اس کے اچھے کاموں سے روگردانی ؛ اس کے برے کاموں کو گنوانا اور کمرے میں جو کوئی داخل ہو اس پر توجہ ؛ بہت زیادہ عطیات (اگیر ولا ؛ ہجو طبع) غلط بیانی ؛ بادشاہ کے پاس آنے جانے والوں کا بدلا ہوا رویہ ؛ جی بلکہ جانوروں تک کا رویہ بدلا ہوا پایا جائے گا۔

کاتیاین کا قول ہے کہ یہ راجہ اپنے کرم کی بھوہار دور دور تک پھینک رہا ہے (گیر ولا "یہ راجہ اوپر اوپر سے پانی کھینچ رہا ہے" یہ کہہ کر کاتیاین اپنے راجہ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا۔) [۱]

کانز ننک کہتا ہے "کونج دائیں سے بائیں کو اڑ گئی" (گیر ولا [۲] کردنج پرندہ آج بائیں طرف سے اڑ گیا" یہ کہہ کر کانز ننک اپنے راجہ کو چھوڑ کر چلا گیا۔ ح)

چارآین کہتا ہے کہ یہ راجہ ایک لمبا سرکنڈا ہے۔ (گیر ولا ، سرکنڈے کو دیکھ کر آچاریہ چارآین اپنے راجہ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ ح)

گھوٹ مکھ کہتا ہے کہ یہ راجہ ٹھنڈا کیڑا ہے (گیر ولا : یہ کہہ کر آچاریہ گھوٹ مکھ اپنے راجہ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ ح) [۲]

---

[۱] ؛ غالباً مفہوم یہ ہے کہ کرم کی پھوہار مجھ کو بچا کر اوروں پر پڑ رہی ہے۔ ح

[۲] ؛ اوپر کی تین عبارتوں کی تشریح ایک حکایت سے ہوتی ہے کہ بعض راجکماروں نے راجہ یعنی اپنے باپ سے اپنے گرو کی جان کو خطرہ محسوس کرتے ہوئے کھانے کے کمرے کی دہلیز پر ایک لمبا سرکنڈا رکھ دیا اور کہا کہ ایک کونج دائیں سے بائیں اڑ گئی ہے اور یہ کہ جو کپڑا پہن کر وہ ان کے ساتھ کھانا کھانے جانے والا تھا وہ ابھی گیلا ہے۔ اس طرح وہ خطرے سے آگاہ ہو گیا اور بھاگ گیا۔ اسی طرح اس وزیر کو بھاگ جانا چاہیئے جسے راجہ کے تیور بدلے ہوئے نظر آئیں۔ دیکھیے نندی سوتر ص ۳۳۴ - ۳۶۸ کلکتہ ایڈیشن ۱۸۸۰ء۔

کنجلک کہتا ہے کہ وہ پانی پھینکتے ہوئے ہاتھی کی طرح ہے۔ (گیروَلا: ہاتھی کو پانی اچھالتے ہوئے دیکھ کر کنجلک نامی آچاریہ اپنے راجہ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا) پشونا کا خیال ہے کہ اسے رتھ کا گھوڑا کہنا چاہیئے۔ (گیروَلا: رتھ کے گھوڑے کی تعریف سُن کر آچاریہ پشونا اپنے راجہ کو چھوڑ کر چلا گیا۔ ج) پشونا کا بیٹا کہتا ہے کہ اذیت اس وقت ہوتی ہے جب اس کے مخالف سے مصاحبت بڑھ جائے۔

جب انعام و اکرام اور عزت میں کمی آجائے تو راجہ کو چھوڑ دینا چاہیئے یا راجہ کے مزاج اور اپنی کوتاہیوں پر نظر کرتے ہوئے اپنی اصلاح کر لینی چاہیئے یا راجہ کے کسی عزیز دوست کی حمایت حاصل کرنی چاہیئے۔

راجہ کے دوست کے ساتھ رہ کر (گیروَلا: راجہ کے ساتھ رہ کر) مصاحب اپنے دوستوں کے ذریعے اپنے آقا کی کمزوریاں دور کرائے (گیروَلا: اس سے صفائی کی کوشش کرے) اور پھر اپنی جگہ واپس آجائے خواہ راجہ زندہ ہو یا مر چکا ہو۔ (گیروَلا: یا راجہ کے مرنے کے بعد واپس آئے)۔

جزو ۶ = ریاست کا استحکام اور کُلّی خود مختاری

راجہ کو مشکل کا سامنا ہو تو وزیر ان طریقوں سے اس کا مداوا کرے:

راجہ کو موت کا احتمال ہو تو بہت پہلے راجہ کے دوستوں اور وفادار ساتھیوں سے مشورہ کر کے ملاقاتیوں کو مہینے دو مہینے میں ایک بار ملنے دے اور کہا یہ جائے کہ راجہ دیس کی کٹھنائیاں دُور کرنے کے لیے یا دشمن کی تباہی کے لیے یا درازیٔ عمر کے لیے یا بیٹے کی ولادت کے لیے ریاضت میں مشغول ہے۔ مناسب موقعوں پر کسی کو بادشاہ کے بھیس میں دور سے دکھا دیا جائے بلکہ دشمن یا دوست ملک سے آئے ہوئے ایلچیوں کو بھی دیکھ لینے دیا جائے اور اس بناوٹی راجہ کی بجائے وزیر خود ہی اس کی طرف سے بات چیت کرے جو بالکل مناسب بات ہے اور وزیر یہ بھی ظاہر کرے کہ اسے محل کے حاجب اور داروغہ محلات کے ذریعے راجہ

کے احکام ملتے رہتے ہیں۔ مجرموں پر مہربانی یا عتاب کا اظہار بھی بالواسطہ ہوگا۔

خزانہ اور فوج دو معتبر اور ہمراز اشخاص کے تحت رہیں اور دونوں کو محل کے اندر یا سرحد پر ایک ہی جگہ رکھا جائے۔ راجہ کے سگے رشتہ داروں اور شہزادوں، شاہی خاندان کے دوسرے افراد کو مختلف کاموں پر لگا دیا جائے۔ (اگیرولا: کسی بہانے یکجا کر دیا جائے) جیسے کہ کسی باغی سردار کی گرفتاری یا جسے کسی قلعے یا ویران علاقوں کا حاکم بنا دیا گیا تھا۔ سرکش ہوگیا ہے اور اس کے ساتھ حامیوں کا مضبوط جتھا ہے، یا کسی اور مشکل مہم پر یا راجہ کے دوستوں کے خاندان سے ملنے کے لیے روانہ کر دیا جائے۔ (اگیرولا: کوئی سردار باغی ہو جائے تو اسے کسی ترکیب سے موافق بنایا جائے یا کسی مشکل مہم پر بھیج دیا جائے۔)

ہمسایہ راجوں میں سے کوئی حملہ کرنے پر آمادہ نظر آئے تو اسے کسی میلے یا شادی، یا ہاتھیوں کے شکار یا گھوڑوں کی خریداری یا تجارتی سامان کی خریداری یا قطعۂ زمین پر قبضہ کرنے کے لیے جو اسے دے دیا گیا ہو، بلایا جائے اور گرفتار کر لیا جائے، یا کوئی حلیف راجہ اسے روکے رکھے جب تک کہ کوئی باعزت سمجھوتہ نہ ہو۔ یا اس کے خلاف وحشی قبائل یا اس کے دشمنوں کو بھڑکا دیا جائے یا اگر اس کا کوئی قریبی عزیز حراست یا پناہ میں ہو تو اسے اس کے ملک کے ایک حصے کا لالچ دے کر مقابلے پر کھڑا کر دیا جائے۔ یا وزیر دوسرے سرداروں اور شہزادوں کی تائید سے ولیعہد کو گدی نشین کر دے اور اسے عوام کے سامنے لے آئے۔

یا جیسا کہ تعزیرات کے جز میں کہا گیا ہے، ریاست کے کانٹوں سے نجات حاصل کر کے حکومت چلاتا ہے۔ یا اگر کوئی آس پاس کے راجہ کا وزیر نظر آئے تو وزیر اسے دعوت دے کہ اگر وہ گدی پر قبضہ کر لے اور پھر اسے مروا دے، یا مناسب تدابیر کر کے اسے روکے رکھے۔

یا حکومت کا بار رفتہ رفتہ ولیعہد کے کاندھوں پر ڈال کر وزیر راجہ کی موت کا اعلان کر دے۔

اگر راجہ کی موت کسی دشمن ملک میں واقع ہو تو وزیر کسی ایسے شخص کے ساتھ معاہدہ طے کرے جو خود کو مرے ہوئے راجہ کا مخالف ظاہر کرے، خود الگ ہو جائے۔ اگیر ولا: اپنے دیس میں چلا جائے) یا راجہ کے قلعے میں ہمسایوں میں سے کسی راجہ کو گدی نشین کر کے، خود الگ ہو جائے یا ولیعہد کو گدی پر بٹھا کر دشمن پر چڑھائی کر دے اور دشمن حملہ کرے تو وہ ایسی تدابیر کرے جو خطرے کو دفع کرنے کے لیے دوسرے مقام پر بتائی گئی ہیں۔

کوٹلیہ کہتا ہے کہ اس طرح وزیر اپنے آپ شاہی اختیارات حاصل کرے گا یہ رواج کہتے ہیں نہیں۔ جب راجہ بستر مرگ پر ہو تو وزیر شہزادوں اور دوسرے راجکماروں کو آپس میں لڑوا دے۔ جو کوئی ریاست پر حملہ کرے اُسے پہلے اور رعیت کو ناراض کرنے کے جرم میں مروا دیا جائے یا خفیہ طور سے شاہی خاندان کے خاص حامیوں کو زیر کر کے اور قابو میں لا کر وزیر سلطنت پر قبضہ کرے کیونکہ حکومت دلچسپ ہے جس کی خاطر باپ بیٹوں سے نفرت کرتے ہیں اور بیٹے باپ سے۔ پھر وزیر جو سلطنت کا سب سے اہم ستون ہے، کیوں نہ ایسا کرے؟ لہٰذا وہ اس نعمت کو جو اس کی گود میں آ رہی ہے رد نہیں کرے گا کیونکہ مثل مشہور ہے کہ جو عورت از خود محبت کا اظہار کرے اسے رد کر دیا جائے تو وہ پھر کے بدلے ناراض ہو جاتی ہے۔

"اس انکار کرنے والے کو سنہرا موقع صرف ایک ہی بار ملتا ہے، دوبارہ نہیں۔"

مگر کوٹلیہ کہتا ہے کہ ایسا قدم اٹھانا اچھی بات نہیں جس سے نفرت پیدا ہو، نہ یہ کوئی تسلیم شدہ نظریہ ہے۔ لہٰذا وہ سلطنت پر راجہ کے کسی ایسے لڑکے کو بٹھائے جس میں پسندیدہ خواص موجود ہوں۔ اگر کوئی اکیلا راجکمار یا راجکماری نہ ملے تو کسی بڑے راجکمار یا راجکماری کو سامنے لائے۔ یا ملکہ حاملہ ہو تو اسے اور دوسرے وزیروں سے کہے: اب فیصلہ تم پر ہے۔ اس (لڑکے) کے باپ کو دیکھو اور اپنے تیور اور اپنی خاندانی حیثیت کو۔ یہ لڑکا محض ایک نشانی ہے اور اصل اختیار تمہارے پاس ہے۔ بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اس کے جواب میں وہ

کہیں گے تمہاری قیادت کے سامنے کون دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ رعیت کی چاروں جاتیوں کو تحفظ دے سکے گا۔ اس پر دوسرے وزیر بھی یقیناً ہاں میں ہاں ملائیں گے چنانچہ وہ کسی شہزادے یا شہزادی یا حاملہ ملکہ کو گدی پر بٹھا کر انہیں پبلک اور دوست یا دشمن ملک کے سفیروں کے سامنے لے آئے گا۔ وہ وزیروں اور فوجی حکام کی تنخواہیں بڑھا دے گا اور مراعات میں اضافہ کرے گا اور یقین دہانی کرے گا کہ یہ لڑکا بڑا ہو کر تمہاری یافت میں اور اضافہ کرے گا۔ وہ اسی قسم کی تسلی قلعداروں اور اضلاع کے حاکموں کو بھی دے گا اور دوست یا دشمن نما ملک کے افسروں کو بھی۔ پھر وہ راجکمار کی تربیت کے لیے اقدامات کرے گا۔

یا وہ شہزادی کے بیٹے کو جو اسی گوت کے کسی آدمی سے ہو گدی نشین کر دے۔ اگر ولا: راجکماری کے ہاں اسی گوت کے آدمی سے بیٹا پیدا کرائے۔ وہ راجکمار کے نمائندے کے طور پر اسی خاندان کے کسی کمزور دل خوبرو فرد کو رکھے، تاکہ ماں کا دل برا نہ ہو اور اس کے دل میں ہول نہ اٹھیں۔ وہ اس کی دلداری کرے۔ اپنے لیے نہیں، راجہ کے لیے البتہ، نئی رتھ، گھوڑے، جواہر، پوشاک، عورتیں اور محل مہیا کرے۔

* جب شہزادہ بڑا ہو جائے تو وہ اس سے سبکدوشی کی درخواست کرے (ابزار: اس کے تیور بھانپنے کے لیے) اگر راجہ اس سے ناخوش ہو تو اسے چھوڑ دے۔ خوش ہو تو ساتھ رہے۔

* اگر وہ وزارت کی زندگی سے اکتا گیا ہو تو جنگل میں لمبی ریاضت کے لیے چلا جائے۔ ملکہ کو بتا جائے کہ راجکمار کی حفاظت و تربیت کے لیے کون لوگ مقرر ہیں۔ (اگ: مخالفوں کے بٹھائے ہوئے جاسوسوں اور خزانے وغیرہ کا پتہ راجہ کو بتا کر)۔

* اگر راجہ دوسرے سرداروں کے زیر اثر ہو تو وہ اس کے پسندیدہ اشخاص کے ذریعے اس کو حکمرانی کے گر سکھائے۔ تاریخ اور پرانوں کے حوالے دے۔

* پکے سنیاسی کا روپ دھار کر وزیر راجہ کا اعتماد حاصل کرے۔ اسے اپنے اثر میں لائے اور مخالفوں کی سرکوبی کرائے۔

باب ششم

ملکی حاکمیت کے وسائل

جزو ۱۔ حاکمیت کے بنیادی لوازم

راجہ، وزیر، ریاست، قلعہ، خزانہ، فوج، حلیف اور دشمن، خودمختاری ان عوامل سے متعین ہوتی ہے۔ ان میں راجہ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

اچھا خاندان، خداترسی، بہادری، بزرگ و دانوں کی نظر سے دیکھنا، نیکی، سچائی، استقامت، احسان مندی، حوصلہ مندانہ عزائم، جوش و جذبہ، قوتِ فیصلہ لیت ولعل سے گریز، ہمسایہ ریاستوں کو قابو میں رکھنے کی قدرت، مضبوط قوتِ ارادی لائق وزیروں کی رفاقت، نظم و ضبط کی طرف میلان۔ راجہ کی یہ خصوصیات پرکشش کہلاتی ہیں۔ تحقیق و جستجو، تحمل کے ساتھ سماعت، مشاہدہ، حاضر یادداشت، غور و فکر، صحیح نتیجہ اخذ کرنا اور فیصلے پر قائم رہنا ذہنی خصوصیات کہلائیں گی۔

عزم بالجزم، ذکاوت، ژرف بینی، جوش و جذبے کے چند پہلو ہیں۔ عالی دماغ، مضبوط حافظہ اور براق ذہن رکھنے والا، محنتی، طاقتور، جملہ فنون سے آراستہ، شر سے پاک، سزا و جزا میں عدل و انصاف پر سختی سے کاربند، باوقار، خطرات کے تدارک کے لیے بروقت اقدام کا اہل، دور اندیش، موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے مستعدی کے ساتھ بروقت اور برمحل عمل کرنے والا، دشمن سے جنگ یا معاہدے کو ختم کرنے کی ضرورت کو تاڑنے والا، مناسب موقع کے انتظار میں معاہدات، ذمہ داریوں اور قول و قرار کو نبھانے والا، دشمن کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے والا۔ وقار اور رازداری کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہنسی مذاق میں شریک، جو نہ تو راہ راست سے ہٹے نہ غلط نظروں سے دیکھے، جذباتیت، غصہ، حرص، ہٹ دھرمی، متلون مزاجی، جلد بازی، غیبت سے عاری، خندہ پیشانی سے

بات کرنے والا اور بزرگوں کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنے والا۔ ان خصوصیات کو بُردباری سے تعبیر کرتے ہیں۔

منتری کی خصوصیات کتاب کے شروع، درمیان اور اختتام پر واضح کی گئی ہیں۔

جس ملک کے اندرونی اور سرحدی علاقوں میں بڑے شہر دگیر والا قلعے ہوں، اچھی خوراک نہ صرف اپنے لوگوں کے لئے پیدا کرے بلکہ باہر والوں کے لئے بھی مصیبت کے وقت مہیا کر سکے، دشمنوں کا مقابلہ کر سکے آس پاس کے راجاؤں کو زیر کر سکے، دلدلی، پتھریلے، اونچے نیچے اور ریگستانی علاقوں سے مبرا بیز سازشیوں، درندوں، وسیع ویرانوں سے پاک ہو، خوش منظر ہو، زرخیز زمینوں، کانوں، قیمتی لکڑی، ہاتھیوں کے جنگل اور چراگاہوں سے پُر ہو، ہُنرمند ہو، جس میں خفیہ راستے ہوں (؟) مویشیوں کی کثرت ہو، پانی کے لئے بارش کا محتاج نہ ہو، جہاں میدانی اور دریائی راستے موجود ہوں، مختلف طرح کی تجارتی اشیاء سے مالامال ہو، بڑی فوج اور بھاری ٹیکسوں کا بوجھ اٹھا سکے، جہاں کے کسان محنت کش اور با عمل ہوں، آقا اور ملازمین سمجھدار ہوں آبادی وفادار اور خوش اطوار ہو۔ یہ ایک اچھی ریاست کی خصوصیات ہیں۔ دگیر والا جہاں نیچ ذاتوں کی آبادی زیادہ ہو قلعوں کی خوبیاں پہلے ہی بتائی جا چکی ہیں۔

بہترین خزانہ وہ ہے جو چاہے وراثتاً ملا ہو یا اپنے طور پر حاصل کیا گیا ہو مگر اس میں بافراط سونا، چاندی، مختلف الوان کے جواہر، طلائی ہیرے موجود ہوں اور افتاد کے وقت لمبی مدت تک کفایت کر سکے۔

بہترین فوج وہ ہے جو پیشیتی سپاہیوں پر مشتمل ہو (یا باپ دادا کے وقت سے چلی آرہی ہو) ہمیشہ چاق و چوبند، وفادار، جس کے نوجوان اپنے بال بچوں کو آسودہ رکھ سکیں۔ لمبے عرصے تک دور دراز قیام کو گوارا کریں، ہمیشہ ہر جگہ پر رہیں، برداشت کی قوت رکھتے ہو، مختلف طرح

کی لڑائیوں کی تربیت پائے ہوئے ہوں اور مختلف طرح کے ہتھیاروں کا استعمال جانتے ہوں، بادشاہ کا دکھ سکھ میں ساتھ دیں، کبھی اس سے برگشتہ نہ ہوں اور خالصتہً کھتری ذات سے تعلق رکھتے ہوں۔

بہترین حلیف یا دوست وہ ہے جس سے پشتینی دوستی ہو، معقول بات سننے کو تیار ہو، کبھی جھگڑا نہ کرے، اور وقت پر جلدی اور بڑے پیمانے پر جنگی تیاریاں کر سکے۔

جو دشمن شاہی خاندان کا نہ ہو، حریص ہو، نالائق وزیروں اور نافرمان رعیت میں گھرا ہو، بدکردار ہو، ہمیشہ دھرم کے خلاف کام کرتا ہو، گھٹیا عیاشیوں میں مبتلا ہو، جوش و جذبے سے عاری ہو، تقدیر پر بھروسہ کرتا ہو، بے سوچے سمجھے عمل کرتا ہو، کمزور ہو، بے یار و مددگار ہو، مردانہ خصوصیات سے محروم ہو اور نقصان پہنچانے پر تلا رہے، وہ بدترین دشمن ہے، مگر اسے آسانی سے زیر کیا جا سکتا ہے۔

دشمن سے قطع نظر، مذکورہ چھ عوامل، اپنی اعلیٰ خصوصیات کے ساتھ بادشاہت کے اعضاء و اجزا ہیں۔

* دانشمند بادشاہ کمزور عوامل کو بھی سدھار سکتا ہے، مگر بُرا حکمران اپنی ریاست کے بھلے اور پھلتے پھولتے عوامل کو بھی تباہ کر سکتا ہے۔

* لہٰذا بداعمال اور بداطوار حکمران خواہ وہ شاہوں کا شاہ کیوں نہ ہو یا تو اپنی ہی رعیت کے عتاب کا شکار ہو جائے گا یا دشمن کا۔

* البتہ ایک عاقل و دانا حکمران، جو سیاسی حکمت عملی سے بہرہ ور ہو، خواہ کسی چھوٹی سی راجدھانی کا مالک ہو، اپنے لیئق ارکان ریاست کی مدد سے ساری دنیا پر قابض ہو سکتا ہے۔ اور کبھی زیر نہ ہو سکے گا۔

جزو ۲ : حالت امن اور مہمات

دولت کا حصول اور تحفظ امن و امان اور بار آور عمل پر منحصر ہے۔

منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے محنت اور کوشش بار آور عمل ہے۔ عمل سے حاصل کئے ہوئے پھل سے لطف اندوز ہونے کے لئے شر فساد سے نجات اور فراغت، یہی امن و امان کی تعریف ہے۔

امن اور پیداواری عمل کا دارومدار راجہ کی شش گانہ حکمت عملی پر ہے۔ انحطاط، جمود یا ترقی کسی زمانے کی صورت حال اپنی تین حالتوں سے تعبیر ہوتی ہے۔ جو عوامل اس صورتحال کو تشکیل دیتے ہیں، جہاں تک انسان کا دخل ہے، وہ ہیں؛ یعنی حکمتِ عملی یا اس کا فقدان۔ خوش قسمتی یا بدقسمتی کا تعلق آسمانی عوامل سے ہے۔ دونوں طرح کے عوامل، انسانی اور آسمانی دنیا کے معاملات کو تشکیل دیتے ہیں۔

جن کا پہلے سے علم نہ ہو سکے، وہ آسمانی عوامل ہیں، کسی ایسے مقصد کا حاصل ہو جانا جو بظاہر محال نظر آتا تھا، خوش نصیبی کہلائے گا۔ جس نیتجے کی توقع کی جا سکے وہ انسانی دائرہ عمل میں آتا ہے۔ اور اس کا حصول حکمت عملی پر منحصر ہے۔ اگر نتیجہ توقع کے خلاف ہو تو اس کا سبب غلط پالیسی یا اس کا فقدان ہوگا۔ اس کی پیش بینی ممکن ہے۔ آفات آسمانی کی پیش بینی ممکن نہیں۔

وہ راجہ جو اچھے کردار اور بادشاہت کے لوازم سے مالامال ہو وہ حکمتِ عملی کا سرچشمہ اور فاتح کہلاتا ہے۔

جو راجہ اس راجہ کی سرحدوں سے ملحق ہو اسے حریف کہیں گے۔ جو راجہ اسی طرح حریف راجہ سے ملحق ہو اور حریف کی عملداری بیچ میں پڑتی ہو، وہ حلیف کہلائے گا۔

ہمسائے کے طاقت ور راجہ کو دشمن کہا جائے گا۔ اور جب وہ مصائب میں گھرا ہوا ہو یا بداعمالیوں میں مبتلا ہو، تو وہ مغلوب کئے جانے کے

قابل ہو گا اور اس کا کوئی حلیف نہ ہو گا تو وہ مٹا دینے کے قابل ہو گا۔ ورنہ (یعنی جب اس کا کوئی دوستدار موجود ہو) تو وہ اس قابل ہو گا کہ اسے تنگ کیا جا سکے یا اس کی قوت (یا عملداری) کو گھٹایا جا سکے۔ یہ ہیں وہ صورتیں جو دشمن کے تعلق سے درپیش ہو سکتی ہیں۔

راجہ کے مقابل کی طرف، دشمن کے جوار میں اور بھی راجہ ہو سکتے ہیں۔ جن میں کوئی راجہ کا طرفدار ہو گا، اس کے بعد کوئی دشمن کا طرفدار، اور پھر اس کے بعد کوئی اس راجہ کا طرفدار (جسے فاتح کہا گیا ہے) اور اس کے بعد دشمن کے طرفدار کا طرفدار۔ اسی طرح عقب میں بھی ایک عقبی دشمن ہو گا، اور ایک عقبی دوست، ایک عقبی دشمن کا دوست، اور ایک عقبی دوست کا دوست۔

جو حریف حسب نسب میں ہم پلہ ہو اور جس کی عملداری "فاتح راجہ" کی عملداری سے ملی ہو، قدرتی دشمن ہے اور جو محض مخالف ہو اور فاتح راجہ کے خلاف دوسروں کو اکسائے وہ غیر حقیقی دشمن ہے۔

جو باپ دادا کے وقت سے دوست چلا آتا ہو اور اس کی عملداری دشمن راجہ سے ملحق ہو، وہ قدرتی دوست ہے اور جس سے اپنے تحفظ کی خاطر معاہدہ کیا جائے وہ بنایا ہوا دوست ہے۔

جس راجہ کی عملداری دونوں راجاؤں (فاتح اور دشمن) دونوں کے قریب مقابل کی طرف واقع ہو، اور جو دونوں کی مدد پر آنے کی قدرت رکھتا ہو، خواہ متحد ہوں یا مخالف، اور ہر ایک سے فرداً فرداً نبٹ سکے، اسے ثالث راجہ کہیں گے۔

جو راجہ مذکورۂ بالا سب راجاؤں سے دور واقع ہو، بہت مضبوط اور دشمن، "فاتح" اور ثالث تینوں کی مدد کر سکتا ہے، یا تینوں کا فرداً فرداً مقابلہ کر سکتا ہو، اسے غیر جانبدار کہیں گے۔ یہ ہیں راجاؤں کی (بارہ) بنیادی حیثیتیں۔

"فاتح" اس کا حلیف، اور اس کے حلیف کا حلیف، یہ تین مل کر ایک دائرہ بناتے ہیں۔ چونکہ ان تینوں راجاؤں کے پاس بادشاہی کے بنیادی ارکان وزراء، عملداری، قلعہ اور خزانہ اور سپاہ موجود ہیں اس دائرے میں بنیادی

ارکان کی مجموعی تعداد ۱۸ ہوئی (یا ۱۵؟ خود راجاؤں کو ملا کر ۱۸ - ح) لہٰذا یہ سمجھانے کی ضرورت نہیں کہ ریاستوں کے یہ تین دائرے یا گروہ، فاتح راجہ کے دائرے سے الگ ہیں۔ لہٰذا چار بنیادی دائرے بنے، جن میں ۱۲ راجہ اور بادشاہت کے بنیادی عوامل کی مقدار ۶۰ ہے، اور ریاست کے بنیادی ارکان یا اجزاء کی تعداد بہتر[1]

ان بارہ راجاؤں میں سے ہر ایک کے اپنے عوامل (یا وسائل) ملوکیت ہوں گے، نیز اپنی اپنی قوت اور مقاصد۔ طاقت ذریعہ ہے اور مقصود مسرت۔

طاقت ذریعہ ہے اور مقصد مسرت

طاقت تین قسم کی ہوتی ہے۔ غور و فکر کی طاقت ذہنی طاقت۔ بھرپور خزانہ اور مضبوط فوج بادشاہی کی قوت ہے اور شجاعت جسمانی قوت ہے۔ (اصل متن میں ان قوتوں کو گیان بل، کوش بل دنڈ بل اور وِکرم بل کہا گیا ہے۔ وکرم = شجاعت - ح)

مقصد بھی تین طرح کا ہوتا ہے۔ وہ جو سوچ بچار سے حاصل ہو سکے جو بادشاہی اختیار سے حاصل ہو سکے اور وہ جو جد و جہد سے حاصل ہو سکے اور اسی کے لئے شجاعت درکار ہوتی ہے۔

قوت و مسرت کی بیشی ہی ایک بادشاہ کو دوسرے پر فوقیت دلاتی ہے اور کمی ادنیٰ ہونے پر دلالت کرتی ہے اور مساوات ہمسری پر۔ چنانچہ راجہ ہمیشہ قوت میں برتری اور مسرت میں بہتری حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

جو راجہ اسباب شہنشاہی میں اپنے دشمن کا ہم پلہ ہو وہ اپنی خوش اطواری کے بل پر یا ان کی مدد سے جو دشمن کے حریف ہوں یا اس کے خلاف سازش کر رہے ہوں، دشمن کی قوت کو مغلوب کر سکتا ہے؛ یا اگر وہ یوں سوچتا ہو کہ: میرا دشمن اگرچہ بڑا طاقتور ہے، لیکن عنقریب اپنی بادشاہی کو نقصان پہنچا کر رہے گا، مثلاً بدزبانی کے ذریعے، سخت سزائیں دے کر یا دولت کو لٹا کر

---

[1] فاتح کا حلقہ، دشمن کا حلقہ، ثالث کا حلقہ، غیر جانبدار کا حلقہ ملا کر کل عوامل ۶۰ ان میں ۱۲ راجہ شامل کر کے ۷۲۔

اور اس نے عارضی کامیابی بھی حاصل کر لی تو پھر سیر و شکار، جوئے بازی، شراب خوری اور عورتوں کے ساتھ عیاشی میں مبتلا ہو جائے گا۔ اور چونکہ اس کی رعایا اس سے بد دل ہے، اور خود کمزور اور سر پھرا، میں اس کا تختہ الٹ سکتا ہوں۔ یا جب اس پر چڑھائی کی گئی تو وہ اپنی سب کائنات لے کر کسی قلعے میں یا کہیں اور پناہ لے گا۔ یا اگرچہ اس کے پاس بڑی فوج ہے۔ پھر بھی میرے ہاتھ پڑ سکتا ہے۔ کیوں کہ نہ اس کا کوئی مددگار ہے نہ کوئی مضبوط قلعہ، یا ایک دور کا راجہ اپنے دشمن کو ہزیمت دینا چاہتا ہے اور مجھے بھی مدد دینے پر آمادہ ہے کہ میں اپنے دشمن کو نیچا دکھا سکوں جو اس وقت زد میں ہے مگر میرے پاس کافی وسائل نہیں، یا ہو سکتا ہے کہ مجھے ثالث بننے کی دعوت دی جائے۔" ان وجوہات کی بنا پر راجہ اپنے دشمن کو ڈھیل دے کر قوت پکڑنے اور وقتی کامیابی حاصل کرنے کا موقع دے سکتا ہے۔ دگیر ولا؛ اس طرح کی مختلف صورتوں میں دشمن کی قوت و کیفیت کا بھی اندازہ کرے۔)

ریاستوں کے دائرے یا حلقے کو دوست راجہ کی حدود سے آگے تک بڑھا کر وہ ان ریاستوں کو پہیے کے آرے اور خود کو پہیے کی ناہ (مرکز) بنالے گا۔

* قابلِ شکست دشمن جب فاتح راجہ اور اس کے دوست کے بیچ میں واقع ہو، تو اس کی قوت بڑھتی ہوئی نظر آئے گی۔ دگیر ولا؛ جو مضبوط دشمن فاتح اور اس کے دوست کے بیچ میں آ جائے وہ جیت لیا جاتا ہے یا بہت تنگ کیا جاتا ہے۔

باب ھفتم

شش گانہ حکمت عملی کے مقاصد

جزو ا : انحطاط، جمود اور ترقی

ریاستوں کا دائرہ شش گانہ پالیسی کا محور ہے۔ میرے گرد کہتے ہیں کہ امن، جنگ غیر جانبداری، حرکت، اتحاد نیز ایک کے ساتھ صلح تو دوسرے کے ساتھ جنگ یہ ہیں ریاستی حکمت عملی کی چھ ممکن صورتیں۔

لیکن واتو یادھی کا موقف ہے کہ پالیسی کی صرف دو شکلیں ہوتی ہیں، امن اور جنگ؛ اور کل چھ شکلیں انہی دو بنیادی شکلوں سے پیدا ہوتی ہیں۔

کوٹلیہ کہتا ہے چونکہ صورتحال بدلتی رہتی ہے۔ اس لئے پالسی کی چھ ہی شکلیں بنتی ہیں۔

ان میں سے معاہدہ جو ضمانتوں کے ساتھ ہو، امن کی صورتحال ہے۔ جارحانہ کارروائی جنگ ہے، عدم تعرض غیر جانبداری ہے، تیاری حرکت ہے، دوسرے کی آڑ یا مدد لینا اتحاد ہے۔ ایک کے ساتھ امن کا معاہدہ اور دوسرے کے ساتھ جنگ دوگونہ چال کہلاتی ہے۔ بس یہی چھ شکلیں ہیں۔

جو کسی سے ہیٹا ہو گا وہ اس سے صلح چاہے گا، جو حاوی ہو گا وہ جنگ چھیڑ دے گا۔ جو یہ سوچے گا کہ نہ کوئی مجھے زک دے سکتا ہے نہ میں اتنا طاقتور ہوں کہ اپنے دشمن کو تباہ کر سکوں، وہ غیر جانبداری برتے گا۔ جس کے پاس

اپنے دشمن کے خلاف تیاری کے وسائل ہوں گے۔ وہ اس کے خلاف حرکت میں آئے گا۔ جو اپنے بل پر اپنا بچاؤ کرنے کے قابل نہ ہو گا وہ دوسروں کا سہارا ڈھونڈے گا جو یہ سمجھے گا کہ مقصد حاصل کرنے کے لئے مدد حاصل کرنا ضروری ہے وہ ایک کے ساتھ صلح کر کے دوسرے کے ساتھ جنگ کرے گا۔ یہ ہیں راج نیتی کے چھ روپ۔

ان میں سے عاقل بادشاہ وہ راستہ اختیار کرے گا جس سے اس کو موقع ملے کہ قلعہ تعمیر کرائے، عمارتیں اور تجارتی راستے بنائے، زراعت کو توسیع دے اور نئے گاؤں بسائے۔ کانوں سے کام لے، عمارتی لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگلات سے فائدہ اٹھائے! اور اس کے ساتھ ہی دشمن کی ایسی ہی کارروائیوں میں خلل ڈالے۔

جو یہ سمجھتا ہو کہ اس کی طاقت، کیفیت اور کمیت دونوں کے لحاظ سے دشمن کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہے، وہ وقتی طور پر دشمن کی ترقی کو نظر انداز کر سکتا ہے (دگیر دلا: دشمن کی طرف سے بے فکر ہو سکتا ہے) اگر دو راجہ یہ دیکھیں گے کہ دونوں کی رفتار ترقی ایک ہے، تو وہ آپس میں صلح کر لیں گے۔

کوئی راجہ ایسی پالیسی نہیں اپنائے گا جس سے اس کو نقصان ہو اور دشمن کو کوئی دھکا نہ لگے، کہ یہ تنزل اور انحطاط کا راستہ ہے۔ ہاں اگر یہ خیال ہو کہ آخر کار اس کے نقصان کی تلافی ہو جائے گی اور دشمن کے مقابلے میں زیادہ فائدہ حاصل ہو گا تو وقتی نقصان کو برداشت کر لے۔

اگر دو راجہ جو ایک دوسرے کے حریف ہوں اور دونوں تنزل پذیر ہوں اور کہتے ہوں کہ مساوی وقت میں مساوی دولت جمع کر سکیں گے تو وہ ایک دوسرے سے صلح کر لیں گے۔ ایسی صورتحال جس میں ترقی دکھائی دے نہ تنزل، جمود کہلائے گی۔ جو یہ سمجھے کہ اس کے ہاں جمود کی مدت دشمن کے ہاں سے کم ہو گی اور فوائد آگے چل کر دشمن سے بیش تر ہوں گے، تو

وہ وقتی جمود کو نظر انداز کرے۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ اگر دو راجہ جو ایک دوسرے کے حریف ہوں بیک وقت ٹھہراؤ کی حالت میں ہوں، اور ایک ہی مدت میں یکساں تمتع کی توقع رکھتے ہوں، تو وہ آپس میں صلح کرلیں گے۔

کوٹلیہ کا کہنا ہے بیشک ان کے لئے کوئی اور راستہ نہیں۔ دگیر ولا نے بالکل متضاد معنی لئے ہیں، بہا اگر کوئی راجہ یہ سوچے کہ صلح کے معاہدے پر قائم رہ کر میں اہم تعمیری کام کر سکتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی دشمن کے کاموں کو نقصان پہنچا سکتا ہوں، یا اپنے کاموں سے تمتع حاصل کرنے کے علاوہ دشمن کے کئے ہوئے کاموں سے بھی، امن کے معاہدے کے تحت، فائدہ اٹھا سکتا ہوں، یا اس کے کاموں کو جاسوسوں اور خفیہ کارروائیوں کے ذریعے تباہ کر سکتا ہوں؛ یا اس قسم کے لالچ دے کر جیسے کہ انعام اکرام، اچھا مکان ٹیکسوں کی معافی، کم محنت میں زیادہ فائدہ یا اُجرت، میں دشمن کے آدمیوں کو اپنی طرف کھینچ سکوں گا جس کی مدد سے وہ اپنی تعمیری کارروائیاں کر رہا تھا؛ یا کسی طاقتور راجہ سے اتحاد کر کے دشمن راجہ اپنے کئے ہوئے کام بگاڑ لے گا[1]؛ یا میں حریف راجہ کی کسی دوسرے راجہ کے ساتھ دشمنی کو طول دلوا سکتا ہوں، جس کی دھمکیوں کی بنا پر اس نے میری پناہ ڈھونڈھی ہے (یعنی مجھ سے معاہدۂ امن کیا ہے) یا مجھ سے اتحاد کر کے میرا حریف کسی دوسرے راجہ کو پریشان کر سکے گا، جو مجھ سے بیر رکھتا ہے؛ یا کسی دوسرے راجہ کے دباؤ سے تنگ آکر میرے حریف راجہ کی رعیت میری عملداری میں پناہ لے گی اور میں اپنے تعمیری منصوبے زیادہ آسانی سے پورے کر سکوں گا یا اپنے کاموں کے خراب ہو جانے کی بنا پر میرا حریف اتنا طاقتور نہیں رہ جائے گا کہ مجھ پر حملہ کر سکے؛ یا کوئی سے دو موافق راجاؤں

---

[1] سنسکرت عبارت میں انتہائی اختصار برتا جاتا ہے اور اسے ذہانت سے سمجھنا لازم آتا ہے یہاں مراد یہ ہے کہ طاقتور اتحادی کو اتحاد کی بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی، اور بہت سی تعمیری کاموں سے کمائی ہوئی دولت ادھر چلی جائے گی۔ ح

کے اتحاد سے میں اپنے وسائل سے اپنی آمدنی کو اور بڑھا سکوں گا، یا اگر میرے حریف نے دوسرے راجاؤں سے مل کر کوئی حلقہ بنایا تو میں ان میں تفرقہ ڈال سکوں گا اور دوسروں کے ساتھ اتحاد کر لوں گا، یا میں دھمکی یا حسن سلوک کے ذریعے اپنے حریف کو راہ پر لا سکتا ہوں اور جب وہ میرے حلقے میں شامل ہونے کی خواہش کرے تو دوسروں کو اس سے برگشتہ کرا سکتا ہوں اور ان کے عتاب کا نشانہ بنوا سکتا ہوں۔ اگر راجہ اس طرح سوچتا ہو تو امن کے معاہدے کو طول دے سکتا ہے اس عرصے میں اپنے وسائل کو ترقی دے سکتا ہے۔

یا اگر کوئی راجہ یوں سمجھے کہ " میرے ملک میں پشتینی سپاہی اور جنگجو گروہ موجود ہیں، اور قدرتی حصار پہاڑوں، جنگلوں، دریاؤں یا قلعوں کی صورت میں موجود ہیں اور داخل ہونے کا صرف ایک ہی راستہ ہے، اور ہم بیرونی حملے کو آسانی سے پسپا کر سکتے ہیں، یا اپنے ناقابل تسخیر قلعے میں سرحد کے قریب مورچہ بنا کر ہی دشمن کے ٹھکانوں کو تباہ کر سکتا ہوں، یا اندرونی خلفشار سے کمزور ہو جانے کے باعث دشمن بہت جلد اپنے بار آور ٹھکانوں کو کھو بیٹھے گا یا جب میرے دشمن پر کوئی راجہ حملہ کرے تو میں اس کے باشندوں کو اپنے ہاں آنے کی ترغیب دے سکتا ہوں" تو وہ غیر جانبداری اختیار کرے اور اپنی قوت بڑھاتا رہے۔

یا اگر کوئی راجہ یہ سوچے کہ " فوجوں کے ساتھ چڑھائی کر کے، دشمن کے ٹھکانوں کو تباہ کرنا ممکن ہے، اور میں نے اپنے تعمیری ٹھکانوں کے تحفظ کا خاطر خواہ بندوبست کر لیا ہے" تو وہ ہلہ بول کر اپنی قوت میں اضافہ کر سکتا ہے۔

یا اگر راجہ سوچے کہ میں اتنا طاقتور نہیں کہ اس کے ٹھکانوں کو تباہ کر سکوں، یا اپنے ٹھکانوں کا بچاؤ کر سکوں تو وہ کسی زیادہ طاقتور راجہ کی پناہ ڈھونڈے گا، اور انحطاط کے دور سے نکل کر ٹھہراؤ کے دور میں آنے کی کوشش کرے گا۔ اور اس کے بعد ترقی کی منزل میں داخل ہونے کی۔

یا اگر راجہ یوں سوچے کہ کسی ایک سے صلح کر کے میں اپنے وسائل سے کام لے سکوں گا، اور دوسرے سے جنگ چھیڑ کر ہی اس کے کاموں کو مٹا سکوں گا، تو وہ دو رخی پالسی اختیار کرے اور اپنے وسائل بڑھائے۔

* چنانچہ راجہ ریاستوں کے ملقوں یا دائروں میں ششش گانہ حکمت عملی سے کام لے کر، انحطاط سے ٹھہراؤ اور ٹھہراؤ سے ترقی کی منزل تک قدم بڑھانے کی کوشش کرے۔

جزو ۱: اتحاد کی حقیقت

اگر جنگ اور صلح کے فوائد یکساں ہوں تو صلح کو ترجیح دینی چاہیئے کیونکہ جنگ میں ہمیشہ قوت اور دولت کے گھٹنے، گھر سے دور رہنے اور گناہ یا بدی کی صورت میں نقصان کا پہلو موجود ہوتا ہے۔

یہی بات جنگ اور غیر جانبداری کے بارے میں صادق آتی ہے اتحاد اور دو رخی پالسی (یعنی ایک سے صلح دوسرے سے جنگ) کے مابین دو رخی پالسی کو ترجیح حاصل ہے، کیونکہ جو کوئی یہ پالسی اختیار کرے وہ اپنے آپ کو مالا مال کر لیتا ہے، کیونکہ اپنے تعمیری یا پیداواری منصوبوں پر توجہ دے سکتا ہے، جبکہ اتحادی کو اپنے حلیف کی اپنے وسائل سے مدد کرنی پڑتی ہے۔ اتحاد اس سے کرنا چاہیئے جو اپنے ہمسایہ دشمن سے زیادہ طاقتور ہو۔ اگر ایسی صورت نہ ہو تو پھر ہمسایہ دشمن سے ربط ضبط بڑھانا چاہیئے۔ چاہے اسے دولت اور فوج دے کر پرچایا جائے یا ملک کا ایک حصہ دے دیا جائے اور خود الگ رہا جائے۔ کیونکہ بادشاہ کے حق میں اس سے بری کوئی بات نہیں ہو سکتی کہ کسی طاقت ور راجہ سے اتحاد کرے جب تک کہ اس پر باہر سے حملہ نہ ہو۔

کمزور راجہ (اپنے ہمسایہ حریف کے ساتھ) ایسا رویہ رکھے جیسا کہ مفتوح فاتح کے ساتھ رکھتا ہے، لیکن جب دیکھے کہ اب اس کے برتری حاصل کرنے کا وقت آگیا ہے، یعنی کسی وبا کے پھیلنے، اندرونی خلفشار، دشمنوں کے بڑھنے

یا دوست کے مصائب میں شرکت) کی بنا پر اس کا حریف مشکل میں ہے تو وہ کسی بہانے سے، جیسے کہ اسی دشمن کے خطرات کو دفع کرنے کے لئے کفارے کی پوجا، وہ اس کے دربار میں سے نکل آتے، یا اگر اپنی ہی عملداری میں ہو تو اس بدحال راجہ سے ملنے نہ جاتے، یا اگر اس کے پاس ہو تو موقع دے کر اسے مار ڈالے۔

جو راجہ دو طاقتور راجاؤں کے درمیان ہو وہ اس کی پناہ چاہے گا جو دونوں میں زیادہ طاقتور ہو گا، یا جس پر وہ بھروسا کر سکے، یا دونوں سے برابر کی شرائط پر صلح کرے گا۔ پھر وہ ان میں سے ایک کو دوسرے کے خلاف اُکسانے کی کوشش کرے اور ہر ایک سے کہے کہ دوسرا جابر اور اسے تباہ کرنے کے درپے ہے اور اس طرح دونوں میں پھوٹ ڈلوا دے۔ جب وہ دونوں ایک دوسرے سے کٹ جائیں تو خفیہ طریقے سے دونوں کا کام تمام کرا دے۔ یا کسی ہمسایہ دشمن سے اپنا بچاؤ کرنے کے لئے دونوں طاقتور راجاؤں میں سے کسی ایک کی پناہ میں آجائے جو کافی مضبوط ہو۔ یا کسی مضبوط قلعے میں کسی سردار کے ساتھ اتحاد کر کے، دو رخی پالیسی اختیار کرے، (یعنی ایک سے صلح دوسرے سے جنگ)۔ یا حالات کو دیکھتے ہوئے صلح اور جنگ کی روش اختیار کرے۔ یا وہ ان باغیوں، دشمنوں اور وحشی قبائل سے ساز باز کرے جو دونوں راجاؤں کے خلاف سازش کر رہے ہوں۔ یا خود کو دونوں میں سے ایک کا دوست ظاہر کرتے ہوئے وہ دوسرے کے کسی کمزور پہلو پر اس کے دشمنوں یا وحشی قبائل کے ذریعے وار کرے یا دونوں سے دوستی پیدا کر کے ریاستوں کا ایک حلقہ بنائے۔ یا وہ غیر جانبدار راجہ کے ساتھ اتحاد کرے، اور اس کی مدد سے ایک یا دونوں کو زیر کرے۔ یا اگر دونوں سے نقصان پہنچے تو کسی غیر جانبدار راجاؤں میں سے کسی تیسرے نیک دل راجہ یا اس کے دوستوں یا ہمسروں میں کسی کی پناہ لے، یا کسی اور راجہ کی مدد چاہے جس کی رعایا اس کو خوش کرتے اور امن سے رہنے کے لئے آمادہ ہو، اور ان کی مدد سے وہ اپنی سابقہ حیثیت کو بحال کر سکتا ہو۔ یا جن کے ساتھ اس کے پرکھوں کے

اچھے روابط یا خونی رشتے رہے تھے اور جن کے راج میں اسے بااثر دوست اچھی تعداد میں مل سکتے ہوں۔

٭ دو: طاقتور راجاؤں میں سے جو ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے ہوں، اس کے ساتھ اتحاد کرنا چاہیئے جو اسے پسند کرتا ہو یا جس کو وہ خود پسند کرتا ہو۔ یہ ہیں اتحاد کے طریقے۔

جزو ۳: ہمسر، برتر اور کمتر راجہ کا کردار اور کمتر راجاؤں سے معاہدات کی شکل

جو راجہ اپنی قوت و اقتدار کو بڑھانا چاہتا ہو وہ شش گانہ حکمت عملی پر کاربند ہوگا۔ معاہدات ہمسر اور بہتر حکمرانوں کے ساتھ کئے جائیں گے۔ اور کمزور کو مغلوب کیا جائے گا۔

جو کوئی اپنے سے زیادہ طاقتور راجہ کے خلاف لڑنے جائے گا اس کی ہیئت کذائی ایسی ہوگی جیسے ہاتھی کے سامنے پیادہ۔ جس طرح کوئی مٹی کا ہنڈا اپنے ہی جیسے ہنڈے سے ٹکرائے، اسی طرح دو ہمسر راجہ ایک دوسرے سے ٹکرا کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ جس طرح پتھر مٹی کی ہانڈی سے ٹکراتا ہے اس طرح ایک طاقتور راجہ کمزور کو پاش پاش کر دیتا ہے اگر کوئی برتر راجہ کمتر راجہ کی طرف سے معاہدے کی پیشکش کو رد کر دے تو کمزور کو مفتوح راجہ کی حیثیت اختیار کر لینی چاہیئے۔ یا باجگزار بنا رہے۔

اگر کوئی ہمسر راجہ امن کو پسند نہیں کرتا تو اسے اس طرح تنگ کرنا چاہیئے جس طرح اس نے اپنے مقابل کو کیا ہو۔ کیونکہ دو راجاؤں کے درمیان صلح طاقت ہی کے ذریعے قائم کی جا سکتی ہے۔ کوئی لوہے کا ٹکڑا جسے تپا کر سرخ نہ کر دیا گیا ہو دوسرے ٹکڑے کے ساتھ نہیں جڑے گا۔

اگر کمتر راجہ عاجزی کرے تو اس سے صلح کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ اگر اسے تنگ کیا گیا اور تاؤ دلایا گیا تو وہ جنگل کی آگ کی طرح اپنے دشمن کو لپیٹ

میں لے لے گا اور اسے حلقے کی دوسری ریاستوں سے بھی شہہ ملے گی۔

جب کوئی راجہ جس کا دوسرے راجہ سے امن کا معاہدہ ہو یہ دیکھے کہ اس کے حلیف کی رعایا، لالچی، مفلوک الحال اور ستم رسیدہ ہونے کے باوجود اس کی عملداری کی طرف کو رجوع نہیں کرتی کہ کہیں ان کا مالک انہیں واپس نہ بلا لے تو وہ کمتر ہوتے ہوئے بھی حلیف کے ساتھ اعلان جنگ کر دے۔ جب کوئی راجہ جس کی دوسرے راجہ سے جنگ چھڑی ہوئی ہو یہ دیکھے کہ لالچی، مفلوک الحال اور ستم رسیدہ ہونے کے باوجود اس کے دشمن کی رعایا جنگ کی مشکلات سے دوچار ہونے کی بنا پر اس کی جانب نہیں جھکتی، تو وہ برتر ہونے کے باوجود صلح کر لے اور جہاں تک ممکن ہو جنگ کی پیدا کردہ مشکلات کو دور کرے۔

جب دو جنگ میں مبتلا راجاؤں میں سے کوئی یہ دیکھے کہ اس کی مشکلات دشمن کی مشکلات سے بڑھ کر ہیں اور اسے خیال ہو کہ دشمن اپنی مشکلات پر قابو پانے کے بعد اس کے خلاف زیادہ موثر کارروائی کر سکے گا تو اسے صلح کر لینی چاہیئے۔

جب جنگ یا امن کے زمانے میں کوئی راجہ یہ دیکھے کہ (جنگ سے) نہ اس کے دشمن کو نقصان پہنچے گا نہ خود اسے کوئی فائدہ تو اسے غیر جانبداری اختیار کرنی چاہیئے۔

جب کوئی راجہ دیکھے کہ اس کا دشمن اپنی مشکلات پر قابو نہیں پا سکے گا تو کمتر ہونے کے باوجود دشمن پر چڑھائی کر دے۔

جب کسی راجہ کو فوری خطرے یا مشکلات کا سامنا ہو تو برتری کے باوجود دوسرے کی پناہ حاصل کرے۔

جب کسی راجہ کو یقین ہو کہ وہ ایک سے صلح اور دوسرے سے جنگ کی راہ اختیار کر کے اپنا مقصد حاصل کر سکتا ہے تو برتر ہونے کے باوجود دو رخی پالسی پر عمل پیرا ہو۔

اس طرح چھ طرح کی حکمت عملی اختیار کی جا سکتی ہے۔ جہاں تک ان

کے خصوصی اطلاق کا تعلق ہے دگیر ولا : کمزور راجہ کے تعلق سے کچھ باتیں درج کرتے ہیں) :

* جب کوئی کمزور بادشاہ پر کوئی طاقتور بادشاہ جو ریاستوں کے ایک حلقے کا سربراہ ہو، حملہ کر دے تو اسے عاجزانہ صلح کی درخواست کرنی چاہیئے اور شرائط صلح میں خزانہ، فوج، خود اپنی ذات اور اپنی زمین کو بھی پیش کرسکتا ہے۔

* ایسے معاہدے کو جس کی رو سے فوج کی ایک مقررہ تعداد اور چیندہ فوجیوں کے ساتھ راجہ (طلب کیے جانے پر) خود کو پیش کرے "آتما نش" صلح کہتے ہیں (خود کو گوشت پوست کی صورت میں پیش کرنا)۔

* جب یہ شرط ہو کہ فوج کا سالار اور ولیعہد (طلب کیے جانے پر) خود کو پیش کریں تو اس صلح کو "پُرشانتر" صلح کہتے ہیں (یعنی راجہ کے بغیر صرف یرغمالیوں کو پیش کرنا، اور اس سے مراد راجہ کی جان کا تحفظ ہے جسے خود جانا نہیں پڑتا۔

* اگر معاہدہ اس شرط پر کیا جائے کہ راجہ خود یا کوئی اور فوج کے ساتھ کسی متعین مقام تک کوچ کرے گا، تو اسے "اَدِشٹ پُرش سَندھی" یعنی صلح بلا صراحت اشخاص اور اس میں راجہ و سپہ سالار کی جان کا تحفظ مضمر ہے۔

* پہلی دو قسم کی صلح میں کسی اونچے مرتبے کی عورت کو یرغمال بنایا جائے اور آخری صورت میں، دشمن کو خفیہ ذرائع سے گرفتار کرنے کی کوشش کی جائے۔

یہ وہ صلحیں ہیں جو فوج مہیا کرنے کی شرط پر کی جاتی ہیں۔

جس صلح میں دولت پیش کر کے بادشاہت کے دوسرے لوازم کو بچایا جا سکے اسے "پرکریہ" یا قیمت (تاوان) کہتے ہیں۔

جب صلح کے لیے اتنی رقم پیش کی جائے جو ایک آدمی اپنے کاندھے پر اٹھا کر لے جا سکے تو اسے "اُپ گرہ" امدادی رقم کہتے ہیں۔ اور اس کی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔ فاصلے یا تاخیر کی وجہ سے رقم بعض اوقات بقایا کی صورت میں دیر تک واجب الوصول رہتی ہے۔

* ہاں، چونکہ اس قسم کا بوجھ رفتہ رفتہ ہلکا کیا جا سکتا ہے، اس لئے یہ صورت اس سے بہتر ہے کہ کسی عورت کو یرغمال بنایا جائے۔ جب فریقین صلح کے ذریعے متحد ہو جائیں تو اسے سُوَرن سَندھی، سنہری صلح کہتے ہیں۔

* اس سے بالکل متضاد وہ صلح ہے جسے "کَپال" آدھا ظرف، کہتے ہیں (مراد کشکول۔ ح) اور اس میں خطیر رقم نذر کرنی ہوتی ہے۔

* پہلی دو صورتوں میں خام مال، ہاتھی، گھوڑے اور سپاہی بھیجے جائیں (اور واپسی کا حیلہ موجود ہو)۔ دگیر قولاء بوڑھے ہاتھی گھوڑے وغیرہ بھیجے جائیں اور ان کو ایسا زہر دیا جائے کہ جانے کے بعد دو تین دن میں مر جائیں)۔ تیسری صورت میں رقم، اور چوتھی صورت میں عذر پیش کیا جائے کہ کارخانوں سے کچھ حاصل نہیں ہو سکا۔ یہ اس صلح کی صورتیں ہیں جو رقم کے بدلے کی جائے

* جب زمین کا ایک حصہ حوالے کر دینے سے باقی ملک اور اس کی آبادی محفوظ رہے تو اسے "آدِشٹ" کہتے ہیں یعنی حوالے کرنا۔ اور اس سے اس فریق کو فائدہ رہتا ہے جو چوروں بدمعاشوں سے نجات پانا چاہتا ہو جو اس حوالہ کردہ علاقے میں بستے ہوں۔

* جب راجدھانی کو چھوڑ کر وہ سارا علاقے دے دیا جائے جو مفلوک الحال ہو اور جس کے وسائل کو اچھی طرح نچوڑا جا چکا ہو۔ اسے "اُچھن سندھی" کہتے ہیں، یعنی صلح بے فائدہ اور یہ اس راجہ کے حق میں ہوتی ہے جو دشمن کو مصائب میں مبتلا کرنا چاہتا ہو۔

* اگر ملک کو اس شرط پر آزاد چھوڑ دیا جائے کہ زمین کی آمدنی سے تاوان ادا کیا جاتا رہے گا، تو اسے "اَوکرِیہ" کہتے ہیں یعنی لگان والی صلح۔

* اور جس میں یہ وعدہ شامل ہو کہ زمین کی پیداوار سے زیادہ ادا کیا جائے گا تو اسے "پری بھوشن" کہتے ہیں۔ یعنی "زیور"۔[1]

---

[1] پیش نظر سنسکرت متن میں "پریوشن" ہے۔ نہایت مخالفانہ معاہدہ، نہ کہ پربھوشن یا زیور جس کا کچھ مطلب نہیں معلوم ہوتا۔ ح

* پہلی صورت میں موقع کا انتظار کرنا چاہیے۔ دگیرولا : دشمن کے کسی مصیبت میں مبتلا ہونے کا انتظار باقی دو صورتوں میں۔ جہاں پیداوار کی ادائگی کی شرط ہے صرف اسی وقت شرط کی پابندی کرنی چاہیئے جب طاقت کا بہت دباؤ پڑے۔ یہ تھیں صورتیں زمین دے کر صلح کرنے کی۔

* یہ ہے تین طرح کی صلح، جو کمزور بادشاہ کو برتر بادشاہ سے کرنی لازم آئے گی، جو اپنے پیداواری عمل، وقت اور حالات بگڑنے سے اس صورتحال کو پہنچا ہو۔

جزو ۴ : اعلان جنگ یا صلحنامہ کے بعد طرز عمل

غیر جانبداری یا اعلان جنگ کے بعد چڑھائی کا ذکر اوپر آیا۔ ستھان (سکوت)، آسن (لوٹ آنا) اور اپیکشنا (تارکہ) ایک ہی مفہوم رکھتے ہیں اور غیر جانبداری کے ہم معنی ہیں۔ اس کی مختلف کیفیتیں یہ ہیں: کسی پالسی پر قائم رہ کر خاموش رہنا "ستھان" ہے۔ معرکے سے اپنی مرضی سے لوٹ آنا، "آسن" ہے اور کوئی اقدام نہ کرنا "اپیکشنا" ہے۔

جب دو راجہ جو فتوحات کے عزائم رکھتے ہوں مگر ایک دوسرے کے خلاف حرکت نہ کر سکتے ہوں اور صلح چاہتے ہوں، تو وہ اعلانِ جنگ یا صلح کے بعد چپ ہو کر بیٹھ سکتے ہیں۔

جب کوئی راجہ یہ دیکھے کہ وہ اپنے سے بہتر یا ہمسر حریف کو تنہا یا کسی دوست یا قبائل کی مدد سے زیر کر سکتا ہے، تو وہ اعلانِ جنگ کے بعد اپنے دفاع کے انتظامات کر کے خاموش بیٹھ سکتا ہے۔

جب کوئی راجہ یقین رکھتا ہو کہ اس کی اپنی رعایا متحد، خوش حال اور اس قابل ہے کہ اپنے پیداواری کام جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ دشمن کے کاموں کو نقصان پہنچاتی رہے، تو وہ اعلانِ جنگ کے بعد چپ ہو سکتا ہے۔

جب یہ دیکھے کہ اس کے دشمن کی رعایا بدسلوکی سے عاجز، مفلوک الحال اور حریص ہے اور مسلسل فوج یا ڈاکوؤں اور قبائل کے نرغے میں رہتی ہے

تو انہیں ورغلا کر اپنی طرف کیا جا سکتا ہے۔ یا جب ایسا ہو کہ اس کی اپنی زراعت اور تجارت پھل پھول رہی ہے اور دشمن کی گھٹ رہی ہے، یا حریف کی رعایا کو قحط کا سامنا ہے اور وہ اس کی طرف کوچ کر سکتے ہیں، یا ایسا ہو کہ اس کی اپنی زراعت اور تجارت کامیاب نہ ہو اور دشمن کی افزائش پذیر ہو، لیکن اسے یقین ہو کہ اس کی رعایا پھر بھی دشمن کی طرف نہیں جائے گی؛ یا وہ اعلانِ جنگ کے بعد دشمن کے غلے کے ذخیرے مویشی اور زرِ نقد چھین کر لا سکتا ہے، یا وہ دشمن کی درآمدات کو روک سکتا ہے جس سے خود اس کی تجارت کو نقصان پہنچ رہا ہے؛ یا یہ کہ بیش قیمت تجارتی مال دشمن کے ملک کی بجائے اس کے اپنے ملک کی طرف آنے لگے گا؛ یا یہ کہ جنگ چھڑنے کے بعد دشمن اپنے مخالفوں باغیوں اور وحشی قبائل وغیرہ سے نہیں نبٹ سکے گا اور ان کے ساتھ دست و گریباں ہونے پر مجبور ہو گا؛ یا یہ کہ اس کے اپنے دوست بہت جلد زیادہ نقصان اٹھائے بغیر کافی قوت پکڑ لیں گے اور چڑھائی کے بعد اس کی مدد کو آنے سے قاصر نہیں رہیں گے کیونکہ انہیں بھی زرخیز زمین حاصل کرنے اور مجھ جیسے کامیاب و خوشحال راجہ سے دوستی کی خواہش ہو گی، تو وہ دشمن کو زک پہنچانے اور اپنی طاقت کے مظاہرے کے پیشِ نظر، اعلانِ جنگ کرنے کے بعد خاموش رہے۔ (انگریزی عبارت بے ربط ہے۔ گیرولا: اس طرح کے حالات میں حاوی بادشاہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے دقار اور دشمن کی تحقیر کے لئے آسن اختیار کرے۔ ح)

لیکن میرے گرو کہتے ہیں کہ اس صورت میں دشمن بادشاہ پلٹا کر اسے ہڑپ کر سکتا ہے۔ کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ دشمن کو کمزور کیا جائے اور اس کے سکون میں خلل ڈالا جائے، کیونکہ ایسا راجہ جونہی قوت پکڑے گا تو اپنے دشمن کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور ایسے راجہ کو دشمن کے دشمن بھی اپنی عافیت کے لئے مدد بھیجیں گے۔ اس لئے جس کے پاس قوت موجود ہو وہ اعلانِ جنگ کے بعد خاموش بیٹھ جائے۔

اگر اعلان جنگ کے بعد خاموش بیٹھنے کی پالیسی کا نتیجہ حسب دلخواہ نہ نکلے تو صلح کرنے کے بعد خاموشی اختیار کی جا سکتی ہے۔

جو کوئی فریق اعلان جنگ کے بعد بلا حرکت بیٹھنے سے قوت پکڑلے، وہ پھر اپنے کمزور حریف کو مغلوب کرنے کے لئے یلغار کرے۔

جب راجہ دیکھے کہ اس کا حریف مصائب میں گھر گیا ہے، اور اس کی رعایا کی مشکلات دور ہونے والی ہیں، اور وہ جبر اور زیادتی سے سخت نالاں ہیں خستہ حال، بے حوصلہ اور تفرقے کا شکار ہیں، تو انہیں اپنے مالک سے برگشتہ کرکے اپنے ساتھ ملایا جا سکتا ہے۔ یا دشمن کے ملک پر آگ، طغیانی وبا یا قحط کی مصیبت نازل ہوئی ہے اور اس کے جوان مر رہے ہیں اور دفاعی قوت کمزور ہو رہی ہے، تو وہ اعلان جنگ کے بعد چڑھائی کردے۔

جب حسن اتفاق سے راجہ کے سامنے اور عقب میں دونوں طرف ایک مضبوط حلیف موجود ہو، اور دونوں بہادر بھی ہوں اور ان کی رعایا بھی وفادار ہو، اور سامنے کا حلیف سامنے کے دشمن کو روک سکے اور عقب کا حلیف عقب کے دشمن کو آگے نہ بڑھنے دے، تو وہ اعلانِ جنگ کے بعد سامنے کے دشمن پر چڑھائی کر سکتا ہے۔

جب راجہ یہ دیکھے کہ وہ ایک مختصر معرکے کے بعد فتح کے خاطر خواہ نتائج حاصل کر سکتا ہے، تو وہ (سامنے کے دشمن پر) چڑھائی کردے، اور عقبی دشمن سے اعلانِ جنگ قائم رکھے، ورنہ عقبی دشمن کے ساتھ پہلے صلح کرے پھر چڑھائی کرے،

جب راجہ تنہا دشمن کا سامنا نہ کر سکتا ہو، لیکن چڑھائی کئے بغیر چارہ نہ ہو، تو وہ اپنے سے کمتر یا مساوی یا برتر راجاؤں کو ساتھ ملا کر آگے بڑھے۔ اگر مقصود کسی خاص علاقے پر قبضہ کرنا ہو تو مالِ غنیمت میں ہر ایک کا حصہ طے کر لیا جائے، اور اگر مقصد متنوع اور پیچیدہ ہو تو طے نہیں کیا جا سکتا۔ اگر متحدہ عمل ممکن نہ ہو تو وہ کسی راجہ سے طے شدہ حصے کے بدلے فوجی کمک کی درخواست

کرے، یا اسے مساوی حصہ داری پر ساتھ آنے کی ترغیب دے۔

* جبکہ مالِ غنیمت یقینی ہو تو آپس میں حصہ پہلے سے طے کرلیں۔ ورنہ نہیں
حصہ طے کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ فوجی طاقت کے تناسب سے ہو
لیکن بہترین صورت یہ ہے کہ اپنی اپنی کوشش کے تناسب سے ہو، یا حصے
جنگ پر لگائے جانے والے سرمائے اور اس پر حاصل شدہ منافع کی بنیاد پر ہوں۔

جزو ۵ : مصلحت اندیشی، فوج سے فرار کے اسباب، طاقتوں کا اتحاد

جب ایک کمزور اور ایک قوی دشمن دونوں بیک وقت مشکلات میں مبتلا
ہوں تو پہلے کس پر چڑھائی کی جائے؟
جواب ہے کہ قوی دشمن پر۔ جب وہ زیر ہو جائے تو کمزور خود ہی فاتح کی
مدد کے لئے بڑھے گا، مگر قوی دشمن ایسا نہیں کرے گا۔
کوئی کمزور دشمن زیادہ مشکلات میں گھرا ہو اور کوئی قوی دشمن نسبتاً کم مشکلات
سے دوچار ہو تو پہلے کس پر حملہ کیا جائے۔
میرے گرو کہتے ہیں کہ آسان فتح حاصل کرنے کے لئے کمزور کو پہلے
مغلوب کر لیا جائے۔ کوٹلیہ کو اس سے اختلاف ہے۔ کم مشکلات میں مبتلا قوی
دشمن کے خلاف پہلے بڑھنا چاہیئے، کیونکہ اس طرح اس کی مشکلات اور بڑھ
جائیں گی۔ یہ صحیح ہے کہ کمزور دشمن کی بڑھی ہوئی مشکلات بھی حملے کے باعث اور زیادہ
بڑھ جائیں گی، لیکن قوی دشمن کو جسے کم مشکلات کا سامنا ہے چھوڑ دیا گیا
تو وہ اپنی مشکلات پر قابو پانے اور کمزور دشمن یا کسی اور عقبی دشمن سے اتحاد
کی کوشش کرے گا۔

جب دو کمزور دشمن ہوں جن میں سے ایک خوش اطوار مگر زیادہ مشکلات
میں گھرا ہو، اور دوسرا بدکردار مگر کم مصائب سے دوچار ہو اور اس کی رعایا
بھی اس کی ساتھی نہ ہو، تو کس کے خلاف پہلے اقدام کیا جائے۔
جب پہلے راجہ پر جو زیادہ مصائب میں مبتلا ہے حملہ ہو گا تو اس کی رعایا

اس کا ساتھ دے گی، دوسرے راجہ کی رعایا بے تعلق رہے گی، باغی یا بے تعلق رعایا طاقتور راجہ کو بھی نیچا دکھا سکتی ہے۔ لہٰذا حملہ اس کے خلاف پہلے ہو جس کی رعایا اس کے برخلاف ہے۔

کون سے دشمن کے خلاف پہلے چڑھائی کی جائے، جس کی رعایا مفلوک الحال اور حریص ہے، یا وہ جس کی رعایا مظلوم ہے۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ اس راجہ کے خلاف پہلے چڑھائی کی جائے جس کی رعایا، مفلوک الحال اور غریب ہے، کیونکہ ایسے لوگ سازش کے ذریعے آسانی سے اپنائے جا سکتے ہیں۔ مگر مظلوم لوگوں کے سرغنوں کو سزا دے کر چپکا کیا جا سکتا ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں، کیونکہ خواہ غریب اور حریص سہی، وہ اپنے راجہ کے وفادار ہیں۔ وہ اس کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوں گے اور سازش کو نہیں چلنے دیں گے۔ سو خوبیوں کی ایک خوبی وفاداری ہے۔ لہٰذا "فاتح"[1] اس راجہ کے خلاف پہلے بڑھے جس کی رعایا مظلوم ہے۔

کون سے دشمن کے خلاف اقدام کیا جائے، وہ جو مضبوط مگر بدکردار ہے یا وہ جو کمزور مگر نیک ہے۔

مضبوط مگر بدکردار راجہ کے خلاف اقدام کرنا چاہیئے، کیونکہ حملہ ہوا تو اس کی رعایا اس کی مدد نہیں کرے گی بلکہ اسے گرانے کی کوشش کرے گی اور فاتح کے ساتھ مل جائے گی۔ لیکن نیک راجہ کے خلاف کارروائی کی گئی تو اس کی رعایا اس کی مدد کرے گی اور اس کے لئے جان دینے پر تیار ہو جائے گی۔

* بھلائی کی تحقیر اور بدی کی تعظیم کرنا، بدنیتی سے بے جا خون بہانا۔
* بھلائی اور نیکی کے رسوم و طریق سے گریز، بدی کے کام کرنا اور نیکی پر پرہیز
* جو نہ کرنا چاہیئے وہ کرنا، اور جو کرنا چاہیئے اسے ترک کرنا، جو ادا کرنا چاہیئے وہ ادا نہ کرنا، اور جو نہ لینا چاہیئے اسے غصب کرنا۔

---

[1] فاتح (وجیگیشو) اس تمام بحث میں اس راجہ کو کہا گیا ہے جسے صلاح دی جا رہی ہے۔ گویا جو ان صلاحوں پر کاربند ہوگا وہ متوقع فاتح عالم ہے۔

* مجرموں کو سزا نہ دینا۔ اور تھوڑے جرم پر بڑی سزائیں دینا، جنہیں نہ پکڑنا چاہیئے انہیں دھر لینا اور جنہیں گرفتار کرنا چاہیئے انہیں کھلا چھوڑ دینا۔

* مخدوش کاموں میں پڑنا اور مفید کاموں کو خراب کرنا، لوگوں کو چوروں ڈاکوؤں سے نہ بچانا اور خود ان کو لوٹنے لگنا۔

* مردانہ کام چھوڑ دینا اور بھلائی کے کاموں کی مذمت کرنا، لوگوں کے مقبول لیڈروں کو دکھ دینا اور لئیق لوگوں کو مردود رکھنا۔

* بزرگوں کو عیاری اور مکاری سے یا برائی کی روم تھام سے گریز اور کرنے کے کاموں سے پرہیز کی بنا پہ ناراض اور برگشتہ کرنا۔

* لاپرواہی، بے احتیاطی، رعایا کے جان و مال کے تحفظ میں غفلت، راجہ کے یہی وہ اطوار ہیں جن کی بنا پر اس کی رعایا فلاکت زدہ حریص اور باغی ہو جاتی ہے۔ جب لوگ غریب ہو جائیں تو وہ لالچی ہو جاتے ہیں جب لالچی ہوں تو بخوشی دشمن سے جا کر مل جاتے ہیں، یا اپنے راجہ کو خود ہی تباہ کر دیتے ہیں۔

* لہٰذا کسی راجہ کو ایسے اسباب پیدا نہیں کرنے چاہئیں جن سے رعایا میں افلاس، لالچ یا بد دلی پیدا ہو۔ اگر پیدا ہو بھی جائیں تو جلد از جلد انکا تدارک کرنا چاہیئے۔

تین طرح کے لوگوں میں سے بدترین کون ہیں، مفلس، لالچی یا بد دل؟
افلاس زدہ لوگ ہمیشہ خوف میں مبتلا رہتے ہیں کہ ان پہ اور زیادہ بھاری ٹیکس نہ لگ جائیں۔ اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح ان کا افلاس دور ہو، یا وہ جنگ کرنے یا دوسری جگہ ہجرت کرنے کی سوچیں گے۔

لالچی لوگ ہمیشہ غیر مطمئن رہتے ہیں اور دشمن کی سازش کا آسانی سے شکار ہو سکتے ہیں۔

بد دل لوگ خود بھی دشمن کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کے خلاف اٹھ کھڑے ہونگے۔

اگر تخفیف آبادی نقد یا غلے کی کمی کے باعث ہو تو یہ بہت خطرناک بات ہے جو

سارے ملک کو تباہ کر سکتی ہے اور اس کا تدارک آسان نہیں ہوتا۔ لائق و مستعد لوگوں کی کمی کو زر اور غلے سے پورا کیا جا سکتا ہے۔ لالچ زیادہ لوگوں میں نہیں ہوتی۔ صرف چند بڑے افسروں میں ہوتی ہے۔ اور اس کی تلافی یا تشفی اس کی دولت کو لوٹنے کا موقع دے کر کی جا سکتی ہے باغیانہ کارروائی کو چند سرغنوں کی سرکوبی سے ختم کیا جا سکتا ہے، کیونکہ کسی لیڈر یا لیڈروں کی عدم موجودگی میں عوام آسانی سے قابو میں کیے جا سکتے ہیں اور وہ دشمن کے ساتھ ساز باز نہیں کریں گے۔ اگر لوگوں میں مصائب برداشت کرنے کی سکت نہ ہو تو لیڈروں کی سرکوبی کے بعد وہ غیر متحد ہو جاتے ہیں اور انہیں دبا کر رکھا جائے تو تشدد برداشت کر لیتے ہیں۔

ان اسباب پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد جن پر امن یا جنگ کا انحصار ہوتا ہے مضبوط اور اچھے کردار والے حکمرانوں کے ساتھ اتحاد کرنا اور دشمن سے جنگ کرنی چاہیئے۔

مضبوط حکمراں سے مراد وہ حکمراں جو دوست کے عقبی دشمن کو روک سکے یا چڑھائی کے وقت مؤثر امداد دے سکے۔

اچھے کردار والا حکمراں وہ ہے جو ہر صورت میں وعدے کی پابندی کرے۔

اس طرح کسی ایک برتر راجہ یا دو برابر کے راجاؤں سے اتحاد کرنے کے بعد کیا دشمن پر چڑھائی کر دینی چاہیئے؟

بہتر ہے کہ دو برابر کے راجاؤں کے ساتھ مل کر چڑھائی کی جائے، کیونکہ اگر ایک برتر راجہ کے ساتھ اتحاد کیا گیا تو ایسا لگے گا کہ باگ دوڑ اس کے ہاتھ میں ہے۔ دو برابر کے راجاؤں کے ساتھ چڑھائی کرنے میں ایسا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں چالاکی میں ماہر ہوں۔ اس کے علاوہ ان میں پھوٹ ڈلوانا بھی ممکن ہے اور اگر ان میں ایک برا نکلے تو دوسرے کی مدد سے اس کو سیدھا کیا جا سکتا ہے۔

اپنے برابر میں ایک راجہ یا اپنے سے کمتر دو راجاؤں میں سے کس کے ساتھ مل کر چڑھائی کرنی چاہیئے۔

بہتر یہ ہے کہ دو کمتر راجاؤں کے ساتھ مل کر بڑھا جائے، کیونکہ اس طرح انہیں حکمت عملی سے دو مختلف کاموں پر لگایا جا سکتا ہے اور قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔ مقصد پورا ہو جانے کے بعد کمتر راجہ چپ چاپ اپنے ٹھکانے پر چلا جائے گا۔ گیرولا : اسے چلا جانا چاہیئے) جب تک کہ وہ واپس نہ جائے بڑی شہرت والے حلیف کے کردار پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ دفعتۃً کسی چھپی ہوئی جگہ سے نکل کر دیکھا جائے، یا اس کی بیوی کو یرغمال بنالیا جائے۔ (یہ عبارت مبہم ہے۔ گیرولا : مقصد پورا ہونے پر دوست راجہ کو چاہیئے کہ قلعہ وغیرہ دشوار مقامات سے اپنے اہل وعیال کو ساتھ لے کر دوسری جگہ چلا جائے)

* خواہ اس کا عمل سچی دوستی پر مبنی ہو، پھر بھی حلیف کی طرف سے اس کی کامیابی کے بعد خدشہ رہتا ہے۔ خواہ برابر کا سہی۔ کامیابی حاصل کرنے کے بعد وہ اپنے سے برتر کی طرف سے بھی اپنا رخ پھیر سکتا ہے۔

* برتر حلیف پر کبھی بھروسا نہیں کرنا چاہیئے، کیونکہ دولت و فراغت حاصل ہونے کے بعد اس کا رویّہ بدل سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ مال غنیمت میں حصہ نہ ملنے پر بھی چپ چاپ چلا جائے اور بظاہر مطمئن نظر آئے۔ مگر کسی اور موقع پر وہ اس کی گردن دبا کر شاید دگنا وصول کرنے سے گریز نہ کرے گا۔ (گیرولا کا مفہوم ذرا مختلف ہے۔ یعنی یہ صلاح برتر حلیف کو دی جا رہی ہے کہ وہ آئندہ مناسب موقع پر دگنا وصول کرلے، اور اس وقت مصلحتۃً چپ چاپ لوٹ جائے۔)

* فتح کے بعد فاتح راجہ اپنے حلیفوں کو مال غنیمت میں ان کا حصہ دے کر ہنسی خوشی رخصت کرے، اور رہ جاتے ان کو دبانے کے مال غنیمت کی تقسیم میں ان سے خود دب جاتے۔ اس طرح وہ اپنے حلقے کے راجاؤں میں باوقار رہے گا۔

جزو ۶، حلیف فوجوں کی یلغار، واضح شرائط کے ساتھ یا غیر مشروط معاہدۂ امن عہد شکنی کرنیوالوں کے ساتھ صلح کی صورت

اتحادی حلیف کے ساتھ یہ پینترا اختیار کیا جاتا ہے کہ اسے ایک ساتھ حرکت کرنے کی صلاح دی جائے اور کہا جائے کہ "تم اِس سمت سے بڑھو۔ میں اُس سمت سے بڑھوں گا اور مالِ غنیمت میں برابر کا حصہ ہوگا۔"

اگر مالِ غنیمت مساوی طور پر ہاتھ آئے تو یہ صلح کا معاہدہ ہے دگیر ولا، اس سے صلح رکھی جائے) نہیں تو یہ دشمن کو دبانا ہوا۔ دگیر ولا، اگر دونوں کو برابر کا مالِ غنیمت ملے تو صلح کر لی جائے، اگر اپنے ہاتھ زیادہ مال آئے تو اس سے جنگ کر دے۔'

صلح دو طرح کی ہوتی ہے: کسی متعینہ کام کے وعدے کے ساتھ (پری پنت)، یا اس کے بغیر (اپری پنت) جب معاہدہ یہ ہو کہ "تم فلاں جگہ تک بڑھو گے، اور میں فلاں جگہ تک) تو یہ مخصوص علاقوں میں کارروائی کرنے کا معاہدہ ہوا۔ جب یہ طے ہو کہ "تم اتنے عرصے تک کارروائی کرو گے، میں اتنے عرصے تک" تو یہ مقررہ مدت کا معاہدہ ہوا۔ جب یہ طے ہو کہ "تم فلاں کام انجام دو گے. میں فلاں کام انجام دوں گا" تو یہ متعین مقاصد کے حصول کا معاہدہ ہوا۔

جب فاتح یہ دیکھے کہ میرا دشمن (جو سرِدست حلیف ہے) انجانے ملک سے گزرنے پر مجبور ہوگا جہاں پہاڑ، جنگل، دریا، قلعے، صحرا حائل ہوں گے، خوراک آدمی، چراگاہیں، جانوروں کا چارہ جلانے کی لکڑی اور پانی نہیں مل سکے گا، اور اور مسافت لمبی ہوگی، سرزمین نامانوس ہوگی اور کسی فوجی کارروائی کے لئے موزوں نہیں ہوگی۔ اور یہ کہ میں خود ان مشکلات سے دوچار نہیں ہوں گا، تو وہ معین علاقے میں کارروائی کا معاہدہ کرے۔

جب فاتح یہ دیکھے کہ "میرے دشمن کو برسات، جاڑے یا گرمی میں غذا کی قلت، بے آرامی، امراض اور معینہ مختصر یا طویل مدت کے دوران فوجی نقل و حرکت

میں مزاحمت کا سامنا ہوگا اور مجھے یہ دقتیں درپیش نہیں ہوں گی، تو وہ معاہدے میں مدت کار کو شامل کرے۔

جب فاتح یہ دیکھے کہ "میرے دشمن کو جو مقصد سونپا جا رہا ہے اس کے فوائد دور رس نہیں بلکہ معمولی ہیں، جو اس کے آدمیوں کو بہت مصروف رکھے گا اس کے لئے بہت وقت اور خرچ درکار ہوگا، نتائج خراب نکلیں گے، بدی لازم آئے گی، غیر جانبدار اور ثالث راجہ ناپسند کریں گے اور دوستی میں فرق آئے گا جبکہ میرے ساتھ ایسی صورت نہیں ہو گی، تو وہ معینہ مقاصد والا معاہدہ کرے۔

اس طرح جگہ اور وقت، وقت اور کام، جگہ اور کام، اور جگہ وقت اور کام کو شرائط معاہدہ بنانے سے، معاہدے کی سات شکلیں بنتی ہیں۔ اس طرح کا کوئی معاہدہ کرنے سے پہلے راجہ اپنا مقصد متعین کرے اور پھر ان کو دام میں لائے۔

جب کسی ایسے دشمن کو تباہ کرنے کے لئے جو مشکلات میں پھنسا ہو، جو جلد باز ڈھیلا اور ناعاقبت اندیش ہو، دوسرے ہمسایوں کے ساتھ جگہ، وقت اور مقصد کی قید کے بغیر صرف باہمی صلح کے لئے معاہدہ کیا جائے، اور اس کی بابت مشہور قول ہے کہ:

ایک ہمسایہ دشمن کو دوسرے ہمسایہ دشمن سے بھڑا کر، دانشمند راجہ تیسرے ہمسر کی طرف بڑھے اور اس کے ملک پر قبضہ جمائے۔

کسی مقصد کے تعین کے بغیر صلح، حتمی شرائط کے ساتھ صلح، صلح نامہ کی تنسیخ اور منسوخ شدہ صلحنامہ کی بحالی، یہ صلح کی دوسری صورتیں ہیں۔

کھلی لڑائی، چالبازی اور خاموش جنگ (یعنی جنگ چھیڑے بغیر دشمن کو جاسوسوں کے ذریعے مروانا) یہ جنگ کی تین قسمیں ہیں۔

جب مصالحت یا دوسری تدابیر کے ذریعے، نیا معاہدہ ممکن ہو اور اس میں برتر برابر اور کمتر طاقتوں کے حقوق ان کی حیثیت کے مطابق واضح کر دیئے جائیں تو اسے صلح بغیر تعین مقصد کہیں گے (یعنی محض اپنے تحفظ کے لئے)۔ (جب دونوں درباروں میں) اپنے اپنے دوستوں کے تقرر کے ذریعے معاہدۂ صلح پر نگرانی رکھی

جائے اور ان کی تعمیل پر سختی سے زور دیا جائے تاکہ کوئی اختلاف پیدا نہ ہونے پائے تو اسے صلح مع حتمی شرائط کہتے ہیں۔

جب باغیوں یا جاسوسوں کے ذریعے یہ پتہ چلے کہ دوسرے راجہ نے غداری کی ہے، صلح نامہ کو منسوخ کیا جائے تو اسے صلح کی منسوخی کہتے ہیں۔

جب کسی ملازم یا دوست یا باغی سے مصالحت ہو جائے تو اسے صلح کی بحالی کہتے ہیں۔

جو لوگ اپنے آقا سے بھاگ کر پھر واپس آجائیں، چار طرح کے ہوتے ہیں۔ وہ جس کے بھاگنے اور واپس آنے کا کوئی سبب ہو۔ جس کے بھاگنے اور واپس آنے کا کوئی سبب نہ ہو۔ وہ جس کے بھاگنے کا سبب تھا واپس آنے کا کوئی سبب نہیں، اور وہ جس کے بھاگنے کا کوئی سبب نہ تھا، مگر واپس آنے کا سبب ہے۔

جو اپنے آقا کی کسی برائی کی وجہ سے جائے، اور پھر اس کی بھلائی کا خیال کر کے واپس آجائے، اور وہ جو آقا کے دشمن کی دولت کے لالچ میں جائے، اور پھر اس کی برائی دیکھ کر واپس آجائے، ایسوں کے ساتھ مصالحت کر لینی چاہیے کیونکہ ان کے جانے کا معقول سبب موجود تھا۔

جو کوئی اپنی کسی غلطی کی بنا پر جائے اور اپنے نئے یا پرانے آقا کی نیکی بدی سے کوئی سروکار نہ رکھتا ہو، غیر مستقل مزاج شخص ہوگا جس کے رویے کا کوئی معقول سبب نہیں اس کے ساتھ کسی شرط پر مصالحت نہ کی جائے۔

جو کوئی اپنی کسی غلطی کی بنا پر جائے اور اپنے نئے یا پرانے آقا کی نیکی بدی سے کوئی سروکار نہ رکھتا ہو، غیر مستقل مزاج شخص ہوگا جس کے رویے کا کوئی معقول سبب نہیں اس کے ساتھ کسی شرط پر مصالحت نہ کی جائے۔

جو کوئی اپنے آقا کی غلطی کے سبب جائے اور اپنی کوتاہیوں کی بنا پر واپس آئے وہ بد عہد ہے جس کے جانے کا تو سبب تھا، واپسی کا کوئی سبب نہیں، اس کے معاملے پر اچھی طرح سوچ بچار کرنا ہوگا۔

جو کوئی دشمن کی طرف سے مامور ہو کر واپس آئے، یا خود اپنی مرضی سے

سابقہ مالک کو نقصان پہنچانے کی نیت سے، جیسا کہ اس طرح کے لوگوں سے بعید نہیں، یا یہ سن کر کہ اس کا پرانا آقا دشمن کو نیچا دکھلانے کی فکر میں ہے جو اس کا نیا آقا ہے اور خود اپنی عافیت کو خطرے میں دیکھ کر یا نئے آقا کی طرف سے پرانے آقا کے خلاف کسی کارروائی کا علم ہونے پر، اسے ناروا سمجھتے ہوئے (ان سب امور کی چھان بین کرنی ہوگی۔ اور اس کا مقصد نیک ہو تو اسے باعزت طریقے سے واپس قبول کر لیا جائے، ورنہ دور رکھا جائے۔

جو کوئی اپنی کسی خطا کی بنا پر بھاگے، اور پھر نئے آقا کی بدی کی وجہ سے واپس آئے وہ غدار ہے جس کے بھاگنے کا معقول سبب نہ تھا، مگر واپسی کا سبب تھا۔ ایسے آدمی کو بھی اچھی طرح جانچنا ہوگا۔

جب راجہ یہ سوچے کہ یہ بھگوڑا مجھے دشمن کی کمزوریوں کی بابت اچھی معلومات مہیا کر رہا ہے، اس لیے اس کا یہاں رہنا مفید ہوگا۔ اس کے آدمی میرے دوستوں سے دوستانہ روابط رکھتے ہیں اور میرے دشمنوں سے دشمنی، اور یہ کہ وہ لالچی اور ظالم لوگوں کو دیکھ کر جلدی بھڑک اٹھتے ہیں تو وہ اس بھگوڑے کے ساتھ مناسب سلوک کرے (گیرولا کا مفہوم مختلف ہے: یہ واپس آنے والا مخالف گروہ کے لالچی اور ظالم ہونے سے تو نہیں گھبرا گیا ہے۔ ح)

میرے گرو کہتے ہیں کہ جو کوئی اپنے کاموں سے فائدہ حاصل نہ کر سکا ہو (گیرولا احسان فراموش ہو)، از کار رفتہ ہو، علم کو بیوپار بناتے، یا بہت لالچی ہو، ملکوں کی سیر کا شوقین ہو، دوستانہ جذبات سے عاری ہو، جس نے دشمنیاں مول لے رکھی ہوں، اسے چھوڑ دینا چاہیئے۔ (کانگلے کا مفہوم مختلف ہے یعنی یہ ہیں فرار کے علم اسباب)

مگر کوٹلیہ کہتا ہے ایسا کرنا بزدلی اور تحمل کے فقدان کو ظاہر کرتا ہے (گیرولا کا مفہوم مختلف ہے: بزدل، پہل کرنے سے عاری اور غصیل راجہ کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ کانگلے، خوف، بے روزگاری، آزردگی یہ ہوتے ہیں فرار کے عام اسباب۔ یہی مفہوم زیادہ معقول ہے۔ ح) جو راجہ کے مفاد کو نقصان پہنچائے اسے چھوڑ دینا چاہیئے اور جو دشمن کے مفاد کو نقصان پہنچا سکے اس سے مصالحت کر لینی چاہیئے۔

جو دونوں کو نقصان پہنچانے کی اہلیت رکھتا ہو اس کو اچھی طرح جانچنا چاہیئے۔
جب کسی ایسے راجہ سے صلح کرنی پڑے جو صلح کرنے کے لائق نہ ہو، تو جن طریقوں سے وہ نقصان پہنچا سکتا ہے، پہلے ان کی پیش بندی کر لینی چاہیئے۔ ڈیگر ولا کا مفہوم بالکل مختلف ہے، کسی آدمی سے بمجبوری مصالحت کرنی پڑے تو دشمن کی جن باتوں سے وہ متاثر ہوا ہوگا پہلے ان کا توڑ کیا جانا چاہیئے۔ یہی مفہوم زیادہ معقول ہے ح)

توڑی ہوئی صلح کو جوڑنے میں، جھگڑے آدمی کو جو دشمن کی طرف مائل ہو اتنی دوری پر رکھا جائے کہ وہ آخر عمر تک ریاست کے لئے مفید ثابت ہو (یہ عبارت بھی مبہم ہے۔ گیر وَلا: کوئی آدمی دشمن کے پاس سے آکر پناہ لے، اور پھر اپنے آپ دشمن کی طرف چلا جائے، وہ اگر دوبارہ واپس آئے تو اسے خاص شرط پر دوبارہ پناہ دی جائے۔ح)

یا اسے دشمن کے خلاف کسی کام پر لگایا جائے، یا فوج میں افسر بنا کر وحشی قبائل سے مقابلے کے لئے بھیج دیا جائے یا سرحد پر تعینات کیا جائے۔

یا اسے بیرونی ملکوں میں نئی یا پرانی چیزوں کی خفیہ تجارت کے لئے بھیج دیا جائے اور اس طرح اس پر دشمن سے سازباز کا الزام لگایا جائے (یہ عبارت بے ربط ہے گیر وَلا: بیوپار کا بہانہ بنا کر اسے دشمن کے ملک میں بھیج دیا جائے اور دشمن سے سازباز کرکے اسے وہیں مروا دیا جائے۔ح)

یا ایسے جھگڑے کا کام تمام کرکے ایک ہی بار قصہ پاک کر دیا جائے۔

ایسا بدقماش آدمی جو شروع سے دشمنوں کے ساتھ رہا ہو، خطرناک ہوتا ہے اسے پالنا سانپ کو پالنا ہے۔

اس سے ہمیشہ نقصان کا خطرہ رہے گا جیسے کہ انجیر (گیر ولا: برگد) کے بیجوں پر پلنے والے کبوتر سے سیل کے درخت کو۔

دن کے اجالے میں کسی محاذ پر لڑائی کھلی جنگ کہلاتی ہے۔ ایک سمت میں دکھاوے کی دھمکی دے کر دوسری طرف حملہ کر دینا، غافل یا مشکل میں پھنسے ہوئے

دشمن کو مار گرانا۔

اور فوج کے ایک حصے کو رشوت دے کر اپنے ساتھ ملا لینا اور پھر دوسرے حصے کو تباہ کر دینا، یہ دھوکے کی جنگ ہے، اور دشمن کے خاص خاص افسروں کو توڑنے کی سازش، خاموش جنگ ہے (گیر ولانے زہر اور دواؤں کے خفیہ استعمال کا بھی نام لیا ہے مگر اصل میں ان کا خصوصیت سے ذکر نہیں۔)

جزو ۷: دوغلی چال کے ذریعے جنگ یا صلح

راجہ فریق ثانی (یعنی قریبی دشمن) کی مدد اس طرح حاصل کر سکتا ہے:

ایک ہمسایہ راجہ کے ساتھ اتحاد کر کے، دوسرے ہمسایہ راجہ پر چڑھائی کرے۔ یا اگر وہ یوں سوچے کہ "وہ (میرا دشمن) نہ میرے عقب پر حملہ کرے گا، نہ میرے کمزور دشمن کے ساتھ ملے گا جس کے خلاف میں کارروائی کر رہا ہوں، دشمن صلح چاہے گا تو اس کے ساتھ مل کر میری طاقت دگنی ہو جائے گی (میرا حلیف) نہ صرف میرے مالیے اور رسد کے جمع کرنے میں مدد کرے گا اور اندرونی مخالفتوں کو قابو میں رکھے گا جو مجھے بہت تنگ کر رہے ہیں بلکہ وحشی قبائل کو بھی سیدھا کر دے گا اور ان کے ساتھیوں کو بھی جو اپنے مورچوں میں پناہ لئے بیٹھے ہیں۔ میرے معتوب دشمن کو خطرناک حد تک کمزور کر دے گا یا اسے صلح کی شرطیں ماننے پر مجبور کر دے گا، اور اور حسب دلخواہ فائدہ حاصل کرنے کے بعد وہ میرے دوسرے دشمنوں کو بھی مجھ سے متفق کرنے کی کوشش کرے گا" تو وہ ایک کے خلاف اعلان جنگ کر کے دوسرے سے صلح کرے، اور ہمسایہ حکمرانوں سے نقد رقم کے بدلے فوج یا فوج کے لئے نقد رقم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

جب برتر، ہمسر یا کمتر راجہ صلح پر مائل ہو اور جو فوج مہیا کی جائے اس سے بڑھ کر یا برابر یا کم منافع پر متفق ہو جائیں تو اسے متوازن صلح کہا جائے گا۔ اس کے برعکس ہو تو غیر متوازن، اور جب بہت زیادہ منافع طلب کیا جائے تو اسے بدعہدی (اتی سندھی، بری صلح) کہا جائے گا۔

اگر کوئی راجہ مشکلات میں مبتلا ہو، یا اسے صدمہ پہنچا ہو یا کوئی مصیبت

اس پر پڑی ہو تو اس کا دشمن، خواہ کمزور ہو، اس سے فوجی امداد کی درخواست کرے اور مالِ غنیمت میں سے اس امداد کی مناسبت سے حصہ بٹانے کا اقرار کرے اگر وہ راجہ مضبوط ہوا تو جواب میں جنگ کا اعلان کر سکتا ہے۔ یا شرائط قبول کرلے گا۔

اپنی قوت اور وسائل کو بحال کرنے کی غرض سے اچھی یافت کی اُمید میں چڑھائی کرنے کے لیے اگر کوئی کمتر درجے کا راجا اپنے سے برتر سے درخواست کرے کہ وہ اس کے ٹھکانے اور عقب کی حفاظت کے لئے فوج عنایت کر دے اور اس کے بدلے اس سے زیادہ حصہ مالِ غنیمت میں بٹاتے جتنا کہ فوجی امداد کے لحاظ سے موزوں ہوتا تو وہ راجہ جسے یہ تجویز پیش کی گئی اسے منظور کر سکتا ہے بشرطیکہ پیش کش کرنے والا کی نیت اچھی ہو۔ ورنہ اس سے جنگ کا اعلان کر سکتا ہے۔ دگیر ولا: اگر پیشکش کرنے والے اپنے عہد کو نیک نیتی سے نہ نبھائے تو) جب کسی کمتر راجہ کو یا اسے جس کے پاس قلعے ہوں اور دوست میسّر ہوں، کسی دشمن کو بعید اعلان جنگ کے دھر لینے یا کوئی متوقع فائدہ حاصل کرنے کے لیے مختصر مہم پر جانا ہو، تو وہ اپنے سے برتر راجہ سے جو مشکلات میں گھرا ہوا ہو، فوجی مدد مانگ سکتا ہے اور اس کے بدلے مال غنیمت میں کچھ حصہ دینے کا اقرار کر سکتا ہے جو فوجی مدد کے مقابلے میں چنداں کافی نہ ہو۔ اگر وہ راجہ جسے یہ تجویز پیش کی گئی مضبوط ہوا تو بدلے میں لڑائی چھیڑ سکتا ہے، ورنہ منظور کرے گا۔ دگیر ولا کا مفہوم اگر کمزور راجہ ایمانداری برتے تو برتر راجہ اس کے ساتھ صلح قائم رکھے ورنہ حملہ کر دے گا)

اگر کوئی برتر راجہ جسے کسی مشکل کا سامنا بھی نہ ہو، اپنے دشمن کو مالی و جانی نقصان پہنچانا چاہے جو ناحق مہم جوئی کر رہا ہو، یا اپنی سرکش فوج کو باہر بھیجنا چاہتا ہو یا اپنے دشمن کو مخالف فوج کے شکنجے میں پھنسانا چاہتا ہو یا کسی کمزور اور خستہ حال دشمن کو اس کے خلاف کسی دوسرے کمتر دشمن کو کھڑا کر کے تنگ کرنا چاہتا ہو، یا محض امن کی خاطر امن چاہتا ہو اور اس

کی نیت اچھی ہو تو وہ مال غنیمت میں تھوڑا حصہ قبول کرلے (اس فوجی امداد کے بدلے جو اس سے طلب کی گئی ہے) اور حلیف کے ساتھ مل کر اگر اس کی بھی نیت بخیر ہو، دولت حاصل کرنے کی کوشش کرے، ورنہ اس (حلیف) کے خلاف اعلان جنگ کر دے۔

کوئی راجہ اپنے ہمسر راجہ کو اس طرح مدد یا جُل دے سکتا ہے:

جب کوئی برابر کی طاقت والا راجہ ان شرائط پر صلح کی تجویز پیش کرے کہ اسے اپنے سامنے کی سرحد یا مرکزی ٹھکانے یا عقب کی حفاظت یا (کمک پہنچانے والے) دوست کی مدد یا ویران علاقوں کے تحفظ کے لئے خاطر خواہ فوج دی جائے اور اس کے بدلے میں مال غنیمت کا ایک حصہ جو فوجی امداد کے متناسب ہو قبول کر لیا جاتے تو وہ راجہ جسے تجویز پیش کی گئی اگر تجویز کرنے والے کی نیت پر بھروسہ کرتا ہے تو منظور کرلے گا، ورنہ جنگ چھیڑ سکتا ہے۔

جب کوئی راجہ جسے کسی اور طرف سے بھی فوجی امداد مل سکتی ہے اپنے ہمسر راجہ سے جو لوازم شاہی میں انحطاط کے باعث مشکلات میں گھرا ہو اور جسے کئی دشمنوں کا سامنا ہو، فوجی امداد مانگے اور اس کے بدلے مال غنیمت میں فوجی امداد کے مقابلے میں کمتر حصہ پیش کرے، تو وہ اگر مضبوط ہوا تو جنگ چھیڑ دے گا ورنہ شرائط مان لے گا۔ (دگیرولا: ورنہ صلح بنائے رکھے گا۔)

جب کوئی راجہ جو مشکلات میں مبتلا ہو، جس کے وسائل آمدنی ہمسایہ راجاؤں کے رحم و کرم پر ہوں؛ اور جسے پھر بھی ایک فوج تیار کرنے کی ضرورت ہو، اپنے ہمسر راجہ سے فوجی امداد کی درخواست کرے اور اس کے بدلے مال غنیمت میں امداد کے تناسب سے بڑھ کر حصہ دینے کو تیار ہو تو اس صورت میں کہ مجوّز کے ارادے نیک ہوں، تجویز منظور کی جا سکتی ہے، ورنہ جنگ کا اعلان کیا جا سکتا ہے دگیرولا: اگر وہ کمزور نیک نیت رہے تو اس کی مدد کرتا رہے ورنہ اس پر حملہ کر دے۔ ح)

اگر کسی راجہ کو نیچا دکھانے کے لئے جو لوازم شاہی کے انحطاط کی بنا پر کمزور ہو گیا ہو، یا اس کے آغاز کردہ منصوبوں کو تباہ کرنے کے لئے جس سے اس کو بہت اور یقینی فائدہ حاصل ہونے والا ہو، یا اسے اس کے اپنے ٹھکانے پر یا کوچ کے وقت زک دینے کے لئے، اگرچہ اس کو کسی کمتر، ہمسر یا برتر ریاست سے اکثر وافر امداد حاصل ہوتی ہو، مگر برابر مطالبہ کرتا رہتا ہو، تو وہ مطالبہ کی تعمیل کرے۔ اگر اسے اس کی فوج کی مدد سے کسی دوسرے دشمن یا دشمن کے دوست کا ناقابل تسخیر قلعہ تباہ کرکے یا اس کے کسی علاقے کو تاراج کرکے اپنی طاقت برقرار رکھنی ہو، یا وہ اپنے حلیف کی فوج کو اچھے موسم اور اچھی سڑکوں کے باوجود دس میں لانا چاہتا ہو یا حلیف کی مدد سے خود اپنی فوج کو مضبوط بنانا چاہتا ہو یا کسی حلیف کی فوج کو توڑنا چاہتا ہو (انگریزی عبارت بھی گنجلک ہے، اور اصل متن بھی مراد یہ کہ خاص مقاصد کے لئے وقتی طور پر ناواجب مطالبہ منظور کیا جا سکتا ہے)۔

جب کوئی راجہ کسی دوسرے برتر یا کمتر راجہ کو اپنی زد پر رکھنا چاہتا ہو اور سردست اس کی مدد سے کسی اور دشمن کو تباہ کرنے کے بعد پھر اس سے نپٹنا چاہتا ہو یا اس سے سابقہ ادا شدہ امدادی رقمیں واپس وصولنا چاہتا ہو، تو وہ کسی دوسرے کو صلح کی پیشکش اس وعدے کے ساتھ کرے کہ بعد میں اس کی فوجی امداد سے بڑھ کر تلافی کرے گا۔ اگر وہ راجہ جس سے یہ پیش کش کی گئی ترکی بہ ترکی جواب دینے کے قابل ہوا تو جنگ چھیڑ دے گا ورنہ شرائط قبول کرے گا، یا وہ خاموشی سے زد پر رکھے ہوئے دشمن کا ساتھ دیتا رہے گا یا وہ مدد مانگنے والے کی اپنی فوج میں غداروں، دشمنوں اور وحشی قبائل کی بھاری تعداد کو شامل کرکے طلب کرنے والے کی طرف بھیج دے گا۔

جب کوئی برتر راجہ لوازمِ شاہی کے کمزور پڑ جانے کے سبب مشکلات میں پھنس جائے اور کسی کمتر راجہ سے فوجی امداد، متناسب معاوضے کے بدلے طلب کرے، تو مؤخر الذکر اگر کافی مضبوط ہوا تو جنگ چھیڑ دے گا یا شرائط قبول کرے گا۔ دگیر ولا: معاہدہ قبول کرلے، پھر اگر قدرت رکھتا ہو تو

جنگ چھیڑ دے ورنہ معاہدے پر قائم رہے۔ ع)

کوئی برتر راجہ کسی کمتر راجہ سے مال غنیمت میں فوجی امداد سے کم حصہ پیش کر کے فوجی امداد مانگ سکتا ہے۔ پھر کمتر راجہ اگر جواب دینے کے لائق ہوا تو جنگ چھیڑ دے گا ورنہ قبول کرے گا۔ دگیرولا کا مفہوم یہ ہے کہ کسی وقت بدلہ لینے کے قابل ہوا تو حملہ کر دے گا ورنہ معاہدہ بنائے رکھے گا)

* وہ راجہ جس سے صلح چاہی جائے، اور وہ جو صلح چاہے، دونوں کو اس مقصد پر غور کرنا چاہیئے جس کے لئے صلح چاہی جا رہی ہے اور وہ فیصلہ کرنا چاہیئے جو زیادہ فائدہ مند نظر آئے۔

جزو ۸: مغلوب کرنے کے لائق دشمن، امداد کے لائق دوست

جب کسی راجہ کو دو اتحادیوں کی طرف سے حملے کا خطرہ ہو، تو وہ ان میں سے کسی کو ان کے درمیان طے شدہ ادائیگی سے دگنی ادائیگی کی پیشکش کر کے صلح کر لے اور ان کو ایک دوسرے سے الگ کروا دے۔ معاہدہ ہو جانے کے بعد وہ اس راجہ کو بتائے کہ جنگ کی صورت میں اس کو کتنا جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑتا، مہم کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑتیں، کتنے پاپ اپنے سر لینے پڑتے اور کتنے دکھ بھوگنے پڑتے۔ جب وہ راجہ قائل ہو جائے تو وعدے کے مطابق ادائیگی کر دی جائے، یا اس راجہ کو دوسرے راجاؤں سے برا بنوانے اور الگ کروانے کے بعد معاہدہ توڑ دے۔

جب کوئی راجہ کسی دوسرے کو جو بے دھڑک مہم جوئی پر نکل کھڑا ہوا ہو، جان و مال کا نقصان پہنچانا یا اس کے خوش آغاز منصوبوں کو بگاڑنا اور ان کے فوائد سے محروم کرنا چاہتا ہو، یا اس پر اس کے ہی دشمن کے ساتھ مل کر دباؤ ڈالنا اور دھن وصول کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یا اسے رقم کی فوری ضرورت ہو اور اپنے اتحادی پر بھروسہ کرنا چاہے، تو سر دست تھوڑے سے فائدے کو غنیمت جانے۔ دگیرولا: تھوڑا ہی فائدہ قبول کرے اور بعد میں مزید مانگے

جب کسی راجہ کے لئے کسی دوست کی مدد کرنا ضروری ہو، یا (تھوڑی ی مدد سے) زیادہ فائدہ اٹھانے کی امید ہو، یا جس کی مدد کر رہا ہے اس سے آگے چل کر زیادہ کام لینے کی ضرورت ہو، تو وہ بڑے فائدے کی پیش کش کو رد کر کے تھوڑا فائدہ قبول کرلے۔

جب کسی راجہ کو کسی دوسرے راجہ کی اس کے غداروں یا برتر راجہ کے حملے یا دباؤ سے گلو خلاصی کرانی ہو جو اسے تباہ کرنے پر تل گیا ہو، اور اس طرح آئندہ لینے حق میں امداد حاصل کرنے کے لئے ایک مثال قائم کرنا چاہتا ہو، تو بغیر کچھ مانگے مدد پر آمادہ ہو جائے۔

جب کوئی راجہ کسی دوسرے راجہ کی رعیت کو پریشان کرنا چاہتا ہو یا ایک دوست اور ایک دشمن کے درمیان صلح کا معاہدہ ختم کرانا چاہتا ہو، یا اسے کسی طرف سے حملے کا خدشہ ہو، اور ان میں کسی بھی سبب سے وہ اپنے کسی حلیف سے معاہدہ توڑنا چاہے تو وہ اس سے طے شدہ ادائیگی سے بڑھ کر ادائیگی قبل از وقت طلب کرے، تو ان حالات میں مؤخر الذکر کو چاہیے کہ وہ اس وقت اور آئندہ کے لئے طریق عمل (کرم) طے کرنے پر زور دے دگیر ولا: کہ وہ اس وقت اور آئندہ ہونے والے نفع نقصان پر اچھی طرح سوچ بچار کرے۔ ح) یہی مذکورہ بالا صورتوں میں بھی کیا جانا چاہیئے۔

راجہ اور اس کے دشمن جو اپنے اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہوں انکے درمیان مابہ الامتیاز یہ امر ہوگا کہ ان کے دوست کس قماش کے ہیں۔ آیا وہ قابل عمل، قابل تعریف اور فائدہ مند منصوبوں کو استقلال کے ساتھ چلانے کے اہل ہیں یا نہیں اور ان کو اپنی رعایا میں وفادار اور کارگزار لوگ میسر ہیں یا نہیں۔

اپنی بساط کے مطابق کام شروع کرنے والا ابتدی (سنسکرت متن شکیا ریبھی) کہلاتا ہے، جو پاک صاف کام کا آغاز کرے وہ قابل تعریف کام کرنے والا (سنسکرت متن، کلیان آرنبھی، مبارک کام آغاز کرنے والا) کہلاتا ہے۔ جو آئندہ بھی پھل دینے والے حوصلہ سزا نے کام کرے وہ تعمیری (سنسکرت متن وبھوشیا رنبھی)

کہلاتا ہے؛ جو کام شروع کرنے کے بعد انجام کو پہنچائے بغیر نہ چھوڑے وہ دُھن کا پکا (سنسکرت: شتھر کرمی: مستقل مزاج) کہلاتا ہے۔ جسے وفادار اور کامی آدمی میسر ہوں اور ان کی مدد سے تمام کام خوش اسلوبی سے پورے کرا سکے وہ فائز المرام ہوتا ہے (سنسکرت: اَنُورَکت: سرخرو)۔ ایسے دوستوں کو جو کوئی اپنالے اور خوش رکھ سکے وہ بڑے فائدے میں رہے گا۔ جو اس کے برعکس ہوں ان کو دوست نہیں بنانا چاہیئے۔

اگر راجہ اور اس کے دشمن کا کوئی مشترک دوست ہو تو ان میں سے جو قابلِ اعتماد یا زیادہ معتبر فریق کا ساتھ دے گا وہ اپنے حریف پر سبقت لے جائے گا۔ دوسرا نہ صرف جان و مال کا نقصان اور مہم کی صعوبتیں برداشت کرے گا بلکہ ایسے دشمن کی مدد کرے گا جو اپنے محسن کے احسان کی بنا پر اس سے اور زیادہ نفرت کرے گا۔

دونوں راجاؤں کی اگر کسی تیسرے بیچ کے راجہ سے دوستی ہو، تو جو کوئی زیادہ معتبر فریق کو مدد دے گا فائدے میں رہے گا۔ اگر بیچ کے راجہ میں اچھی خصوصیات نہ ہوں، تو اس سے دوستی رکھنے والے کا دشمن فائدے میں رہے گا، کیونکہ بیچ کا راجہ بے کار مہمات میں جان و مال کا نقصان اور کوچ کی صعوبتیں برداشت کرے گا اور واپسی کی نیت کے بغیر امداد وصول کر کے الگ تھلگ ہو جائے گا۔[1]

یہی بات انہی حالات میں غیر جانبدار راجہ کی بابت بھی کہی جا سکتی ہے۔

بیچ کے راجہ یا غیر جانبدار راجہ کو مدد دینے والا راجہ یا اس کا دشمن اگر بہادر، ہنرمند، ہتھیاروں کے استعمال سے واقف اور سخت کوش اور وفادار فریق کو مدد دے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ (یہ مفہوم متن کی غلط تعبیر پر مبنی ہے۔ مراد یہ ہے کہ جو کوئی اپنی بہادر، ہنرمند، جفاکش، وفادار فوج اس کے حوالے کرے گا وہ نقصان اٹھائے گا۔ ح) اور اس کا دشمن جو اس کے خلاف کرے گا فائدے

[1] بیچ کے راجہ (س: مدھیم) سے مراد وہ جس کا دونوں فریقوں سے یکساں تعلق ہو۔ غیر جانبدار (س: اُداسین) سے مراد دور کا راجہ جسے اس حلقے میں کسی طرح کی دلچسپی نہ ہو۔ ح

میں رہے گا۔

جب کوئی راجہ کسی دوست کی امداد سے جسے آئندہ ایسی ہی امداد کی توقع ہو، کوئی مقصد حاصل کرتا ہے، تو وہ کئی طرح کی فوج بھیج سکتا ہے۔ (مراد یہ ہے کہ امداد کے طور پر کئی طرح کی فوج بھیجی جا سکتی ہے ح) جیسے پشتینی آزمودہ سپاہ کرائے کی فوجی نفری تجارتی کمپنیوں (ایجنٹوں) کے ذریعے حاصل کئے ہوئے جوان (صحیح، منظم جنگجو جتھے) کسی دوست کے پاس سے آئی ہوئی فوج یا وحشی قبائل کو بھرتی کرکے بنائی ہوئی فوج۔ یا تو ایسی فوج جو ہر طرح کے علاقوں اور موسموں میں لڑنے کا تجربہ رکھتی ہے، یا دشمنوں کی فوج (مراد ناقابل اعتبار باغی فوج۔ ح) یا وحشی قبائل کی فوج جو وقت اور جگہ کے لحاظ سے ناموزوں ہو۔

جب راجہ یہ سوچے کہ چاہے کامیاب رہے مگر میرا حلیف میری فوج کو اپنے دشمن کے علاقے میں لے جائے گا یا ویرانوں میں پھنسائے گا اور ناموافق موسم میں لڑائے گا اور اسے میرے لئے ناکارہ بنا دے گا، تو وہ یہ عذر کر کے کہ اسے یہ فوج کسی دوسری جگہ درکار ہے، اپنے حلیف کو کسی اور طرح کی مدد دے۔ لیکن اگر فوج بھیجنی ہی پڑے تو ایسی فوج بھیجے جو مہم جوئی کے وقت کے موسم سے مانوس ہو اور یہ شرط لگائے کہ فوج کو صرف مہم کے اختتام تک رکھا جائے گا اور خطرات سے بچایا جائے گا۔ جب حلیف کا کام ختم ہو جائے تو اپنی فوج کو عذر معقول کر کے جلد از جلد واپس بلانا چاہیئے۔ ورنہ وہ اپنے حلیف کو ایسی فوج بھیجے جو غداروں، باغیوں اور وحشی قبائل پر مشتمل ہو، یا وہ حلیف کے دشمن سے جو اس کے معرکے کا ہدف تھا، ساز باز کرے اور حلیف کو جُل دیدے۔

٭ جب کسی معاہدے کے تحت سب فریقوں کو خواہ کوئی برتر ہو، یا ہمسر یا کمتر مالِ غنیمت (یا فوائد) میں برابر کا حصہ ملے تو اسے صلح (سندھی) کہتے ہیں۔ اگر برابر کا حصہ نہ ہو تو ہزیمت (وِکرم)۔ دگر و لا، حصہ برابر کا ہو تو صلح ورنہ جنگ ح)

جزو ۹ : اتحاد یا زر کے لئے معاہدہ

متحدہ طاقتوں کی مہم سے حاصل ہونے والے فوائد دوستی زر اور زمین ہیں

سے مؤخر الذکر قابل ترجیح ہے، کیونکہ دوست اور زر تو زمین حاصل کرنے کے بعد حاصل ہو ہی سکتے ہیں۔ باقی دو، دوست اور زر میں سے ہر ایک دوسرے کے حصول کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

جب معاہدہ اس بات پر ہو کہ ہم سب مل کر ایک دوست کو حاصل کریں تو یہ متوازن صلح ہوگی۔ اگر ایک فریق دوست حاصل کرے اور دوسرا زر اور زمین تو یہ ناہموار صلح ہوگی، اور جب ایک فریق دوسرے سے زیادہ حاصل کرے تو سے فریب کہتے ہیں (س: اَت سَندھی: دھاندلی)

برابر کی صلح میں جس فریق کو خوش کردار دوست حاصل ہو یا کسی پرانے دوست کو مشکلات سے چھڑ لیے، وہ دوسروں کی نسبت فائدہ میں رہے گا، کیوں کہ بُرے وقت میں امداد دوستی کو پکا کر دیتی ہے۔

دونوں میں کون بہتر ہے، پرانا مگر سرکش دوست یا عارضی مگر اطاعت شعار دوست، جبکہ انہیں مشکل سے نکالنا ہو؟

میرے گرو کہتے ہیں اطاعت شعار (یا نا اطاعت شعار ح) پرانا دوست بہتر ہے، کیونکہ اگر وہ مددگار نہ بھی ہوا تو کم از کم آزار نہیں دے گا۔

کوٹلیہ کو اس سے اختلاف ہے۔ ایک عارضی دوست جو اطاعت شعار ہو قابل ترجیح ہے، کیونکہ ایسا دوست جب تک مددگار رہے گا سچا مددگار ہوگا اور سچی دوستی یہی ہے کہ دوست کی مدد کی جائے۔

دو اطاعت شعار دوستوں میں کون بہتر ہے، عارضی دوست جس سے آئندہ توقعات زیادہ ہوں یا مستقل دوست جس سے تھوڑی توقعات ہوں (دیگر ولا: جس سے زیادہ عرصے تک تھوڑی تھوڑی وصولی کی امید ہو، یا وہ جس سے تھوڑے عرصے کے لئے زیادہ مدد ملے)۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ اوّل الذکر بہتر ہے کیونکہ اس سے تھوڑے عرصے میں زیادہ فائدہ حاصل ہو سکے گا اور بڑے کام بنا سکے گا۔

کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ نہیں۔ پرانا دوست جس سے تھوڑے فائدے کی امید ہو

وہ بہتر ہے۔کیونکہ عارضی دوست جس کے وسائل زیادہ ہوں وہ نقصان ہوتا دیکھ کر اپنی مدد سے ہاتھ روک بھی سکتا ہے۔ یا اسی قدر فائدے کا طلبگار ہو گا۔ لیکن پرانے دوست سے جس کے وسائل زیادہ نہ ہوں، طویل مدت میں زیادہ امداد حاصل ہو سکے گی۔

کون بہتر ہے، ایک بڑا دوست، جو مشکل سے آمادۂ عمل ہو، یا چھوٹا دوست جو آسانی سے اٹھ کھڑا ہو؟

میرے گرو کہتے ہیں کہ بڑا دوست جو خودسر ہو خواہ آسانی سے آمادہ نہ ہو سکے لیکن اٹھ کھڑا ہوا تو کام ضرور پورا کرے گا۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں، چھوٹا دوست جو آسانی سے اٹھ کھڑا ہو بہتر ہے کیونکہ وہ وقت پر مدد کو آئے گا۔ موقع نہیں گنوائے گا، اور چونکہ کمزور ہو گا اس لئے جس طرح کہا جائے گا عمل کرے گا، لیکن دوسرا وسیع عملداری کا مالک ایسا نہیں کرے گا۔

کون بہتر ہے، غیر مجتمع، یا ایک مجتمع مگر غیر اطاعت شعار فوج؟

میرے گرو کہتے ہیں کہ منتشر فوج کو تو آسانی سے مجتمع کیا جا سکے گا جبکہ اطاعت شعار ہوں۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں، غیر اطاعت شعار حاضر فوج بہتر ہے، کیونکہ اسے مصالحت اور دوسری ترکیبوں سے اطاعت پر مائل کیا جا سکتا ہے۔ بکھری ہوئی فوج کو وقت پر جمع کرنا مشکل ہو گا کیونکہ سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہونگے۔

کون بہتر ہے، بڑی آبادی رکھنے والا دوست یا بڑی دولت رکھنے والا دوست؟

میرے گرو کہتے ہیں بڑی آبادی والا دوست قابل ترجیح ہے، کیونکہ اسکی طاقت زیادہ ہوگی، اور جب آمادہ کار ہوا تو مقصد پورا کرے گا۔

"نہیں"، کوٹلیہ کہتا ہے کہ بھاری مقدار میں زر رکھنے والا دوست بہتر ہے کیونکہ زر ہر حالت میں کارآمد ہوتا ہے۔ فوج کی ہمیشہ ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ فوج اور دوسری ضروری اشیاء زر سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

کون بہتر ہے، وہ دوست جس کے پاس زیادہ زر ہو یا جو زیادہ زمین پر

قابض ہو؟

میرے گرو کہتے ہیں کہ جس کے پاس زر ہو گا وہ بھاری اخراجات کا بار اٹھائے گا جو سمجھداری کے ساتھ کرنے لازم آئیں۔

کوٹلیہ کا قول ہے کہ نہیں۔ یہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے کہ دوست اور سونا دونوں زمین کے ذریعے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ لہٰذا وہ دوست جس کی عملداری وسیع ہو کہیں زیادہ قابل ترجیح ہے۔

جب راجہ کے دوست اور دشمن برابر کی آبادی رکھنے والے ہوں تب بھی ان کے لوگوں کے درمیان خصلت، بہادری، قوت برداشت، دوستداری اور ہر طرح فوج اکٹھی کرنے کی اہلیت میں اختلاف ہو سکتا ہے۔

جب دونوں زر کے معاملے میں یکساں ہوں تب بھی ان میں مستعدی، فراخدلی اور سخاوت کے لحاظ سے اختلاف ہو سکتا ہے اور ضروری نہیں کہ ہمیشہ اور ہر وقت ان تک رسائی حاصل ہو سکے۔ اس بارے میں حسب ذیل اقوال سنے جاتے ہیں۔

قدیم، آسانی سے مل جانے والا، جلد حرکت میں آنے کا، پشتینی دوست جو طاقتور ہو اور مستقل مزاج بھی، وہ اچھا دوست ہے، اور اچھے دوست میں حسب ذیل خصوصیات ہونی چاہیئں:

* جو دوستی کو دوستی کی خاطر بغیر کسی اور غرض کے نبھائے اور جو زر سے حاصل کئے ہوئے تعلقات کو بنائے رکھے، وہ قدیم دوست ہے۔

* جو مختلف طریقوں سے فیاضی کا ثبوت دے، وہ آسانی سے ڈھب پر آنے والا دوست ہے۔ اور اس کی تین قسمیں بتائی گئی ہیں۔ وہ جس سے صرف ایک فریق تمتع حاصل کرتا ہو، وہ جس سے دو فریق تمتع حاصل کرتے ہوں (فاتح راجہ اور اس کا دشمن) اور وہ جس سے سب تمتع حاصل کرتے ہوں۔

* وہ دوست جو مدد لینے اور دینے میں اپنے دشمنوں کے ساتھ دینگ رویہ رکھے۔ اور جس کے پاس بہت سے قلعے یا جنگی قبائل کی فوج ہو۔ وہ غیر مطیع پرانا دوست کہلائے گا۔

٭ وہ جو حملے کی زد میں یا مشکلات سے دوچار ہونے پر اپنی بقا کے لیے دوستی کا ہاتھ بڑھائے وہ عارضی اور مطلبی قسم کا دوست ہے۔

٭ وہ جو کسی مقصد واحد کے لیے دوستی کرے، مدد کرنے والا مستقل مزاج اور مروّت والا ہو وہ پکا دوست ہے جو مصیبت کے وقت بھی ساتھ نہیں چھوڑے گا۔

٭ جو مروّت والا ہو وہ سچا دوست ہے۔ جو دشمن سے بھی راہ و رسم رکھتا ہو وہ بدل بھی سکتا ہے۔ اور جو دونوں سے تعلق نہ رکھتا ہو (زیر غور "فاتح" راجہ سے نہ اس کے دشمن سے) وہ دونوں کا دوست بن سکتا ہے۔

٭ وہ جو زیر غور "فاتح" راجہ سے بغض رکھتا ہو، یا اس کے دشمن سے بھی یکساں تعلق رکھتا ہو خطرناک دوست ہے، خواہ وہ مدد دے رہا ہو، یا مدد دینے کا اہل ہو۔

٭ وہ جو دشمن کے دوست یا اس کے پروردہ یا متوسّل یا کسی کمزور فریق یا دشمن کے کسی رشتہ دار کو مدد دیتا ہو، وہ دونوں کا دوست ہو سکتا ہے زیر غور راجہ اور اس کے دشمن کا۔

جس کے پاس وسیع اور زرخیز زمین ہو، مطمئن اور مضبوط مگر کاہل ہو وہ (اپنے حلیف کی طرف سے) بے پروا ہو گا، خصوصاً جبکہ حلیف مشکلات کے سبب ناگوار بن جائے۔

جو کوئی اپنی کمزوری کے سبب راجہ اور اس کے دشمن دونوں کے اقتدار کو مانے اور ان کے پیچھے جائے۔ اور دونوں میں سے کسی سے برائی مول نہ لے، وہ مشترک دوست کہلاتا ہے۔

جو کوئی دوست کی مشکل کے وقت، کسی سبب سے یا بلا سبب مدد مانگنے پر اس سے پہلو تہی برتے، اپنے ہی لیے خطرہ پیدا کرتا ہے۔

کیا چیز بہتر ہے، تھوڑا سا فوری فائدہ یا مستقبل میں بڑا فائدہ؟

میرے گرو کہتے ہیں تھوڑا سا فوری فائدہ بہتر ہے جس سے فوری مسئلے حل

ہو سکیں گے۔

٭ کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ نہیں بڑا فائدہ جو جاری رہے اور بیج کی طرح پھل دے بہتر ہے، ایسا نہ ہو تو پھر تھوڑا سا فوری فائدہ سہی، اس طرح مستقل فائدے اور مستقل فائدے میں اپنا حصہ بٹانے کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے راجہ جو اپنی قوت بڑھانا چاہتا ہو، دوسروں کے ساتھ مہم میں شرکت کرے۔

جزو ۱۰: زمین حاصل کرنے کیلئے معاہدہ

"آیئے ہم زمین پر قبضہ کریں" اس ملاکے ساتھ جو معاہدہ ہو وہ زمین حاصل کرنے کے لئے صلح کا معاہدہ ہے۔

اُن دو راجاؤں میں سے جو اس طرح کے معاہدے میں شریک ہوں جو بھی زرخیز زمین کھڑی فصلوں کے ساتھ حاصل کر سکے وہ دوسرے کی نسبت فائدے میں رہے گا۔

اگر زمینوں میں برابر کا حصہ ملے تو وہ جس نے زیادہ طاقتور دشمن کو گرا کر قبضہ حاصل کیا۔ دوسرے کی نسبت فائدے میں رہے گا، کیونکہ اس نے نہ صرف زمین حاصل کی بلکہ دشمن کو بھی تباہ کیا۔ اور اس طرح اپنی قوت کو بڑھایا۔ یہ سچ ہے کہ کمزور دشمن کو مغلوب کر کے زمین حاصل کرنا بھی خوبی کا پہلو رکھتا ہے، مگر اس طرح جو زمین حاصل ہو گی وہ معمولی ہو گی، اور ہمسائے کا راجہ جو اب تک دوست تھا اب دشمن بن جائے گا۔

اگر دشمن برابر کی طاقت رکھتے ہوں، تو وہ جس نے ایسے دشمن کو زیر کیا جو اچھی طرح قلعہ بند تھا وہ زیادہ فائدے میں رہے گا۔ کیونکہ قلعہ فتح کر لینے سے زمین کا تحفظ آسان ہو گا اور وحشی قبائل کے استیصال میں مدد ملے گی۔

اگر زمین کسی چلتے پھرتے دشمن[1] سے حاصل کی گئی، تو فرق یوں پیدا ہو سکتا ہے کہ اس زمین کے قریب کوئی مضبوط دشمن ہے یا کمزور دشمن، کیونکہ جو زمین کمزور دشمن کے جوار میں ہو گی۔ اس کا تحفظ آسان ہو گا۔ اور جس کے قریب کسی

---

[1] چلتے پھرتے (چلا شترو) اور قلعہ بند دشمن (ستھت شترو) کا فرق دیکھیں

طاقتور دشمن کی سرحد ہو اس کی حفاظت کے لئے بہت آدمی اور صرفہ درکار ہوگا۔

کیا چیز بہتر ہے، زرخیز زمین جو کسی مستقل دشمن کے قریب واقع ہو، یا بنجر زمین جو کسی عارضی دشمن کے قریب ہو۔

میرے گرد کہتے ہیں زرخیز زمین ہی جو مستقل دشمن کے قریب ہو بہتر ہے کیونکہ اس سے حفاظتی فوج رکھنے کے لئے زیادہ آمدنی ہو سکے گی۔ اور دشمن کی روک تھام کی جا سکے گی۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں، کیونکہ زرخیز زمین کئی دشمن کھڑے کر دیتی ہے اور مستقل دشمن ہمیشہ دشمن رہے گا۔ خواہ اسے آدمی اور مال پیش کیا جائے (مصالحت کی خاطر) یا نہیں لیکن عارضی دشمن، خواہ مروت میں یا خوف سے، چپ رہے گا۔ لہٰذا وہ زمین جس کے سرے پر بہت سے قلعے ہوں جن میں چور ڈاکو، ملیچھ اور وحشی قبائل پناہ لے سکیں وہ ہمیشہ دشمن کی آماجگاہ رہے گی، اور اس کے برخلاف ہو تو دشمن سے مستقل سابقہ نہیں رہے گا۔ (گیبر ولا: قلعے ہمیشہ چوروں ڈاکوؤں یا قبائل سے گھرے رہتے ہوں اکا نگلے وہ زمین جس کی سرحد کے پار قلعے ہوں اور کبھی ڈاکوؤں وغیرہ سے خالی نہ ہوں۔)

کیا بہتر ہے، زمین کا چھوٹا قطعہ، جو دور نہ ہو، یا وسیع قطعہ جو دور واقع ہو؟ پہلا بہتر ہے، کیونکہ اس کا حصول اور دفاع آسان ہوگا۔

اوپر کی دونوں قسموں کی زمینوں میں سے کون بہتر ہے، وہ جو خود اپنا خرچہ نکال سکے یا جس کے لئے باہر سے فوج بھیجنے کی ضرورت ہو؟ پہلی بہتر ہے کیونکہ یہ اپنی فوج اور اس کا خرچ خود مہیا کر سکے گی۔

کیا بہتر ہے، کسی دانا دشمن سے زمین لینا یا نادان سے؟

نادان سے لینا بہتر ہے، کیونکہ اس کا لینا بھی آسان ہوگا اور دفاع بھی۔ اس کے برخلاف کسی دانا راجہ سے زمین لینے میں جس کی رعایا اس کو چاہتی ہو، صورت مختلف ہوگی۔

دو دشمنوں میں سے ایک کو صرف تنگ کرنا اور دوسرے کو زیر :

ممکن ہو تو مؤخر الذکر سے زمین لینا بہتر ہے، کیونکہ جب اس پر حملہ کیا جائے گا تو مدد حاصل نہ ہونے کی وجہ سے بھاگنا شروع کر دے گا۔ اور اپنا خزانہ اور فوج ساتھ لے جائے گا اور اس کی رعیت اس کا ساتھ چھوڑ دے گی؛ دوسرا ایسا نہیں کرے گا کیونکہ اسے اپنے قلعوں اور دوستوں کی پناہ حاصل ہو گی۔

جس راجہ کے قلعے میدانی علاقے میں ہوں اسے زیادہ آسانی سے زیر کیا جا سکتا ہے بہ نسبت اس کے جس کا قلعہ دریا کے بیچ میں ہو جس کے لئے دگنی کوشش درکار ہو گی اور اس میں اس کو رسد اور پانی بھی حاصل رہے گا۔

دو بادشاہوں میں سے ایک کا قلعہ دریا کے بیچ میں واقع ہو اور دوسرا پہاڑوں میں قلعہ بند ہو تو پہلے کی زمین پر قبضہ کرنا بہتر ہے کیونکہ جو قلعہ دریا کے بیچ میں ہو اس کو ہاتھیوں کی قطار یا لکڑی یا کشتیوں کا پل بنا کر تسخیر کیا جا سکتا ہے، اور دریا ہمیشہ گہرا نہیں ہو گا، اور اس کا پانی بھی خارج کرایا جا سکتا ہے، لیکن پہاڑی قلعہ اپنی حفاظت آپ کر لیتا ہے اور اس پر آسانی سے چڑھائی نہیں کی جا سکتی۔ اور اگر اس کی فوج کا ایک حصہ مغلوب بھی ہو جائے تو دوسرا صحیح سلامت نکل کے بھاگ سکتا ہے، اور ایسے قلعہ کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس پر سے دشمن پر پتھر اور درختوں کے تنے لڑھکائے جا سکتے ہیں۔ میدانی علاقے میں لڑنے والوں سے زمین ہتھیانا بہتر ہے یا نشیبی علاقوں میں لڑنے والوں سے (دیگر دلا: کشتی میں بیٹھ کر، کانگلے دریا میں لڑنے والے۔ ح)؟

مؤخر الذکر سے ہتھیانا بہتر ہے، کیوں کہ وہ ناموافق جگہ پر لڑیں گے، جبکہ پہلے کسی جگہ اور کسی وقت بھی لڑ سکتے ہیں۔

جو دشمن خندقوں کے اندر سے جنگ کر رہا ہو اس سے زمین لینا بہتر ہے بہ نسبت اس کے جو اونچائی پر سے لڑ رہا ہو، کیوں کہ اوّل الذکر خندق اور ہتھیار دونوں کا محتاج ہوتا ہے، اور دوسرا صرف ہتھیاروں سے لڑتا ہے۔

جو راجہ سیاست کے گر جانتا ہو اور مذکورہ اقسام کے دشمنوں سے

زمین چھین سکے، وہ اپنے ساتھیوں کے حلقے میں اور اس کے باہر بھی ممتاز رہے گا۔

جزو ۱۱ : ناقابلِ تنسیخ معاہدہ[1]

آؤ ہم غیر آباد زمین کو بسائیں۔ اس صلہ کے ساتھ جو معاہدہ ہو وہ ناقابل تنسیخ (کانگلے : افتادہ زمین کا) معاہدہ کہلاتا ہے۔

دونوں فریقوں میں سے جو زمین کو زرخیز بنا کر پہلے فصل کاٹے گا وہ دوسرے سے آگے نکل جائے گا۔[2]

بسانے کے لئے کون سی زمین بہتر ہے، خشک یا جل تھل؟ چھوٹا قطعہ جس میں پانی موجود ہو وسیع (خشک) اراضی سے بہتر ہے، کیونکہ پہلی میں سارے سال فصلیں اگائی جا سکیں گی۔

میدانی زمینوں میں جہاں غلہ بویا جا سکے اس سے بہتر ہے جس میں دوسری فصلیں بوئی جا سکیں دو طرح کی سیراب زمینوں میں۔ ہے ایک وہ جو محدود ہو اور غلہ اگا سکے، دوسری وہ جو وسیع ہو اور دوسری فصلیں اگا سکے، مؤخر الذکر بہتر ہے کیونکہ یہاں گرم مسالوں جڑی بوٹیوں وغیرہ اگانے کے علاوہ قلعے اور دوسری دفاعی تعمیرات بھی کھڑی کی جا سکیں گی۔ زمین کی خصوصیات مصنوعی ہوتی ہیں (یہ جملہ مبہم ہے۔ کانگلے: زمین میں خصوصیات انسان پیدا کرتا ہے! گیرولا : زمین کو ایجاد بنانا انسان کے ہاتھ میں ہے۔ مراد یہ کہ زمین ہاتھ میں ہو تو انسان اس سے حسب منشا کام لے سکتا ہے۔ ح)

اچھا غلہ اگانے والی زمین اور وہ جس میں کانیں واقع ہوں، ان میں سے دوسری خزانے کے لئے مفید ہو گی، اور پہلی خزانہ اور غلہ گودام

---

[1] اصل عنوان "انوشتی سندھی" کا یہ انگریزی ترجمہ interminable. درست نہیں۔ کانگلے نے "غیر آباد زمین کا معاہدہ" لکھا ہے۔ اور یہی درست ہے۔ ح

[2] "سواتی سندھتے" دونوں انگریزی ترجموں میں اس موقع پر overreach کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی انگریزی محاورے میں دھوکا دینا ہیں۔ صحیح لفظ excell ہے۔

دونوں کو بھر سکے گی۔ علاوہ ازیں قلعوں کی تعمیر کے سلسلے میں بھی غلہ مزدور چاہیئے ہو گا۔ البتہ اگر کانوں سے قیمتی دھاتیں حاصل ہو سکیں جن سے اور زیادہ زمین حاصل کی جا سکے تو وہ قابل ترجیح ہو گی۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ دو طرح کے جنگلات میں سے وہ جو لکڑی پیدا کرے، ہاتھیوں کے جنگل سے بہتر ہے، کیوں کہ اس سے کئی طرح کے کام لئے جا سکتے ہیں اور مال کے گودام بھرے جا سکتے ہیں۔

کوٹلیہ کو اس سے اختلاف ہے، کیونکہ لکڑی کے جنگل تو کئی جگہ اگائے جا سکتے ہیں، لیکن ہاتھی کا جنگل نہیں بنایا جا سکتا۔ اور دشمن کی فوج کو ہرانا ہاتھیوں ہی پر موقوف ہوتا ہے۔

دریائی اور خشکی کے راستوں میں سے پہلا ہمیشہ کارآمد نہیں ہوتا جبکہ دوسرا ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔

کون سی زمین بہتر ہے جس کی آبادی بکھری ہوئی ہو یا جس کی یکجا ہو؟ پہلی بہتر ہے کیوں کہ اس کو قابو میں رکھنا آسان ہو گا اور دشمن کی سازشوں کا شکار نہ ہو گی۔ دوسری قسم کی (یکجا) آبادی شدائد برداشت نہیں کر سکتی اور زود رنج غصیل اور جذباتی ہوتی ہے (دونوں انگریزی ترجموں نے یہی مفہوم لیا ہے لیکن گیرولا نے مجتمع اور بکھری ہوئی آبادی کی جگہ ایک ہی جیسے اور بھانت بھانت کے لوگوں کا ذکر کیا ہے، جو زیادہ قریب الفہم ہے۔ ح)

چاروں جاتیوں میں سے نیچ جاتی کو بسانا بہتر ہے کیونکہ وہ آسانی سے قابو میں رکھی جا سکتی ہے، کئی طرح کے مفید کام انجام دیتی ہے۔ کثیر بھی ہوتی ہے اور مستقل بھی۔

مزروعہ اور غیر مزروعہ زمینوں میں سے غیر مزروعہ زمین میں کئی طرح کی کھیتی باڑی کی جا سکتی ہے۔ اور جب وہ زرخیز ہو جائے تو چراگاہیں بھی بنائی جا سکتی ہیں یا صنعتیں لگائی جا سکتی ہیں۔ کاروبار لین دین وغیرہ کیا جا سکتا ہے اور متمول تاجروں کو دعوت دے سکتی ہے، اور مزروعہ زمین سے بہتر ہے رہ

عبارت تینوں ترجموں میں گنجلک ہے۔ مراد غالباً یہ ہے کہ غیر مزروعہ زمین سے کاشت کے علاوہ بھی کئی کام لئے جا سکتے ہیں۔ ع)

وہ زمین بہتر ہے جس پر قلعے بنے ہوئے ہوں یا وہ جس کی آبادی گھنی ہو؟ آبادی والی زمین بہتر ہے، کیونکہ آبادی ہی سے مملکت کی رونق ہے۔ غیر آباد زمین تو بانجھ گائے کی طرح ہے جو دودھ نہیں دے سکتی۔

جو راجہ اپنی زمین آبادکاری کے لئے فروخت کرنے کے بعد واپس لے لینے کا خواہشمند ہو، وہ اسے پہلے ہی ایسے کے ہاتھ بیچے جو کمزور، کمینہ کم ہمت، بے مددگار، بدکردار، برے کاموں میں مبتلا، تقدیر پرست اور کم فہم ہو۔ زمین کو بسانے کے لئے آدمی اور زر چاہئے اور جب کوئی کمزور، کم ذات آدمی (گیرولا، کانگلے؛ کمزور آدمی خواہ اعلیٰ ذات ہی کا ہو) بسانے کی کوشش کرے تو وہ مع اپنے ساتھیوں کے ضرور تباہ ہو گا اور اس کا تمام صرفہ بیکار ہو جائے گا چاہے طاقتور ہو۔ کمینے آدمی کو اس کی رعیت چھوڑ جائے گی کہ مبادا وہ اس کی نحوست کا شکار ہو جائیں، خواہ ان کے پاس بڑی فوج موجود ہو وہ والیٔ ملک کے جانی و مالی نقصانات سے دوچار ہونے کے باعث تباہ ہو جائیں گے۔ آدمی کے پاس خواہ دولت ہو، اگر وہ اسے خرچ ہی نہ کرنا چاہے اور کسی کے ساتھ سلوک نہ کرے تو اسے کسی طرف سہارا نہیں مل سکتا۔ جبکہ بد قماش آدمی کو دفع کرنا آسان ہو تو توقع نہیں کی جا سکتی کہ کوئی ایسا آدمی کسی زمین کو بسائے گا تو اسے بچا بھی سکے گا۔ یہی انجام اس کا ہو گا جو برے کاموں میں مبتلا ہو، یا مردانگی کی بجائے تقدیر پر بھروسا کرے گا اور محنت سے گریز۔ وہ اپنے منصوبوں سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گا اور تباہ ہو جائے گا۔ اور جو بے تدبیر ہو گا وہ ان سب سے بدتر ہو گا (عبارت گنجلک مگر مفہوم خاصا واضح ہے ع)

میرے گرو کہتے ہیں کہ غیر محتاط، بے تدبیر آبادکار بعض اوقات اپنے مالک یعنی راجہ کے کمزور پہلوؤں کا بھانڈا پھوڑ سکتا ہے۔

مگر کوٹلیہ کہتا ہے کہ اگر وہ ایسا کرے گا تو راجہ کے ہاتھوں اپنی ہی تباہی کا

سامان کرے گا (یہ عبارت بھی تینوں ترجموں میں مبہم رہتی ہے۔ح)

جب ایسے لوگ نہ ملیں تو راجہ خود ہی زمین کو بسائے اور وہ طریقہ اختیار کرے جو ہم آگے چل کر "دشمن کو عقب میں پکڑنا" کے تحت بیان کریں گے۔

دیکھیے لوگ، غالباً وہ جن کے ہاتھ زمین بیچ کر آئندہ واپس لینے کی امید رکھی جا سکے۔ح)

مذکورۂ بالا زبانی معاہدے کہلاتے ہیں۔ جب کوئی راجہ دباؤ ڈال کر دوسرے سے اس کی زمین کا کوئی زرخیز حصہ خریدنا چاہے جس پر اس کی نیت ہو، تو معاہدہ کرکے زمین اس کے ہاتھ بیچ دینی چاہیئے۔ اسے "کھلا معاہدہ" کہتے ہیں۔

جب کوئی ہمسر راجہ اسی طرح زمین لینا چاہے تو وہ بیچنے سے پہلے یہ سوچے کہ "آیا وہ یہ زمین آئندہ واپس لے سکے گا، یا اس پر اپنا قابو رکھ سکے گا، یا یہ زمین دے کر میں اس راجہ کو اپنے اثر میں لا سکوں گا۔ یا میں یہ زمین بیچ کر ایسے دوست اور اتنی دولت حاصل کر سکتا ہوں کہ اپنے منصوبوں کو پورا کر سکوں"

اس سے اس راجہ کی صورتحال (بھی) واضح ہوگی جو کمتر ہو اور زمین خریدنا چاہتا ہو۔

* جو سیاست کے علم سے باخبر ہو اور ان طریقوں سے دوست، زر اور زمین حاصل کرے، خواہ آباد ہو یا غیر آباد، وہ اپنے دوسرے حلیف راجاؤں سے بازی لے جائے گا۔

جزو ۱۲ : کسی منصوبے کی بابت معاہدہ

یعنی جب معاہدہ یہ کہہ کر کیا جائے (جیسے) کہ آیئے ہم مل کر ایک قلعہ تعمیر کریں۔

دونوں راجاؤں میں سے جو کم خرچ اور کم آدمیوں سے کام لے کر بہترین (اعلیٰ) موقع پر ناقابل تسخیر قلعہ تعمیر کرے وہ بازی لے جائے گا۔

میدان، دریا یا پہاڑ، میں پہاڑ پر بنا ہوا قلعہ زیادہ مفید ہوتا ہے۔

آبپاشی کے کاموں میں سے وہ جو ہمیشہ جاری رہنے والے ہوں ان سے بہتر ہیں

جن میں پانی اور ذرائع سے آتا ہے، اور ان میں بھی فوقیت ان کو ہے جو زیادہ وسیع خطۂ زمین کو سیراب کر سکیں۔

قیمتی لکڑی کے جنگلات ہیں جو کوئی بیش قیمت اشیا پیدا کرنے والا جنگل اگائے جو ویران علاقوں کی طرف پھیلتا جائے اور جس کے پاس سے دریا کا گزر ہو، وہ برتر رہے گا۔ کیونکہ دریا کے پاس والا جنگل آپ اپنے سہارے پر قائم رہتا ہے، اور بپتا کے وقت پناہ بھی دے سکتا ہے۔

شکاری جنگلات میں وہ راجہ جو درندوں سے بھرا ہوا جنگل دشمن راجہ کے جنگل کے قریب اگائے جس میں جنگلی جانور ہوں جس سے دشمن کو بہت نقصان پہنچ سکتا ہے، اور وہ جنگل اپنی سرحد پر واقع ہاتھیوں کے جنگل سے جا ملتا ہو، وہ فائدے میں رہے گا۔

میرے گرو کہتے ہیں دو ملکوں میں سے ایک میں کمزور آدمی کم ہوں، اور دوسرے میں بہادر آدمی کم ہوں، تو مؤخر الذکر بہتر ہے، کیونکہ چند بہادر بہت سے کمزوروں کو مار سکتے ہیں اور ان کے قتل سے دشمن کی ساری فوج تباہ ہو سکتی ہے۔

کوٹلیہ کو اس سے اختلاف ہے۔ کمزور آدمیوں کی بڑی نفری بہتر ہے کیونکہ وہ لشکر میں اور بہت سے کام انجام دے سکتے ہیں، جنگ کے لڑنے والوں کی خدمت کے علاوہ اپنی تعداد سے دشمن کو ڈرا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کمزوروں میں تربیت اور تنظیم کے ذریعے جوش و جذبہ پیدا کرنا بھی ممکن ہے۔

جہاں تک کانوں کا تعلق ہے تو جو کم خرچ اور محنت سے کسی ایسی کان سے دولت حاصل کر سکے گا جو بھرپور ہو اور جس تک رسائی آسان ہو وہ فائدے میں رہے گا۔

چھوٹی کان جس سے قیمتی مال ملے بہتر ہے یا بڑی کان، جس سے کمتر قسم کا مال ملے؟

میرے گرو کہتے ہیں کہ پہلی والی بہتر ہے کیونکہ قیمتی اشیاء جیسے ہیرے جواہرات، موتی، مونگے، سونا اور چند ادنیٰ چیزوں کے بڑے ذخیرے پر

بھاری ہوتی ہیں۔

کوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں کیونکہ بھاری مقدار میں معمولی سامان مہیا کرنے والی کان کی پیداوار سے قیمتی اشیاء خریدی جا سکتی ہیں۔

اسی سے تجارتی راستوں کے انتخاب کا معاملہ بھی سمجھ میں آسکتا ہے۔

میرے گرو کہتے ہیں پانی کا راستہ خشکی کے راستے سے بہتر ہے کیونکہ سستا ہوتا ہے اور فائدہ مند۔

کوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں کیونکہ خشکی کے راستے کے برخلاف پانی کا راستہ رکاوٹ سے خالی نہیں، یہ مستقل نہیں ہوتا، مخدوش بھی ہے اور اس کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔

پانی کے راستوں میں سمندر کے بیچ میں سے جانے والے راستوں میں سے ساحل کے ساتھ ساتھ جانے والا راستہ بہتر ہے کیونکہ یہ کئی تجارتی منڈیوں سے گزرے گا۔ اسی بنا پر دریائی جہاز رانی بھی اچھی ہے کیوں کہ اس میں رکاوٹ نہیں ہوتی اور اس میں جو جوکھوں ہے اس سے بچا جا سکتا ہے اور اسے برداشت کیا جا سکتا ہے۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ خشکی کے راستوں میں سے جو ہمالیہ کی طرف جاتا ہے وہ دکن کی طرف جانے والے راستوں سے بہتر ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں کیونکہ کمبلوں، کھالوں اور گھوڑوں کو چھوڑ کر دوسرا تجارتی سامان جیسے کہ کوڑیاں، ہیرے، جواہر موتی اور سونا دکن میں افراط سے ملتا ہے۔

دکن کو جانے والے راستوں میں سے وہ راستہ بہتر ہے جو بہت سی کانوں کے پاس سے گزرتا ہو، جہاں لوگوں کی آمدورفت زیادہ ہو، اور نسبتاً سستا اور با آرام ہو، یا وہ جس کے راستے میں مختلف اقسام کا بہت سا سامان خریدا جا سکے۔

اسی سے مشرق و مغرب کی طرف جانے والے راستوں کی وضاحت بھی ہو جاتی ہے۔

گاڑی کے راستے اور پیدل کے راستے کی نسبت گاڑی کا راستہ بہتر ہے

کیوں کہ اس سے زیادہ مال لے کر جا سکتے ہیں۔ وہ راستے جن پر سے گدھے اور اونٹ، ہر علاقے سے اور ہر موسم میں گزر سکتے ہوں، بہتر ہیں۔

اس سے ان راستوں کی وضاحت بھی ہو جاتی ہے جن پر سے صرف آدمی گزریں (یعنی اپنے کاندھوں پر سامان ڈھو کر)۔

ایسا کام اختیار کرنا جس سے دشمن کو فائدہ ہو الٹا اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ اس کے برخلاف جو کام ہو وہ فائدہ مند ہے۔ اگر فائدہ مساوی ہو تو راجہ کو غور کر لینا چاہیئے کہ وہ وہیں کا وہیں رہے گا۔

زیادہ صرفے پر کم فائدہ مند کام اختیار کرنا بھی نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف جو صورت ہوگی وہ مفید ہوگی۔ اگر خرچ اور فائدہ یکساں ہو تو سوچنا چاہیئے کہ یہ کوئی ترقی نہ ہوگی۔

* چنانچہ راجہ کو ایسے قلعے بنانے اور ایسے منصوبے سوچنے چاہئیں جس سے اس کو زیادہ فائدہ اور زیادہ قوت حاصل ہو۔ یہ تھا بیان منصوبوں کی بابت سمجھنے کا۔

جزو ۱۳: عقبی دشمن سے چوکس رہنا

جب راجہ اور اس کا دشمن دونوں اپنے اپنے دشمنوں کے عقب پر حملے کے لئے جو پہلے ہی دوسرے فریقوں سے برسرپیکار ہوں، بڑھیں تو جو اس راجہ کے عقب پر قبضہ کرلے جس کے پاس وسیع وسائل و دولت موجود ہوں وہ فائدے میں رہے گا، کیونکہ وہ بڑے وسائل رکھنے والا فریق عقبی دشمن سے جبھی مقابلہ کرے گا کہ پہلے سامنے کے دشمن سے نبٹ لے جس پر اس نے حملہ کیا ہے۔ کمزور فریق جس کے ہاتھ کچھ نہ لگا ہو وہ ایسا نہیں کر سکے گا (تینوں ترجموں کا مفہوم یہی ہے، مگر غیر واضح۔ ح)

طاقت برابر کی ہو، تو وہ جو اس راجہ کے عقب پر قبضہ کرے جس نے لڑائی کی زیادہ تیاری کی ہے، فائدے میں رہے گا، کیونکہ جس نے زبردست تیاریاں کی ہوں گی۔ وہ پہلے سامنے کے دشمن سے نبٹے گا اور پھر عقب کی طرف توجہ کرے گا۔ لیکن جس کی تیاریاں قلیل ہوں گی اور اس بنا پر اس کی کاروائیوں

ہیں ریاستوں کا حلقہ بھی مزاحم ہوگا۔

اگر تیاریاں برابر کی ہوں، تو وہ جو ایسے راجہ کے عقب پر قبضہ کرے گا جو اپنے تمام سازوسامان کے ساتھ دور نکل گیا ہوگا وہ فائدے میں رہے گا کیونکہ جس کا عقب غیر محفوظ ہو آسانی سے مغلوب ہو سکتا ہے۔ مگر جو صرف فوج کا ایک حصہ ہی لے کر بڑھا ہوگا اور جس نے عقب کی حفاظت کا انتظام کر لیا ہو گا اس کے ساتھ یہ صورت نہ ہوگی۔

اگر فوج کی تعداد برابر ہو تو جو اس راجہ کے عقب پر قبضہ کرے جو کسی گشت کرتے ہوئے دشمن کے خلاف گیا ہوگا وہ فائدے میں رہے گا۔ جو کسی مورچہ بند دشمن کے مقابلے کو گیا ہوگا اس کا حملہ جو دشمن کے قلعوں کے خلاف کیا گیا ہو پسپا کیا جا سکتا ہے، اور واپس آنے پر خود کو دو دشمنوں کے درمیان گھرا ہوا پائے گا۔

اسی پر دوسری صورتوں کو قیاس کرنا چاہیئے جو اوپر مذکور ہوئیں۔

یکساں حالات میں، اس راجہ کے عقب پر حملہ کرنے والا اچھا رہے گا جو کسی اچھے راجہ کے خلاف جنگ پر نکلا ہو، کیوں کہ نیک راجہ کے خلاف اٹھنے والے پر سب نفریں بھیجیں گے اور بد راجہ کے خلاف چڑھائی کرنے والے کو سراہیں گے۔

اسی پر ان صورتوں کا قیاس کیا جا سکتا ہے جبکہ کوئی کسی فضول خرچ راجہ یا مفلوک الحال راجہ یا خسیس راجہ کے عقب پر چڑھائی کرے۔ اور یہی باتیں اس صورت میں بھی درست ہوں گی جبکہ کوئی اپنے دوست کے خلاف لڑنے چلا ہوگا۔

جب دو دشمنوں میں سے ایک دوست کے خلاف لڑ رہا ہو اور ایک دوسرے دشمن کے خلاف تو مؤخرالذکر کے عقب پر حملہ کرنے میں فائدہ ہے کیونکہ جس نے دوست کے خلاف چڑھائی کی ہوگی وہ آسانی سے صلح کر کے اپنے عقب کی طرف متوجہ ہو جائے گا، اور دوست کے ساتھ صلح دشمن کی نسبت آسان ہوتی ہے۔

جب دو راجاؤں میں سے ایک دشمن کو تباہ کرنے پر تلا ہو، دوسرا ایک دشمن کو، تو جو پہلے کے عقب پر حملہ کرے گا وہ زیادہ فائدے میں رہے گا کیونکہ جو دشمن کے خلاف لڑ رہا ہوگا اس کو اپنے دوستوں کی حمایت حاصل ہوگی اور کامیاب ہو سکے گا، مگر وہ جو اپنے ہی ساتھی سے جنگ کر رہا ہوگا اسے اپنے حلقے کی حمایت حاصل نہیں ہوگی۔ جب کہ راجہ اور اس کا دشمن کسی دشمن کے عقب پر حملہ کرکے ایسی رقم کے لئے دباؤ ڈالیں جو واجب الوصول نہیں، تو وہ جس کے دشمن کو معتدبہ منافع چھوڑنا پڑے اور اس کے مقابلے میں نقصان زیادہ اٹھانا پڑے زیادہ فائدے میں رہے گا، مگر جب وہ واجب الوصول رقم کا مطالبہ کریں، تو وہ جس کے دشمن کو مالی اور فوجی دونوں طرح کا نقصان ہوا، زیادہ فائدے میں رہا۔

جب کوئی فریق جس پر حملہ کیا جائے جوابی کارروائی کا اہل ہو اور حملہ آور کا عقبی دشمن جو اپنی فوج اور دیگر وسائل کو بڑھا بھی سکتا ہو، حملہ آور کے ایک پہلو پر مورچہ بند ہو کر بیٹھ جائے، تو عقبی دشمن کو فائدہ رہے گا، کیونکہ وہ اس فریق سے ملاپ بھی کر سکے گا جس پر حملہ کیا گیا تھا، اور حملہ آور کے اپنے ٹھکانے پر بھی چڑھائی کر سکے گا: جبکہ حملہ آور کے عقب کا دشمن حملہ آور کو پیچھے ہی سے تنگ کر سکے گا۔

* دشمن کے عقب پر چھاپے مارنے اور اس کی نقل و حرکت میں رکاوٹ پیدا کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ اتحادی راجہ دشمن کے عقب میں ہوں یا اس کے دونوں میں سے کسی ایک بازو پر؛

* وہ جو اوّل راجہ اور اس کے دشمن کے درمیان ہو "اَنتردھی" کہلاتا ہے (یعنی دو راجاؤں کے بیچ) اگر اس راجہ کے پاس قلعے یا وحشی قبائل ہوں اور دوسری امداد حاصل ہو تو وہ طاقتور فریق کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہوتا ہے۔ دگیر ولا: قلعوں یا جنگلوں میں چھپ جاتا ہے ح)

جب اوّل راجہ اور اس کا دشمن درمیان کے راجہ کو زیر کرنا چاہتے ہوں

اور اس کے عقب پر حملہ آور ہوں، تو وہ جو موجودہ ادائیگی کی وصولی کے لیے دباؤ ڈالتے وقت بیچ کے راجہ کو اس کے دوست سے علیحدہ کر لے اور اس طرح ایک دشمن کو ساتھی بنائے، زیادہ فائدے میں رہے گا، کیونکہ وہ دشمن جو صلح پر مجبور ہو جاتے اس دوست کی نسبت زیادہ مفید ہو گا جو ترکہ دوستی کو نبھانے پر مجبور کیا گیا ہو۔

اسی پر غیر جانبدار راجہ کو زیر کرنے کے معاملے کو قیاس کر لیا جائے۔

عقب اور سامنے سے حملے ہیں جس سے بھی شاطرانہ چال کی راہ کھلے وہ بہتر ہے (منتر یدھ : چالوں کی لڑائی)۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ کھلی جنگ میں دونوں فریق جانی ومالی نقصان اٹھاتے ہیں اور جو جیتا ہوا نظر آئے وہ بھی آخر العمل گھاٹے ہی میں ہو گا۔

کوٹلیہ کو اس سے اتفاق نہیں۔ خواہ نقصان ہی اٹھانا پڑے، دشمن کو تباہ کئے بغیر نہ چھوڑا جائے۔

جانی ومالی نقصان اگر مساوی ہو، تو وہ جو پہلے اپنے سامنے کے دشمن کو تباہ کرے پھر اپنے عقبی دشمن کو، وہ فائدے میں رہے گا، جب راجہ اور اس کا دشمن دونوں اپنے اپنے سامنے کے دشمنوں سے نبرد آزما ہوں، تو وہ جو اپنے سامنے کے پکے دشمن کو جس سے گہری دشمنی ہو اور جس کے وسائل وافر ہوں تباہ کر دے زیادہ فائدے حاصل کرتا ہے۔

اس پر دوسرے دشمنوں اور وحشی قبائل کو زیر کرنے کا قیاس کر لیا جائے۔

* جب ایک عقبی دشمن اور ایک سامنے کا دشمن اور وہ جس پر حملہ کرنا ہو ملے جلے نظر آئیں تو حسب ذیل حکمت عملی اختیار کی جائے دگیر دلا: جب راجہ عقب پر حملہ کرنے والا، سامنے سے حملہ کرنے والا، یا صرف حملے کا شکار ہو تو اسے حسب ذیل طریقوں سے قائدانہ اقدام کرنا چاہیئے۔ کانگلے نے بھی بالکل یہی مفہوم لیا ہے۔ ح)

* عقبی دشمن عام طور سے ہمارے راجہ کے سامنے کے دشمن کو ہمارے راجہ

کے دوست پر حملہ کرنے پر اُکسائے گا۔ پھر "آکرند" (عقبی دشمن کا عقبی دشمن) قائم کرکے، عقبی دشمن کے دوست پر (گیرولا: راجہ کو چاہیئے کہ اپنے دوست پر حملہ کرنے والے دشمن کے عقبی دشمن (آکرند) کو پہلے اپنے دوست کی فوج کے ساتھ بھڑاکر پھر خود اس کے عقب پر قابض ہو۔ کانگلے: راجہ پہلے دشمن کے دوست کو جو (اس کے) عقب میں ہو، عقب میں حملہ کرنے والے سے چھڑانے والے سے بھڑاکر، اس دشمن کے عقب پر حملہ کرے جو اس کے دوست پر حملہ آور ہو۔)

* دونوں میں لڑائی کروانے کے بعد، ہمارا راجہ عقبی دشمن کے منصوبے کو ناکام بنادے، اسی طرح وہ "آکرند" کے حلیفوں اور عقبی دشمن کے حلیفوں میں لڑائی کرادے (گیرولا: اگر ہمارا راجہ خود ہی حملہ آور ہو تو وہ اپنے عقبی دشمن کو اپنے دوست راجہ کے ذریعے روکے اور عقبی دشمن کی فوج کا مقابلہ اپنے دوست کی فوج سے کرائے۔)

(کانگلے: جب وہ سامنے سے حملہ کر رہا ہو تو اپنے عقبی دشمن کو اپنے دوست کے ذریعے روکے، اسی طرح دشمن کے دوست کو جو عقب میں ہو، اپنے دوست کے ذریعے روکے)

* وہ اپنے سامنے کے دشمن کے دوست کو اپنے دوست سے الجھائے رکھے، اور اپنے دوست کے دوست کے ذریعے اس حملے کو روکے جو اس کے دشمن کا دوست کرنے والا ہو۔ (گیرولا: سامنے سے کوئی مقابلے پر آئے تو اس سے اپنے دوست کو بھڑادے۔ اگر دشمن کے دوست کا دوست مدد کے لئے آئے تو اس کا مقابلہ اپنے دوست کے دوست سے کرائے۔ کانگلے اور سامنے کی طرف وہ اپنے حلیف کو دشمن کے حلیف سے لڑائے، اور دشمن کے حلیف کے حلیف کو، اپنے عقبی حلیف کے ذریعے روکے۔ ح)

* وہ اپنے دوست کی مدد سے، عقبی دشمن کو روکے، اور اپنے دوست کے دوست کی مدد سے عقبی دشمن کو "آکرند" پر حملے سے باز رکھے۔

* اس طرح ہمارا راجہ اپنے دوستوں کی مدد سے ریاستوں کے حلقے کو اپنے زیر

قیادت لے آئے، سامنے بھی اور عقب میں بھی۔

* اسے چاہیئے کہ حلقے کے تمام ملکوں میں اپنے پیغام رسانوں اور مخبروں کو بسائے اور اپنے دشمنوں کی طاقت کو بار بار ضرب لگائے، وہ اپنے دوستوں کے ساتھ دوستی رکھتے ہوئے اپنے ارادوں کو راز میں رہنے دے۔

* جس کے مشورے راز میں نہ رہیں۔ وہ چاہے عارضی کامیابی حاصل کرے، بالآخر دریا میں ٹوٹی ہوئی کشتی کی طرح تباہ ہو جائے گا۔

جزو ۱۴: کھوئی ہوئی قوت کی بحالی کی تدابیر

جب راجہ کو اس طرح اپنے دشمنوں کے متفقہ حملے کا سامنا ہو تو وہ ان کے سربراہ سے کہے: میں تم سے صلح چاہتا ہوں، لو یہ رہا دھن اور میں تمہارا دوست ہوں۔ تم کو دوہرا فائدہ ہو گا۔ تمہارے لئے مناسب نہیں کہ اپنے صرفے سے دوسروں کو طاقتور بناؤ جو اس وقت بظاہر دوست بنے ہوئے ہیں، کیونکہ قوت پکڑنے کے بعد وہ پھر تمہی کو زیر کرنے کی کوشش کریں گے۔

یا وہ ان کے اتحاد کو توڑنے کے لئے ان کے لیڈر سے یوں کہے:

"جس طرح یہ راجہ مجھ پر بے قصور چڑھائی کر رہے ہیں۔ اس طرح یہی سب مل کر تم پر اچھے یا برے حالات میں حملہ کریں گے، کیونکہ طاقت میں بڑا نشہ ہوتا ہے، لہٰذا بہتر ہے کہ ان کے جتھے کو ابھی توڑ دو۔"

جب جتھا ٹوٹ جائے، تو وہ اس کے لیڈر کو اپنے کمزور دشمنوں کے خلاف کھڑا کرے، یا مختلف ترغیبات کے ذریعے چھوٹی ریاستوں کی مشترکہ طاقت کو اس کے خلاف لڑنے پر اکسائے، یا جس طرح بھی ممکن ہو اس کے اپنے حق میں سازگار ہو لیڈر کو دوسروں سے برا بنوا دے اور اس طرح ان کی کوششوں کو پامال کر دے، یا بڑے فائدوں کی امید بندھا کر وہ حکمت عملی سے لیڈر کے ساتھ صلح کرے۔ پھر دونوں ریاستوں سے تنخواہ پانے والے (لیڈر کے) حاصل کردہ فائدے دکھلا کر دوسرے راجاؤں کو چڑائیں اور کہیں "واہ تمہارے اتحاد کی کیا بات ہے"۔ اگر اس جتھے کے کچھ راجہ شریر ہوئے تو ان کا معاہدہ ختم کرا دیا جائے اور پھر

تنخواہ دار نہیں دوبارہ طعنہ دیں کہ "لو ہم نہ کہتے تھے"!

جب دشمن الگ الگ ہو جائیں، تو ہمارا راجہ ان میں سے کسی ایک کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائے۔

کسی لیڈر کی عدم موجودگی میں وہ اس فریق کو توڑے جو اتحاد کا متحرک تھا یا جو زیادہ اولوالعزم ہو، یا جو اپنی رعایا میں ہر دلعزیز ہو، یا جو لالچ یا خوف کی وجہ سے جتھے میں شریک ہوا تھا، یا جو ہمارے راجہ سے زیادہ ڈرتا ہو یا جس کے ساتھ کوئی خونی رشتہ ہو، یا جس سے دوستی ہو یا جو جلتا پھرتا دشمن ہو۔ اسی ترتیب کے ساتھ۔

ان میں سے اس کو جو محرک تھا مصالحت اور خوشامد اور حسن سلوک کے ذریعے خوش کرنا ہوگا۔ جو اولوالعزم ہو، اس کو اپنی بیٹی دے کر یا اس کے کسی جوان سے کام لیا جائے (اپنی بیوی کے ہاں اولاد پیدا کروائی جائے؟ گیرولا: ہر دلعزیز راجہ کو بیٹی دے کر اپنایا جائے۔ ح)

جو ہر دلعزیز ہو اسے دگنے حصے کی پیشکش کی جائے، جو لالچی ہو اُسے آدمی اور رقم مہیا کی جائے، جو جتھے سے ڈرتا ہو، اسے ایسا یرغمال دیا جائے جو فطرۃً ڈرپوک ہو۔ (گیرولا: آپ سے ڈرے ہوئے راجہ کو اطمینان دلاکر بس میں کرے۔ ح) جس سے خونی رشتہ ہو اس سے زیادہ گہرے تعلقات پیدا کرے، جو دوست ہو اس سے باہمی مفاد کے کاموں اور ترک تنازعات کے ذریعے، جو جلتا پھرتا دشمن ہو (گیرولا اشیتم: جسے قرار نہ ہو) غالباً بیرونی حملہ آور سے مراد ہے، کانگلے: متحرک) اس کے خلاف کارروائی ختم اور امداد کی پیش کش کے ذریعے ان میں سے کسی کا بھی اعتماد مصالحت کے مختلف طریقوں سے حاصل کیا جائے جیسے تحائف، تفرقہ اندازی، دھمکی جیساکہ ہم آئندہ "مشکلات" کے تحت بیان کریں گے۔

جو مشکل حالات میں ہو اور اسے دشمن کی طرف سے حملے کا خطرہ ہو، تو وہ دشمن کو فوج اور رقم مہیا کر کے حتمی شرائط پر، وقت، جگہ اور کارروائی کے تعین و صراحت کے ساتھ، صلح کرلے اور اگر اس سے کسی معاہدے کی خلاف ورزی

ہوئی ہو تو اس کی تلافی بھی کرنے۔ اگر اس کے کوئی طرفدار نہ ہوں تو اپنے رشتے داروں اور دوستوں ہی میں سے تلاش کرے یا ناقابل تسخیر قلعے تعمیر کرے، کیوں کہ جس کے قلعے اور دوست مددگار ہوں اس کو اپنی اور دشمن کی پرجا کا مسان حاصل ہوتا ہے۔

جس میں خود سوچ بچار کی اہلیت نہ ہو وہ اپنے گرد دانا لوگوں کو جمع کرے اور بزرگ عالموں سے صحبت رکھے؛ اس طرح اس کو حصول مقصد میں مدد ملے گی۔

جس کے پاس معقول خزانہ اور سوریع نہ ہو، وہ لوازم شاہی کو مضبوط کرنے کی طرف دھیان دے۔ کسی راجہ اور اس کی فوج کی جائے پناہ قلعہ ہوتا ہے۔

فصل کا مدار آبپاشی کے نظام پر ہوتا ہے۔ اچھی بارش کا فائدہ آبپاشی کے بندوں کے تحت واقع زمین کو مستقل طور پر حاصل ہوتا رہتا ہے۔

آمد و رفت کے راستے دشمن سے بازی لے جانے میں معاون ہوتے ہیں کیوں کہ فوجیں اور جاسوس سڑکوں ہی کے ذریعے سفر کرتے ہیں۔ ہتھیار، رتھیں اور بار برداری کے جانور اسی ذریعے سے درآمد کیے جاتے ہیں اور آمد و رفت میں آسانی ہوتی ہے۔

جنگی سامان کا اصل منبع کانیں ہیں۔ کارآمد لکڑی کے جنگل کی پیداوار قلعوں کی تعمیر اور سواریوں اور رتھوں کی ساخت کے لیے درکار ہوتی ہے۔ ہاتھیوں کے جنگل سے ہاتھی ملتے ہیں۔ چراگاہوں پر گایوں کے گلّے گھوڑے اونٹ پلتے ہیں جو رتھوں کو کھینچتے ہیں۔

یہ وسائل قبضے میں نہ ہوں تو اپنے عزیزوں یا دوستوں سے حاصل کیے جائیں۔ فوج کی قلت ہو تو مختلف منظم گروہوں، چوروں، وحشی قبائل اور ملیچھوں میں سے بہادر آدمی اپنی طرف بلائے جائیں اور جاسوس بھی جو دشمن کو زک دے سکتے ہیں۔ وہ طاقتور دشمن کی طرف وہی رویّہ رکھے جو ایک کمزور راجہ کے لیے موزوں ہے۔ تاکہ دشمنوں اور دوستوں کی طرف سے خطرے کا تدارک ہو سکے۔

٭ چنانچہ اپنے ہوا خواہوں کی مدد، سوجھ بوجھ کی قوت، خزانے اور فوج سے کام لے کر خود کو دشمن کے چنگل سے بچایا جا سکتا ہے۔

جزو ۱۵ ، چھڑے ہوئے طاقتور دشمن کے ساتھ صلح کی تدابیر

جب کسی کمزور راجہ پہ کوئی طاقتور دشمن حملہ کرے، تو وہ کسی ایسے کی پناہ ڈھونڈے جو حملہ آور دشمن سے زیادہ طاقتور ہو، اور جس پر حملہ آور دشمن کی سازش کارگر نہ ہو سکے۔

جن راجاؤں کی سیاسی حکمت عملی ایک معیار کی ہو ان میں فرق مستقل خوشحالی اور داناؤں کی رفاقت سے پیدا ہوتا ہے دگیرولا اور کانگلے کے ہاں خوشحالی کا ذکر نہیں، نہ سنسکرت متن میں کوئی اشارہ ہے۔ ج)

اگر کوئی برتر راجہ موجود نہ ہو تو وہ اپنے ہمسر راجاؤں سے اتحاد کرے جو دشمن کی طاقت کے مساوی طاقت رکھتے ہوں اور دشمن کی دولت، فوج یا چالوں سے متاثر نہ ہوں۔ جن راجاؤں کی دولت، فوج اور چالیں ایک معیار کی ہوں ان میں فرق وسیع پیمانے پر تیاری کی اہلیت سے پیدا ہوگا۔

برابر کے فریق موجود نہ ہوں تو وہ کئی چھوٹے راجاؤں سے اتحاد کرے جو مخلص اور جوشیلے ہوں، دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہوں اور اس کی دولت، طاقت، فوج اور چالوں سے متاثر نہ ہوں۔ جو جوش اور عمل کی اہلیت میں یکساں ہوں تو موافق میدان جنگ پر قبضہ کا موقع ملنے سے فرق پیدا ہو سکتا ہے۔ جب موافق میدان جنگ کے معاملے میں بھی پلہ یکساں ہو تو دیکھا جائے گا کہ کون لڑائی کے لئے ہر وقت مستعد رہتا ہے اور دونوں یکساں مستعد ہوں تو دیکھا جائے گا کس کے پاس بہتر ہتھیار اور جنگی سامان ہے۔

اگر اس قسم کی امداد دسترس میں نہ ہو تو وہ کسی قلعے میں پناہ لے جہاں اس کا دشمن جس کے پاس بڑی فوج ہو گی ہر طرح کی رسد خوراک، گھاس چارہ، لکڑی اور پانی کے پہنچنے میں مزاحم نہ ہو سکے بلکہ اس کو بڑا جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑے۔ اگر کئی قلعے ہوں تو دیکھا جائے کہ رسد حاصل کرنے اور ذخیرہ کرنے کی سہولت

کے لحاظ سے کون سا بہتر رہے گا۔ کوٹلیہ کا خیال ہے کہ پناہ ایسے قلعے میں لی جائے جہاں آدمی اور رسد کے ذخیرے موجود ہوں، نیز حسب ذیل وجوہات کی بنا پر بھی، (راجہ یوں سوچے گا کہ) میں دشمن کا مقابلہ اس کے عقبی دشمن کے دوست یا بیچ کے راجہ یا غیر جانبدار راجہ کی مدد سے کروں گا۔ میں اس کی ریاست کو یا تو کسی ہمسایہ راجہ کی یا وحشی قبائل کی یا اس کے خاندان کے کسی آدمی کی، یا قید میں ڈالے ہوئے شہزادے کی مدد سے یا اپنے ساتھیوں کی مدد سے جو اس کے ہاں موجود ہیں اس کے اپنے قلعے یا ملک یا چھاؤنی میں فساد برپا کراؤں گا۔ جب وہ قریب ہو گا تو میں اسے ہتھیاروں، آگ یا زہر یا دوسرے خفیہ ذرائع سے ہلاک کروں گا جو میرے اختیار میں ہوں، میں اسے سخت جانی و مالی نقصان پہنچاؤں گا، اس کے عملی منصوبوں کو تباہ کروں گا۔ جو وہ خود شروع کرے گا یا میرے آدمی اسے اس پر آمادہ کریں گے، میں آسانی سے اس کے دوستوں میں پھوٹ ڈلوا سکتا ہوں یا اس کی فوج میں جبکہ وہ جانی و مالی نقصان اٹھا چکے ہوں گے میں اس کے فوجی پڑاؤ پر اس کی رسد کا سلسلہ کاٹ کے قبضہ کروں گا، یا اگر ہتھیار ڈالنے پڑے تب بھی میں اس کے ہاں کچھ ایسی خرابیاں پیدا کروں گا اور اپنے تمام وسائل سے کام لے کر ایسی کارروائیاں کروں گا کہ وہ بیٹھ جائے، یا اس کے ولولے کو ٹھنڈا کر کے میں اسے میری اپنی شرائط پر صلح کے لئے مجبور کروں گا جب میں اس کی نقل و حرکت میں رکاوٹ ڈالوں گا تو ہر طرف سے مشکلات پیدا ہوں گی اور جب وہ مجبور ہو جائے گا تو میں اسے اپنے پشتینی سپاہیوں کی فوج سے یا اس کے دشمنوں کی فوج یا وحشی قبائل کے ذریعے ہلاک کرادوں گا۔

میں خود کو قلعے میں محصور کر کے اپنی ریاست کو بچا لوں گا۔ میری اور میرے دوستوں کی فوج جب اس قلعے میں جمع ہو گی تو ناقابل تسخیر ہو گی۔ میری فوج جسے وادیوں گھاٹیوں اور راتوں میں لڑنے کی تربیت حاصل ہے، اس کے راستے اور اس کے کاموں میں رخنہ ڈالے گی۔ جانی و مالی نقصان اٹھا کر وہ کمزور ہو جائے گا اور جب بُرے موسم میں یہاں تک پہنچے گا تو خستہ حال ہو گا۔ راستے میں غیر قلعوں اور

وحشی قبائل کی موجودگی کی بنا پر اسے یہاں تک پہنچنے کے لئے بڑی جانی و مالی قربانی دینی پڑے گی، اپنی فوج کی کارروائی کے لئے مناسب جگہ نہ پاکر جب وہ اپنی اور اپنے دوستوں کی فوج کے بیمار سپاہیوں کو لے کر یہاں پہنچے گا تو مصیبت زدہ ہوگا اور یہاں آنے کے بعد یہاں سے جانے نہیں پائے گا۔"

اگر حالات ایسے خوش آئند نظر نہ آئیں تو بہتر ہے کہ وہ قلعے سے نکل بھاگے۔ میرے گرد کہتے ہیں کہ کوئی دشمن کی طرف اس طرح بھی دوڑ سکتا ہے جیسے پتنگا شعلے کی طرف۔ جو بے دھڑک جنگ میں کود پڑے گا اسے نجات دونوں طرح مل سکتی ہے (یعنی مر کر یا مار کر۔ ح)

کوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں۔ وہ سوچ سمجھ کر اگر صلح کے لئے سازگار حالات دیکھے تو صلح کر لے۔ اگر حالات سازگار نہ ہوں تو دھمکی سے کام لے کر یا صلح حاصل کرلے یا کسی دوست کو اپنا لے۔ یا صلح کا پیغام لے کر اپنے ایلچی کو کسی ایسے کے پاس بھیجے جو صلح پر آمادہ ہو، یا اگر اس کا دشمن اپنا ایلچی بھیجے تو اسے انعام و اعزاز سے نواز کر یوں کہے "یہ راجہ کے کارخانہ جات ہیں، یہ رانی کا محل ہے، یہ راجکمار کا۔ میں خود کو اور اس ریاست کو ان دونوں کی رضامندی سے آپ کے حوالے کرتا ہوں۔"

اپنے دشمن کی پناہ میں آکر وہ ملازم کی طرح اس کی اطاعت کرے اور وقتاً فوقتاً اس کے ضروری کام انجام دیتا رہے۔ قلعوں اور دفاعی مورچوں کی تعمیر، اشیاء کی فراہمی، شادیاں (دکا نگلے: باہمی رشتے) راجکمار کی ولی عہدی پر فائز ہونے کی تقریب، گھوڑوں کی تجارت، دھاتوں کا حصول (دکا نگلے: ہاتھیوں کا پکڑنا[1]) جنگ کے خفیہ مورچوں کی تعمیر، کسی دشمن کے خلاف فوج کشی، کھیل، تفریحات شکار وغیرہ، یہ سب کام وہ صرف اپنے پناہ دینے والے کی اجازت سے کرے۔ وہ اس کے ملک کے اندر بسنے والوں سے کوئی معاملہ بھی بغیر اجازت کے نہ کرے، نہ

---

[1] ڈاکٹر شاما شاستری کے ترجمے میں elements, غالباً elephants, کی جگہ چھپ گیا ہے۔ اصل متن میں ہاتھی پکڑنا ہی ہے ح۔

اجازت کے بغیر ان لوگوں کو سزا دے جو وہاں سے چلے جائیں۔

اگر اس کے اپنے ملک کے شہری یا دیہاتی اس سے پھر گئے ہوں یا دشمنی کا اظہار کریں تو وہ کسی اور دیس کو چلے جانے کی اجازت مانگے، یا ان کو اسی طرح خفیہ سزا دلوا دے جیسے کہ باغیوں کو دی جاتی ہے۔ وہ اپنے کسی دوست کی طرف سے بھی زمین کا عطیہ قبول نہ کرے، اپنے پناہ دینے والے کی اطلاع کے بغیر۔ وہ اس کے وزیر، پروہت، سپہ سالار اور ولی عہد سے ملتا رہے وہ اپنے مربی کے زیادہ سے زیادہ کام آئے۔ پوجا وغیرہ کے موقع پر وہ لوگوں سے اس کے حق میں دعا کرائے، اور برابر کہتا رہے کہ وہ ہمیشہ اس کی خدمت کے لئے حاضر رہے گا۔

٭ جو طاقتور ہو اور جسے مضبوط حلیف حاصل ہوں، مفتوح راجہ کو چاہیئے کہ مشتبہ لوگوں سے الگ تھلگ رہتے ہوئے، ایسے راجہ کے ساتھ اسی طرح اطاعت سے پیش آتا رہے۔

جزو ۱۶۲ مفتوح راجہ کا طرز عمل[1]

کوئی باجگزار راجہ اپنے پناہ دینے والے کو (دراصل اپنے مطاع کو) مالی نقصان پہنچانے کے لئے، فتوحات کا ارادہ کرے، تو اپنے پناہ دینے والے کی اجازت سے (متن میں اس کا کوئی جواز نہیں ع) ان خطوں کی طرف بڑھے جہاں کی زمین اور آب وہوا فوجی نقل وحمل کے لئے موزوں ہو، دشمن کے قلعے یا مضبوط مورچے نہ ہوں اور نہ عقب میں کوئی دشمن ہو۔ ورنہ اگر عقب میں دشمن موجود ہوں تو پہلے ان کے خلاف مدافعت کا بندوبست کرے۔

کمزور رجواڑوں کو انعام واکرام سے مطیع بنایا جا سکتا ہے۔ یا ان کے ہاں پھوٹ ڈلوائی جا سکتی ہے یا دھمکا کر راہ پر لایا جا سکتا ہے۔ مناسب حال تراکیب سے "فاتح" راجہ اپنے نزدیک اور دور کے دشمنوں کو اطاعت پر مجبور کرے۔

---

[1] یہ عنوان سہو پر مبنی ہے۔ اصل عنوان ہے فاتح بادشاہ کا کمزور راجاؤں کی جانب طرز عمل ڈاکٹر شاستری نے اس جزو کا سلسلہ پچھلے جزو سے جوڑا ہے۔ ع

وہ اس کے گانوؤں، جنگل کے باسیوں نیز مویشیوں کے گلوں، سڑکوں اور آمدورفت کے تحفظ کا وعدہ کرکے مصالحت کی راہ ہموار کرے اور جو وہاں سے نکالے گئے ہوں، یا مفرور ہوں یا کوئی نقصان کرکے آئے ہوں ان کی واپسی کا ذمہ لے۔

زمین کے عطیے، یا تحفے تحائف یا کنیادان اور اسی طرح کے اعلانوں سے ہراس دور کرے، ساتھ ہی کسی ہمسائے کے راجہ کو اکساکر، یا قبائلی سردار کو یا شاہی خاندان کے کسی فرد کو، یا قید میں ڈالے ہوئے شہزادے کو ورغلاکر فساد کا بیج بوئے۔

اگر دشمن کھلی لڑائی میں، یا کسی شاطرانہ چال کے ذریعے یا سازش کے نتیجے میں یا قلعہ پر حملے میں پکڑا جائے تو اسے سزا دی جائے۔

ایسے راجاؤں کو جو باحوصلہ ہوں اور اس کی فوجی قوت کو بڑھا سکیں بحال کر دیا جائے۔ ان کو بھی جن کے پاس اچھا خزانہ ہو یا فوج ہو اور جن سے زر اندوزی کی امید ہو، نیز ان کو بھی جو سمجھدار ہوں اور جن سے زمین مل سکے۔ (کا نگلے: جو زراعت کو توسیع دے سکیں)

اس کے دوستوں میں سے جو اس کو جواہر، قیمتی نوادر، تجارتی شہروں، گانوؤں اور کانوں کا خام مال یا سواریاں، باربرداری کے جانور، لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگل سے حاصل کئے ہوئے جانور اور اجناس، مویشی وغیرہ دے سکے وہ قدر کے قابل ہے، جو دولت اور فوج مہیا کرے وہ اس سے زیادہ سامان مسرت کرتا ہے، اور جو فوج، دولت اور زمین نذر کرے وہ اس سے بھی زیادہ اور بھرپور مسرت کا فراہم کرنے والا ہے۔ جو پہلو کے کسی دشمن سے بچاؤ کر سکے وہ ایک طرف سے مددگار رہتا ہے، جو دشمن اور اس کے دوست دونوں کی ("کی" کے بدلے "کے خلاف" ہونا چاہیئے۔ح) مدد کرتا ہے وہ دونوں طرف سے مددگار ہوتا ہے، اور جو دشمن، دشمن کے دوست، اس کے ہمسائے اور وحشی قبائل کے خلاف مدد دے سکے وہ مکمل طور پر معاون و مددگار ہے۔ اگر اس کا کوئی

عقبی دشمن ہو، یا اس کا سامنا کسی وحشی سردار یا دشمن سے ہو یا کسی ایسے سردار سے جسے زمین کا عطیہ دے کر خوش کیا جا سکے، تو اسے بیکار زمین دی جائے۔ ایسا دشمن جس کے پاس قلعے ہوں اسے ایسی زمین دی جائے جو اپنے علاقے سے دور ہو۔ وحشی سردار کو ایسی زمین جس سے اسے کچھ نہ ملے۔ دشمن کے خاندان کا کوئی آدمی ہو تو اسے ایسی زمین دی جائے جو کسی وقت بھی واپس لی جا سکے۔ کوئی مسلح آدمیوں کا جتھا ہو تو اس کو ایسی زمین جو ہمیشہ دشمن کی زد میں رہے۔ کئی مسلح گروہوں کا اتحاد ہو تو اس کو ایسی زمین جو کسی راجہ کے قریب واقع ہو، ایسی ہی کوئی جمعیت جو جنگ میں ناقابل شکست ہو اس کو ایسی زمین جس میں دونوں طرح کی قباحتیں موجود ہوں۔ ایسے راجہ کو جو کسی قطعۂ زمین کے لئے جنگ کرے ایسی زمین دی جائے جو جنگی کارروائی کے لئے بالکل موزوں نہ ہو۔ دشمن کے ساتھی کو بنجر زمین، کوئی ملک بدر کیا ہوا شہزادہ ہو تو اسے ایسی زمین جس کی طاقت ختم ہو چکی ہو۔ ایسا راجہ جو ایک دفعہ معاہدہ توڑ کر پھر اسے زمین کے عوض جوڑنے پر تیار ہو ایسی زمین جسے تیار کرنے کے لئے بہت سی نفری اور بڑا صرف چاہیئے۔ کوئی درماندہ شہزادہ زمین کا طالب ہو تو اسے ایسی زمین جس میں اس کو کوئی تحفظ حاصل نہ ہو سکے۔ اور راستے امان دینے والے کو ایسی زمین جو بسانے کے قابل نہ ہو۔

راجہ جو فتوحات کا عزم رکھتا ہو ان میں سے اس راجہ کو جو تعاون کرے بحال رہنے دے، اور دوسروں سے خفیہ طور پہ نبٹ لے۔ جو تعاون کرے اس کو مزید رعایتیں دے اور انعام واکرام میں کمی نہ کرے۔ جو مشکل میں ہو اس کی مشکل کو حل کرنے میں مدد دے۔ جو خود ملنے کے لئے آنا چاہے اس سے ملاقات کرے اور مطمئن رکھنے کی کوشش کرے۔ تحقیر آمیز الفاظ، دھمکی، بدگوئی سے پرہیز کرے۔ جن کو امان دینے کا وعدہ کیا ہے انہیں باپ کی سی شفقت اور پناہ دے مجرموں کو ان کا جرم ظاہر کرنے کے بعد سزا دے۔ ماتحت یا باجگزار راجہ بھی غلط کاروں کو خفیہ طور سے سزا دے تا کہ بڑے راجہ کو بدگمانی نہ ہو۔ جس راجہ کو

قتل کیا گیا ہو اس کی زمین، بیٹوں یا بیویوں پر ہاتھ نہ ڈالے، بلکہ اس کے رشتہ داروں کو ان کی جاگیروں پر بحال رکھے۔ تعاون کرنے والے راجہ کے مرنے پر اس کے بیٹے کو اس کی گدی پر بٹھا دینا چاہیئے۔ سب مفتوح راجہ اور ان کی اولادیں اسی طرح وفادار رہ سکیں گے۔

جو کوئی مارے یا گرفتار کیئے ہوئے راجہ کی زمین، بیٹوں یا بیویوں پر اپنا حق جتائے گا وہ ریاستوں کے حلقے میں بدنام ہو جائے گا اور وہ اس کے خلاف اٹھ کھڑی ہوں گی۔ اس کے اپنے وزیر جو اسی کی عملداری میں کام کرتے ہوں گے برگشتہ ہو جائیں گے اور ریاستوں کے حلقے میں کسی اور جگہ پناہ ڈھونڈیں گے اور اس کی جان اور اس کی ریاست کے خلاف ہو جائیں گے۔

* چنانچہ مفتوح راجاؤں کو اگر مصالحت کی پالیسی کے تحت ان کی گدی پر بحال رکھا گیا تو وہ زندگی بھر اس کے اور اس کے بعد اس کے بیٹے پوتوں کے رہیں گے۔

جزو ۱۷: عہد نامے کرنا اور ان سے نکلنا

شما، سندھی اور سمادھی (امن۔ صلح، ملاپ) یہ تینوں لفظ ایک ہی مفہوم رکھتے ہیں۔ اور راجاؤں کے باہمی اعتماد کو ظاہر کرتے ہیں۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ وہ صلح جو خلوص اور قسم پر مبنی ہو وہ ٹوٹ سکتی ہے، اور جو ضمانت یا یرغمال پر موقوف ہو، وہ نہیں ٹوٹتی۔

کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ ایسا نہیں، جو صلح خلوص اور قسم پر مبنی ہو وہ نہ اس جنم میں ٹوٹ سکتی ہے۔ نہ اگلے جنم میں۔ ضمانت اور یرغمال صرف اسی جنم میں صلح کو قائم رکھنے کے لئے درکار ہوتے ہیں۔

اگلے لوگ صلح نامہ یہ کہہ کر کرتے تھے کہ "ہم امن وامان کے لئے آپس میں مل گئے"۔ شک دور کرنے کے لئے وہ آگ، پانی، ہل، قلعے کی اینٹ، ہاتھی کے کندھے، گھوڑے کے پٹھے، رتھ کی گاڑی، ہتھیار، بیج، عطر، عرق ڈھلے ہوئے سونے یا سنہری سکے کی سوگند کھاتے تھے اور اعلان کرتے تھے

کہ جو عہد کو توڑے اسے یہ چیزیں چھوڑ دیں گی یا تباہ کر دیں گی۔

عہد شکنی کی نوبت سے بچنے کے لئے عہد نامہ ایسے لوگوں کی ضامنی میں ہوتا تھا جیسے تپسّیا کرنے والے سنیاسی، یا رُسا اور اسے معاہدہ باضمانت کہتے تھے۔ اس قسم کی صلح میں جو کوئی ایسے آدمی کو ضامن بناتا جو دشمن کو قابو میں رکھ سکتا تھا، وہ فائدے میں رہتا اور دوسرا دھوکا کھا جاتا۔

جب صلح کے لئے بچوں یا راجکماری یا راجکمار کو یرغمال کے طور پر دیا جائے تو جو راجکماری کو یرغمال بناتا وہ فائدے میں رہتا، کیونکہ راجکماری جہاں یرغمال بنتی وہاں مشکلات پیدا کر سکتی تھی، راجکمار ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ دگیرولا: کنیا اپنے باپ کے لئے دکھ کا ہی سبب ہوتی ہے، جبکہ بیٹا باپ کے دکھوں کو مٹا سکتا ہے؛ کا ننگلے: کنیا دوسروں ہی کے کام کی ہوتی ہے اور اسے ستایا نہیں جا سکتا ہے۔

لڑکوں میں سے جو کوئی عالی نسب، یا تربیت یافتہ ماہر جنگ یا اکلوتے بیٹے کو بھیجے گا دھوکا کھائے گا۔ بہتر ہے کہ کم ذات دگیرولا، کا ننگلے: حرامی بیٹے کو بھیجا جائے کیوں کہ وہ نہ گدّی کا حقدار ہوتا ہے نہ اس کی اولاد گدّی کی حقدار ہو سکتی ہے۔ عاقل بیٹے کی جگہ بیوقوف کو بھیجنا بہتر ہوگا؛ جنگی مہارت رکھنے والے کی جگہ، غیر تربیت یافتہ کو بھیجنا بہتر ہوگا، اور کئی بیٹوں میں سے ایک کو نہ کہ اکلوتے بیٹے کو، کیوں کہ کئی بیٹے ضروری نہیں ہوتے۔

عالی نسب اور عاقل بیٹوں میں سے لوگ عالی نسب کے ساتھ زیادہ وفاداری کریں گے خواہ عاقل نہ ہو، عاقل بیٹا جو نسب کا کھرا نہ ہو، ریاستی معاملات میں سوچ بچار کا اہل ہوگا، لیکن کھرے نسب والا بیٹا جسے بزرگ اشخاص کی صحبت حاصل ہو کم نسب والے سے بہتر ہوگا۔

عاقل اور بہادر بیٹوں میں سے، عاقل خواہ بزدل ہو، ذہنی کام بہتر طور پر کر سکے گا اور بہادر خواہ ذہین نہ ہو جنگجو ہوگا۔ عاقل کو جنگجو پر اسی طرح فوقیت ہے جیسے کہ شکاری کو ہاتھی پر۔

ایک بہادر اور ایک تربیت یافتہ بیٹا ہو، تو بہادر گو تربیت یافتہ نہ ہو

لڑنے میں تیز ہو گا، اور تربیت یافتہ بیٹا جو بزدل ہو صحیح طرف نشانہ لے گا۔ اس کے باوجود بہادر بیٹا بہتر ہے کیوں کہ اس میں عزم اور فیصلوں پر استقلال سے قائم رہنے کی صلاحیت ہو گی۔

کسی راجہ کے کئی بیٹے ہوں اور کسی کا صرف ایک، تو پہلا جو اپنے کسی ایک بیٹے کو یرغمال کے طور پر بھیجے اور باقیوں پر اکتفا کرے، وہ دوسرے کی نسبت صلح کو توڑنے کا زیادہ اہل ہو گا جس نے اکلوتے لڑکے کو بھیجا ہو گا۔

اگر سبھی بیٹوں کو یرغمال بنانا پڑے تو اس کی تلافی اور بیٹے پیدا کر کے کی جا سکتی ہے اور اگر اس معاملے میں دونوں کی اہلیت برابر ہو تو جو زیادہ لائق بیٹے پیدا کرے گا وہ فائدے میں رہے گا بہ نسبت اس کے جو اتنا خوش قسمت نہ رہے۔ اگر لائق بیٹے پیدا کرنے میں بھی برابری نکلے تو جس کے ہاں پہلے بیٹا پیدا ہو وہ فائق رہے گا۔

اگر بیٹا ایک ہی ہو اور بہادر بھی تو وہ جس کے ہاں اور بیٹے پیدا ہونے کی امید نہ ہو خود کو یرغمال بنا دے، اور اکلوتے بیٹے کو نہ دے۔

جس کی قوت بڑھتی ہوئی ہو گی وہ عہدنامہ توڑ سکتا ہے۔ یرغمال بناتے ہوئے (راجکمار) کے آس پاس بڑھئی یا دوسرے کاریگروں کے روپ میں رہنے والے جاسوس جو دشمن کے ہاں کام کرتے ہوں، وہ راتوں کو سرنگ کھود کر اس میں سے راجکمار کو نکال لائیں۔ ناچنے گانے والے، کلاکار، سازندے، مسخرے درباری۔ بھاٹ، تیراک اور سوبھک (؟)[1] جو پہلے سے دشمن کے ہاں متعین کرا دیئے گئے ہوں گے، وہ درپردہ راجکمار کی خدمت میں سرگرم رہیں۔ انہیں بے روک ٹوک محل میں آنے جانے کی اجازت ہو۔ چنانچہ راجکمار موقع پا کر ان میں سے کسی ایک کا بھیس بدل کر بھاگ سکتا ہے۔

---

[1] سنسکرت لغات نے "سوبھک" کے معنی شعبدے باز دیئے ہیں۔ گیرولا نے ہوا میں اڑنے والوں کا نام لیا ہے۔ "سونبھ" ہریشچندر کے شہر کا نام تھا جو آسمان میں معلق بتایا جاتا تھا۔ کانگلے نے حسب معمول اختصار سے کام لے کر تماشاگروں وغیرہ کی تفصیل اڑا دی ہے۔ ح

رنڈیوں اور دوسری جاسوس عورتوں سے بھی اس سلسلے میں کام لیا جا سکتا ہے وہ ان کے ساز، برتن وغیرہ اٹھا کر باہر نکل آئے۔

یا راجکمار کو سامان کے اندر چھپا کر جیسے کہ کپڑے، عام ضرورت کی چیز یا برتن، پلنگ، تخت وغیرہ، باورچی، حلوائی یا دوسرے ملازمین جو راجہ کی خدمت میں رہتے ہوں، اس کا بستر بناتے یا سامان لاتے لے جاتے ہوں، نہلاتے کپڑے پہناتے ہوں نکال لے جائیں۔ یا وہ اندھیرے میں نوکر بن کر نکل بھاگے۔

یا وہ کسی تالاب میں جیسے سرنگ میں سے دیکھا جا سکتا ہو یا وہ جہاں رات کو لے جایا گیا ہو، ورونا دیوتا سے رابطہ رکھنے کا دعویٰ کرے (گیرولا ورونا یوگ عمل کے ذریعے / کانگلے کا حاشیہ: ندی میں ڈبکی لگا کر دور نکل جانا ح)۔ جاسوس تاجروں کے بھیس میں محافظوں کو تقسیم کئے جانے والے چاولوں اور پھلوں میں زہر ملا دیں۔

یا کسی قربانی یا پوجا کے موقع پر چاولوں یا مشروبات میں مدن بوٹی کا لُک ملا کر محافظوں کو دے دیا جائے اور اس طرح راجکمار فرار ہو جائے یا محافظوں کو رشوت دے کر، یا جاسوس شہر کا حاکم بن کر، یا درباری. بھاٹ یا وید کا بھیس بنا کر کسی قیمتی سامان سے بھری عمارت کو آگ لگا دے۔ (کانگلے گیرولا، کسی امیر کے گھر میں۔ مراد غالباً یہ کہ اس افراتفری میں شہزادہ بھاگ نکلے ح) یا جاسوس تاجروں (گیرولا خوانچہ والوں) کے بھیس میں کسی تجارتی مال گودام کو آگ لگا دیں، یا راجکمار تعاقب سے بچنے کے لئے جہاں ٹھہرا تھا وہاں کسی لاش کو رکھ کر خود ہی اسے آگ لگا دے اور کسی کونے یا کھڑکی یا سرنگ کے راستے بھاگ نکلے، یا شیشے کے نگ، ہانڈیاں اور دوسرے سامان ڈھونڈنے والا بنکر رات کو بھاگ نکلے (کانگلے)، ڈنڈے سے لٹکی تھیلیوں میں سامان لے جانے والا بن کر[1] یا سر منڈے یا جٹا دھاری جوگیوں میں مل کر ان کا سا حلیہ

---

[1] اس سے مراد ڈولی یا بہنگی ہو سکتی ہے۔ اصل سنسکرت الفاظ کاچ بھار (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بنا کر نکل جائے، یا کسی خاص بیماری میں مبتلا آدمی یا جنگلی آدمی کا سوانگ بھر کر، یا جاسوس اسے جنازے کی طرح اٹھا کر لے جائیں۔ جاسوس جنگلی آدمیوں کے بھیس میں پیچھا کرنے والوں کو بہکا کر اور طرف بھجوا دیں، اور راجکمار دوسری طرف سے نکل بھاگے۔

یا وہ گاڑیوں میں چھپ کر یا گاڑی بان بن کر فرار ہو جائے۔ اور اگر پیچھا کرنے والے قریب ہوں تو انہیں اس طرف لے جائے جہاں گھات پہلے سے لگی ہو۔ (گبرولا گھنے جنگل میں گھس جائے) اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو سڑک پر ادھر اُدھر سونا یا کھانے کی زہر بلی چیزیں پھینکتا ہوا خود دوسری طرف نکل جائے۔

اگر اسے پکڑ لیا جائے تو پکڑنے والوں کو توڑنے کی کوشش کرے یا انہیں کھانے میں زہر دے۔ یا ورونا دیوتا کے لئے قربانی کے موقع پر یا اگر کہیں آگ لگ گئی ہو تو وہاں کسی اور کی لاش ڈلوا کر راجہ مشہور کر دے کہ اس کے بیٹے کو مروا دیا گیا ہے اور اس پر حملہ کر دے۔

* یا راجکمار پھرتی سے چھپی ہوئی تلوار نکال کر محافظوں پر ٹوٹ پڑے اور پہلے سے چھپے ہوئے جاسوسوں کو ساتھ لے کر فرار ہو جائے۔[1]

جزو ۱۸: بیچ کے راجہ، غیر جانبدار راجہ اور ریاستوں کے حلقے کا کردار

مدھیم راجہ (بیچ کے وسطی) سے تیسری اور پانچویں ریاست اس کی دوست

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کیھ بھار بھانڈ بھار ہیں۔ کانچ کے دوسرے معنی پلڑا ہیں جنہیں ڈاکٹر شاما ساستری نے نظر انداز کیا ورنہ glass beads نہ لکھتے۔ مراد بہنگی، مٹکا یا بھانڈا ہے جسے لاد کر راجکمار بھاگ نکلے اور اسے معمولی مزدور یا پھیری والا سمجھا جائے اور کوئی اسے شہزادہ نہ سمجھ سکے۔ ح

[1] شں شں کے ترجمے میں spice مرتیا spies کی جگہ غلط چھپ گیا ہے۔ ح

ریاستیں ہوتی ہیں۔ دوسری چوتھی اور چھٹی مخالف۔ اگر بیچ کا راجہ ان دونوں گروہوں کی طرف راغب ہو تو ہمارے راجہ کو اس سے دوستی رکھنی چاہیئے اور اگر وہ ان کا طرف دار نہ ہو تو راجہ کو ان ریاستوں سے دوستی رکھنی چاہیئے دکھانی چاہیئے، بیچ کے راجہ کی دوست ریاستوں سے گیرولا؛ مدھیم راجہ کو اپنی دوست ریاستوں[1] سے)

اگر مدھیم راجہ اس راجہ (فاتح) کے ہونے والے دوست سے دوستی کا خواہاں ہو دکھانی چاہیئے، اس پر قبضہ کرنا چاہیے اگیرولا ماتحت بنانا چاہیے یا تو اپنے اور اپنے دوستوں کے دوستوں کو بچائے۔ یا ریاستوں کے دائرے یا ملقی کو مدھیم کے خلاف اکسائے اور کہے کہ مدھیم راجہ مغرور ہو گیا ہے اور ہمیں تباہ کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں متفق ہو کر اس کی مزاحمت کرنی چاہیئے۔

اگر حلقہ اس کی حمایت کرے، تو وہ مدھیم کو ہزیمت دے کر اپنا سر اونچا کرے اگر نہیں تو اپنے دوست کو فوجی اور مالی مدد پہنچائے اور مدھیم سے نفرت کرنے والے گروہ میں سے سرکردہ راجہ کو یا ان کو جو آپس میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہوں یا وہ جو ایک کو توڑنے پر خود بھی اس کے ساتھ آجائیں گے یا جو باہمی بے اعتمادی کی بنا پر جھجکتے ہوں بمصالحانہ ترغیب اور تحائف کے ذریعے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے۔ اس طرح ایک راجہ کو توڑنے سے اس کی اپنی قوت دگنی ہو جائے گی، تیسرے کے آملنے سے تگنی، اور اس طرح

---

[1] تینوں ترجموں میں اختلاف اور کسی قدر خلط مبحث ہے۔ دراصل بیچ کا راجہ (مدھیم) وہ دور کا راجہ ہے جس سے اس راجہ کا جسے صلاح دی جا رہی ہے (اور جسے فاتح کہا گیا ہے) براہ راست اچھا یا برا سابقہ نہ ہو۔ لیکن مدھیم کے اپنے ہمسائے بھی ہوں گے۔ جن میں سے تیسری اور پانچویں ریاست (غیر ملحق) اس کی دوست ہوں گی، اور دوسری چوتھی اور چھٹی، یعنی مدھیم سے ملحق یا اس کے دوست سے ملحق، اصولاً یا فطری طور پر مخالف ہوں گی۔ سنسکرت متن میں دوست ریاست نہیں بلکہ "پرکرتی" فطرۃً قریب اور "وکرتی" اس سے متضاد کہا گیا ہے

قوت پکڑ کر وہ مدھیم راجہ کو زیر کر سکے گا۔

اگر موقع محل اور وقت ایسے اقدام کے لئے سازگار نہ ہو، تو مدھیم راجہ کے کس دشمن کی دوستی حاصل کرنی چاہیئے یا بعض باغیوں کو مدھیم کے خلاف مصروفِ عمل کر دینا چاہیئے۔ اگر مدھیم راجہ "فاتح" کے دوست کا استیصال کرنا چاہتا ہو تو، تو وہ ایسا نہ ہونے دے اور دوست سے کہے جب تک تم کمزور ہو میں تمہاری مدد کروں گا، اور ایسا ہی کرے۔ دگیرولا: اس وقت مدد کرے، جب وہ پٹ کر کمزور ہو جائے ح) اگر مدھیم راجہ "فاتح" کے دوست کو مٹانا چاہتا ہو تو فاتح اسے بچائے اور اس کے دل سے مدھیم کا ڈر نکال کر اسے نئی زمین دے اور اپنی پناہ میں رکھے تاکہ وہ کہیں اور نہ جائے (مراد صریحاً یہ ہے کہ اگر مدھیم اسے مار ہی بھگائے تو اسے پناہ دے۔ گیرولا کا مفہوم بہت مختلف ہے: موقع محل دیکھ کر راجہ مدھیم کے ساتھ صلح کرے اور اپنے دوست کی بھی صلح کرا دے، اور یہ ممکن نہ ہو تو مدھیم کے آدمیوں کے ساتھ مل کر اس کے ہاں آگ لگوا دے یا کوئی اور فساد برپا کرا کے کرم سندھی کرا دے[1]۔

اگر "فاتح" راجہ کے دوستوں میں سے کچھ ایسے ہوں جن پر مدھیم راجہ چڑھائی کر سکتا ہو اور وہ مدھیم کی مدد کے لئے آمادہ ہو جائیں، تو فاتح راجہ کسی تیسرے راجہ سے دکانگلے (کے ذریعے) صلح کرے اگر مدھیم راجہ کے دوستوں میں سے فاتح کے کچھ ایسے دشمن ہوں جن پر وہ چڑھائی کر سکتا ہو اور قابو پا سکتا ہو مگر کچھ جارحیت اور مدافعت کی صلاحیت رکھتے ہوں اور فاتح سے دوستی پر مائل ہوں، تو وہ ان سے صلح کرے۔ اس طرح نہ صرف وہ اپنا مقصد پورا کر سکے گا بلکہ مدھیم راجہ کو بھی خوش کر سکے گا[2]۔

---

[1] یہ سب مضمون اصل سنسکرت متن سے زائد ہے "کرم سندھی" کا مفہوم کانگلے نے یہ لیا ہے: (مدھیم راجہ کے افسروں کے ساتھ) کسی کام کیلئے سازش۔ [2] یہ عبارت بے ربط ہے۔ غالباً مراد یہ ہے کہ فاتح مدھیم سے صلح کر لے اور اپنے دشمن کو اس کے ہاتھوں پٹ جانے دے۔ ح۔

اگر مدھیم راجہ کسی دوستانہ رویّہ رکھنے والے راجہ یا فاتح کو حاصل کرنا (کانگلے : تسخیر کرنا) چاہے تو فاتح کسی دوسرے راجہ سے (کانگلے: کے ذریعے) صلح کرے، یا دوست کو مدھیم کے ساتھ جانے سے روکے اور کہے کہ جو تم سے دوستی چاہتا ہو اسے چھوڑ کر جانا اچھی بات نہیں۔ یا چپ رہے اگر یہ محسوس کرتا ہو کہ مدھیم کے اس اقدام سے حلقے کے راجہ خود ہی اس سے ناراض ہو جائیں گے کہ اس نے ساتھیوں کو کیوں چھوڑا۔

اگر مدھیم راجہ فاتح کے کسی دشمن کو حاصل کرنا (کانگلے: اپنے کسی دشمن کو تسخیر کرنا) چاہتا ہو تو فاتح بالواسطہ طور سے (یعنی مدھیم کو خبر ہوئے بغیر) دشمن کی مدد کرے[1]۔

اگر مدھیم کسی غیر جانبدار کو اپنانا چاہتا ہو تو فاتح دونوں کے درمیان نفاق پیدا کرائے۔ مدھیم یا غیر جانبدار ریاستوں میں سے جو کوئی حلقے کی ریاستوں میں مقبول ہو، فاتح کو اسی کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جو کچھ مدھیم کے طرزِ عمل کی بابت (کانگلے: مدھیم کی جانب طرزِ عمل) کی بابت کہا گیا وہی غیر جانبدار کی بابت بھی سمجھ لینا چاہیئے۔

اگر غیر جانبدار راجہ مدھیم سے اتحاد کرنا چاہے (کانگلے: غیر جانبدار کو تسخیر کرنا چاہے؛ گیر ولا: تابع کرنا چاہے۔ ح) تو فاتح کو چاہیئے کہ غیر جانبدار کی یہ کوشش کامیاب نہ ہونے دے کہ وہ کسی دشمن کو دھوکا دے یا دوست کی مدد کرے یا کسی غیر جانبدار راجہ کی امداد یا فوج حاصل کرے۔ (کانگلے: تو وہ اس فریق کی طرف جائے جس سے دشمن کو زک اور حلیف کو تقویت پہنچتی ہو) یا کسی دوسرے غیر جانبدار کی فوجی امداد حاصل کرے؛ (گیر ولا: یا ان دونوں کو اپنی فوجی امداد کے ذریعے بس میں کرے: کانگلے: اپنی فوجی امداد سے غیر جانبدار کو اپنی طرف کر لے۔ ح)

---

[1] شَم شَم کے انگریزی ترجمے کی عبارت یہاں بھی گنجلک ناقابل فہم اور دوسرے ترجموں سے مختلف ہے۔ ح

اس طرح اپنی پوزیشن کو مستحکم کرکے فاتح دشمنوں کو مفتوح اور دوستوں کو مضبوط کرے۔

فاتح کے دشمن یہ ہوتے ہیں: وہ راجہ جو بد طینت ہو اور ہمیشہ نقصان پہنچانے کے درپے رہے، عقبی دشمن جس کا کسی سامنے کے دشمن سے اتحاد ہو، قابل تسخیر ہمسایہ جس کے حالات خراب ہوں، اور وہ جو فاتح پر حملہ کرنے کے لئے اس کے حالات کا جائزہ لے رہا ہو۔

دوست وہ ہے جو ایک ہی مقصد کے لئے کسی مہم میں شریک ہو، جو کسی دوسرے مقصد سے ساتھ دے رہا ہو، جو (کسی مشترک دشمن کے خلاف) چڑھائی کے لئے اتحاد چاہتا ہو، جو کسی صلح نامے کے تحت شریک کار ہو، جو اپنے کسی خاص مقصد کے لئے بڑھ رہا ہو، وہ جو دوسروں کے ساتھ مل کر اٹھ کھڑا ہوا ہو، وہ جو خزانہ یا فوجی امداد معاوضے پر دینے کے لئے آمادہ ہو، اور وہ جو دورخی پالیسی پر عمل پیرا ہو (کانگلے: دورخی پالیسی کے تحت رقم یا فوج کا سودا کرنے پر آمادہ ہو، گیروِلا: خالی زمینوں کو بسانے کے لئے رقم کے بدلے فوج یا فوج کے بدلے رقم دینے والا۔ح)

جو تابع کئے جا سکتے ہیں وہ یہ ہیں: کوئی ہمسائے کا راجہ جسے کسی طاقتور دشمن سے خطرہ ہو، وہ جو فاتح اور دشمن کے درمیان واقع ہو، کسی طاقتور راجہ کا عقبی دشمن، وہ جس نے از خود اطاعت قبول کر لی ہو، جو کسی خوف سے اطاعت کا دم بھرتا ہو، اور وہ جسے مغلوب کیا گیا ہو۔

* ان میں سے فاتح جہاں تک ممکن ہو اس دوست کی مدد کرے جس کا مقصد کسی مشترک دشمن کے خلاف فاتح کے مقصد سے ہم آہنگ ہو اور اس طرح دشمن کو روک کے رکھا جا سکے۔ (کانگلے: تاکہ وہ دشمن کو روکے رکھے۔ح)

* اگر کسی دشمن کو زیر کرنے کے بعد قوت پکڑ کے کوئی راجہ خود سر ہو جائے، تو اسے کسی ہمسائے کے ہمسائے سے بھڑا دینا چاہیئے۔

یا فاتح دوست کے خاندان کے کسی شخص کو، یا کسی قید کئے ہوئے

راجکمار کو شہ دے کہ وہ اس کی زمینوں پر قبضہ کرلے، یا فاتح کوئی ایسی صورت پیدا کر دے کہ وہ تابعدار دوست مزید امداد کی خواہش میں اس کا مطیع رہے۔

* لیکن اس صورت میں مدد نہ کی جائے جبکہ اس کے حالات خود ہی بگڑ رہے ہوں۔ سیاست کا تقاضا ہے کہ دوست کو ایسے احوال میں رکھا جائے کہ وہ نہ تو بہت کمزور رہو نہ بہت طاقتور ہو جائے۔

* اگر کوئی چلتا پھرتا (خانہ بدوش راجہ) فاتح کے ساتھ دولت کی خاطر معاہدہ کرے تو وہ اس کے فرار کے سبب کو اس طرح دور کرے کہ وہ آئندہ راہِ فرار اختیار نہ کرے (کا نگلے ؛ اگر کوئی مذبذب ساتھی اپنی غرض سے سمجھوتہ کرنا چاہے تو اس کے فرار کا سبب دور کردینا چاہیئے تاکہ آئندہ راہِ فرار نہ اختیار کرے[1]

* جو کوئی دشمن کے ساتھ برابر کا میل رکھتا ہے، اسے پہلے تو دشمن سے الگ کرا کے ختم کیا جائے اور پھر دشمن کو بھی ختم کر دیا جائے۔

جب کوئی دوست غیر جانبدار رہنا چاہے، تو اسے اس کے ہمسایہ دشمنوں سے لڑوا دیا جائے اور جب وہ ان کے ہاتھوں تنگ ہو تو اس کی مدد کر کے اسے ممنونِ احسان کیا جائے۔

* جب کوئی کمزور دوست "فاتح" اور اس کے دشمن دونوں کی پناہ چاہے دگیرولا : اپنی قوت بڑھانے کے لئے دونوں سے مدد چاہے۔ح) تو اس کی مدد فوج سے کی جائے تاکہ دوسری طرف نہ دیکھ سکے، یا اسے اپنے علاقے سے نکال کر کسی اور علاقے میں بسا دیا جائے جبکہ پہلے سے اسے سزا دینے کا بندوبست کر لیا ہو دگیرولا: اس کے اپنی زمین پر جانے سے پہلے، اپنی فوج کی مدد سے کسی دوسرے لائق آدمی کو بٹھا دیا جائے۔ح)

---

[1] شش نے "چلنم مترم" کا مطلب خانہ بدوش راجہ nomadic king. لیا ہے، جو کسی طرح درست نہیں۔ راجہ خانہ بدوش نہیں ہوتے، نہ خانہ بدوش لشکر کو "راہِ فرار" سے روکنے میں کوئی مصلحت ہے۔ح

* یا اگر وہ طاقتور ہو گیا ہو یا خطرے کے وقت فاتح کی مدد نہ کرے اور فاتح پر اعتبار کر کے اس کے چنگل میں آ جائے تو اسے تباہ کر دے (یہ عبارت بے ربط ہے : گیرولا : اگر وہ استطاعت کے باوجود خطرے میں مدد نہ کرے تو اسے اعتبار دلا کر اپنے چنگل میں لے اور تباہ کر دے۔ ح)

* جب کوئی دشمن اپنے دشمن (یعنی فاتح کے دوست) کے خلاف اس کی مشکلات سے فائدہ اٹھا کر جارحانہ حرکت کرے، تو اسے وہ دوست خود ہی اپنی مشکلات کو چھپا کر دکھا نکلے : (اپنے مصائب پہ قابو پا کر) زیر کرے[1]۔

* جب کوئی دوست اپنے دشمن کے خلاف جارحیت کر کے چکا ہو تو اس دوست کو وہ دشمن ہی اپنی مشکلات پر قابو پا کر نیچا دکھائے۔

* جو کوئی سیاست سے آگاہ ہو، اسے چاہیئے کہ (دوسری ریاستوں کی ح) ترقی، تنزل، جمود، تخفیف اور تباہی (کے آثار۔ ح) پر گہری نظر رکھے اور وہ سب سیاسی چالیں بھی جانتا ہو جو (ان صورتوں میں۔ ح) برتنی چاہئیں۔

* جو کوئی شش گانہ حکمت عملی اور اس کے اطلاق سے واقف ہو، وہ دوسرے راجاؤں کو کٹھ پتلیوں کی طرح نچائے گا۔

---

[1] دونوں انگریزی ترجموں کی عبارت بے ربط ہے۔ گیرولا : جب کوئی دشمن فاتح کے دوست کو مشکلات میں گھرا دیکھ کر اس کے ساتھ زیادتی کرے تو دوست کی مشکلات دور ہونے کے بعد اسی دوست کے ذریعے اس دشمن کو دبایا جائے۔" یہاں " در پردہ" کا اضافہ اور چاہیئے یعنی اس سے براہ راست ٹکر نہ لی جائے۔ ش ش کے ہاں " چھپا کر" آیا ہے لیکن اس کی نسبت صحیح نہیں۔ ح۔

آٹھواں باب

آفات اور علتوں کے بیان میں

جزو ۱ :۔ حاکمیت کی خامی یا قدرتی حوادث سے پیدا ہونے والی آفات ۔

جب آفات (خود پر اور دشمن پر) ساتھ ساتھ واقع ہوں تو (دشمن پر) حملہ کر دیا جائے یا اپنا بچاؤ (مقدم ہے) آفات یا تو قدرت کی طرف سے ہوتی ہیں یا اپنی غلطیوں کا نتیجہ ۔ لفظ ” وِیسَن “ کا مفہوم یہ ہے کہ کشش گانہ حکمتِ عملی کی خلاف ورزی کی جائے یا اقتدار کے سات عناصر میں سے کسی ایک یا زائد عناصر کا فقدان ہو ، یا اندرونی یا بیرونی آبادی یا دونوں نا مطمئن اور مخالف ہوں ، یا عورت ، قمار بازی یا دوسرے خباثت میں مبتلا ہونا ، یا آگ ، سیلاب یا ایسی ہی آٹھ طرح کی آفات کا سامنا ۔ جو بات انسان سے اس کی مسرت چھین لے وہ ” وَیسَن “ (بدی یا آفت) ہے[1]

میرے گرو کہتے ہیں کہ آفاتِ معلومہ میں سے جیسے بادشاہ پر آفت ، وزیر پر آفت ، عوام پر آفت ، ناقص دفاع کی بنا پر آنے والی آفت ، مالی آفت ، فوج پر آفت ، اپنے حلیف دوست پر آفت ، اوّل الذکر سب سے زیادہ اہم ہے ۔

بھردواج کو اس سے اختلاف ہے ، وہ کہتے ہیں بادشاہ کے مقابلے میں وزیر کی مصیبت زیادہ شدید ہے ، کیونکہ وزیروں کے فرائض میں کونسل کی نشستوں میں سوچ بچار سے لے کر مطلوبہ نتائج حاصل کرنا ، منصوبوں

---

[1] چونکہ دونوں انگریزی ترجمے واضح نہیں اس لئے گیر دلا کے ہندی ترجمہ سے استفادہ کیا گیا ہے ۔ رح

کی تکمیل، مالیے کی وصولی اور اس میں سے مصارف، فوج کی بھرتی، دشمن اور وحشی قبائل کے خلاف مدافعت، مملکت کا تحفظ، آفات کا تدارک ولیعہد کا تحفظ اور شہزادوں کی نگہداشت تک بہت کچھ شامل ہے۔ وزیروں کے بغیر یہ کام خاطر خواہ انجام نہیں پا سکتے۔ اور بادشاہ اپنے شہپروں کے بغیر رہ جاتا ہے اور دشمن کو اس پر وار کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ وزیروں کے بغیر بادشاہ کی اپنی عافیت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں۔ بلاشبہ یہ بادشاہ ہی ہے جو وزیروں، پروہتوں نیز دوسرے کارکنوں اور محکمہ جات کے سربراہوں کو مقرر کرتا ہے، عوام اور ریاست کی بلاؤں کو دور کرنے کے لئے اقدامات کرتا ہے اور ترقی و بہتری کے لئے تدابیر اختیار کرتا ہے۔ اس کے وزیروں پر کوئی مصیبت ہو تو دوسرے لوگوں کو تعینات کر سکتا ہے۔ وہ اہل لوگوں کو انعامات اور بدوں کو سزا دینے کے لئے مستعد رہتا ہے۔ راجہ اگر صحیح سلامت ہو تو پرجا بھی سکھی رہتی ہے جو راجہ کے لچھن ہوں گے وہی پرجا کے ہوں گے۔ اسی کی ذات پر ان کی فلاح و بقا یا تباہی یا بربادی منحصر ہوتی ہے۔ راجہ کی ذات ساری پرجا کا خلاصہ ہے۔

وشنا لاکش کہتے ہیں کہ راجہ اور وزیر کی نسبت پرجا کی آفات زیادہ اہم ہیں۔ مالیات، فوج، خام مال، بیگار، رسد و رسائل کی سہولت سب پرجا ہی مہیا کرتی ہے۔ پرجا نہ ہو تو یہ سب کہاں سے آئے، راجہ بھی تباہ ہو جائے اور وزیر بھی۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں۔ تمام کام وزیروں پر منحصر ہوتے ہیں جیسے کہ عوامی کاموں کی تکمیل، اندرونی و بیرونی دشمنوں سے جان و مال کی حفاظت، آفات کا تدارک، ویران زمینوں کی آبادکاری، اور ترقی، فوج کی بھرتی، مالیے کی وصولی اور انعام و اکرام۔

پراشر کے مکتبِ فکر کا نظریہ ہے کہ عوام کی مصیبت اور ناقص دفاعی قلعہ بندی کے درمیان، مؤخر الذکر کی زیادہ اہمیت ہے، کیونکہ مضبوط قلعوں

کے درمیان ہی خزانہ اور فوج محفوظ رہ سکتی ہے۔ اور وہ جنتا کی بھی جائے پناہ ہوتے ہیں۔ وہ بادشاہ پر آفت آئے تو ملک یا اس کی آبادی کی نسبت زیادہ مضبوط دفاع کر سکتے ہیں۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے تو وہ راجہ اور دشمن دونوں کے پاس ہوتے ہیں۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں۔ کیوں کہ قلعے، خزانہ اور فوج سب کا دار و مدار عوام پر ہے۔ اسی طرح عمارات، تجارت، زراعت، گلّہ بانی، بہادری، استقامت قوت اور (اشیا کی) افراط ان کے بغیر ممکن نہیں۔ سب ملکوں میں لوگ قلعہ بند ہو کر نہیں رہتے۔ اگر جنتا پر آفت آئے تو دریاؤں اور پہاڑوں پر بنے ہوئے مضبوط قلعے سونے رہ جائیں۔ جس ملک میں زراعت پیشہ لوگ زیادہ ہوں، مضبوط قلعے نہ ہونے کی آفت زیادہ شدید مانی جائے گی، لیکن جہاں جنگجو لوگ زیادہ ہوں وہاں زمین (نہ ہونے) کی آفت زیادہ شدید ہوگی۔

پشُنا کا خیال ہے کہ قلعہ اور خزانے میں سے خزانے کا نہ ہونا زیادہ بڑی آفت ہے۔ قلعوں کی مرمت اور دیکھ بھال خزانے کی محتاج ہے۔ خزانے ہی سے دشمن کے قلعے کو فتح کرنے کی چالیں چلی جا سکتی ہیں۔ خزانے ہی سے عوام، دوست اور دشمن سب کو قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس کے ذریعے بیرونی ریاستوں کو مدد کے لئے ابھارا جا سکتا ہے۔ اور فوجی اخراجات پورے کئے جا سکتے ہیں۔ خطرے کے وقت خزانے کو اٹھا کر بھی لے جایا جا سکتا ہے مگر قلعے کو نہیں۔

کوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں، کیونکہ خزانہ اور فوج قلعے ہی میں محفوظ رہ سکتی ہے اور قلعے ہی میں سے دشمن کے خلاف خفیہ کارروائیاں کی جا سکتی ہیں، ساتھیوں سے رابطہ رکھا جا سکتا ہے، فوج کی دیکھ بھال ہو سکتی ہے، حلیفوں کو ملاقات کے لئے بلایا جا سکتا ہے، اور دشمن اور وحشی قبائل کے خلاف مؤثر کارروائی کی جا سکتی ہے۔ قلعہ کے بغیر خزانہ دشمن کے ہاتھ پڑ جائے گا جن کے پاس مضبوط قلعہ ہو وہ تباہ نہیں ہو سکتے۔

کون پدنت کہتے ہیں کہ خزانے کی قلت اور فوج کی قلت میں سے تربیت یافتہ فوج کا نہ ہونا زیادہ بڑی آفت ہے، کیوں کہ اپنے دوستوں اور دشمنوں پر اسی کے ذریعے قابو رکھا جا سکتا ہے۔ اور نظم ونسق کا دارومدار بھی اسی پر ہے۔ فوج نہ ہو تو خزانہ یقیناً ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ جبکہ خزانے کی کمی خام مال اور زمین حاصل کرکے یا دشمن کی زمین ہتھیا کر پورا کیا جا سکتا ہے۔ فوج کو اور مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ فوج کے ہوتے زر کی کمی کا ڈر نہیں۔ فوج ساتھ ہو تو وزیروں کا کام بھی انجام دے سکتی ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں۔ فوج خود خزانے پر انحصار رکھتی ہے۔ خزانہ نہ ہو تو فوج دشمن کی طرف بھاگ سکتی ہے۔ یا راجہ کا کام تمام کر سکتی ہے اور ہر طرح کی مصیبت لا سکتی ہے۔ زر ہی سب کام بنا سکتا ہے اور سب خواہشیں پوری کر سکتا ہے۔ موقع محل اور حکمت عملی کے لحاظ سے بعض صورتوں میں فوج یا خزانے میں سے کوئی ایک زیادہ اہم ہو سکتا ہے کیونکہ فوج (بعض اوقات) حاصل کردہ خزانے کی حفاظت کا ذریعہ ہو سکتی ہے، لیکن زر ہمیشہ خزانے اور فوج دونوں کے حصول کا ذریعہ ہوتا ہے۔ چونکہ ہر کارروائی زر کی محتاج ہے اس لئے مالی مصیبت زیادہ بڑی مصیبت ہے۔

وات دیا دھی کا قول ہے کہ فوج اور حلیف کے درمیان حلیف (کے نہ ہونے) کی آفت زیادہ بڑی آفت ہے۔ حلیف خواہ اسے کچھ نہ دیا جائے اور بہت دور ہو پھر بھی کام کا ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف عقبی دشمن کو مار بھگاتا ہے اور دشمن کے دوستوں کو روکتا ہے، بلکہ سامنے کے دشمن اور وحشی قبائل سے بھی مقابلہ کر سکتا ہے۔ اس سے وقت ضرورت زر، فوج اور زمین بھی مل سکتی ہے۔

کوٹلیہ کا کہنا ہے نہیں۔ حلیف دوستی اس سے نبھاتا ہے جس کے پاس مضبوط فوج ہو، اور اس صورت میں دشمن بھی سنبھل جاتا ہے۔ جب کام ایسا آپڑے جسے یا تو فوج کر سکتی ہو یا حلیف تو انتخاب موقع محل اور متوقع فائدے

پر مبنی ہو گا۔ فوری کارروائی لازم ہو یا کوئی دشمن یا وحشی قبائل حملہ کر دیں یا اندرونی بغاوت ہو جائے تو کسی دوست پر بھروسا نہیں کیا جا سکتا۔ جب خود پر اور حلیف پر یکساں وقت پڑا ہو یا کوئی دشمن بہت طاقتور پکڑ گیا ہو، تو حلیف اپنی دوستی نبھاتا ہے وہ بھی اس صورت ہیں کہ اسے مال ملتا رہے۔

یہ تھا بیان جملہ عناصر اقتدار کی نسبت سے لاحق ہونے والی آفات کا۔

* اگر آفت کا تعلق کسی عنصر کے ایک حصے سے ہو تو، باقی حصے سے کام چلانا ممکن ہو سکتا ہے۔

* جب دو عناصر زد میں ہوں (گیرولا جب اپنے اور اپنے ساتھی پر یکساں آفت آئے) تو دیکھا جائے کہ گھٹنے یا بڑھنے کا رجحان کس طرف ہے۔

* جب ایک ہی عنصر سے تعلق رکھنے والی آفت دوسرے عناصر پر بھی افتاد لا سکتی ہو، تو وہ نہایت نازک اور خطرناک صورتحال ہو گی۔

جزو ۲ : راجہ اور راج کے مصائب کا بیان[1]

راجہ اور اس کا منصب ریاست کا بنیادی عنصر ہے۔ راجہ کی مشکلات اندرونی بھی ہو سکتی ہیں اور بیرونی بھی۔ اندرونی مشکلات زیادہ بڑی مصیبت ہیں جیسے کہ آستین میں چھپا ہوا سانپ۔ خصوصاً جب کہ وزیر کی طرف سے وارد ہوں چنانچہ راجہ کو خزانہ اور فوج اپنے قبضے میں رکھنی چاہیئے۔

دو عملی یا ایک ملک پر دو راجاؤں کی حکومت نہیں چل سکتی۔ باہمی نفرت تعصب اور رقابت کا شکار ہو جاتی ہے۔ لیکن رعیت کی مرضی کے مطابق چلائے جانے والا بیرونی راج ہمیشہ اپنی حیثیت قائم رکھتا ہے[2]۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں، باپ اور بیٹے کے درمیان بٹا ہوا راج یا دو بھائیوں کا مشترک راج بھی نہیں چل سکتا اور وزیر کے قبضے میں پہنچ سکتا ہے، لیکن

---

[1] ش ش نے راجہ اور راجدھانی ترجمہ کیا ہے جب کہ اصل مفہوم راجہ کا منصب ہے۔ ح

[2] دونوں انگریزی ترجمے مبہم ہیں۔ یہاں گیرولا سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ح

بیرونی راجہ جس نے راج کسی سے چھینا ہو جو ابھی زندہ ہو، سمجھتا ہے کہ ملک اس کا نہیں، تو وہ اس ملک کی دولت لوٹ کر لے جاتا ہے اور اسے کھکھ کر دیتا ہے، یا اسے محض ایک جنسِ تجارت سمجھتا ہے جس سے وقتی طور پر فائدہ اٹھایا جائے اور جب ملک اسے ناپسند کرنے لگے تو اسے چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

کون بہتر ہے، وہ راجہ جو اندھا ہو یا وہ جس کا ضمیر مردہ ہو اور علم کے خلاف کام کرے۔ دگیر ولا : وہ جو ناخواندہ ہو یا شاستروں کو جانتے ہوئے بھی ان کے خلاف کام کرے)

میرے گرو کہتے ہیں کہ اندھا راجہ یعنی وہ جس کو علوم سے بہرہ نہ ہو، وہ بے اصولے کام کرتا ہے، ہٹ دھرم ہوتا ہے اور اسے دوسرے اپنے اشاروں پر چلاتے ہیں ایسا راجہ ملک کو تباہ کر دیتا ہے۔ لیکن خطا کار راجہ کو جو اصولوں کے خلاف چل رہا ہو، راہِ راست پر لایا جا سکتا ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں، نابینا کو تو اس کے صلاح کار راہِ راست پر لانے کی ترغیب دے سکتے ہیں مگر جو بدی پر تُلا ہوا ہو اور علوم کے خلاف کام کرے وہ اپنے اور ملک کے اوپر ضرورت آفت لائے گا۔

کون بہتر ہے؟ بیمار راجہ یا نیا راجہ؟

میرے گرو کہتے ہیں کہ بیمار راجہ اپنے وزیروں کی سازش سے ملک کھو بیٹھتا ہے یا خود اپنی ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، مگر نیا راجہ اپنے فرائض کی بجا آوری اور عوام کی پسندیدہ باتوں کو اختیار کر کے یا ٹیکس میں رعایتیں اور انعام واکرام دے کر انہیں رام کر لے گا۔

کوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں۔ بیمار راجہ اپنے فرائض پرانے دستور کے مطابق انجام دیتا رہتا ہے۔ جبکہ نیا راجہ اپنی مرضی پر چلتا ہے۔ اسے یہ زعم ہوتا ہے کہ یہ ملک جو میں نے اپنے بل بوتے پر حاصل کیا ہے میرا ہے۔ جب اس کے مددگار راجہ اس پر اپنے حصے کے لئے دباؤ ڈالتے ہیں تو وہ ملک کو لٹنے دیتا ہے یا عناصر شاہی پر پورا قابو نہ ہونے کی بنا پر جلد رخصت کر دیا جاتا ہے۔

بیمار راجاؤں کے درمیان یہ فرق ہے: ایسا راجہ جو اخلاقی طور پر مریض ہو اور ایسا جو جسمانی روگ میں مبتلا ہو۔ نئے راجاؤں کے درمیان بھی فرق ہے، آیا وہ عالی نسب ہے یا نیچ ذات کا۔

کون بہتر ہے ایک کمزور مگر اونچی ذات کا راجہ یا بلوان اور نیچ ذات کا؟ میرے گرو کہتے ہیں کہ چاہے لوگ (گیرولا: وزیر وغیرہ اور عام پبلک) عالی نسب کمزور راجہ ہی کو گدی پر دیکھنا چاہیں۔ اس کے بس میں آسانی سے نہیں آنے، لیکن اگر انہیں طاقت (یعنی مملکت کو طاقتور دیکھنے) کی خواہش ہو تو بلوان راجہ کے بس میں آسانی سے آجاتے ہیں۔ چاہے وہ نیچ ذات ہی کا ہو۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں۔ لوگ قدرتی طور پر اعلیٰ ذات کے راجہ کی اطاعت کریں گے چاہے وہ کمزور ہی ہو، کیونکہ خوشحال لوگ اونچی ذات کے راجہ ہی کو مانتے ہیں (گیرولا: جاہ وحشم کا تقاضا اونچی ذات ہی ہے) اس کے علاوہ وہ نیچ ذات کے راجہ کے مقاصد کو پورا نہیں ہونے دیتے، کیوں کہ مقولہ یہ ہے کہ خوبیاں ہی دوستی کی ضامن ہوتی ہیں (کانگلے: محبت ہی میں ساری خوبیاں مضمر ہیں؛ گیرولا: الفت ہی گنوں کا آسرا ہے۔ ح)

مٹھی بھر دانوں کا ضائع جانا اتنا بڑا نقصان نہیں جتنا کہ پکی فصل کا تباہ ہونا کیوں کہ اس سے ساری محنت اکارت جاتی ہے۔ بارش کا نہ ہونا بارش کی کثرت سے زیادہ بڑا نقصان ہے[۱]

*۔ عناصر اقتدار کی نسبت سے بادشاہت کو لاحق ہونے والی آفات کا

---

[۱] ان استعاروں کا مفہوم واضح نہیں۔ کانگلے کا خیال ہے کہ یہ شاید کہیں کا حاشیہ ہے جو متن میں در آیا ہے۔ میرا گمان ہے اس عبارت میں چانکیہ نے جلے پھپھولے پھوڑے ہیں جو چندرگپت موریہ کو تخت نشین کرانے کے بعد اس نیچ ذات کے راجہ کے ہاتھوں معتوب اور ذلیل ہوا تھا۔ جولی نے دوسری بات لکھی ہے۔ یعنی یہ خیالات اس چانکیہ کے نہیں ہوسکتے جس نے خود اپنی کوشش سے ایک نیچ ذات کے راجہ کو تخت نشین کرایا تھا۔ واللہ اعلم ح

تقابلی جائزہ اور ان کی اہمیت کو ترتیب وار واضح کر دیا گیا۔ اس کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کرنا چاہیئے کہ جارحانہ کارروائی مناسب ہوگی یا مدافعانہ۔

جزو ۳ ۴۔ آفات انسانی

انسانی آفات یا جہالت سے پیدا ہوتی ہیں یا بے راہ روی سے۔

غصے سے پیدا ہونے والی مشکلات تین طرح کی ہوتی ہیں۔ اور ہوس سے پیدا ہونے والی چار طرح کی۔ ان دونوں میں سے غصہ بدتر ہے، کیونکہ غصہ سب کے خلاف عمل کرتا ہے (گیروالا: غصہ زیادہ عام اور اس کے نتائج دوررس ہیں۔ ح) اکثر حالات میں راجہ اپنے غصے کے سبب عوام کے غیظ و غضب کا شکار ہو گئے۔ اسی طرح عیاشی میں پڑنے والے راجہ شدید بیماریوں میں مبتلا ہو کر انحطاط پذیر ہوئے اور دولت و قوت کھو بیٹھے۔ (کانگلے بیماری اور نقصان بھگت کر دشمن کے ہاتھوں مارے گئے۔ گیروالا، جسمانی قویٰ زائل ہو جانے کے سبب دشمن اور ویادھیوں[1] کے ہاتھوں مارے گئے)۔

بھاردواج کا کہنا ہے کہ ایسا نہیں۔ غصہ صاف دل آدمی کو آتا ہے یہ جرأت پر مبنی ہوتا ہے۔ اسی سے بُرے لوگوں کا استیصال کیا جاتا ہے اور لوگوں پر رعب رہتا ہے۔ برائی کو روکنے کے لئے ضروری ہے۔ اور عیش و آرام کی بھی ہمیشہ محنت کے بعد راحت کا پھل پانے کیلئے ضرورت ہوتی ہے۔ دوستی و فیاضی کے اظہار اور مقبولیت حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ خواہشات کی تشفی ہر اس آدمی کا حق ہے جس نے محنت کے ذریعے کامیابی حاصل کی ہو۔

کوٹلیہ کہتا ہے، نہیں۔ غصہ دشمنی پیدا کرتا اور دشمن کی طرف سے مشکلات کو راہ دیتا ہے۔ اور ہمیشہ موجب آزار ہوتا ہے، خواہشاتِ نفسانی سے مغلوب ہونا رسوائی اور زیرباری کا باعث ہوتا ہے، اور انسان لیٹروں، جواریوں، شکاریوں

---

[1] "ویادھی" کے معنی بیماری بھی ہیں اور ایک جنگلی قوم کا نام بھی جو شکار پر گزر کرتی ہے۔ گیروالا نے ہندی ترجمے میں اصل سنسکرت لفظ رکھ دیا ہے۔ دوسرے مترجمین نے اس کا مطلب بیماری لیا ہے۔ ح۔

گویّوں، نٹوں، باجے گاجے والوں اور دوسرے ناپسندیدہ لوگوں کی صحبت میں گھر جاتا ہے۔ عداوت حقارت سے بھی زیادہ شدید چیز ہے۔ کیوں کہ رسوا ہونے والا کبھی اپنے ہی لوگوں یا دوسروں کے ہاتھوں زک اٹھا سکتا ہے لیکن جس سے سب نفرت کرتے ہوں وہ تو ضرور ہی تباہ ہو جاتا ہے۔ دشمن کی طرف سے پیدا کردہ مشکلات مالی نقصان سے زیادہ سخت ہوتی ہیں۔ جن سے مال ہی کو نہیں جان کو بھی خطرہ ہوتا ہے۔ بُری عادات کے سبب مبتلائے آزار ہونا ناپسندیدہ صحبت سے زیادہ بڑا نقصان ہے۔ ان سے تو معاً چھٹکارا پایا جا سکتا ہے، آزاروں کی تلافی مدت تک نہیں ہوتی۔ لہٰذا غصہ ہوسناکی سے بھی زیادہ بڑی برائی ہے۔

کیا چیز بدترین ہے، بدزبانی، فضول خرچی[1] یا تعزیر میں تشدد؟

وِشالاکش کہتے ہیں بدزبانی فضول خرچی سے بدتر ہے۔ کیونکہ کسی سے بد کلامی کی جائے تو وہ اس کا بدلہ لیتا ہے اور گالی دل میں کیل کی طرح چبھ کر رہ جاتی ہے اور سخت دکھ پہنچاتی ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں۔ بد کلامی سے جو غصہ چڑھے وہ داد و دہش سے اتارا جا سکتا ہے۔ دھن لٹانا (صحیح لوٹنا) لٹنے والے کو مفلس بنا دیتا ہے۔ اس کی صورتیں یہ ہیں۔ انعام و اکرام، استحصال، نقصان اور چھوڑی ہوئی رقم[2]۔

پراشر کے ہم خیال کہتے ہیں کہ مالی بے راہ روی اور جابرانہ تعزیر کے درمیان مالی بے راہ روی بدتر ہے (اصل مفہوم مالی چوٹ اور جسمانی چوٹ۔ ح) کیونکہ اچھے کام اور آسائش، دھن پر مبنی ہیں۔ دنیا دھن کی گرفت میں ہے۔ لہٰذا

---

[1] ش ش نے "ارتھ دوشن" کا مطلب فضول خرچی غلط سمجھا ہے یہاں مراد زبان کی مار پیسے کی مار اور جسمانی مار سے ہے۔ ح۔

[2] ش ش کی یہ عبارت سنسکرت متن کے انتہائی اختصار کے سبب بالکل بے ربط ہو گئی ہے۔ دان۔ آدان، وناش اور ارتھ تیاگ سے مراد ہے (واجبی) ادائیگی (نہ کرنا)؛ استحصال (جیسے جرمانے، ٹیکس، ضبطی)، ڈھانا، تباہ کرنا اور منافع سے محروم کرنا یعنی دبانی چوٹ سے الگ، ان طریقوں سے لوگوں کو مالی چوٹ دی جا سکتی ہے۔ ح

مالی بے راہ روی زیادہ شدید برائی ہے۔(صحیح: مالی نقصان پہنچانا۔ح)

کوٹلیہ کہتا ہے، نہیں۔ مال کے مقابلے میں کوئی جان دینا پسند نہیں کرتا۔ جابرانہ سزا دینے والا خود اپنے دشمن کے ہاتھوں ایسے ہی انجام کو پہنچے گا۔

یہ تھا ذکر ان تین برائیوں کا جو غصے سے جنم لیتی ہیں۔

خواہشات نفسانی سے جنم لینے والی چار علتیں ہیں شکار، جوا، عورتیں اور شراب نوشی۔

پشون کہتے ہیں شکار اور جوئے میں شکار بدتر ہے، کیوں کہ اس میں ڈاکوؤں کے ہاتھ میں پڑنے، دشمنوں، ہاتھیوں یا جنگل کی آگ میں گھرنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ خوف، بنیادی نکات[1] (صحیح: راہِ راست) کو شناخت نہ کر سکنا، بھوک پیاس، ضررِ جاں بھی شکار کے ساتھ لاحق ہیں، جبکہ جوئے میں اچھا کھلاڑی نل اور یدھشٹر کی طرح جیت بھی جاتا ہے۔

جی نہیں، کوٹلیہ کہتا ہے کہ دونوں میں سے ایک فریق بیشک جیتتا ہے جیسا کہ نل اور یدھشٹر کے قصے سے ظاہر ہے، لیکن دوسرا ہارتا بھی ہے۔ اور وہ رقم جو گویا جسم پر سے بوٹی کی طرح مقابل کے آدمی سے نوچی جاتی ہے عداوت کی بنیاد بن جاتی ہے۔ صحیح طریقوں سے کمائی ہوئی دولت کا لحاظ نہ کرنا، ناجائز دولت بٹورنا، دھن کو بے لذت برباد کرنا، فضلئے حاجت کے لئے بھی نہ اٹھنا، وقت پر کھانا نہ کھانے سے صحت کا نقصان کرنا۔ یہ جوئے بازی کے قبیح نتائج ہیں۔ دوسری طرف شکار ایک ورزش ہے جو بلغم صفرا چربی اور پسینے کو جسم سے چھانٹتی ہے۔ ساکت اور متحرک ہدف پر درست نشانہ لگانے کی مہارت پیدا کرتی ہے۔ جنگلی جانوروں کے مزاج سے واقفیت دلاتی ہے[2]۔ اور گاہے گاہے دوڑانی بھی ہے[3]۔

---

[1] "cardinal points," کا ذکر بے محل لگتا ہے بے معنی بھی۔ح

[2] یہاں ش ش کے مبہم الفاظ کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ جو یہ ہیں۔
ascertainment of the appearance of beasts,

[3] مقابلہ کریں شکنتلا کے ڈرامے میں شکار کا بیان۔ش ش

کون پدنت کا خیال ہے کہ عورتوں اور جوئے سے شغف کے درمیان جوا زیادہ قبیح ہے۔ کیونکہ جواری رات کو بھی دیئے کی روشنی میں جوا کھیلتا ہے اور جب (دونوں میں سے کسی کی) ماں مرجائے تب بھی (کھیلا جاتا ہے ح) اور جب اس پر مشکل پڑی ہو تو بات کرنے پر بھڑک اٹھتا ہے۔ لیکن عورتوں کے رسیا سے نہانے، کھانا کھانے، کپڑے پہننے میں نیکی کی بات کی جاسکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی عورت کو خفیہ سزا دے کر (سزا کی دھمکی دے کر ح) راجہ کی اصلاح پر مائل کیا جائے، یا اس سے نجات حاصل کر لی جائے، یا اس کو کہیں بھجوا دیا جائے، کہ یہ بیمار ہے (گیرولا کا مفہوم ہے کہ اس کو دواؤں کے ذریعے بیمار کروا کے راجہ سے چھڑایا جا سکتا ہے ح)

جی نہیں، کوٹلیہ کہتا ہے کہ راجہ کی توجہ جوئے سے تو ہٹائی جا سکتی ہے عورتوں کی طرف سے نہیں۔[1] یہ لت آدمی کو اندھا کر دیتی ہے۔ وہ فرائض سے پہلو تہی کرنے لگتا ہے۔ فوری کاموں کو ملتوی کرتا رہتا ہے۔ سیاسی معاملات سے نبٹنے کے قابل نہیں رہتا۔ اور اس کے ساتھ نشے کی عادت میں بھی پڑ جاتا ہے۔

واتو یا دھی کہتے ہیں کہ عورت بازی اور نشے بازی میں، اول الذکر زیادہ بری لت ہے۔ عورتوں میں بڑا اپچنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ "حرم" کے بیان میں کہا گیا۔[2] اس کے برخلاف شراب سے حواس کا لطف و سرور بڑھ جاتا ہے، دوسروں سے پریم اور داد و دہش کی تحریک ہوتی ہے، اور تکان اتر جاتی ہے۔

جی نہیں۔ کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ عورتوں سے اختلاط کے مضمرات ہیں: بچوں کی پیدائش، اپنا تحفظ (گیرولا: پیدا ہونے والے لڑکوں کے ذریعے، کانگلے: غیر عورتوں سے تحفظ؛ گیرولا ہی کا مفہوم درست ہے ح)؛ حرم میں کئی بیویوں کا موجود

---

[1] گیرولا نے یہ مفہوم لیا ہے کہ جوئے میں ہاری ہوئی چیز جوئے ہی میں جیتی جاسکتی ہے؛ کانگلے: جوئے میں deliverance (نجات، خلاصی) ممکن ہے۔ یہ سب ایک سنسکرت لفظ کی تعبیر پر ہیں "سپرتیا دیوم": جوئے کو یا جوئے میں دلچسپی موجود ہے۔ ح

[2] باب ۱، جز ۲۰۔ ش ش۔

ہونا۔ لیکن باہر کی ناپسندیدہ عورتوں سے ملنے کا معاملہ الگ ہے۔ یہ دونوں علتیں (غالباً جوئے اور عورت سے مراد ہے۔ ع) شراب سے پیدا ہوتی ہیں شراب کے منحوس اثرات پیسے کی بربادی، عاقل آدمی کی عقل کا گم ہونا ٹھاٹھ بن کر رہ جانا، عریانی، دیدوں کا علم فراموش کر دینا؛ جان، مال دوستوں نیکیوں سے ہاتھ دھونا؛ آزار پالنا، اور گانے بجانے میں پڑکر اپنی صحت خراب کرنا۔

جہاں تک جوئے کا تعلق ہے، اس سے نفع ہو یا نقصان صرف ایک فریق کو ہوتا ہے۔ یہ بے زبان جانوروں میں بھی ٹوٹے بنوا دیتا ہے اور لڑائی کرا دیتا ہے دکانگلے، رعیت میں لڑائی کرا دیتا ہے اور جاندار اور بے جان اشیاء کی بابت دو ٹوٹے بنوا دیتا ہے۔ گیرولا: جاندار اور بے جان حساس جواریوں میں دو ٹولوں کا بیر ہو جاتا ہے۔ ع[1] خاص طور پر جوئے ہی کی وجہ سے شاہی اتحاد زائل ہو جاتا ہے۔

* ناحق کو ہتھیانا ہوس ہے، غصہ بھلائی کو دباتا ہے ان دونوں سے بڑی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ دونوں بدترین آفات ہیں۔

* لہٰذا عاقل آدمی کو چاہیئے کہ بزرگوں سے قربت رکھے، نفس پر قابو پائے اور غصہ و ہوس ناکی دونوں کو ترک کر دے، جن سے دوسری برائیاں جنم لیتی ہیں اور (زندگی کی) جڑ کاٹتی ہیں۔

جزو ۴ : صعوبتوں، رکاوٹوں اور مالی مشکلات کے بیان میں

قدرتی آفات، آگ، سیلاب، بیماری، قحط اور وبا ہیں۔

میرے گرو کہتے ہیں آگ اور سیلاب میں سے آگ کے نقصان کی کوئی تلافی نہیں ہو سکتی۔ سب طرح کی آفات کی کچھ نہ کچھ تلافی ممکن ہے سوائے آگ

---

[1] تینوں مفہوم گنجلک ہیں متن میں۔ پرانشو اور ترشچیتنیشو کا مفہوم شاید جی دار اور کمزور ہو نہ کہ جاندار اور بے جان۔ جیتنے والا جی دار اور ہارنے والا بے دم۔ لغات میں پران کے معنی بل طاقت دم خم بھی دیئے گئے ہیں ع [2] کانگلے نے "راج کلم" کا ترجمہ oligarchy. کیا ہے جو بالکل درست نہیں۔ ع

کے ۔سیلاب کی لائی ہوئی مشکلات پر بھی قابو پایا جا سکتا ہے۔

نہیں، کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ آگ ایک گاؤں یا اس کے کسی حصے کو جلائے گی، جبکہ سیلاب سینکڑوں گاؤں کو بہا لے جاتا ہے۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ بیماری اور قحط میں سے، وبا ہر طرح کے کام روک دیتی ہے ۔لوگ بیماری کے سبب کام پر نہیں آ سکتے ۔ ملازم بھاگ جاتے ہیں۔قحط کام نہیں روکتا ،بلکہ دھن مویشی اور ٹیکس دلاتا ہے دگیر ولا: غلے کے بدلے دھن سے بھی سرکاری ٹیکس ادا ہو سکتے ہیں۔ح)

کوٹلیہ کہتا ہے ۔بیماری (ملک کے) صرف ایک حصے کو متاثر کرتی ہے اور اس کا تدارک ہو سکتا ہے ۔لیکن قحط سارے ملک کو لپیٹ میں لیتا ہے اور ساری مخلوق کو خوراک سے محروم کر دیتا ہے۔ یہی صورت وبائی بیماریوں کے ساتھ بھی ہے۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ بڑے لوگوں کے مقابلے میں ادنیٰ لوگوں کا مرنا کام میں (زیادہ) رکاوٹ ڈالتا ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے کہ چھوٹے لوگ تو بھرتی کیے جا سکتے ہیں کیوں کہ کثیر تعداد میں ہوتے ہیں، کمینوں کی خاطر اشراف کو نہیں مرنے دینا چاہیے۔ ہزار میں سے ایک بھی اشراف میں سے نہیں ہوگا، مگر وہی ہمت اور عزت والا ہوتا ہے، اور ادنیٰ لوگوں کا سہارا۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ جو صعوبتیں اندرونی حلقوں[1] کی طرف سے آئیں وہ ان سے زیادہ (دگنی) شدید ہوتی ہیں جو باہر سے آئیں، اور ان کا تدارک نہیں ہو سکتا، جبکہ بیرونی دشمنوں کے حلقے کی کارروائی کو بہر حال روکا یا لڑ بھڑ کر ٹالا جا سکتا ہے یا کوئی حلیف مصالحت کرا سکتا ہے یا خود ہی صلح کی جا سکتی ہے۔

کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ اندرونی فتنے کو تو سرغنوں کی سرکوبی کر کے ختم کیا

---

[1] شنوچکر اور "پر چکر" کا مفہوم ش ش نے اندرونی و بیرونی حلقے لیا ہے، کانگلے نے اندرونی و بیرونی فوجیں اور گیرولا نے اندرونی و بیرونی بپتا۔ ح

جاسکتا ہے۔ یا ہو سکتا ہے کہ وہ ملک کے کسی ایک حصے کو نقصان پہنچائیں۔ لیکن بیرونی دشمن (جانی ومالی) نقصان پہنچا کر اور آگ لگانے مسمار کرنے اور لوٹ مار کے ذریعے بڑی بربادی لائے گا۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ عام لوگوں کے درمیان لڑائی اور شاہوں کے درمیان لڑائی میں سے لوگوں کے درمیان لڑائی (ملک میں) نفاق پیدا کرتی ہے اور بیرونی دشمن کو حملے کی شہ دیتی ہے۔ بادشاہوں کے درمیان لڑائی ہو تو تنخواہ اور اجرتیں دگنی ہو جاتی ہیں اور ٹیکسوں میں چھوٹ ملتی ہے۔

کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ عوامی لڑائی کو تو ان کے لیڈروں کی گرفتاری سے ٹھنڈا کیا جاسکتا ہے یا لڑائی کی بنا دور کرائی جاسکتی ہے۔ اور لڑنے والے فریق ایک دوسرے سے مقابلے کے جوش میں راجہ کو فائدہ پہنچاتے ہیں[2] لیکن شاہوں کے درمیان لڑائی عوام ہی کو نقصان پہنچاتی ہے اور اسے فرو کرنے کے لئے دگنا زور چاہیئے ہوتا ہے۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ تماشوں کے شوقین راجہ اور کھیل تماشوں کی شوقین جنتا میں سے جنتا کا شوقین مزاج ہونا دیش کے کاموں میں زیادہ رکاوٹ ڈالتا اور نقصان پہنچاتا ہے، بلکہ شوقین مزاج راجہ سے تو کاریگروں، گانے بجانے والوں، موسیقاروں، بھانڈوں نقالوں اور بیوپاریوں کو منافع پہنچتا ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے کہ شوقین مزاج لوگ تفریح اور کام کی تھکن اتارنے کے لئے کھیل تماشوں سے دلچسپی رکھیں تو اتنا نقصان نہیں ہوتا، پھر وہ تفریح کر کے کام کی طرف لوٹ بھی آتے ہیں۔ اُدھر شوقین مزاج راجہ اپنے لہو لعب سے درباریوں کو بھی متاثر کرتا ہے، اور وہ بھی ساتھ مل کر غصب، نذرانوں،

---

[1] "راج ووواد" کا مطلب شم شاستری نے شاہوں کے درمیان لڑائی لیا ہے۔ کانگلے نے شاہی خاندان کی لڑائی۔ ح

[2] مراد یہ کہ لڑنے بھڑنے والے فریقوں کو راجہ آسانی سے دبا سکتا ہے۔ غالباً یہاں عوامی بلووں کا نہیں، اُمرا یا مختلف گروہوں کی آویزش کا ذکر ہے "لڑاؤ اور حکومت کرو" والی بات۔ ح

اور کاموں میں رکاوٹ ڈال کر سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ لاڈلی رانی اور لاڈلے راجکماریں سے لاڈلا راجکمار زیادہ بڑی مصیبت ہوتا ہے۔ وہ اپنے حاشیہ نشینوں کو بھی اپنے اطوار سے متأثر کرتا ہے اور غصب اور نذرانوں کے ذریعے اور پیداواری کاموں میں رکاوٹ ڈال کر بڑا نقصان پہنچاتا ہے۔ رانی اپنے چاؤ چونچلوں ہی میں رہتی ہے۔

کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ شہزادے کی زور زیادتی کو وزیر یا مذہبی پیشوا کے ذریعے روکا جاسکتا ہے، چہیتی رانی عام طور پر الھڑ ہوتی ہے اور بری صحبت میں رہتی ہے۔ (گیرولا کا اضافہ: اسے کسی ذریعے سے سمجھایا نہیں جاسکتا۔)

میرے گرو کہتے ہیں کہ گروہ[1] اور اس کے سردار کے درمیان، گروہ زیادہ مشکلات کا سبب ہوسکتا ہے اور آسانی سے دبایا نہیں جاسکتا کیونکہ وہ بہت سے لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے اور لوٹ مار کے ذریعے بڑا پریشان کرسکتا ہے جبکہ لیڈر کام میں رکاوٹ ڈال سکتا ہے یا چلتے کاموں کو تباہ کرسکتا ہے۔ (گیرولا: اگر رشوت نہ ملے، کانگلے: لطف وعنایت اور تباہ کاری کے ذریعے[2])

کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ جتھے سے نجات پانا آسان ہے کیونکہ وہ راجہ کے ساتھ ابھرتا اور ڈوبتا ہے یا اسے سرغنوں کو گرفتار کرکے یا اس کے ایک حصے کو پکڑ کے ختم کیا جاسکتا ہے، مگر لیڈر جس کے پیچھے ساتھی بھی ہوں دوسروں کو بڑا جانی ومالی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

---

[1] شرینی کا ترجمہ ش ش نے "کارپوریشن" کیا ہے جو عجیب ہے۔ کانگلے نے لفظ کو جتھے، جو درست ہے۔ گیرولانے شرینی سے کام چلایا ہے ع۔

[2] بے ربط اور بے معنی عبارت کی ایک اور مثال۔ دونوں انگریزی ترجمے حیرت انگیز حد تک ابہام، تناقض اور اہمال سے پُر ہیں۔ ش ش نے "سنّی دھاتا" کا ترجمہ چیمبرلین کیا ہے، جو درست نہیں۔ کانگلے نے "رنگاہرتا" کا ترجمہ "ایڈ منسٹریٹر" کیا ہے وہ بھی نہ لغات کی رو سے درست ہے نہ متن کی رو سے قابلِ فہم۔ بحث یہ ہے کہ توشے خانے کے محافظ اور کلکٹر میں سے کون اپنی بدعنوانیوں سے زیادہ نقصان پہنچا سکتا ہے ع

میرے گرو کہتے ہیں کہ مال خانے کے محافظ اور مالیہ وصول کرنے والے افسر میں سے اوّل کاموں کو بگاڑنے (کاننگے : کاموں میں عیب نکالنے) اور جرمانے لگانے کی بنا پر زیادہ جابر ہوتا ہے۔ جبکہ مالیہ وصول کرنے والا اپنے محکمہ کا مصدقہ مالیہ کام میں لاتا ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے۔ جی نہیں۔ محافظ دوسروں کی لائی ہوئی اشیاء جمع کرنے کی بجائے خود ہتھیا لیتا ہے، جبکہ کلکٹر پہلے اپنا پیٹ بھرتا ہے پھر خزانے میں جمع کرتا ہے، یا وہ راجہ کا مالیہ چٹ کر دیتا ہے اور دوسروں کا مال مارتا ہے دگیرولا: اوّل دوسرے ملازمین کے لائے ہوئے مال کو جمع کر دیتا ہے۔ مگر کلکٹر پہلے اپنی رشوت وصول کرتا ہے پھر سرکاری ٹیکس اور اس میں سے بھی کچھ چرا لیتا ہے اور خود ہی سب کچھ کرتا ہے (ت)

میرے گرو کہتے ہیں سرحدی محافظ اور تاجر کے درمیان یہ فرق ہے کہ سرحدی محافظ چوروں ڈاکوؤں کو شہ دے کر راستوں کو مخدوش بناتا ہے، اور واجبی سے بڑھ کر محصول ٹھگتا ہے۔ جبکہ تاجر مال کے بدلے مال اچھے داموں برآمد کر کے ملکی معیشت کو فروغ دیتا ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے، جی نہیں، یہ سرحد کا رکھوالا ہی ہے جو بیرونی مال کو خوشی خوشی آنے دیتا ہے جبکہ تاجر لوگ آپس میں ایکا کر کے مال کی قیمتوں کو گھٹاتے بڑھاتے اور ایک پن پر سو پن منافع کماتے یا ایک کنبھ (غلہ) کے سو کنبھ بناتے ہیں۔

کون سی چیز بہتر ہے۔ وہ زمین جو کسی خاندانی رئیس[1] کے پاس ہو یا وہ جو چراگاہ کے لئے محفوظ کر دی جائے؟ میرے گرو کہتے ہیں رئیس کے پاس جو زمین ہوگی وہ بڑی زرخیز ہوگی، اور وہاں سے فوج کے لئے جوان بھی ملیں گے۔ اس کو اس لئے بھی ضبط نہیں کرنا چاہیئے کہ کہیں مالک فساد نہ کھڑا کرے۔ اس کے برخلاف چراگاہ کی زمین کو کاشت کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس

---

[1] "ابھی جات"، کا ترجمہ گیرولا نے شاہی خاندان کے لوگ کیا ہے، جو تخت کے امیدوار بن سکتے ہیں۔ ع-

کو الگ کر لینا چاہیئے کیونکہ زرعی زمین چراگاہ سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔

مگر کوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں۔ خواہ کتنی ہی فائدے مند سہی، کسی خاندانی رئیس کے پاس جو زمین ہو وہ چھڑانی چاہیئے کہ فساد کا خطرہ اسی سے ہو سکتا ہے۔ چراگاہ سے دولت اور مویشی حاصل ہوتے ہیں اور اگر فصلیں اگانے میں کمی نہ پڑتی ہو تو اسے رہنے دینا چاہیئے۔

ڈاکوؤں اور وحشی قبائل کی بابت میرے گرو کہتے ہیں کہ ڈاکو رات بے رات عورتوں کو اٹھا لے جاتے ہیں۔ لوگوں کو مارتے دھاڑتے ہیں، لاکھوں پن لوٹ لیتے ہیں جبکہ وحشی قبائل کسی سردار کے ماتحت، آس پاس کے جنگلوں میں گھومتے پھرتے دیکھے جا سکتے ہیں: اور ان سے ملک کے کسی ایک ہی حصے کو نقصان پہنچتا ہے۔

کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ نہیں۔ ڈاکو لاپروا لوگوں کو ہی لوٹتے ہیں اور آسانی سے شناخت بھی ہو جاتے ہیں اور ان کو دبایا جا سکتا ہے، جبکہ وحشی قبائل کے اپنے محفوظ ٹھکانے ہوتے ہیں، ان کی تعداد بھی کثیر ہوتی ہے، وہ بہادر بھی ہوتے ہیں اور روز روشن میں لڑنے مرنے پر مستعد۔ وہ ملکوں اور راجاؤں کو بھی تسخیر کر سکتے ہیں۔

ہاتھیوں اور دوسرے جنگلی[1] جانوروں میں سے دوسرے جانور گوشت بھی مہیا کرتے ہیں کھالیں بھی، وہ گھاس کو زیادہ پھیلنے نہیں دیتے اور آسانی سے قابو میں آ جاتے ہیں۔ اس کے برخلاف ہاتھی تباہ کار ہوتے ہیں۔ انہیں وسیع زمینوں کو تباہ کرتے بھی دیکھا گیا ہے۔ پکڑے اور سدھائے جانے کے بعد بھی بعید نہیں کہ تباہی مچا دیں۔

جہاں تک اندرونی پیداوار اور درآمدی اشیاء کا تعلق ہے۔ اندرونی پیداوار میں غلے، مویشی، سونا اور دیگر خام مال شامل ہے جن سے آبادی پلتی ہے اور افتاد کے وقت کام آتی ہیں۔ درآمدی اشیاء ان سے مختلف ہوتی ہیں۔

یہاں تک افتاد و آفات کا ذکر تھا۔

---

[1] سنسکرت متن میں ترگ وَن (ہرنوں کا بن) اور ہستی وَن (ہاتھی بن) کی اصطلاحیں استعمال کی گئی ہیں۔ ع

جہاں تک رکاوٹوں کا تعلق ہے۔ راہداری میں جو رکاوٹ کوئی سردار پیدا کرے وہ اندرونی رکاوٹ ہے۔ اور کوئی بیرونی دشمن یا وحشی قبائل پیدا کریں تو وہ بیرونی رکاوٹ کہلائے گی۔[1]

مذکورہ رکاوٹوں اور افتاد و آفات کی بنا پر جو مالی دشواری پیدا ہو اسے ٹھہراؤ کہتے ہیں۔ ٹیکسوں کی معافی، مالیے کا ادھر ادھر ہونا، غلط حسابات کے ذریعے جزو برد،[2] یا کسی ہمسایہ راجہ یا وحشی قبائل کی تحویل میں دیا ہوا مالیہ[3] ٹھہراؤ کا باعث ہوتے ہیں۔ یہ مالی دشواریوں کا ذکر تھا۔

ملک کی خوشحالی کے لیے مشکلات کے اسباب کو دور کرنا، جب واقع ہوں تو ان کا علاج کرنا اور رکاوٹوں اور مالی دشواریوں پر قابو پالینا ضروری ہے۔

جزو ۵ : فوج اور حلیف کے تعلق سے مشکلات و مسائل

مشکلات زدہ فوج وہ ہے جس کو عزت نہ ملی ہو، جو احساس رسوائی میں مبتلا ہو، جس کی تنخواہ رکی ہوئی ہو، جو بیماری کا شکار ہو، جو تازہ وارد ہو، جو طویل سفر سے لوٹی ہو، تھکی ہاری ہو، جو چھیج گئی ہو، جو پسپا کر دی گئی ہو، جس کا صدر یا اگلا حصہ تباہ ہو چکا ہو (کانگلے: پہلے ہی حملے میں بکھر گئی ہو ح) جو بُرے موسم میں گھری ہو، جو ناموافق علاقے میں پھنسی ہو، جس پر مایوسی و ناکامی کا احساس طاری ہو، جو فرار ہو کے آئی ہو (کانگلے: جیسے دوسرے چھوڑ بھاگے ہوں)، جس کے جوان جوڑوں کی چاہ رکھتے ہوں (کانگلے جس میں بیویاں ساتھ ہوں)[4] جس کے اندر غدار ہوں، جس کا بڑا حصہ آزردہ

---

[1] "ستمبھ" یا تعطل سے مراد خزانے میں آمد کا رک جانا ہے ح [2] "سامنت آٹے ویریت" "سردار یا سیلانی رکا" (لوٹا دیا ہوا) اسے ش ش نے فقط تحویل میں دیا ہوا کہا ہے، ع "متاع بردہ کو سمجھے ہوئے ہوں (زمین رہزن پر)" شاید مراد یہ ہو کہ سرداروں نے یا گشتی گماشتوں نے راجہ کے لیے لوٹ کر یا وصول کر کے رکھ لیا ہوگا اور ابھی پہنچایا نہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔ ح

[4] "کلتر گرہی" کے لفظی معنی بیویوں کا شاکی، گیرولا نے بیویوں کی بنداد شکایت مذمت کرنیوالا لکھا ہے۔ گرہی کے معنی گرفتہ اور گرہی کے معنی شکایت کرنے والا ہیں۔ غالباً انگریزی کے

یا برہم ہو، جس میں تفرقہ ہو جو کسی بیرونی ملک سے آئی ہو دکا نگلے کسی ملک سے بھاگ کر آئی ہو) جس نے کئی ریاستوں میں خدمت کی ہو دکا نگلے دور تک بکھری ہوئی)، جو ایک خاص طرح کی جنگ اور پڑاؤ کی تربیت یافتہ ہو دکا نگلے بہت قریب پڑاؤ کئے ہوئے)، جو کسی خاص جگہ پر خاص قسم کی چال کے لئے تربیت پائے ہوئے ہو (کا نگلے: مکمل طور پر جذب کی ہوئی کذا)، جس کا راستہ روکا گیا ہو، جو گھری ہوئی ہو، جس کے غلے کی رسد کٹ چکی ہو۔ جس کی کمک اور سامان کا راستہ کٹ گیا ہو، جو اپنے ملک میں ہی رکھی گئی ہو دکا نگلے تتر بتر کر دی گئی ہو) جو دوسرے ملک میں بکھری ہوئی ہو، جو کسی اتحادی کی کمان میں ہو، جس میں دشمن گھسے ہوئے ہوں، جسے پیچھے سے حملے کا خوف ہو، جس کا سلسلۂ پیغام رسانی منقطع ہو گیا ہو، جس کا سالار چھن گیا ہو، جس کا سربراہ جاتا رہا ہو، جو نابینا دناخواندہ، ناتربیت یافتہ) ہو۔

ان میں سے جو عزت سے محروم ہو اسے عزت دے کر محاذ پر بھیجا جا سکتا ہے مگر اس کو نہیں جو خود ہی احساس رسوائی سے جل بھن رہی ہو۔

تنخواہ سے محروم اور بیمار میں سے تنخواہ سے محروم ادائیگی کے بعد بھیجی جا سکتی ہے مگر بیمار فوج نہیں۔

تازہ وارد اور طویل سفر سے آنے والی فوج میں سے تازہ وارد کو بھیجا جائے جب وہ دوسروں کے ساتھ گھل مل کر ماحول سے آشنا ہو جائے۔ مگر طویل مہم سے آئی ہوئی خستہ حال فوج کو نہیں۔

تھکی ہاری اور تعداد میں گھٹی ہوئی فوج میں سے تھکی ہاری فوج نہانے دھونے کھانے پینے، سونے کے بعد تازہ دم ہو کر جا سکتی ہے۔ وہ نہیں جس کی نفری

صفحۂ گزشتہ کا بقیہ حاشیہ

مترجمین کا اشتباہ ہوا۔ گیرولا نے معنی صحیح لئے مگر بات واضح نہ ہو سکی۔ میرے فہم ناقص میں شکایت سے مراد بیویوں کی شکایت نہیں۔ یہ عذر ہے کہ بیویاں ساتھ لدی ہوئی ہیں، جانوروں پر سوار ہیں یا ساتھ نہیں بچھڑی ہوئی ہیں۔ کلتر کے معنی بیوی۔

گھٹ گئی ہو۔ یعنی اس کے افسر مارے جا چکے ہیں۔

پسپا ہو کر آنے والی اور اگلا حصہ کھو کر آنے والی فوج میں سے پہلی کو مزید جوانوں کے ساتھ بھیجا جا سکتا ہے، مگر اس کو نہیں جس کے سامنے کا بڑا حصہ معرکے میں تباہ ہو گیا ہو۔

برے موسم اور برے خطرے میں پھنسی ہوئی فوج میں سے اوّل کو مناسب سامان اور پوشاک دے کر لام پہ لگایا جا سکتا ہے۔ مگر اس کو نہیں جو کسی علاقے میں پھنس کے رہ گئی ہو اور نقل و حرکت نہ کر سکے۔

مایوس اور فراری فوجوں میں سے اوّل کو دلاسا دے کر اور مطمئن کر کے بڑھایا جا سکتا ہے، مگر اس کو نہیں جو ایک مرتبہ بھگوڑی ہو چکی ہو۔

جوڑوں سے جُڑے اور دشمن سے ملے فوجیوں میں سے اوّل کو ان کی جوڑوں سے علیحدہ کر کے بھیجا جا سکتا ہے، مگر ان کو نہیں جو دشمن کے اثر میں ہوں اور گویا اندرونی دشمن۔

آزردہ اور تفرقہ میں مبتلا فوجوں میں سے اوّل کو اگر اس کا کچھ حصہ برہم ہو تو سمجھا بجھا کر یا اور طریقوں سے راضی کر کے روانہ کیا جا سکتا ہے مگر اس کو نہیں جس کے اندر پھوٹ پڑی ہوئی ہو۔

ان فوجوں میں سے جو کسی ایک یا کئی ریاستوں میں خدمت کر چکی ہوں اس کو جو کسی سازش کے تحت یا کسی کی شہ[1] پر نوکری چھوڑ کر نہ آئی ہو اپنے افسروں اور جاسوسوں کی نگرانی میں[2] دگیر دلا؛ جنگل اور دوستوں کی پناہ میں بھیجا جا سکتا ہے مگر اس فوج کو نہیں جو کئی ریاستوں میں نوکریاں کر کے چھوڑ چکی ہو۔

---

[1] یہ شں ش کا اضافہ ہے۔ مگر شاید سامنے کے حصے یا مدرسے یہی مراد ہو۔ ح

[2] سنسکرت متن میں "ستر" کے معنی جنگل بھی ہیں اور پناہ بھی، اور متر کے معنی دوست۔ تینوں مترجمین نے بالکل الگ معنی لئے ہیں۔ کانگلے: وہ کسی جگہ پناہ لے کر یا کسی دوست کی پناہ میں آ کر ہوشیاری سے لڑے گی۔ میرے فہم ناقص میں یہ معنی زیادہ قابل قبول ہیں۔ بشرطیکہ "پناہ لے کر" نہیں پناہ مل جانے پر کہا جائے۔ ح

وہ خطرناک ہو سکتی ہے۔

ان فوجوں میں سے جنہوں نے کسی ایک طریق جنگ کی تربیت پائی ہو (دیگر دلا، کا نکلے جس کا پڑاؤ جس دشمن کے قریب ہو یا جنہیں کسی مقام کی جنگ کی تربیت دی گئی ہو۔ جیسے خاص جنگی چالیں سکھائی گئی ہوں (دیگر دلا، دشمن کی فوج سے گتھم گتھا ہونے بھی جا سکتی ہے۔ مگر وہ نہیں جسے کسی خاص مقام کے لئے طریق جنگ اور پڑاؤ کی تربیت دی گئی ہو۔ (تینوں مترجمین نے نکتے کو نہیں پکڑا۔ غالباً مراد یہ ہے کہ جس نے دشمن کا قریب سے مشاہدہ کیا ہو وہ بہتر رہے گی، بمقابلہ اس کے جسے دشمن خوب آزما چکا ہو۔ واللہ اعلم رح)

بود میں سے جس کا راستہ روکا گیا ہو، اور جو گھری ہوئی ہو، اول کو کسی اور طرف سے لے جا کر اس دشمن پر چڑھایا جائے جس نے ایک طرف کا راستہ روکا ہو۔ مگر جس کی نقل و حرکت سب طرف سے رکی ہوئی ہو وہ ایسا نہیں کر سکتی۔

جس فوج کے غلے کی رسد کا راستہ رکا ہوا ہو اسے کسی اور طرف سے غلہ فراہم کر کے لڑایا جائے یا اسے دوسری اشیاء (ترکاری پھل، گوشت وغیرہ) مہیا کی جائیں۔ مگر اس کو نہ بڑھایا جائے جسے سامان اور کمک نہیں پہنچائی جا سکتی۔

وہ فوج جو اپنے ہی ملک میں رکھی گئی ہو (دیگر دلا، بکھری ہوئی) خطرے کے وقت توڑی جا سکتی ہے (دیگر دلا، جوڑی جا سکتی ہے) لیکن جو کسی اتحادی کی کمان میں ہوگی وہ بہت دور ہوگی۔

جس فوج میں باغی سپاہی گھسے ہوئے ہوں اسے کسی معتبر افسر کی کمان میں علیحدہ کر کے روانہ کیا جا سکتا ہے مگر اس کو نہیں جسے عقبی حملے کا خطرہ ہو۔

وہ فوج جس کا رابطہ ٹوٹ گیا ہو اسے سلسلۂ پیغام رسانی کو بحال کر کے یا مقامی لوگوں یا دیہاتیوں کا تحفظ دلا کر مصروف جنگ کیا جا سکتا ہے مگر اس کو نہیں جس کا کوئی لیڈر نہ ہو۔

جس کا لیڈر جاتا رہا ہو اسے دوسرے لیڈر کی کمان میں بھیجا جا سکتا ہے مگر اس فوج کو نہیں جو نا تربیت یافتہ ہو۔

برائیوں اور مشکلات کو دور کرنا، نئے جوانوں کو بھرتی کرتے رہنا، دشمن کی گھات سے بچ کر رہنا اور فوجی افسروں میں یکجہتی کا ہونا، فوجی مشکلات سے عہدہ برآ ہونے کے یہی طریقے ہیں۔

راجہ کو چاہیئے کہ ہمیشہ اپنی فوج کو دشمن کی پیدا کی ہوئی مشکلات سے بچاتا رہے، اور دشمن کی فوج کی مشکلات سے فائدہ اٹھا کر اسے زک دینے کا موقع نہ جانے دے۔

خرابی کا جو بھی سبب دریافت ہو، اس کا فوری علاج اور آئندہ کے لئے سدِ باب کرنا چاہیئے۔

دوستوں کے تعلق سے مشکلات: حسبِ ذیل صورتوں میں دوست یا حلیف ایک بار بچھڑنے کے بعد دوبارہ آسانی سے بگڑ سکتا ہے:

جبکہ اس کا حلیف خود یا دوسروں کے ساتھ مل کر یا کسی دوسرے راجہ کے زیرِ اثر اس کے یعنی اپنے ہی حلیف کے خلاف چڑھائی کرے، یا جسے اتحاد کو نبھانے کی قدرت نہ پاکر چھوڑ دیا جائے، یا کسی لالچ یا بے دلی کی بنا پر پہلو تہی کی جائے؛

جبکہ دوست کو دشمن خرید لے اور وہ میدان سے بھاگ کھڑا ہو؛

جبکہ دوغلی پالسی کے تحت کسی ایسے فریق سے معاہدہ کر لیا جائے جو اپنے حلیف کے خلاف خود یا دوسروں کے ساتھ مل کر چڑھائی کر رہا ہو؛

جبکہ خوف، حقارت یا سستی کے باعث آڑے وقت میں ساتھ نہ دیا جائے؛

جبکہ اسے زیادہ دینا پڑے یا اس کا حق پورا نہ ملے، یا جو ملنے کے بعد بھی ناخوش ہو (گبروالا جس کی دینے کے بعد تحقیر کی جائے)؛

جس سے خود یا کسی دوسرے کے ساتھ مل کر یا اس کے ذریعے اس کی دولت چھینی جائے یا جو معاہدہ توڑ کر الگ نکلے؛ جو کڑی شرط کو نبھا نہ سکنے کے باعث کسی اور سے دوستی کرے[1]

---

[1] مراد یہ کہ جس سے ایسی کڑی شرطیں کی جائیں کہ وہ ان کو نبھا نہ سکے اور دوسری طرف دیکھنے پر مجبور ہو جائے۔

جسے بے توفیق ہونے کے سبب رد کر دیا جائے، یا وہ جو اپنے دوست کی التجا کے باوجود دشمن بن گیا ہو (کامندکے: جس سے مدد کی درخواست کرنے کے بعد، ناقابل سمجھ کر منہ پھیر لیا گیا ہو اور دشمن بنا لیا جائے)۔

(اس کے برخلاف) وہ دوست جس نے دوستی کا تقاضا پورا کیا ہو، یا عزت کا مستحق ہو (گیرولا: غیور یا وقار ہو) یا جس کو لاعلمی کی بنا پر آزردہ کیا گیا ہو، (گیرولا: جس کی توقیر میں غفلت برتی گئی ہو)، جو مستعد ہونے کے باوجود ذمہ داری اٹھانے کا اہل نہ ہو (کامندکے: جس کی قوت کو پنپنے نہ دیا گیا ہو، گیرولا: جس کو دشمن نے فاتح سے دوستی کی بنا پر دھتکار دیا ہو)، جو کسی دوسرے کے خوف سے اس طرف رجوع کرے، یا جو کسی دوسرے کی بربادی دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا ہو (گیرولا: فاتح کے ہاتھوں کسی دوسرے کی بربادی) یا جس کو اپنے دشمنوں کے اتحاد سے خطرہ لاحق ہو (گیرولا: فاتح کو کسی دشمن سے اتحاد کرتے دیکھ کر ڈرا ہوا) یا جسے سازش کے تحت فاتح سے الگ کرایا گیا ہو۔ ایسوں کی دوستی حاصل کی جا سکتی ہے اور برقرار بھی رہے گی۔

* لہٰذا ایسے اسباب کو پیدا نہ ہونے دیا جائے جن سے دوستی معرضِ خطر میں پڑ جائے۔ اور اگر پیدا ہوں تو ان کا مناسب تدابیر اور دوستانہ رویے سے جلد تدارک کیا جائے۔

باب نہم

حملہ آور کی کارروائی

۱: طاقت کا اندازہ، وقت اور عرصہ گاہ کا تعین

"فاتح کو اپنی اور اپنے دشمن کی بابت صحیح علم ہونا چاہیے۔ اور طاقت، موسم اور کوچ کے وقت کا تعین اور نئی بھرتی، ممکنہ عواقب (کانگلے : عقبی بغاوت) جانی ومالی نقصان، اور اپنے اور دشمن کے متوقع فوائد وخطرات کا ادراک کر لینے کے بعد پوری قوت سے بڑھنا چاہیے، ورنہ چپ بیٹھنا چاہیے۔

بیرے گرو کہتے ہیں قوت وولولہ میں سے ولولے کو فوقیت ہے۔ جو راجہ مستمند، توانا، بہادر، مضبوط ملوگوں سے بری، ہتھیاروں کو جوڑنے (کانگلے : استعمال کرنے) کا ماہر ہو وہ اپنی فوج کی مدد سے جو ثانوی حیثیت رکھتی ہو، طاقتور دشمن پر غالب آسکتا ہے (کانگلے: جس کے پاس صرف فوج فرا ہم ہو) اس کی فوج خواہ تھوڑی بھی ہو تو اس کی قیادت میں ہر کارنمایاں انجام دے سکتی ہے۔ مگر وہ راجہ جس میں ولولہ نہ ہو، بڑی فوج کے باوجود تباہ ہو سکتا ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں جس کے پاس طاقت ہو، وہ اس کے بل پر دوسرے پر غالب آسکتا ہے جس کے پاس صرف ولولہ ہو۔ جوشیلے راجہ کو ہرانے یا تسخیر کرنے کے بعد وہ دوسرے راجاؤں اور سورماؤں کو ساتھ ملا سکتا ہے، نئی فوج بھرتی کر سکتا ہے، اور اپنے سواروں، ہاتھیوں، رتھوں وغیرہ کا رخ جدھر چاہے بے روک ٹوک موڑ سکتا ہے۔ طاقتور حکمران خواہ عورتیں ہوں یا نوجوان، لنگڑے نابینا، جوشیلے لوگوں کو ساتھ ملا کر یا خرید کر زمین پر قبضہ کر سکتے ہیں اور کرتے رہے ہیں۔

میرو گرو کہتے ہیں طاقت (دولت اور فوج) مہارت و حکمت عملی پر فائق ہے۔ کیونکہ کوئی راجہ خواہ جنگی حکمت عملی کا ماہر ہو، طاقت کے بغیر الجھ بن کر رہ جاتا ہے، کیونکہ حکمت عملی ایک حد تک ہی کام آتی ہے۔ جس کے پاس طاقت نہ ہو وہ راج کو کھو بیٹھتا ہے، جیسے سوکھا پڑنے پر پھوٹے ہوئے بیج سوکھ کر رہ جاتے ہیں۔

کوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں، حکمت عملی بہتر ہے جس کے پاس علم کی بخشی ہوئی بینائی ہو[1] اور سیاسی تدبر رکھتا ہو وہ تھوڑی سی کوشش سے اپنی حکمت عملی کو کام میں لاکر کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ مصالحت، جاسوسی، کیمیائی (گیرولا مخفی) تراکیب سے کام لے کر اس دشمن پر قابو پاسکتا ہے جس کے پاس قوت بھی ہو اور ولولہ بھی۔ لہٰذا طاقت، ولولہ اور حکمت عملی میں سے آخر الذکر ہی افضل ہے۔

عرصہ گاہ سے مراد زمین، وہ جو ہمالہ سے لے کر سمندر تک ایک ہزار یوجن تک پھیلی ہوئی ہے[2]۔ اور بڑی متنوع ہے جس میں جنگل، پہاڑ، دیہات، میدان سطح مرتفع سب کچھ شامل ہے۔ اسی سرزمین پر اسے وہ مہم اختیار کرنی چاہیئے جو اسے دولت و اقتدار دلا سکے۔ وہ خطہ جہاں اس کی فوج آسانی سے جنگی کاروائیاں کرسکے اور دشمن کے لئے سازگار نہ ہو، موزوں ترین رہے گی۔ اس کے برعکس ہو تو برخلاف، اور بین بین ہو تو درمیانہ درجے کی قرار پائے گی۔ موسم یا جاڑے کا ہوگا یا گرمی یا برسات۔ وقت کی تقسیم یوں ہے: رات دن، پندرھواڑہ، مہینہ، رُت، راس، سال اور یگ (پانچ سال کا دور) ان اوقات میں وہ ایسے کام کرے جو قوت اور دولت کی افزائش کا ذریعہ بنیں۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ قوت، عرصہ اور وقت میں سے قوت زیادہ اہم ہے، کیوں کہ جس کے پاس قوت ہو وہ ہر طرح کی مشکلات پر قابو پا سکتا ہے جیسے زمین کی ناہمواری، سردی، گرمی، برسات۔ بعض کہتے ہیں اصل اہمیت

---

[1] متن میں "اپنشد" کے رموز و حکمت سے کام لینے کا ذکر ہے۔ اپنشد ویدوں کا ضمیمہ ہے۔
[2] متن میں اسے "چکرو رتی" کہا گیا ہے، سمندر کی حدود تک پھیلی ہوئی سرزمین یا عملداری۔

عرصۂ کارزار کو حاصل ہے، کیونکہ ڈھب کی جگہ پر بیٹھا ہوا کتا مگر مچھ کو کھینچ سکتا ہے۔ گڑھے میں سے مگرمچھ کتے کو نہیں گھسیٹ سکتا۔

دوسرے کہتے ہیں کہ وقت زیادہ اہم ہے کیونکہ دن میں کوّا اُلو کو مار گراتا ہے، رات کے اندھیرے میں الو کوّے کو۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں۔ قوت، عرصہ اور وقت میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے باعثِ تقویت ہے۔ جس کو ان تینوں میں برتری حاصل ہو وہ، اپنے مرکزی ٹھکانے پر ہراول یا ہراول فوج اس کی حفاظت اور عقبی دشمن اور آس پاس کے جنگلی قبائل کو روکنے کے لئے چھوڑ کر، اور حسبِ ضرورت خزانہ اور فوج ساتھ لے کر ماگھ (دسمبر) کے مہینے میں دشمن پر چڑھائی کرے، جس کی خوراک کی رسد پرانی اور بے مزہ ہو گئی ہو اور جس نے نئی رسد نہ لی ہو، قلعے بغیر مرمت کے پڑے ہوں؛ تاکہ دشمن کی برسات کی فصل اور مٹھیوں بھر خزاں کی فصل تباہ کر سکے۔ اگر دشمن کی خزاں کی فصل اور بہار کی مٹھیوں بھر پیداوار تباہ کرنی ہو تو چیت (مارچ) میں چڑھائی کرے۔ جیٹھ کے مہینے میں اس دشمن کے خلاف چڑھائی کرے گا جس کے گھاس چارے ایندھن کے ذخیرے ختم ہو چکے ہوں گے، اور جس نے قلعوں کی مرمت نہ کرائی ہوگی، تو دشمن کی بہار کی فصل اور برسات کی مٹھیوں بھر فصل تباہ کر سکے گا۔ یا وہ اوس پڑنے کے موسم میں اس دیس پر چڑھائی کرے جہاں کا موسم گرم ہو اور جہاں گھاس چارے اور پانی کی قلت ہو یا وہ گرمیوں میں اس دیس پر چڑھائی کرے جہاں سورج کہر میں چھپا ہو اور جہاں گہری گھاٹیاں اور گھنی جھاڑیاں ہوں، یا وہ برسات میں اس دیس پر چڑھائی کرے جہاں اس کی فوج اچھی طرح کارروائی کر سکتی ہو اور دشمن کو اس کا موقع نہ ہو۔ وہ ماگھ (دسمبر) اور تیش (پوس، جنوری) کے مہینوں میں لمبے دھاوے مار سکتا ہے، مارچ (چیت) اور اپریل (بیساکھ) کے مہینوں میں درمیانی مسافت کے؛ مئی جون (جیٹھ اساڑھ)

۱؎ سنسکرت کُشٹی مُشٹی (ق ب ف: مُشٹت) مراد مریکا برسے ہوئے ہیں: بھولے سے ہے صحیح

میں تھوڑی مسافت کے لیۓ اور (دشمن کے) نزدیک رہنے کے لیۓ، ایک چوتھی قسم کی یلغار بھی دشمن کے خلاف کی جا سکتی ہے، جبکہ وہ مشکل میں گھرا ہو۔[1] مشکل میں گھرے دشمن پر چڑھائی کی بحث "اعلانِ جنگ کے بعد حملہ" کے زیرِ عنوان آ چکی ہے۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ مشکل میں گھرے ہوئے دشمن پر حملہ کرنے سے نہیں رکنا چاہیئے۔ مگر کوٹلیہ کہتا ہے کہ جب اپنے وسائل کافی ہوں تو چڑھائی کی جائے کیونکہ دشمن کے احوال کا ٹھیک پتہ لگانا آسان نہیں ہوتا۔ جب کبھی چڑھائی کرکے دشمن کو تباہ کرنا ممکن نظر آئے تو ضرور دھاوا کیا جائے۔

جب موسم گرم نہ ہو تو، دھاوا زیادہ تر ہاتھیوں کو ساتھ لے کر کیا جائے۔ ہاتھیوں کو زیادہ پسینہ آنے سے جذام ہو جاتا ہے، اور جب نہانے اور پینے کیلئے کافی پانی نہ ہو تو وہ سست پڑ جاتے ہیں اور ضدی ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جس ملک میں پانی وافر ہو، اور برسات کے دنوں میں زیادہ تر ہاتھیوں کی فوج لیکر چلنا چاہیئے۔ جہاں صورت برعکس ہو یعنی بارش کم ریتیلا اور پانی نہ ملے، وہاں گدھے، اونٹ، گھوڑے کام دے سکتے ہیں۔

ریگستان پر چڑھائی برسات میں کرنی چاہیئے اور چاروں قسم کی فوج ساتھ لینی چاہیئے (ہاتھی، گھوڑے، رتھیں اور پیادے) لڑائی کے لیۓ لمبے اور تھوڑے فاصلے کے پروگرام زمین کی ساخت کو ملحوظ رکھ کر بنانے چاہئیں یعنی ہموار ہے یا ناہموار اور وہاں وادیاں ہوں گی یا میدان۔

* اگر مہم چھوٹی ہو تو ہر طرح کے دشمن کے خلاف دھاوا تھوڑی مدت کا ہونا چاہیئے، لیکن بڑی مہم ہو تو لمبی مدت کا بھی ہو سکتا ہے۔ بارشوں میں پڑاؤ باہر کرنا چاہیئے دکا نکلے، ہو سکتا ہے کہ برسات میں بیرونِ ملک ڈیرہ ڈالنا پڑے۔

---

[1] یہاں متن ناقص ہے۔ ش ش۔ مراد یہ ہے کہ ایسے میں وقت اور مسافت کا خیال نہ کیا جائے۔

جزو ۲: لام بندی کا وقت، ساز و سامان، دفاعی فوج کی ترتیب

مختلف قسم کے فوجیوں سے کام لینے کے اوقات یعنی مول بل (پشتینی سپاہی) بھرتک بل (کرائے کے سپاہی) شرینی[1] دستے (گیرولا مخصوص آلات کے ماہر گروہ) متر بل (دوست راجہ کی بھیجی ہوئی فوج) امتر بل (غیر یا غیر ملکی دوست کے علاوہ) اور اٹوی[2] بل قبائلی وغیرہ۔

جب راجہ یہ سمجھے کہ اس کی پشتینی فوج ضرورت سے زیادہ ہے، یا اس میں کچھ لوگ باغی ہیں، یا جب دشمن کی پشتینی فوج زیادہ بڑی نظر آئے جو وفاداری کا شہرہ بھی رکھتی ہو، اور جس سے مقابلے کے لئے بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہو، یا یہ کہ لمبی دوڑ میں پشتینی فوج ہی سفر کی صعوبتیں اٹھا سکے گی، چاہے سڑکیں اچھی ہوں اور موسم سازگار، یا یہ کہ کرائے کے فوجی اور دوسرے جوان چاہے اچھی شہرت رکھتے ہوں پوری طرح بھروسے کے قابل نہیں مبادا دشمن کے بہکائے ہیں آ جائیں جس پر حملہ کرنا ہے، یا جب دوسرے فوجی تعداد میں گھٹے ہوئے نظر آئیں تو پشتینی فوج ہی کو لام پر لگانا چاہیئے۔

جب وہ یہ سمجھے کہ کرائے پر بھرتی کی ہوئی فوج پشتینی فوج سے زیادہ ہے۔ دشمن کی پشتینی فوج چھوٹی بھی ہے اور اس سے خوش بھی نہیں جبکہ اس کی کرائے کی فوج کم بھی ہے اور کمزور بھی، اور یہ کہ اصل لڑائی سیاسی چالوں کی لڑائی ہوگی فوج کم حرکت میں آئے گی، اور یہ کہ حملہ مختصر ہوگا جس میں زیادہ نقصان کا اندیشہ نہیں، اور یہ کہ اس کی اپنی فوج چوکس ہے، اس میں بغاوت کا خطرہ نہیں اور یہ کہ مقابلہ کمزور دشمن سے ہے، تب کرائے کی فوج کو لے جانا چاہیئے۔

جب وہ یہ سمجھے کہ میرے پاس جنگجو قبائلی دستے بہت ہیں اور ان پر

---

[1] کانگلے کے حاشیہ کے مطابق "شرنی" دستے اپنے سردار کی سرکردگی میں بھرتی کے لئے آتے تھے [2] آٹوِک کے معنی آوارہ، بے ٹھکانا، سرگرداں مراد قبائلی۔ م

دفاع اور حملہ دونوں صورتوں میں اعتبار کیا جاسکتا ہے، اور یہ کہ اسے تھوڑے ہی عرصے کے لئے محاذ پر جانا ہے، اور یہ کہ دشمن کے پاس بھی جنگجو قبائلی دستے ہی زیادہ ہیں اس لئے وہ بھی باقاعدہ جنگ کی جگہ دھوکے کی لڑائی لڑنا چاہے گا، تو اس صورت میں جنگجو (گوریلا) دستوں کو ساتھ لے جانا چاہیئے۔

جب وہ یہ سمجھے کہ دوست کی طرف سے جو کمک آتی ہے اسے اندرون ملک اور بیرون ملک دھاووں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور یہ کہ اسے تھوڑے ہی عرصے کے لئے جانا ہے سا اور اصل لڑائی صرف دھوکے بازی کی نہ ہوگی، اور یہ کہ دوست فوج کو ویران علاقوں، شہروں یا میدانوں میں لگا کر دشمن کے ساتھی سے بھڑا کر، وہ خود اپنی فوج کو دشمن سے مقابلے کے لئے بڑھا سکے گا، اور یہ کہ اس کا کام اس کا دوست بھی پورا کرسکتا ہے (کا نگلے: اس کا دوست ایک مشترک مہم میں ساتھ دے رہا ہے) اور یہ کہ اس کا دوست اس سے قریب اور سلوک کا مستحق ہے یا یہ کہ اس کو دوست کی زائد فوج سے کام لینا ہی ہوگا (کا نگلے: اچھا ہے اس کی فوج کے باغی عناصر کو ختم کرادوں) تو ایسی صورت میں دوست کی فوج سے ضرور کام لینا چاہیئے۔

جب وہ یہ سمجھے کہ اسے کسی شہر یا میدان یا ویران علاقے کی بنا پر اپنے طاقتور دشمن کو ایک دوسرے دشمن سے لڑوانا ہوگا، اور اس لڑائی سے[1] اس کا ایک نہ ایک مقصد ضرور حل ہوگا جیسے کہ بے دین شخص کتے اور سور کی لڑائی سے فائدہ اٹھاتا ہے اور یہ کہ اس لڑائی سے وہ اپنے دشمن کے اتحادیوں یا وحشی قبائل کی شر انگیز قوت کو ختم کر دے گا، اور یہ کہ وہ اپنے قریبی اور طاقتور دشمن کا رخ دوسری طرف موڑ دے گا اور اس طرح اندرونی بغاوت سے نجات پالے گا جو اس کا دشمن کرا سکتا تھا، اور یہ کہ دشمنوں یا کمتر راجاؤں کے درمیان لڑائی کا وقت آگیا ہے، تو ایسے موقع پر دشمن فوج کو بروئے کار

---

[1] متن میں "چنڈال" ہے کتے سور لڑیں تو چنڈال کا فائدہ ہے۔ ح

لانا چاہیئے[1] یہی بات قبائلی فوج کے بارے میں بھی درست ہے۔

جب وہ دیکھے کہ قبائلی فوج دشمن کی آمد کے راستے پر پڑتی ہے اور یہ کہ سڑک دشمن کے لیئے دشوارگزار ہوگی اور یہ کہ دشمن کی فوج میں زیادہ تر قبائلی ہیں تو جیسے ایک بِلوا پھل کو دوسرے بلوا پھل سے ٹکرا کر توڑا جاتا ہے (لوہے کو لوہا کاٹتا ہے ح) ایسی صورت میں منتشر فوج کو ختم کرنے کے لیئے قبائلی فوج سے کام لینا چاہیئے۔

ان کے علاوہ ایک اور قسم کی فوج بھی ہوتی ہے جس میں سب ایک طرح کے لوگ ہونے ضروری نہیں۔ یہ بڑی جوشیلی ہوتی ہے اور راجہ کی اجازت سے یا اس کے بغیر ہی راشن اور رسد بھی ہو یا نہ ہو (کُ گ دشمن کے علاقے میں لوٹ مار کے لئے) اٹھ کھڑی ہوتی ہے، بے وقت کی بارش وغیرہ سے بچاؤ کا بھی خود ہی انتظام کر لیتی ہے اور جب چاہیں برخاست بھی کی جا سکتی ہے۔ دشمن کے لیئے اس کا مقابلہ دشوار ہوتا ہے۔ اور اگر ایک ہی جگہ اور ذات کے لوگوں پر مشتمل ہو تو اسے ایک مربوط اور طاقتور دستہ سمجھنا چاہیئے (کہ: تو اسے آسانی سے نہیں توڑا جا سکتا)[2]

یہاں تک مختلف فوجوں کی بھرتی کے اوقات کا بیان تھا[3]

ان فوجوں میں سے قبائلی فوج کو تنخواہ کے بدلے تمام اجناس یا مالِ غنیمت کا حصہ دیا جاتا ہے۔

جب دشمن کی فوج کے دھاوے کا وقت آجائے تو اس کا راستہ روکنا ہوگا یا اسے کہیں دور کی طرف روانہ کرنا ہوگا۔ یا اس کی نقل و حرکت کو غیر مؤثر بنا ہوگا، یا جھوٹا وعدہ کرکے اس کے حملے کو سردست ٹالنا ہوگا اور جب اس

---

[1] تینوں ترجمے مختلف متضاد اور الجھے ہوئے معنی بیان کرتے ہیں۔ تعجب ہے کہ "اُمتر" فوج کو شش و پنج اور گبیر والے دشمن فوج قرار دیا جو ناقابل فہم بات ہے دشمن فوج راجہ کے اختیار میں کہاں سے آگئی؟ اس کے بھاگ کر آنے کا بھی ذکر نہیں ہے۔

[2] متن میں اسے اُتساہی (اُتساہ جوش و خروش والی) کہا گیا ہے۔ مراد والنیٹر فورس۔ ح

[3] اصل متن میں بھرتی کا ذکر نہیں صرف وقت موقع (کال) کہا گیا ہے ... (اگلے صفحہ پر)

کے حملے کا وقت گزر جائے تو دغا بتا دی جائے گی۔ راجہ کو ہمیشہ اپنے وسائل کو بڑھانے اور دشمن کے عزائم کو پسپا کر کے اپنی قوت کو بڑھاتے رہنا چاہیئے۔

(اوپر کے پیراگراف کی تمام عبارت کے ک، گ نے بالکل دوسرے معنی لئے ہیں۔ خلاصۃً ک: جب دشمن کو فوجی بھرتی کی ضرورت ہو تو بیرونی فوج کو اپنے قبضہ میں رکھا جائے، یا کسی اور طرف بھیج دیا جائے یا غیر مؤثر بنا دیا جائے، یا تتر بتر کر دیا جائے، یا جب ان کی ضرورت نہ رہے تو برخاست کر دیا جائے۔ گ: اگر دشمن کو مشکل حالات در پیش ہوں تو چاہیئے کہ دشمن کے پاس سے مدد کے لئے آئی ہوئی فوج کو اپنے پاس ہی رکھا جائے یا ادھر ادھر بھیج دیا جائے اور اگر چھوڑنا ہی پڑے تو اس کا معاوضہ روک لیا جائے۔ یا چھوٹی ٹکڑیوں میں بانٹ کر الگ الگ چھاؤنیوں میں رکھا جائے جب دشمن کی مدد کا وقت بیت جائے تو چھوڑ دیا جائے۔ ت)[1]

اوپر جن فوجوں کا ذکر ہوا ان میں سلسلہ وار مقدم مؤخر سے بہتر ہے۔

پشتینی فوج کرائے کی بھرتی سے بہتر ہے، کیوں کہ وہ ہمیشہ مالک کے ساتھ رہی ہے اور مسلسل تربیت پاتی رہی ہے۔

کرائے کی فوج جو قریب ہی سے بروقت حاصل کی جا سکتی ہے اور فرماں بردار ہوتی ہے وہ جنگجو جتھوں سے بہتر ہے۔

جنگجو جتھے جو راجہ سے جذباتی ہم آہنگی رکھتے ہوں، اور ان کی توقعات بھی مماثل ہوں وہ دوست ملک کی فوج سے بہتر ہیں۔

دشمن کی فوج جو کسی آریہ کی کمان میں ہو، وہ قبائلی فوج سے بہتر ہے دونوں لوٹ مار کے شوقین ہوتے ہیں۔ جب لوٹ مار کا موقع نہ ہو یا مشکلات کا سامنا ہو تو مارآستیں ثابت ہو سکتے ہیں۔

میرے گرو کہتے ہیں برہمن، چھتری، ویش اور شودروں میں سے جو فوج برہمنوں پر مشتمل ہو وہ بہادری کی بنا پر دوسروں کی نسبت قابل ترجیح ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مول بل کال، اور مراد بھرتی سے نہیں لام بندی لگانے سے ہے یا (deployment)

[1] سنسکرت متن کی اشاراتی زبان کی یہ دو تعبیریں جو قریب المعنی بھی ہیں، زیادہ قرین قیاس ہیں۔ (ع)

کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ جی نہیں۔ دشمن برہمنوں کے آگے جھک کر انہیں اپنے ساتھ ملا سکتا ہے، چھتری جو ہتھیاروں کے استعمال میں سدھے ہوئے ہوتے ہیں، بہتر ہیں یا ویش یا شودر جو زیادہ تعداد میں دستیاب ہوتے ہیں (گ: اور شاید ان میں بہت سے بہادر بھی نکل آئیں۔ ح) فوج بھرتی کرتے وقت یوں سوچنا چاہیئے کہ میرے دشمن کے پاس ایسی ایسی فوج ہے، مجھے اس سے مقابلے کے لیے کیسی فوج تیار کرنی چاہیئے۔

ہاتھیوں کی فوج کا مقابلہ وہ فوج کر سکتی ہے جس کے پاس ہاتھی کلیں، شکٹ گربھ (؟)[1] کنٹا (لکڑی کا ڈنڈا)[2] پراس (ایک ۲۴ انچ لمبا ہتھیار)[3]، لاٹھیاں اور سریے ہوں ایسی فوج کے پاس اگر پتھر، ڈنڈے، زرہ، انکس اور برچھے بھی اچھی مقدار میں ہوں تو رتھوں سے ٹکرا سکے گی، اور گھوڑوں کی فوج سے بھی۔

گھوڑے زرہ بکتر سے لیس آدمیوں کے خلاف مؤثر ہوں گے۔ زرہ بکتر سے لیس جوان (گھیر ولا ہاتھی یا گھوڑے)، رتھیں، دفاعی ہتھیار سے لیس پیدل فوج چاروں قسم کی فوجوں کا مقابلہ کر سکتی ہے (یعنی ہاتھی، رتھیں، سوار اور پیدل)۔

چنانچہ دشمن کی فوج کا کامیابی سے مقابلہ کرنے کے لئے اپنی فوج کے چاروں شعبوں کی طاقت کا خیال رکھتے ہوئے، بھرتی کرنی چاہیئے۔

جزو ۳: عقبی دفاع اور اندرونی و بیرونی فتنوں کی روک تھام

پیچھے کی طرف سے تھوڑا سا خطرہ ہو اور سامنے کی طرف بہت بڑا فائدہ تو پیچھے کے خطرے کو زیادہ اہمیت دینی چاہیئے، کیونکہ غدار یا دشمن کے آدمی اور وحشی قبائل تھوڑی سی عقبی پریشانی کو بڑھا بھی سکتے ہیں۔ اپنی ہی ریاست کے آدمی سامنے کے فائدے کو حاصل کرنے پر تُل سکتے ہیں۔ جب ایسی صورت درپیش ہو (یعنی تھوڑا سا خطرہ پیچھے اور بڑا فائدہ آگے) تو ایسی کوشش کی جائے کہ عقبی دشمن کو اپنے ملازمین اور دوستوں کا نقصان اٹھانا پڑے (گ: سامنے کا متوقع فائدہ اپنے ہی ملازم اور دوست مل کر برابر کرا دیں گے۔ ح) لہٰذا یہ دیکھتے ہوئے کہ فائدہ ہزار میں ایک ہے، یا نقصان سو میں ایک ہے، آگے نہ بڑھا جائے۔ مشہور ہے کہ عقبی

---

[1] شکٹ: چھکڑا۔ ح [2] گیر ولانے بھالا لکھا ہے۔ ح [3] برچھا، اس کے معنی پھینکنا بھی ہیں۔ ح

کا سرا سوئی کی نوک کی طرح ہوتا ہے۔[1] عقب میں شورش ہو تو مصالحت اور دوسری سیاسی چالوں سے کام لیا جائے، اور سامنے سے ہونے والے فائدے کو حاصل کرنے کے لئے فوج کے سالار یا ولی عہد کو بھیجا جائے۔ یا اگر راجہ عقبی شورش کو آسانی سے دبا سکتا ہو تو خود بھی آگے بڑھ سکتا ہے۔ اگر اندرونی فساد کا خطرہ ہو تو سرغنوں کو اپنے ساتھ لے جائے۔ یا اگر بیرونی علاقے میں شورش کا خطرہ ہو تو مشتبہ لوگوں کے بیٹوں اور بیویوں کو یرغمال کے طور پر قلعے میں بلا کر رکھے (کا نگلے ؛ ساتھ لے جائے)۔ ویران (سرحدی) علاقوں کے محافظ کی فوج کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے انہیں کئی سرداروں کی تحویل میں دے دے۔ یا وہ اپنی مہم پر جانا ترک کر دے کیونکہ جیسا کہ کہا گیا، اندرونی خطرات، بیرونی خطرات سے زیادہ اہم ہوتے ہیں۔

اندرونی سازش سے مراد کسی وزیر، پروہت، سپہ سالار یا ولی عہد کی سرکشی ہے۔ راجہ ان سے اس طرح نبٹ سکتا ہے کہ یا تو اپنی ہی کوئی غلطی ہو تو اس کا ازالہ کر دے، یا کسی بیرونی خطرے کی طرف توجہ مبذول کرائے۔ اگر پروہت سخت غداری کا مرتکب ہوا ہو تو اسے یا تو قید کر دیا جائے یا دیس نکالا دے دیا جائے۔ جب ولی عہد ایسا کرے تو قید یا قتل کرا دیا جائے، بشرطیکہ دوسرا راجکمار اچھے چلن والا موجود ہو۔ انہی مثالوں پر وزیروں اور سپہ سالاروں کے معاملے کو بھی قیاس کر لینا چاہیئے۔

جب شاہی خاندان کا کوئی بیٹا یا بھائی یا رشتہ دار ریاست پر قبضہ جمانا چاہے تو اسے اچھی امیدیں دلا کر ٹھنڈا کیا جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو اس سے اس بات پر مصالحت کر لی جائے کہ جس علاقے پر اس کا قبضہ ہے وہ اس پر راج کرے، یا کوئی اور معاہدہ کر کے یا کسی بیرونی دشمن کے ذریعے سازش کر کے، یا اس کو کسی دشمن کی عملداری میں سے یا کسی اور ناپسندیدہ شخص سے زمین دلا کر مصالحت کر لی جائے

---

[1] تینوں ترجموں کی عبارت قدرے مختلف مگر ایسی ہی گنجلک ہے۔ مطلب یہ سمجھ میں آتا ہے کہ سامنے کے متوقع فائدے کو دس گنا گھٹا کر اور عقبی خطرے کو دس گنا بڑھا کر دیکھنا چاہیئے یا فائدہ سو بھی ہو تو ایک اور خطرہ ایک بھی ہو تو سو سمجھنا چاہیئے۔ (ع)

یا اسے کسی مہم پر مخالف فوج (ک) : اس سے بڑی فوج، (گ) : قبائلی لشکر کے ساتھ روانہ کر دیا جائے جو اسے فی الواقعی سزا دے دے یا کسی سرحدی راجہ یا وحشی قبائل کے ساتھ جنہیں وہ ناراض کر چکا ہو۔ یا وہی پالیسی اختیار کی جائے جو ایک قید کئے ہوئے شہزادے کو ٹھیک کرنے یا دشمن کے گاؤں پر قبضہ کرنے کے سلسلہ میں اختیار کی جاتی ہے۔

مہاامتری کے علاوہ دوسرے وزیر جو شورش اٹھائیں وہ وزیروں سے منسوب اندرونی شورش کہلاتی ہے۔ اس کے لئے بھی ضروری سیاسی اقدامات کرنے چاہئیں۔ کسی ضلعی حاکم (راشٹر مکھ) سرحد کے محافظ یا قبائلی سردار یا مفتوحہ راجہ کی سرکشی، بیرونی شورش[1] کہلاتی ہے۔ انہیں ایک دوسرے سے لڑوا دینا چاہیئے۔ ان میں سے کوئی قلعہ بند ہو تو اسے کسی ہمسایہ راجہ، قبائلی سردار، اس کے خاندان کے کسی دعویدار یا قید کئے ہوئے راجکمار کے ذریعے پکڑوانا چاہیئے۔ یا کسی دوست سے اس کا اتحاد کرا دینا چاہیئے تاکہ دشمن کے زیر اثر نہ آجائے یا کوئی جاسوس اس کو دشمن کے ساتھ ملنے سے باز رکھے اور کہے "یہ دشمن تمہیں اپنا آلۂ کار بنانا چاہتا ہے اور تم کو اپنے مالک سے لڑوانا چاہتا ہے اور جب اس کا مطلب نکل جائے گا تو وہ تمہیں اپنے دشمن یا وحشی قبائل سے لڑنے بھیجے گا یا کسی شورش زدہ علاقے میں رکھے گا۔ اور بیوی بچوں سے بچھڑا دے گا اور جب تم کمزور ہو جاؤ گے تو تمہیں تمہارے مالک کے حوالے کر دے گا یا تم سے صلح کر کے تمہارے مالک کو خوش کر دے گا[2]۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم اپنے مالک کے بہترین دوست کے پاس جاؤ۔" اگر وہ اس تجویز کو مان لے تو اس کی عزت افزائی کی جائے اگر انکار کرے تو جاسوس اس سے کہے "مجھے تم کو دشمن سے علیٰحدہ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے[3]۔" اور کسی کو اس کے قتل پر مامور کر دے یا کچھ لوگ

---

[1] متن میں سامنت (اُمرا) اور آٹوی (قبائلی) فوج ہی کا ذکر ہے۔ اصلاً: دور کی نہ کہ بیرونی۔ ح

[2] عبارت بے ربط ہے صحیح مفہوم یہ ہے کہ تمہاری جان کے بدلے اس سے صلح کرے گا۔ ح

[3] دوسرے مترجمین نے مطلب صحیح سمجھا ہے: جاسوس اس سے کہے کہ تمہارا ساتھی دراصل تمہیں قتل کرنے کیلئے بھیجا گیا ہے۔ ح

بہادر بن کر اس کے ساتھ ہو لیں اور ان سے کہا جائے کہ اسے مار دیں[1] یہاں تک شورشوں کا بیان تھا۔ دشمن کو ایسی شورشوں میں مبتلا کرانا اور خود ان سے بچنا چاہیئے۔

جو شخص شورش پیدا کرنے اور اسے دبانے کا اہل ہو اس کے خلاف خفیہ سازش سے کام لینا چاہیئے اور جو آدمی قابل اعتماد ہو، مفید مطلب ہو اس کے ساتھ مل جانا چاہیئے مگر یہ اطمینان کر لینا چاہیئے کہ اس کے ارادے اچھے ہیں اور وہ ضدی نہیں ہے دکانگلے: شریر نہیں ہے۔ غالباً مراد یہ کہ سر پھرا نہیں ہے۔ ع)

دور کے علاقوں کے لوگ مرکزی علاقوں کے لوگوں کے ساتھ یہ سوچ کر سازش کرتے ہیں: اگر اس نے راجہ کو مار کر مجھے راجہ تسلیم کر لیا تو میرا دوہرا مقصد مل ہوگا، دشمن کی موت اور اس کی زمین پر قبضہ۔ یا اگر دشمن نے اس کو مار دیا تو اس کے رشتہ دار اور ان کے ساتھی اور دوسرے لوگ جو سازش میں شامل تھے جو خوفزدہ ہوں گے کہ انہیں بھی یہی سزا ملنے والی ہے۔ اور میرے دشمن کے لیئے وہ بھی دردسر بن جائیں گے۔ اور راجہ سمجھے گا کہ اسے معتبر آدمی حاصل نہیں ہیں۔ یا اگر راجہ نے کسی پر شبہ نہ کیا تو میں خود اس کے حکم سے دگیرولا: جعلی خط بھجوا کر) اس افسر یا اس افسر کو مروا دوں گا۔

اسی طرح اندرونی لوگ یہ سوچ کر دور کے لوگوں سے سازش کرتے ہیں کہ: میں اس راجہ کا (گیرولا، دور کے سازشی کا) خزانہ لوٹ لوں گا یا اس کی فوج کو تباہ کر دوں گا، یا راجہ کو اس کے ذریعے مروا دوں گا۔ یا اگر راجہ نے منظور کیا تو اسے کسی بیرونی دشمن یا قبائلیوں سے لڑنے کے لیئے روانہ کرا دوں گا۔ اچھا ہے اس کے ساتھیوں کے حلقے میں ابتری اور آپس میں بَیر پیدا ہو جائے۔ تب اسے اپنے قبضے میں آسانی سے رکھ سکوں گا اور اس سے مصالحت کر لوں گا، یا میں خود اس کے راج پر قبضہ کر لونگا یا اس کو قید کر دوں گا، یا میں اپنے مالک اور بیرونی باغی دونوں کی املاک پر قبضہ کر لوں گا، یا اپنے راجہ کے دشمن کو باہر بھجوا کر اسے مروا دوں گا، یا میں دشمن کی راجدھانی

[1] تینوں مترجمین کے ترجمے ہیں اور عبارتیں بہت مختلف ہیں

پر قبضہ کر لوں گا جب وہ (سپاہیوں سے) خالی ہو گی۔ (کانگلے دور علاقے کے سازشی کے ٹھکانے پر قبضہ کر لوں گا۔ جب وہ اس میں نہیں ہو گا، گیرولا: دور کے علاقے کے سازشی کو اس کے کسی دشمن سے مل کر اس کے ذریعے مروا ڈالوں گا، یا جب وہ جنگ میں پھنسا ہو گا تب اس کی سرفی راجدھانی کو لوٹوں گا ح)

اگر کوئی آدمی بھلی نیت کے ساتھ باہمی فائدے کے لئے سازش میں شریک کرنا چاہے تو اس کے ساتھ سمجھوتہ کر لینا چاہیے۔ کوئی شریر آدمی اس طرح کی پیش کش کرے تو اسے قبول کر کے بعد میں دھوکا دے دینا چاہیے۔

* دشمن کو دشمنوں سے، رعایا کو رعایا سے، رعایا کو دشمنوں سے اور دشمنوں کو رعایا سے بچانا چاہیے اور ایک عاقل آدمی اپنی ذات کو ہمیشہ اپنی رعایا اور دشمن دونوں سے بچائے گا اک: عاقل راجہ کو چاہیے کہ دوسروں کو دوسروں سے اپنے لوگوں کو اپنے لوگوں سے، اپنے لوگوں کو دوسروں سے اور دوسروں کو اپنے لوگوں سے بچائے، اور اپنی ذات کو اپنے لوگوں اور دوسروں سے دگیرولا: دانا راجہ کو چاہیے کہ جس غیر کو شریر سمجھتا ہے اس کی بات دوسروں پر ظاہر نہ کرے، اور اپنے جو شریر ہوں۔ ان کی بات اپنوں پر ظاہر نہ کرے، اسی طرح دونوں طرح کے شریروں کی بات ایک دوسرے پر ظاہر نہ ہونے دے۔ اپنے شریر لوگوں کی برائیوں سے حفاظت کرے اور ان کے موافق یا مخالف مطلب کو اپنی طرف سے ظاہر نہ کرے[1])

---

[1] اس اشلوک کے معنی تینوں مترجمین نے الگ الگ لئے ہیں۔ اصل الفاظ یہ ہیں:

پَرَے پَرے بھیہ، سْوے سْوے بھیہ۔ سْوئے پرے بھیہ، سْوَتَہ پرے

رَکھشیا سْوے بھیہ، پرسے بھیہ شْوَ، نتیہ یاتما . . . وِپشوتا

غیروں کو غیروں سے اپنوں کو اپنوں سے، اپنوں کو غیروں سے بچا کر رکھا جائے (یعنی آپس میں ملنے نہ دیا جائے) اور خود کو ان سب سے بچایا جائے (محفوظ رکھا جائے) سارا فتور لفظ "رکھشا" کی تعبیر و تشریح سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ یہ "سازشوں" کے مذکور کا تتمہ ہے، میری فہم ناقص میں "بچانا" کی یہی تعبیر ہو سکتی ہے۔ ع

جزو ۴، جان مال اور منافع کے نقصان کا جائزہ

تربیت یافتہ آدمیوں کا کم ہونا نقصان ہے، غلے اور زر کی خرچ کہلائے گی۔ جبکہ متوقع فائدہ ان دونوں سے بڑھ کر ہو تب ہی (دشمن کے خلاف) کوچ کرنا چاہیئے۔

متوقع فائدے کی صورتیں یہ ہیں۔ وصول شدہ (جو ملکیت میں آ جائے)، عارضی، اطمینان بخش، باعث عداوت، فوری، سستا، وافر، جاری، بے ضرر، جائز، وافر، بابرکت، بے ضرر، جائز، اولیں۔

جب فائدہ آسانی سے حاصل ہو اور مستقل رہے تو اسے وصول شدہ کہیں گے اس کے برخلاف ہو تو عارضی یہ سازگار نہیں ہوتا۔

البتہ اگر یہ خیال ہو کہ فائدہ حاصل کرکے دشمن کے خزانے، فوج اور دوسرے دفاعی وسائل کو نقصان پہنچایا جا سکے گا، اور اس کی املاک کانوں، جنگلات، نہروں، سڑکوں کو اپنے کام میں لایا جا سکے گا۔ اس کی رعیت کو مفلس کر دیا جائے گا یا انہیں اپنی طرف کوچ کرنے پر مجبور کیا جا سکے گا، اور جب وہ اس حال کو پہنچ جائیں گے تو میرے دشمن سے نفرت کرنے لگیں گے یا میں اپنے دشمن کو کسی دوسرے دشمن کے خلاف بڑھا سکوں گا، میرا دشمن مایوس ہوکر اپنے کسی رشتے دار کے پاس بھاگ کر پناہ لے گا، یا میں اس کی زمینوں کو بہتر بنا کر اسے لوٹا دوں گا اور پھر وہ میرا پکا دوست بن جائے گا تو پھر عارضی فائدے کو حاصل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ مستقل اور عارضی فائدے کی تشریح تھی۔

جو فائدہ راجہ کو کسی برے راجہ سے حاصل ہو وہ اس کی اپنی رعیت اور دوسرے لوگوں کے لیۓ اطمینان بخش ہوتا ہے، اس کے برخلاف ہو تو نفرت پیدا کرتا ہے۔

ڈیگمیہ "پرش" کا مطلب ش ش۔ سدھے ہوے فوتی) آدمی لیا ہے، دوسرے مترجمین نے سُجتے ہوئے جانور اور جوان (ڈیگمیہ: جُتے ہوے YOKO اس کا ہم اصل ہے۔ ح)

اس طرح اگر فائدہ وزیروں کی صلاح اور توقع کے مطابق حاصل نہ ہو تو بددلی پیدا کرتا ہے اور وہ سوچتے ہیں کہ اس راجہ کو جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے (اور یہ ہماری وجہ سے ہوا ہے)۔ جو فائدہ وزیروں کی صلاح کو رد کرکے حاصل کیا جائے نفرت پیدا کرتا ہے اور وہ سوچتے ہیں کہ اب راجہ ہم سے سمجھے گا۔ اس کے برخلاف ہو تو وہ فائدہ مناسب ہوگا۔ اس طرح دونوں طرح کے فائدوں کی تشریح ہوگئی۔ اطمینان بخش اور باعث عداوت۔

جو فائدہ محض فوجوں کو آگے بڑھا کر حاصل کیا جا سکے وہ فوری کہلاتا ہے۔

جو صرف سیاسی گفت وشنید سے حاصل کیا جا سکے[1] وہ سستا منافع ہوا جس میں صرف خوراک کی رسد کا نقصان ہو (جو فوج پر صرف کی جائے گی) وہ بے ضرر فائدہ ہے، جس میں صرف تھوڑا سا مالی نقصان ہے۔

اگر سر دست بہت کچھ ہاتھ لگے تو یہ وافر فائدہ کہلائے گا۔ جس سے آئندہ بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے، وہ برکت والا فائدہ ہوگا۔ جس کو بلا زحمت حاصل کیا جائے وہ بے ضرر فائدہ ہے۔

جو مستحسن طریقے سے حاصل کیا گیا وہ جائز فائدہ ہے۔ (گیر ولا: کھلی لڑائی میں دھرم کا خیال رکھتے ہوئے)۔

جو فائدہ ساتھی راجاؤں کی طرف سے کسی شرط کے بغیر وصول ہوا اسے اوّلین کہتے ہیں[2]

اگر فائدہ دو ذرائع (کانگلے مہموں) سے یکساں متوقع ہو تو وقت، محل طاقت اور وسائل کا لحاظ کیا جائے (جو اس کے لئے درکار ہوں گے) نیز اطمینان

---

[1] منتر کا لفظ کئی معنی میں آیا ہے۔ کہیں سازش اور چالبازی کے لئے، کہیں مذاکرات کے لئے ورشی شی۔

[2] ش ش، foremost, کانگلے: coming first, فائق، افضل، اولیٰ۔
سنسکرت "پیٹروگ" سے مراد غالباً یہ ہے کہ حلیفوں کے مابین تقسیم کی بابت کسی شرط کے بغیر جو پہلے حاصل کرے اسی کا ہے۔

یا بے اطمینانی اور عداوت کا آجر اس سے پیدا ہو سکتی ہے، نیز یہ کہ اس سلسلے میں کوئی سازش یا سیاسی جوڑ توڑ لازم آتے ہیں یا نہیں، فاصلہ ہے یا دوری، فوری یا آئندہ نتائج کیا نکلیں گے، مستقل فائدے کی صورت ہے یا نہیں، فائدہ وافر ہوگا یا حقیر، اور اس فائدے کی طلب کرے جس میں ان میں سے بیشتر خصوصیات موجود ہوں۔

جو باتیں فائدے کے حصول میں مانع ہوتی ہیں وہ یہ ہیں: جذبات، غصہ، بزدلی، نرم دلی، شرم ولحاظ، غیر آریائی طرز عمل، اکڑ، ترس دوسری دنیا کی لو، (گیرولا: عاقبت کا ڈر) نیکی کے اصول پر سختی سے کاربند رہنا، فریب، احتیاج، حسد، لاپروائی، موسموں کی سختی، جاڑا، گرمی، برسات سے بچنا، اور مبارک و نامبارک دنوں کے توہم میں پڑنا[1]

※ جو نادان آدمی ستاروں کی چال پوچھتا رہے گا۔ اس کے ہاتھ سے دولت نکل جائے گی، دولت کا ستارہ خود دولت ہے (کا نگلے، مقصد ہی کو مقدر کا ستارہ سمجھ کر سامنے رکھنا چاہیے) آسمان کے ستارے کیا کریں گے؟

لالچی آدمی کو بھی دولت سو کوششوں کے بعد ملتی ہے، اور دولت سے دولت حاصل ہوتی ہے، جیسے ایک ہاتھی کے ذریعے دوسرا ہاتھی پکڑا جاتا ہے۔

جزو ۵ : بیرونی اور اندرونی خطرات

معاہدات اور دوسرے معاملات میں صحیح طریقے سے انحراف بدمعاملگی ہے جس سے فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے۔

مختلف قسم کے فتنے یہ ہیں: وہ جس کی بنا باہر پڑے اور مدد اندر سے کی جائے وہ جس کی بنا اندرونی ہو اور مدد باہر سے ملے، وہ جس کی بنا بیرونِ ملک ہو اور مدد بھی باہر سے ملے، اور وہ جس کی بنا بھی اندرونی ہو اور مدد بھی اندرونِ ملک سے ملے۔

جب بیرونی لوگ اندرونی لوگوں سے مل کر یا اندرونی لوگ بیرونی لوگوں سے مل کر سازش کریں تو نتائج بڑے سنگین ہوتے ہیں، مدد دینے والوں کی

---

[1] کانگلے: ۱۵ اشلوک۔

کامیابی کے امکانات ابتداء کرنے والوں سے زیادہ ہوتے ہیں (ک: مدد دینے والوں کے خلاف کامیابی زیادہ مفید ہوتی ہے، (گ: جنہیں ورغلایا گیا ہو انہیں کسی طریقے سے بس میں کر لینا زیادہ مفید ہوتا ہے کیونکہ جب فتنے کا بانی منہ کی کھائے گا تو پھر کسی اور کو نہیں اکسائے گا نہ بیرونی لوگ آسانی سے اندر کے لوگوں کو بھڑکا سکتے ہیں نہ اندر کے لوگ باہر کے لوگوں کو۔ بیرونی لوگ اپنی غیر معمولی کوششوں میں ناکام ہو کر اس راجہ ہی کو تقویت پہنچائیں گے جس کے خلاف سازش کرنی چاہی تھی۔

جب اندرونی لوگ باہر والوں کو اکسا رہے ہوں تو انہیں ٹھیک کرنے کے دو طریقے ہیں، مصالحت اور انعام واکرام، کسی کو اونچا منصب اور عزت بخشنا مصالحت ہے۔ ٹیکسوں کی معافی اور سرکاری کام دلانا انعام ہے۔

جب بیرونی لوگ (اندرونی سازش میں) مدد کر رہے ہوں تو یا تو پھوٹ ڈلوائی جا سکتی ہے یا زور استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جاسوس ان کے دوست بن کر بیرونی لوگوں سے کہیں "یہ راجہ تم کو اپنے جاسوسوں کے ذریعے تباہ کرنا چاہتا ہے جو بظاہر اس کے باغی بن کر تم سے ملے ہیں۔ ہوشیار رہو۔ اسی طرح جاسوس سازشیوں میں گھل مل کر ان کو بیرونی لوگوں سے الگ کرنے کی کوشش کریں۔ یا طرار جاسوس موقع پا کر ہتھیار یا زہر سے ان کا کام تمام کر دیں۔ یا بیرونی مددگار کو دعوت دے کر بلائیں اور ختم کر دیں۔

جب بیرونی لوگ بیرونی لوگوں کے ساتھ مل کر یا اندرونی لوگ اندرونی لوگوں کے ساتھ مل کر سازش کریں اور کسی متحدہ مقصد پر تلے ہوں تو نتائج بہت خطرناک ہو سکتے ہیں۔ فساد کی جڑ کاٹ دی جائے تو فسادی نہیں رہتے، لیکن فسادی کو ختم کرنے سے فساد نہیں مٹتا۔ دوسروں میں پھیل سکتا ہے اس لئے جب باہر والے سازش کریں تو پھوٹ یا زور استعمال کیا جائے۔ جاسوس دولت بن کر بیرونی سازشیوں سے کہیں دیکھو تمہارا راجہ اپنی ہی بڑائی اور بھلائی چاہتا ہے اس لئے قدرتی طور پر تمہارا مخالف ہے۔ پھر طرار جاسوس بیرونی راجہ کے آدمیوں میں مل کر ان کو ہتھیار، زہر یا کسی طریقے سے مروا دیں، اور اس کا الزام دوسرے ساتھی پر رکھ دیں۔

جب اندرونی لوگ اندرونی لوگوں کے ساتھ مل کر سازش کریں تو راجہ ان کو مناسب موقع سیاسی چالوں سے سیدھا کرے یہ وہ ان لوگوں کے ساتھ جو کھلے طور پر باغی نہ ہوئے ہوں مصالحت کی پالیسی اختیار کرے۔ انعامات یہ کہہ کر دیئے جائیں کہ ہم ان کی وفاداری اور وضع داری سے بہت خوش ہیں یا ان کے حالات متقاضی ہیں کہ ان کے ساتھ سلوک کیا جائے۔ کوئی جاسوس دوست بن کر اندرونی آدمی سے کہے "راجہ تمہارے دل کی بات جاننا چاہتا ہے تم اس کو سچ سچ بتا دو" یا اندرونی سازش کرنے والوں میں یہ کہہ کر پھوٹ ڈلوا دی جائے کہ "یہ آدمی تمہارے خلاف راجہ سے لگائی بجھائی کرتا رہا ہے" اور فتنوں سے نبٹنے کے وہی طریقے اختیار کئے جائیں جو جزو ۲ کے تحت بیان کئے جا چکے ہیں۔

چاروں قسم کے خدشات میں سے اندرونی خدشے سے پہلے نبٹنا چاہیئے کیوں کہ جیسا کہ پہلے کہا گیا اندرونی فتنہ مار آستین کے طور پر بیرونی فتنے سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔

٭ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ مذکورہ فتنوں میں سے ترتیب وار پہلا دوسرے سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ اس کی بنا ڈالنے والے کتنے موثر یا قوی ہیں۔ اگر زیادہ اہم نہ ہوں تو ان کو معمولی طریقے سے ختم کیا جا سکتا ہے۔

جزو ۶: باغیوں اور دشمنوں سے میل رکھنے والے

بے قصور لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو باغیوں کے ساتھ ساز باز سے الگ ہو جائیں، دوسرے وہ جو دشمنوں سے الگ رہیں۔[۱]

شہریوں اور مضافات کے لوگوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھنے کے لئے[۲] راجہ

---

[۱] ک گ نے بالکل مختلف مفہوم لیا ہے۔ خالص خطرے دو طرح کے ہیں: جو صرف باغیوں کی طرف سے لاحق ہو اور جو صرف دشمنوں کی طرف سے لاحق ہو۔ پچھلے جزو میں مشترک سازشوں کا ذکر تھا لہٰذا "دُوش شُدھا" اور "شتر و شُدھا" کا یہی مفہوم سمجھنا چاہیئے۔ ش ش کا مفہوم بقیہ متن سے کوئی ربط نہیں رکھتا۔ متن میں "بے قصور" innocent لوگوں کا ذکر ہے۔ ع

[۲] ک گ، شہریوں اور مضافات والوں کے خلاف۔ متن میں "علیحدہ رکھنے" کا کوئی ذکر نہیں۔ ع

سب سیاسی طریقے اختیار کرے سوائے تشدد کے۔ تشدد بڑے لوگوں کے خلاف (کا نکلے) بڑی جمعیت کے خلاف) نہیں چل سکتا[1] اور اگر کیا بھی جائے تو کارگر نہیں ہوتا، بلکہ بڑی خرابی کا باعث ہو سکتا ہے۔ البتہ باغیوں کے اکابر کے خلاف جزا و سزا والے جزو میں بیان کردہ اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔

اپنے لوگوں کو بیرونی دشمن سے علیحدہ رکھنے کے لیے مصالحت اور دوسرے سیاسی طریقوں سے کام لینا چاہیئے تاکہ دشمن کے خاص ایجنٹوں[2] کی کوششیں ناکام بنائی جا سکیں دکا نکلے، مصالحت یا سیاسی طریقے وہاں برتنے جائیں جہاں اصل دشمن یا اس کے ساتھیوں کے ٹھکانے واقع ہوں گے[3]

لائق ایجنٹوں کی خدمات حاصل کرنے میں کامیابی کا دارومدار راجہ پر ہے، کوششوں کی کامیابی کا مدار وزیروں پر اور لائق ایجنٹوں کے ذریعے کامیابی حاصل کرنے کا مدار دونوں پر ہے دکا نکلے: اصل دشمن سے نبٹنا راجہ کا کام ہے، اس کے متوسلین سے نبٹنا وزیروں کا۔ دونوں کے خلاف کامیابی کا مدار راجہ اور وزیروں پر گیر ولا: منتری کی اٹھائی ہوئی آفت کا تدارک خود راجہ کرے۔ الخ)

اگر باغیوں اور وفادار لوگوں کے اتحاد کے باوجود کامیابی حاصل ہو تو یہ مخلوط کامیابی کہلائے گی۔[4] دکا نکلے، باغیوں اور وفاداروں کا اتحاد مخلوط خطرہ کہلائے گا ؟ جب لوگ اس طرح متحد ہوں تو کامیابی وفادار لوگوں کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے، کیونکہ جب سہارا ختم ہو جائے تو سہارا لینے والا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

---

[1] "مہاجن" کا ترجمہ ش ش اور گ نے اہم لوگ اور ک نے بڑی جمعیت کیا ہے جو میرے خیال میں متن کا صحیح مفہوم ادا کرتا ہے۔ ع

[2] ش ش اس باب کے موضوع کو غلط ملط کر رہے ہیں یہ جزو خالص بیرونی یا خالص اندرونی سازش کے بارے میں ہے یہاں ذکر ایجنٹوں کا نہیں بیرونی عناصر کے سرغنے اور اس کے متبعین کا ہے۔ ع

[3] یعنی ملک سے باہر۔ ع یہ عبارت بالکل بے ربط ہے۔

[4] یہ عبارت بے ربط ہے۔ "مشرت" (مخلوط) کا مفہوم ش ش مخلوط کامیابی اور ک مخلوط خطرہ لیتے ہیں جو زیادہ قابل فہم ہے۔ ع

جب دوست اور دشمن مل جائیں تو ان کے خلاف کامیابی مخلوط کامیابی کہلائے گی۔ [1] (کانگلے : مخلوط خطرہ کہلائے گا) جب اس طرح کامیابی رک : خطرہ مخلوط ہو جائے تو اسے دوست کے ذریعے حاصل کرنا چاہیئے، کیونکہ دوست کے ذریعے کامیابی آسان ہے۔ دشمن کے ذریعے نہیں۔

اگر دشمن صلح نہ چاہے تو اس کے خلاف مسلسل سیاسی چالیں جاری رہنی چاہئیں۔ دوست کو جاسوسوں کے ذریعے اس سے علیحدہ کرا لینا چاہیئے یا اس کو توڑنے کی کوشش کی جائے جو ان اتحادیوں میں سب سے آخر [2] ہو (رک : دشمن حلقے کی سرحد پر ہو) کیوں کہ اس کے بعد درمیانی درجے والے رک : درمیان میں طاقتی خود ہی ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے۔ یا درمیان والے کرا بنایا جائے۔ اس کے بعد وہ جو سروں پر ہوں اتحاد قائم نہیں رکھ سکتے۔ (مختصر یہ کہ) ان کے اتحاد کو توڑنے کی ہر ممکن تدبیر کرنی چاہیئے۔

بھلے راجہ کو اس کے نسب ونژاد، علمیت اور اطوار کی تعریفیں کرکے اور اس کے خاندان سے اپنے قدیمی تعلقات جتا کر رام کرنا چاہیئے۔ یا (دوستی کے) فوائد جتا کر اور اپنی طرف سے دشمنی نہ ہونے کا یقین دلا کر۔

یا کسی راجہ کو جس کے ارادے نیک ہوں، یا جس کی ہمت پست ہو چکی ہو اور جس کے وسائل لڑائیوں میں مسلسل ہزیمت اٹھانے سے ختم ہو چکے ہوں، جس کو بہت سا جانی ومالی نقصان اٹھانا پڑا ہو، یا بہت عرصے (مہمّوں پر) باہر رہا ہو، جس کو کسی اچھے دوست کی ضرورت ہو، جس کو کسی دوسری طرف سے خطرہ ہو، جو دوستی کی واقعی قدر کرتا ہو، مصالحت کے لئے راضی کیا جائے۔

ایسے راجہ کو جو حریص ہو، اور جس کی فوج کو نقصان اٹھانے پڑے ہوں، قیدیوں اور سرداروں کے ذریعے جو وہاں پہلے سے مامور ہوں (رک گ تپسویوں وغیرہ کو ضامن بنا کر) صلح کے لئے تحائف بھیجے جائیں۔

---

[1] عبارت بے ربط۔ مراد یہ ہے کہ ساتھی کو سرغنے سے علیحدہ کرنے سے "مخلوط خطرہ" دور کیا جاتا ہے۔
[2] "انت شتھاینی" آخری مقام والا۔ ح

تحائف پانچ طرح کے ہوتے ہیں، کسی مطالبے کو ترک کر دینا، جو دیا جاتا رہا ہے اسے جاری رکھنا، جو لیا گیا ہوا سے واپس کر دینا، اپنی دولت میں سے کچھ دینا، کسی دوسرے کی دولت پر دھاوا بولنے میں مدد کرنا۔

جب دو راجہ ایک دوسرے کی طرف سے خائف ہوں تو ان میں پھوٹ ڈلوائی جا سکتی ہے۔ جو زیادہ پست ہمت ہو اس کو نیا ہی کا خوف دلایا جائے اور کہا جائے کہ یہ راجہ دوسرے سے صلح کرنے کے بعد تم سے سمجھ لے گا۔ ایک دوست کے ذریعے صلح کی بات چیت جاری ہے جس میں تم کو شریک نہیں کیا گیا۔

جب اپنے ملک سے یا کسی دوسرے ملک سے تجارتی سامان دشمن کے ملک کو جائے، تو جاسوس یہ افواہ پھیلادیں کہ یہ سامان اس راجہ کے ملک سے آیا ہے جس پر حملہ کیا جانے والا ہے۔ جب سامان بہت سا جمع ہو جائے (کہ: جب یہ افواہ خوب پھیل جائے) تو دشمن کو ایک جعلی خط اس مضمون کا بھیجا جائے کہ یہ سامان[1] میں نے تم کو اس لئے بھیجا ہے کہ تم اتحاد کے خلاف جنگ کر دیا اس سے الگ ہو جاؤ۔ تب تم کو باقی ماندہ موعودہ سامان بھی ملے گا۔ پھر جاسوس دوسرے راجاؤں سے کہیں کہ یہ سامان اس کو تمہارے دشمن نے بھیجا ہے[2]۔

کچھ ایسا سامان جو صرف دشمن کے ملک میں بنتا ہو اور جگہ نہ ملتا ہو جمع کیا جائے یہ سامان جاسوس تاجروں کے روپ میں دوسرے اہم دشمنوں کے ہاتھ بیچ دیں اور ان سے کہیں کہ یہ دراصل تمہارے حلیف راجہ نے اس راجہ کو مہیا کیا تھا جس کے خلاف تم جنگ کرنے والے ہو۔

دشمن کے اداریں[3] سے) کچھ پکے سازشیوں کو دولت اور عزت سے نواز کر دشمن کے ساتھ رہنے کو بھیجا جائے جو ہتھیار، زہر اور آگ لگانے کا سامان ساتھ رکھیں۔ پھر راجہ اپنے ایک وزیر کو نکال دے۔ اس کے بیوی بچوں کو چھپا کر مشہور کر دیا جائے

---

[1] تینوں ترجموں میں خاصا اختلاف ہے۔ خلاصۃً مطلب بیان کیا گیا۔ متن میں یہ بھی ہے کہ خط ایک ٹکٹ معافی دیئے ہوئے آدمی کے ہاتھ بھیجا جائیگا۔ دوسرے مترجمین نے موت کی سزا پائے ہوئے لکھا ہے شم شاستری نے اسے نظر انداز کیا ہے۔ ع [2] دوسرے مترجمین: اپنے آدمیوں میں سے ع

وہ رات کو مروا دیئے گئے ہیں۔ پھر وہ رئیس دوسرے رئیسوں کو (دشمن) راجہ سے ملائے۔
۔ وہ (دشمن کی) ہدایت کے مطابق ماردیں تو انہیں آزاد کر دیا جائے، اگر ایسا نہ کرسکیں
انہیں گرفتار کر لیا جائے (گیر دلا، وہیں گرفتار کرا دیا جائے) جس شخص نے
ن کا اعتبار حاصل کر لیا ہو وہ اس سے کہے کہ اسے فلاں فلاں رئیس سے
شیار رہنا چاہیئے، پھر دونوں ریاستوں سے تنخواہ پانے والے ہدایت بھیج دیں
اس رئیس کو مروا دیا جائے۔[1]

طاقتور اور حوصلہ مند راجہ سے یہ کہا جائے کہ تم اس راجہ کے ملک پر قبضہ کر
۔ ہمارا صلح نامہ حسب سابق برقرار رہے گا پھر جاسوس اس راجہ کو ان راجاؤں
ارادے سے باخبر کر دیں اور اتحاد کو توڑ وا دیں۔ دوسرے، جاسوس دوست بن
اسے یہ بتائیں کہ دوسرے راجہ تیری جان کے درپے ہیں۔

کسی دشمن راجہ کا کوئی بہادر سپاہی، یا ہاتھی یا گھوڑا مر جائے، یا جاسوسوں
کے ذریعے مروا دیا جائے، یا وہ اسے اغوا کر لیں، تو دوسرے جاسوس دشمن
سے کہیں کہ یہ موت اس کے آدمیوں کی باہمی عداوت سے واقع ہوئی ہے۔ جس
ی کو اس قتل پر لگایا گیا تھا اس سے کہا جائے کہ وہ یہی کام پھر کرے تو اسے
ماندہ رقم بھی دے دی جائے گی۔ وہ یہ رقم دونوں ریاستوں سے تنخواہ پانے
والے سے وصول کرے گا۔ جب راجہ کے ہاں اس طرح تفرقہ پڑ جائے تو ان میں
بعض کو اپنے ساتھ ملا لیا جائے۔

یہی تدابیر سپہ سالار، راجکمار اور دشمن کے دوسرے فوجی افسروں کے بارے
بھی اختیار کی جا سکتی ہیں۔[2]

عبارت مبہم رہتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ چھٹے ہوئے عیار لوگوں کو یکے بعد دیگرے جاسوس بنا کر بھیجا
ہے۔ پہلا جس کے بیوی بچے گویا مارے گئے، دوسرے کو متعارف کرائے گا کہ یہ بھی وہاں سے
ہو کر آئے ہیں۔ پھر اگر وہ کام کر گزریں تو طبعاً ورنہ عیار جو ٹھہرے، اگر وہاں کے ہو جائیں تو ان
بھانڈا پھوڑ کر وہیں گرفتار کرا دیا جائے۔ پھر جعلی خط کے ذریعے جس میں دشمن راجہ کو مروا دینے کی
بیت ہر دشمن راجاؤں میں پھوٹ ڈلوائی جائے گی۔ یہ مکر ما تن سے زائد اور بے محل ہے۔

اسی طرح مخالف اتحادی ریاستوں کے درمیان نفاق کے بیج بوئے جا سکتے ہیں۔

خفیہ جاسوس ہتھیار، زہر یا دوسری ترکیبوں سے قلعہ بند راجہ کا جو کینہ صفت ہو یا مشکلات میں گھرا ہو کام تمام کر سکتے ہیں۔ کوئی بھی چھپا ہوا جاسوس موقع پا کر ہتھیار، زہر یا آگ کے ذریعے یہ کام کر سکتا ہے۔ ایک ہی طرار جاسوس وہ کام کر سکتا ہے جس کے لئے دوسروں کو بڑے ساز و سامان کی ضرورت ہو گی (کانگلے: ایک ہی قاتل وہ کچھ کر سکتا ہے جو ایک فوج نہیں کر سکتی)۔

یہاں تک یہ چہار گانہ حکمت عملی کا ذکر ہوا (گیرولا: چار طرح کی چترائیوں کا، سام، دام، بھید اور ڈنڈ)[1] ان میں سے ترتیب وار جو پہلے ہے وہ اپنے بعد والے سے زیادہ سہل ہے۔ مصالحت (سام) میں ایک گن ہوتا ہے، دام (تحائف رشوت) میں دو، کیونکہ یہ مصالحت کے بعد آتا ہے۔ سازش (بھید) میں تین، جو سام اور دام کے بعد ہے، اور تشدد (ڈنڈ) میں چار، کیونکہ سام، دام اور بھید اس سے پہلے آتے ہیں۔

اندرونی دشمنوں کے خلاف بھی یہی ذرائع اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ (ک: ان کے خلاف جو ابھی اپنے ہی دیس میں ہوں (گ: حملہ آور دشمنوں یا دوستوں وغیرہ کے خلاف) فرق اتنا ہے کہ معتبر اور سربر آوردہ اشخاص کو قیمتی تحائف کے ساتھ مقامی دشمنوں میں سے کسی ایک کے پاس (کنگ: مخالف اتحادیوں میں سے کسی ایک کے پاس جبکہ وہ اپنے اپنے مقام پر ہوں حملہ آور نہ ہوئے ہوں (ع) بھیج کر ترغیب دی جائے کہ وہ دوسرے کو مروا دے۔ اگر وہ مان جائے تو ایلچی اپنے راجہ کو

---

[1] سام، میٹھی بات، دام، رشوت تحائف، بھید خفیہ کارروائی، ڈنڈ متشددانہ کارروائی [2] یہاں ش ش نے ایک جملے کو نظر انداز کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں تک ان دشمنوں کے خلاف کارروائی کا ذکر تھا جو حملہ آور ہوں۔ اسی لئے ش ش نے باقی عبارت کا مطلب بھی خبط کر دیا۔ عبارت یکسر بے ربط و بے معنی ہو گئی۔ وہ دشمنوں کے جتھے کا ترجمہ manufactory کرتے ہیں جو عجیب ہے ع

مطلع کردیں۔ اگر نہ مانے تب بھی دونوں ریاستوں سے تنخواہ لینے والے مشہور کرادیں کہ معاہدہ ہو گیا ہے اور اپنے راجہ سے کہیں کہ سوبکھو یہ تمہارا اتحادی تمہارے دشمن سے سازباز کر رہا ہے۔ بہتر ہے کہ تم خود ہی پہلے اس سے صلح کر لو۔"

یا اُواہ (بیٹی قبول کرنا) یا بیاہ (بیٹی دینا) کے ذریعے دو فریقوں میں نیا رشتہ کرا دیا جائے تاکہ وہ دوسروں سے الگ ہو جائیں۔

یا کسی ہمسایہ راجہ، قبائلی سردار، دشمن کے خاندان کے کسی فرد یا معتوب راجکمار کے ذریعے مقامی دشمنوں کو ملک سے باہر ختم کرا دیا جائے (ک گ: بیرونی دشمنوں کو اپنے ملک پر حملہ کرنے سے پہلے ح) یا کسی قافلے پر یا وحشی قبائل کے ذریعے مقامی دشمن[1] کو اس کی فوج کے ساتھ مروا دیا جائے (ک گ: ان کے قافلوں، باربرداری کے جانوروں، لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگلوں کو تباہ کرا دیا جائے ح) یا کچھ لوگ جو دشمن ہی کی برادری سے تعلق رکھتے ہوں خود کو اس کا طرفدار ظاہر کر کے موقع لگتے پر اسے ٹھکانے لگا دیں اور جاسوس بھی خفیہ طور پر آگ، زہر یا ہتھیار سے کام لے کر دشمن کو ٹھکانے لگانے کی تاک میں رہیں۔

٭ جب ملک میں مقامی دشمن بڑھ جائیں (گیرولا: دشمن اور دوست کی طرف سے مشترک طور پر اٹھائی گئی آفت میں) ان کو زہر خورانی کے ذریعے ختم کرایا جائے۔ چالاک دشمن کو جاسوسوں کے ذریعے ٹھکانے لگا دیا جائے یا ان کا اعتبار حاصل کر کے انجانے میں زہریلا گوشت کھلایا جائے[2]۔

---

[1] ش ش اس تمام کارروائی کو مقامی دشمنوں کے خلاف سمجھ رہے ہیں، اور دوسرے مترجمین بیرونی دشمنوں کے خلاف جبکہ وہ حملہ آور نہ ہوئے ہوں اور ابھی اپنے ہی مقام پر ہوں، پہلا مفہوم قرین قیاس نہیں۔ ش ش کا ترجمہ اسی لئے بے ربط ہو گیا ہے اور وہ جنگل تباہ کرانے کا ذکر بھی حذف کر گئے۔ ظاہر ہے کہ یہ کارروائی مقامی لوگوں کے خلاف بے معنی ہوتی ح [2] ایک نسخے میں عبارت کچھ مختلف ہے جس کا مادھو نے یہ مفہوم لیا ہے کہ جس طرح چڑی مار نقلی پرندے اور گوشت ڈالی چالبازی سے کام لیتے ہیں اسی طرح چوکنا راجہ اپنے دشمنوں کو جو ملک میں بھر گئے ہوں انجانے میں زہریلا گوشت کھلا کے مروا دے (ش ش)

جزو ۷: حصول متاع اور احتمالِ ضرر

جذبات پر قابو نہ رکھنے سے اپنے لوگ برگشتہ ہو جاتے ہیں سیاسی غلطیوں سے بیرونی دشمن پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ دونوں شیطانی کرتوت ہیں۔

جو فائدہ حاصل ہونے پر (ک: حاصل نہ ہو تو) دشمن کی قوت و مقدرت میں اضافہ کرے، یا حاصل ہونے کے بعد دشمن کو واپس کرنا پڑے، یا جو بہت جانی و مالی نقصان کے بعد حاصل ہو، وہ قباحت سے خالی نہیں۔ مثلاً جو دولت ہمسایہ راجاؤں کے ساتھ مل کر اور ان کے بل پر حاصل کی گئی ہو، یا وہ جس پر دشمن کی نظر ہو اور وہ اس کو حاصل کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہو، یا وہ دولت جو مقابل کی سمت سے حاصل کی جائے اور مقب میں کسی دشمن کو مخالفت پر اُکسائے یا وہ دولت جو کسی دوست کو تباہ کرکے یا معاہدے کو توڑ کر حاصل کی جائے اور اس حلقے کے راجاؤں کی نظر میں ہدفِ ملامت بنے، ایسی تمام دولت یا فوائد خطرے سے خالی نہیں ہوتے۔

جو دولت جا اپنے ہی آدمیوں یا بیرونی دشمنوں کی مخالفت یا ناراضگی کا باعث بن جائے، آفت لانے والی دولت کہلاتی ہے۔ جب یہ سوالات اٹھیں کہ اس میں فائدہ ہے یا نہیں، اس میں نقصان ہے یا نہیں، کیا فائدے میں نقصان مضمر ہے، کیا نقصان میں فائدہ مضمر ہے، تو ایسی صورت کو مشکوک یا غیر یقینی صورتحال[1] کہا جائے گا۔ چنانچہ کسی دشمن یا دوست کو بھڑکانا (ک: دشمن کے دوست کو) فائدہ مند ہے یا نہیں۔ کیا دشمن کی فوج کو دولت و عزت کا لالچ دے کر اپنی طرف بلانا نفرت پیدا کرے گا یا نہیں۔ یہ سوالات غیر یقینی کیفیت کے حامل ہیں ان سب صورتوں میں سے وہ صورت اختیار کرنی چاہیئے جس میں فائدہ قطعی ہو اور

---

[1] دونوں انگریزی ترجمے مفہوم سے عاری ہیں لہٰذا یہاں گیرولا سے استفادہ کیا گیا ہے یتن ش: ان شکوک میں سے حصول دولت کی بابت شک قابل ترجیح ہے بہ نسبت نقصان یا عداوت کی بابت شک کے (ک: وہ فائدے سے تعلق رکھنے والے شک کی صورت پر عمل کرے۔ ح

خطرے سے پاک۔

دولت جو مزید دولت پیدا کرے، دولت جو مزید دولت نہ پیدا کرے، دولت جو آئندہ نقصان کا باعث ہو (گیر ولا کا اضافہ یہ تین طرح کے فوائد ہوئے) وہ نقصان جس سے فائدہ حاصل ہو، وہ نقصان جس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہو، وہ نقصان جس سے مزید نقصان ہو، یہ چھ نقصان وہ دولت کی شکلیں ہیں (گیر ولا: یہ نقصان کی تین شکلیں ہیں ع)[1]

مقابل کے دشمن کی شکست جس سے عقبی دشمن بھی ٹھنڈا ہو جائے یہ دولت پیدا کرنے والی دولت ہوئی[2] کسی غیر جانبدار راجہ کی مدد کرکے حاصل کی ہوئی دولت اس کے برعکس نتیجہ خیز دولت نہیں۔ دشمن کی اندرونی طاقت کو زک دشمن کے ہمسایہ درمیانی راجہ کو زک دینا نقصان وہ دولت[3] ہے دشمن کے ہمسایہ راجہ کو آدمیوں اور رقم سے مدد دینا ایسا نقصان ہے جس میں فائدہ مضمر ہے کسی راجہ کو بڑھاوا دے کر یا کمزور راجہ کو تقویت پہنچا کر کسی کے خلاف کھڑا کر دینا نقصان بے فائدہ ہے۔ کس برتر دشمن کو تاؤ دلا کر چپ بیٹھ رہنا اور کچھ نہ کرنا ایسا نقصان ہے جس سے مزید نقصان پہنچ سکتا ہے۔

ان صورتوں میں بالترتیب پہلی صورت اگلی صورت سے بہتر ہے۔ یہ عملی اقدامات کا بیان تھا۔

جب آس پاس کے تمام حالات دولت کے حصول کے لئے موافق ہوں تو اسے ہمہ جہتی دولت اندوزی کہتے ہیں (زک، ہر طرف سے دولت کا خطرہ)۔

---

[1] دراصل متن میں چھ "نتائج" کی شکلیں اس ترتیب سے بیان کی گئی تھیں، جنھیں انگریزی مترجمین نے دولت کی شکلیں قرار دیا اور عبارت ناقابلِ فہم ہو گئی گیر ولا نے قدرے نعرت سے کام لیا ہے مگر بات واضح کر دی ہے۔

[2] "ارتھ" دولت کے معنی میں بھی آتا ہے فائدے، معنی، مطلب کے لئے بھی۔ ع

[3] اصل لفظ "ارتھاپت" ہے جس کے لفظی معنی ہوئے "دولت کی بپتا" مراد یہ کہ حصولِ دولت کے ساتھ کچھ خطرات لازم ہو سکتے ہیں اور یہ انہی میں سے ایک صورت ہے ع

اگر ہمہ جہتی حصولِ دولت میں عقبی دشمن مانع آئے، تو یہ مشکوک فائدے کی ذیل میں آئے گی۔ ان دونوں صورتوں میں کامیابی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی دوست یا عقبی دشمن کے دشمن کی امداد حاصل کی جائے۔ جب چاروں طرف سے حصولِ دولت کے امکان کے ساتھ چاروں طرف سے خطرہ لاحق ہو تو یہ چاروں طرف سے خطرناک (منفی) صورت حال کہلائے گی[1]۔ جب کوئی دوست مدد کے لئے آجائے تو یہ مشکوک صورتحال میں بدل جائے گی۔ ان دونوں صورتوں میں کامیابی قبائلی فریق اور عقبی دشمن کے دشمن کی مدد سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

جب کسی ایک طرف یا دوسری طرف سے فائدے کے حصول میں دشمن رکاوٹ ڈالیں جس کا توڑ ممکن نہ ہو تو اسے خطرناک دولت کہیں گے۔ اس صورت میں بھی ہمہ جہتی حصولِ دولت والی صورت کی طرح اس طرف رخ کرنا چاہیئے جدھر مثبت فائدے کی توقع ہو۔ اگر دونوں طرف سے برابر کی توقع ہو تو اس طرف کا رخ کیا جائے جو قریب ہو، اور فائدہ یقینی اور بآسانی حاصل کیا جا سکے۔

اگر دو طرف سے مشکلات کا خدشہ ہو تو یہ دو طرفہ خطرات والی دولت ہوئی۔ اس صورت میں بھی ہمہ جہتی خطرات والی صورت کے مطابق کامیابی دوستوں کی مدد سے ہو سکتی ہے۔ اگر دوست میسر نہ ہوں، تو کسی ایک طرف کے خطرے پر حلیف کے ساتھ مل کر جو آسانی سے اپنایا جا سکے قابو پانے کی کوشش کی جائے دونوں طرف کے خطرے پر کسی بڑی طاقت کے ساتھ مل کر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اور اگر چاروں طرف سے خطرہ ہو تو اپنے وسائل پر انحصار کر کے خطرے کو ٹالے اور یہ ممکن نہ ہو تو راجدھانی اور اپنا سب کچھ چھوڑ کر چلا جائے، کیونکہ اگر جان ہے تو دوبارہ اپنے راج پاٹ کو پا لینا یقینی ہے (ک: دوبارہ راج پاٹ پا لینا بھی دیکھا گیا ہے، گ: ہو سکتا ہے) جیسا کہ سُیاتر (گ: راجہ نل) اور اُدین کے حالات میں دیکھا گیا ہے۔

جب ایک طرف سے فائدے اور دوسری طرف سے حملے کا امکان ہو تو

---

[1] "اُنرتھاپت ح"۔ [2] قوسین کے الفاظ متن سے زائد ہیں اور بے فائدہ۔ ح

اس صورتحال کو نفع ونقصان کی مخلوط صورتحال کہیں گے۔ اس صورت میں وہ فائدہ حاصل کیا جائے جس سے خطرے کو بھی ٹالنا ممکن ہو (ک : پہلے خطرے کو ٹال کر پھر نفع کے حصول کی کوشش کی جائے۔ گ، اگر فائدہ حاصل کرنے سے خطرے کا تدارک ہو سکے تو فائدہ حاصل کیا جائے) ورنہ خطرے سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ یہی بات اس صورت میں بھی صادق آئے گی جبکہ چاروں طرف سے فائدے اور اس کے ساتھ چاروں طرف سے خطرے کا امکان ہو۔

جب ایک طرف سے ضرر کا خوف ہو اور دوسری طرف سے نفع کا حصول مشکوک ہو تو اسے دو طرف سے نفع ونقصان کی مشکوک صورت حال کہیں گے۔ ایسے میں پہلے خطرے کو دفع کیا جائے، جب یہ ہو جائے تو پھر مشکوک فائدے کی طرف بڑھا جائے سابقہ مثالوں پر ہمہ جہتی خطرے اور فائدے کی غیر یقینی صورتحال کا قیاس کرنا چاہیئے۔

جب ایک طرف سے فائدے کی امید اور دوسری طرف مشکوک نقصان کا خوف ہو، تو اسے دوجانبی نفع ونقصان کی مشکوک صورتحال کہیں گے۔ اسی پر ہمہ جہتی نفع ونقصان کی مشکوک صورتحال کا قیاس کرنا چاہیئے۔ ایسی صورت میں عناصر حکومت کو لاحق ہونے والے مشکوک خطرات کو بالترتیب دفع کرنا چاہیئے۔ چنانچہ مشکوک خطرے کی صورت میں دوست کو چھوڑا جا سکتا ہے، فوج کو نہیں۔ پھر فوج کو چھوڑا جا سکتا ہے، خزانے کو نہیں۔ اگر سارے عناصر حکومت کو بیک وقت بچانا ممکن نہ ہو تو کم از کم کچھ عناصر کو بچا لیا جائے۔ ان عناصر میں سے پہلے ان جاندار عناصر کو خطرے سے بچایا جائے جن کی وفاداری مسلم ہو اور ان میں شریر اور حریص لوگ ملے ہوئے نہ ہوں[1]۔ بے جان عناصر میں سے پہلے اس کو بچایا جائے جو زیادہ قیمتی اور مفید ہو۔ جن عناصر کو بچانا ممکن ہوا نہیں صلح کے معاہدے یا غیر جانبداری، یا ایک سے صلح دوسرے سے جنگ کی پالیسی پر عمل کر کے بچایا جائے۔ جن کو بچانے کے لئے زیادہ کوشش کی ضرورت ہو

---

[1] ک گ : شریر اور حریص لوگوں کو چھوڑ کر

ان کے لیئے دوسرے طریقے استعمال کرنے پڑیں گے۔

تخفیف، ٹھہراؤ اور افزائش کی پالسی پر اسی ترتیب سے عمل کیا جائے، جو بھی مقابلۃً زیادہ فائدہ مند نظر آئے۔ اسی پر غیر یقینی نفع ونقصان کا بھی قیاس کرنا چاہیئے، جو مہم کے دوران میں یا ختم پر درپیش ہو۔

چونکہ ہر مہم میں نفع ونقصان کا احتمال ہوتا ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ وہ فائدہ حاصل کیا جائے جس سے عقبی دشمن اور اس کے ساتھیوں کو ٹھنڈا کیا جاسکے، جانی ومالی نقصان کی تلافی ہوسکے، آئندہ مہم کے لئے سازوسامان مہیا کیا جاسکے، جو کچھ ادا کرنا ہے وہ ادا کیا جاسکے اور ریاست کے بچاؤ کو مضبوط بنایا جاسکے۔ نیز اپنی ریاست کے اندر مشکوک فائدہ یا نقصان ہمیشہ ناقابلِ برداشت ہوتا ہے (ک، گ: خطرہ یا غیر یقینی صورتحال کا مقابلہ اپنی ریاست کے اندر رہ کر زیادہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ ع)۔ اسی پر مہم کے دوران رونما ہونے والی فائدہ نقصان اور غیر یقینی صورتحال کو قیاس کرنا چاہیئے لیکن مہم کے اختتام پر یہ بہتر ہوتا ہے کہ کمزور یا گرانے کے قابل دشمن کو زیر کر کے فائدہ حاصل کیا جائے بجائے اس کے کہ غیر یقینی نقصان کی صورت حال میں خود کو مبتلا کیا جائے، مبادا دشمن مشکلات پیدا کریں۔ اس راجہ کے لئے جو کسی اتحاد کا پیشوا نہ ہو بہتر ہوتا ہے کہ مہم کے دوران میں یا ختم پر غیر یقینی نفع ونقصان کی صورت میں داؤ لگا جائے، کیونکہ اس کے لئے مہم کا جاری رکھنا لازم نہیں ہوتا۔

ارتھ دھرم اور کام (مادی فائدہ، دینی بھلائی اور نفسانی حظ) ان کو ملا کر "ارتھ تری ورگ"، یعنی ارتھ (مفاد یا تمتع) کے تین روپ کہتے ہیں۔ اور ان کو اسی ترتیب سے فوقیت حاصل ہے۔

ضرر، گناہ اور رنج یہ تین ملاکر "انرتھ تری ورگ" یا خسارے کے تین روپ کہلاتے ہیں۔ ان کے تدارک کو اسی ترتیب سے اہمیت دینی چاہیئے۔

دولت یا ضرر، دھرم یا پاپ، حظ یا رنج، ان میں مساوی شک کا ہونا "سنشئے تری ورگ" یا غیر یقینی صورتحال کے تین روپ ہیں۔ ان میں سے اول

کو ثانی کے مقابل زیادہ اہمیت حاصل ہے، اس لئے جہاں تک ممکن ہو، اول کا تحفظ اور ثانی کا تدارک مقدم ہے۔ یہاں تک مناسبِ موقع اقدامات کا بیان تھا۔ اور خطرات کی بحث ختم ہوئی۔

بیٹے، بھائی یا رشتہ دار کی طرف سے اٹھائی ہوئی شورش کا دفعیہ سام دام و مصالحت اور داد و دہش کے ذریعے کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ شہری یا دیہی آبادی یا فوجی افسروں کی شورش کا تدارک داد و دہش اور پھوٹ ڈلوانے کے ذریعے۔ ہمسایہ راجہ یا قبائلی سردار کی طرف سے خطرے کا مقابلہ پھوٹ ڈلوانے اور طاقت کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ یہ فطری تدابیر ہیں۔ غیر معمولی حالات میں برعکس تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں۔

دوستوں اور دشمنوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمیشہ پیچیدہ کارروائیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک تدبیر دوسری تدبیر کو تقویت دیتی ہے۔ اپنے جن وزیروں پر دشمن شک کرتا ہو ان کے ساتھ مصالحانہ طرزِ عمل دوسری تدابیر کو بے ضرورت بنا دیتا ہے۔ دغاباز وزیروں سے دام کے ذریعے دشمنوں کے اتحاد سے نفاق انگیزی اور طاقتور فریق کے ساتھ تشدد کی کارروائیوں کے ذریعے نبٹنا چاہیئے۔

جب سنگین اور معمولی خطرات ملے جلے ہوں (رک: سنگین اور معمولی خطرات کی صورت میں حسب موقع، خصوصی تدبیر، یا ملی جلی تدبیر یا تمام تدابیر بیک وقت استعمال کی جائیں۔

"صرف یہی تدبیر کارگر ہو سکتی ہے کوئی دوسری نہیں"، یہ خصوصی تدبیر یا جبری صورت ہے "یہ تدبیر یا وہ تدبیر موثر ہو سکتی ہے" یہ محلِ انتخاب یا متبادل تدابیر ہیں "یہ تدبیر بھی چاہیئے اور وہ تدبیر بھی" یہ مخلوط تدابیر کا موقع ہے۔

مذکورۂ بالا (چار) تدابیر کو علیحدہ علیحدہ یا دوسرے تین سے ملا کر ۵ صورتیں بنتی ہیں، دو دو کو ملا کر ۶ صورتیں مزید، اور چاروں کو ملا کر ایک۔ چنانچہ ان تدابیر کو ۱۵ متبادل صورتوں میں اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اگر فطری طریق کار کی جگہ

الٹی ترتیب سے کام لینا لازم آئے تب بھی اتنی ہی صورتیں بنیں گی۔

اگر ایک ہی تدبیر کارگر ہو جائے تو اسے یک اقدامی کار برآری کہیں گے۔ دو تدابیر مل کر کام کریں تو دو اقدامی، تین تدابیر سے کام بنے تو سہ اقدامی اور چاروں زیرِ عمل آئیں تو چہار اقدامی کار برآری کہلائے گی۔ چونکہ دولت کی بنیاد دھرم پر ہے (ک: چونکہ مادی دولت روحانی بھلائی کی جڑ ہے، گ: دھرم کام اور ارتھ کا باعث ارتھ لابھ یعنی حصول دولت ہے۔ ع) اور خطاس کا مقصود تو اُس طرح کی دولت حاصل کرنے کو جو نیکی دولت اور حظ و سرور میں افزائش کا باعث ہو، کامل تمتع کہتے ہیں۔ یہاں تک کامیابیوں کی مختلف صورتوں (ک: خطرات پر غالب آنے) کا بیان تھا۔

آفات سماوی جیسے کہ آگ، سیلاب، امراض، وبا، قحط اور دیووں کی لائی ہوئی بپتائیں بھی خطرات میں شامل ہیں۔ ان سے امان پانے کی صورت دیوتاؤں اور برہمنوں کی پوجا ہے۔

٭ دیووں کی آفات نہ ہوں یا بہت ہوں (ک گ: بارش نہ ہو یا بہت زیادہ ہو، یا دیوتاؤں کی لائی ہوئی آفات کا سامنا ہو۔ ع) تو اتھرویدمیں بتائی ہوئی ردِّ بلا کی رسوم کا ادا ہونا اور رشیوں کا ریاضت کرنا ہی ان آفات کو ٹال سکتا ہے۔

باب دهم

جنگی کارروائی

جزو ۱: چھاؤنی قائم کرنا

کسی مناسب مقام پر جسے تعمیرات کے ماہر، فوج کا کماندار، کاریگر اور منجم مل کر انتخاب کریں، مدور، مستطیل، مربع یا حسب وقوع کے لحاظ سے کسی موزوں شکل کا قطعہ چھاؤنی کے لئے گھیر اجائے جس میں چار دروازے، چھ سڑکیں اور نو ضلعے ہوں۔ کھائی اور فصیل اور دمدمے اور چوکیاں ہوں جہاں فوج قیام کر سکے یا خطرے کی صورت میں پناہ لے سکے۔

شمال کی طرف نویں ضلعے میں ایک ہزار کمان لمبا اور اس سے نصف چوڑا راجہ کا ڈیرہ ہوگا اور اس کے غربی جانب راجہ کا زنانہ اور اس کے انتہائی سرے پر محل کے محافظ۔ سامنے کے رخ پوجا کی جگہ اور گ: دربار کی جگہ) اس کے داہنی طرف خزانہ اور امراء اور حکام کا دفتر (منشی)، بائیں طرف شاہی فیل خانہ اصطبل اور رتھ خانہ۔

راج محل کے گرد اور ایک دوسرے سے ۱۰۰ کمان کی دوری پر چار حصار کھینچے جائیں۔ پہلے میں گاڑیاں دوسرے میں کانٹوں دار بیلیں، تیسرے میں لکڑی کے کھمبے اور چوتھے میں فصیل ہو۔ سامنے کے پہلے احاطے میں مہامنتری اور پروہت رہیں گے، اس کے داہنی طرف توشہ خانہ، اس کے بائیں طرف خام اشیا دگیرہ (دھاتیں لکڑی وغیرہ) کا گودام اور اسلحہ خانہ دوسرے ضلع میں پشتینی فوج، گھوڑوں اور رتھوں کے اصطبل، سپہ سالار کا مکان۔ تیسرے ضلع میں ہاتھی جتھہ بند بھرتی، چوتھے میں بھیر کی نفری اور اتحادی اور بیرونی فوج اور اس کے کمانڈر۔ سوداگر اور طوائفیں بڑی سڑک کے ساتھ ساتھ رکھی جائیں۔

چھاؤنی کے باہر چرٹی مار، کتے پالنے والا (ک، شکاری) نقاروں اور آگ کے ساتھ (دگیر ولا: ڈھول اور آگ کے ذریعے دشمن کی خبر دینے والے) نیز جاسوس چوکیدار (دگیر ولا: گوالوں وغیرہ کے بھیس میں)۔

دشمن کی آمد کے راستے میں پوشیدہ کھائیاں کنوئیں اور خاردار تار لگائے جائیں۔

راجہ کی حفاظت کے لئے مقرر ۱۸ دستے باری باری پہرہ داری کریں اور ان کو بھی جاسوسوں سے چوکنا رہنے کے لئے چوکیاں مقرر ہوں۔ آپس کے لڑائی دنگے، شراب خوری اور جوئے کی قطعی ممانعت ہو۔ آنے جانے کے لئے مہر شدہ پروانۂ راہداری ضروری ہونا چاہیئے۔ چھاونی کی فصیل کا محافظ سپہ سالار اعظم کے چال چلن پر نظر رکھے[1]۔

*۔ چھاؤنی کا منتظم اپنے آدمیوں اور کاریگروں کو لے کر چھاؤنی کے راستے پر آگے جائے اور (دگیر ولا: راجہ کی آمد سے پہلے) حفاظتی انتظامات کرے اور کنوئیں کھدوائے (ک گ: پانی کا انتظام کرے)

جزو ۲: چھاؤنی سے کوچ اور مشکلات یا حملے کے وقت فوج کا بچاؤ

راستے میں پڑنے والے گاؤں بستیوں، جنگلوں کی فہرست ضروری معلومات کے ساتھ تیار کرائی جائے کہ وہاں سے گھاس، ایندھن اور پانی کتنی مقدار میں حاصل ہو سکتا ہے۔ فوج کا کوچ تھوڑے اور لمبے قیام کی بابت طے شدہ پروگرام کے مطابق ہونا چاہیئے۔ خوراک اور ضروری اشیاء ہنگامی ضرورت کے لئے مطلوبہ مقدار سے دگنی مقدار میں ساتھ لینی چاہئیں۔ اگر غلہ وغیرہ ڈھونے کا دوسرا انتظام

---

[1] ایک نسخے میں یوں بھی ہے کہ افسر موسومہ منتونیہ پال بلا اجازت چھاؤنی سے باہر جانے والے سپاہی کو پکڑے۔ ش ش دیہی زیادہ قابل فہم ہے۔ ح)

نہ ہو تو سپاہی خود تھوڑا تھوڑا ڈھو کر لے جائیں، یا کسی مرکزی مقام پر ذخیرہ کر دیں (ک: راستے میں آنے والے مقامات پر)۔

آگے آگے نایک (کمانڈر) چلے[1]، بیچ میں راجہ اور اس کی محلات، دونوں جانب سوار اور محافظ دستے (باہوت سار[2])، بیضوی قطار بندی کے پرے سروں پر ہاتھی اور فاضل فوج، چاروں سمت وہ فوج جو جنگل کی زندگی سے مانوس ہوں اور رہبر وغیرہ اتحادی فوج اور اس کے ساتھ کی نفری اپنا راستہ خود طے کرے۔

جو فوج موزوں جگہ پر مورچے سنبھال لے اسے جنگ میں فائدہ رہے گا[3]۔

ادنیٰ درجے کی فوج ایک دن میں ایک یوجن (۴ ۴/۵ میل) چل لیتی ہے، اوسط درجے کی ڈیڑھ یوجن، اور اعلیٰ درجے کی دو یوجن۔ اس سے رفتار کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کمانڈر پیچھے پیچھے چلے اور آگے پڑاؤ کرے (ک: عقب میں چلے اور پڑاؤ کرے۔ ح)

اگر سامنے سے مزاحمت ہو تو "گھڑ نالی ترتیب" سے بڑھنا چاہیئے، عقب سے ہو تو "چھکڑے کی ترتیب" سے، پہلوؤں سے ہو تو الماسی ترتیب سے (ک: صاعقے کی (ک: چکر والی) (یعنی چار پانچ قطاروں میں جن میں سے ہر ایک کا میمنہ میسرہ اور دنبالہ موجود ہو) سب ہی طرف سے مزاحمت کا سامنا ہو تو "پیوستہ" صورت میں (ک: ہر طرف سے چوکس) جب تنگ راستے سے گزرا جائے تو "سوزنی ترتیب" (سوئے کی طرح کی) ترتیب کے ساتھ[4]۔

---

[1] گیر دلا: دس سینا پتیوں (سالاروں) کا نایک۔

[2] "روکنے والے بازوؤں" سے مراد دو جانب بھی ہو سکتی ہے، کیونکہ یہ سوار دونوں پہلوؤں ہی پر چلیں گے۔ ح [3] یہاں کچھ مضمون ش ش کے ہاں رہ گیا ہے۔ آس پاس کے جنگل سے ضروری اشیاء حاصل کرنا "پرسار" ہے، اپنے دیس کا سامان "وِوَدھ" ہے، دوست کی فوج کو "آسار" کہا جاتا ہے، درانیوں کے پڑاؤ کی جگہ کو "اپسار" کہتے ہیں۔ ح

[4] اس عبارت کے تراجم میں بھی اختلاف موجود ہے "گھڑ نالی" ترتیب سے مراد "باقی اگلے صفحہ پر"

جب ایک فریق کے ساتھ صلح اور دوسرے کے ساتھ جنگ کرنی ہو تو ان دوستوں کو بچانے کے لئے اقدام کرنا چاہیئے جو دشمنوں کے خلاف کمک لے کر آرہے ہوں جیسے کہ کوئی عقبی دشمن، اس کا ساتھی، کوئی وسطی راجہ یا غیر جانبدار راجہ۔ راستے کی رکاوٹوں کا معائنہ کرکے انہیں صاف کیا جائے۔ مالی صورت حال، فوج کی حالت، دوستوں اور دشمنوں اور وحشی قبائل کی جمعیت بارش کے امکانات اور موسم کی کیفیت، ان سب باتوں کو گہری نظر سے جانچنا چاہیئے۔

اگر (دشمن کے) قلعے اور رسد کے ذخیرے خستہ وخراب ہوئے نظر آئیں، جب یہ خیال ہو کہ (دشمن یا اس کے دوست کی) کرائے کی بھرتی مشکلات پیدا کرنے والی ہے، جب سازش کرنے والے (شاید طلبگیوں سے مراد ہے) تیز نہ بڑھنا چاہیں، یا دشمن کے (حملہ آور کے ساتھ) صلح کر لینے کے آثار ہوں تو آہستہ کوچ کیا جائے، ورنہ رفتار تیز رکھی جائے۔

فوج کو ندیوں میں سے ہاتھیوں یا گڑے ہوئے پایوں پر تختے ڈال کر بنائے ہوئے عارضی پلوں، یا کشتیوں، لکڑی کے لٹھوں، بانسوں کے گٹھوں، تونبوں کھال منڈھے ٹوکروں، چرگھڑوں گانڈ کار (؟) اور وینکار (؟) کے ذریعے پار اتارا جائے۔

اگر دشمن پار اترنے میں مزاحمت کرے تو کسی اور جگہ سے عبور کرکے دشمن پر گھات لگائی جائے۔

جب فوج کو کسی طویل صحرائی راستے سے گزرنا ہو جہاں گھاس ایندھن پانی نہ مل سکتا ہو تو اس کے تحفظ کا پورا اہتمام کیا جائے۔ یا جب اسے کسی دشوار گزار راستے سے جانا ہو، یا راستے میں دشمن کے حملوں کا سامنا ہو، جب وہ لمبے سفر

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) غالباً سنسی کی شکل والی (پنسر موومنٹ) ہے۔ "وجر" بجلی یا اندر کے ترشول کو بھی کہتے ہیں اور اس کے ایک معنی ہیرا بھی ہیں، غالباً ترشولی ترتیب ہی سے مراد ہوگی۔ ش ش نے ہیرا لکھا ہے۔ ت

سے بھوکی پیاسی آئی ہو، جب اسے پہاڑی راستے پر چڑھنا اترنا ہو، جب اسے دلدل، ندی، جھرنوں سے گزرنا ہو، جب وہ کسی پتلے اور دشوار گزار رستے میں پھنس گئی ہو، جب وہ پڑاؤ کرے، کھانا کھائے یا تھکی ماندی اور ننداسی ہو، جب اسے بیماری یا خوراک کی کمی درپیش ہو، جب اس کے بہت سے سپاہی، گھوڑے ہاتھی بیمار پڑ گئے ہوں، جب اس کی نفری کافی نہ ہو یا مشکلات کی زد میں ہو تو اس کی خاص احتیاط رکھی جائے اور اگر دشمن کی فوج کو ایسے حالات میں پائے تو اسے تباہ کرنے میں تامل نہ کرے۔

جب دشمن کی فوج پتلے راستے سے گزر رہی ہو جہاں سے صرف ایک وقت میں ایک آدمی گزر سکتا ہو، تو اس کی نفری کا اندازہ خوراک، گھاس چارے، بستروں اور دوسری ضروریات، چولہوں، انگیٹھیوں، جھنڈوں اور ہتھیاروں کی مقدار سے کیا جا سکتا ہے۔ اپنے سامان کو ہمیشہ دشمن کی نظر سے چھپا کر رکھنا چاہیئے۔

* راجہ کو چاہیئے کہ اپنی پشت پر کسی پہاڑی یا دریائی قلعے کو رکھ کر، جس میں بھرپور سامانِ رسد موجود ہو مقابلے کے لئے بڑھے یا پڑاؤ کرے۔

جزو ۳: دھوکے کی چالیں، اپنی فوج کو بڑھاوا دینا اور دشمن سے لڑانا

جس کے پاس طاقتور فوج ہو اور اس کی سیاسی چالیں کامیاب رہی ہوں جس نے خطرات کا خاطر خواہ تدارک کر لیا ہو، وہ کھلی جنگ لڑ سکتا ہے خصوصاً جبکہ میدان بھی موافق منشا ہو۔ ورنہ چال بازی سے کام لینا ہوگا۔

دشمن پر اس وقت وار کیا جائے جب اس کی فوج مشکلات میں گھری ہو اور اس پر بھرپور حملہ ہوا ہو (سخت دباؤ میں ہو۔ ح) جب وہ ناموافق جگہ پر ہو، جو اپنے لئے زیادہ موافق ہو، یا جس کو اپنے عناصرِ دولت پر زیادہ قابو حاصل ہو دشمن کے غدار عناصر یا اس کے دشمنوں یا وحشی قبائل کے ذریعے اپنی

پسپائی کا غلط تاثر قائم کرائے، جبکہ وہ کسی محفوظ اور موافق مقام پر مورچہ بند ہو اور اس بہانے اس کو وہاں سے نکال کر دوسرے مقام پر مارا جائے، جو اپنے لئے موافق ہو، جب دشمن کی فوج گھٹی ہوئی یکجا صورت میں ہو تو ہاتھیوں کے ذریعے کھدیڑا جائے۔ جب دشمن تمہاری پسپائی کی غلط فہمی میں آکر تعاقب کرے تو اس پر ایک دم پلٹ کر حملہ کیا جائے اس طرح کہ اس کی فوج میں بھگدڑ مچ جائے اور اپنی فوج تتر بتر نہ ہونے پائے۔ سامنے سے مقابلے کے بعد جب وہ پلٹے تو پیچھے سے ہاتھی اور گھوڑے اس پر چڑھ دوڑیں۔ اگر سامنے کا حملہ کارگر نہ ہو تو عقب سے دھاوا کیا جائے۔ عقبی حملہ کارگر نہ ہو تو سامنے سے آکر مقابلہ کیا جائے۔ اگر ایک حملے میں کامیابی نہ ہو تو دوسرے پہلو سے آیا جائے۔

یا دشمن کو اپنے ہی باغیوں یا دشمنوں یا قبائلیوں سے لڑا کر، اپنی تازہ دم فوج سے اس وقت حملہ کیا جائے جب حریف خستہ حال ہو۔ یا اس کو اپنی پسپائی کا غلط تاثر دینے کے بعد جب وہ بہت مطمئن ہو تو شہ دے کر مقابلے پر لایا جائے یا اسے یہ پٹی پڑھا کر کہ حملہ آور فوج کی بھیڑ بکھر گئی ہے۔ رسد لانے والے تاجر دغا دے گئے ہیں اور ذرائع رسد و رسائل تباہ ہو گئے ہیں۔ چوکنا رہ کر انجانے میں اس پر دھاوا بول دے۔ یا اپنی مضبوط فوج کو کمزور باور کرا کے اس کے حملے کا جم کر مقابلہ کیا جائے۔ یا دشمن کے مویشی پکڑ کر یا اس کے کتوں کو مار کر (ک: دشمن کو مویشی پکڑنے یا شکار کرنے کی شہ دے کر) اس کے بہادروں کو مورچوں سے نکلنے کی ترغیب دی جائے اور باہر نکال کر مارا جائے۔ یا دشمن کے جوانوں کو رات کی نیند نہ لینے دی جائے۔

ان کو جب وہ خستہ حال یا دھوپ اور گرمی سے بولائے ہوئے ہوں تو سائے میں سے نکل کر مارا جائے۔ یا اپنے ہاتھیوں کو روئی اور چمڑے کی جھولوں سے ڈھانپ کر شبخون مارا جائے (ک: ہاتھیوں کے پاؤں چمڑے اور روئی کے گدوں سے ڈھانپ کر، گ: پیروں پر چمڑے کے خول پہنائے ہوئے ہاتھیوں سے ح) یا ان پر تیسرے پہر حملہ کیا جائے جب وہ دن بھر چوکس رہ کر تھک گئے

ہوں یا پوری فوج اس پر اس وقت حملہ کیا جائے جب سورج اس کے سامنے اور ہوا مخالف ہو۔

صحرائی خطہ، مشکل مقام (ک، گ) جنگل، دلدلی زمین، پہاڑی وادی اونچی نیچی زمین، کشتیاں، مویشیوں کا گلہ، چھکڑوں گاڑیوں کی قطار، کہر اور رات کا اندھیرا۔ ان سب سے شبخون مارنے میں فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

چالبازی کی جنگ کا موزوں وقت لڑائی کے آغاز میں ہوتا ہے (ک: یہی مواقع حملہ شروع کرنے کے لئے بھی موزوں ہوتے ہیں۔ ح)

جہاں تک کھلی یا سفری جنگ کا تعلق ہے، راجہ اپنے فوجیوں کو اکٹھا کرکے ان سے یوں خطاب کرے "مجھے بھی اپنی طرح ایک تنخواہ دار خادم سمجھو۔ اس دیس کو جس کی دولت سے ہم تم متمتع حاصل کرتے ہیں بچانا ہے۔ میں جس دشمن کا نام لے رہا ہوں اسے تم کو تباہ کر دینا ہے (ک: میری درخواست ہے کہ دشمن کو تباہ کر دو۔ (گ: جسے میں دشمن کہوں وہ آپ کے ہاتھوں ضرور مارا جانا چاہیئے)

اس کا وزیر اور پروہت یوں کہیں:۔

ویدوں میں لکھا ہے کہ قربانی ادا کرنے کے بعد جس میں پروہت کی دکشنا چکائی جا چکی ہو، قربانی کرنے والے کو جو اجر ملتا ہے، وہی اس ویر کو بھی ملتا ہے جو میدانِ جنگ میں بہادری سے لڑکر مارا جائے۔ اس بارے میں دو اشلوک بھی ہیں:

* وہ مرتبہ جو برہمن اپنی بے شمار قربانیوں اور تپسیاؤں سے حاصل کرتے ہیں خیر کی جنگ[1] میں جان دینے والا بہادر، ایک دم اس سے بھی اونچا مرتبہ پا جاتا ہے۔

* پانی سے بھرے اور دربھا گھاس سے ڈھکے کورے سکورے کا پانی اس کے نصیب میں نہیں ہوگا اور وہ نرک میں جائے گا جو اپنے مالک کے لئے جس کا دیا کھاتا ہے لڑنے سے جی چرائے۔

جوتشی اور راجہ کے ساتھیوں میں دوسرے آدمی اس کے فوجیوں کو ہمت

---

[1] گیرولا نے دھرم یدھ لکھا ہے، لیکن اصل متن میں دھرم کا ذکر نہیں "شُدھ" ہے، یعنی اچھی یا خیر کی جنگ۔ ح۔

دلائیں اور ان کو بتائیں کہ راجہ کی فوج کتنی مضبوط اور ناقابلِ شکست ہے، اور یہ کہ وہ دیوتاؤں سے میل رکھتا ہے اور ہر بات سے باخبر ہے۔ اسی طرح کی باتوں سے دشمن کے فوجیوں دنہ فزدہ کرنے اور ان کی ہمت توڑنے کی کوشش کی جائے۔ (جدید ۲۷۰ ۹ نفسیاتی جنگ۔ ح)

جنگ سے ایک روز پہلے راجہ برت رکھے اور اپنے ہتھیار لے کر اپنی رتھ میں دراز ہو جائے۔ وہ اگنی پوجا بھی کرے، اتھر وید کے منتر پڑھے اور ویروں کے دیوتاؤں اور میدانِ جنگ میں جان دے کر آسمان میں اونچا مرتبہ حاصل کرنے والوں سے پرارتھنا کرے اور خود کو برہمنوں کے حوالے کر دے۔ راجہ اپنی فوج کے مرکز میں جنگی مہارت رکھنے والے اعلیٰ ذات کے بہادر اور وفادار لوگوں کو رکھے جو اپنے اعزاز و اکرام سے مطمئن ہوں۔ جہاں خود راجہ ہوگا وہاں اس کے ساتھ اس کے باپ، بیٹے بھائی اور دوسرے جنگی مہارت رکھنے والے لوگ ہوں گے اور ان کے ساتھ جھنڈے یا سروں پر ٹوپیاں (تاج، کلغیاں؟) نہیں ہوں گی، راجہ ہاتھی پر یا رتھ میں سوار ہوگا، اگر فوج بیشتر سواروں اور ہاتھیوں پر مشتمل ہو، ورنہ وہ سواری لے جو فوج میں زیادہ تعداد میں موجود ہو، یا زیادہ سدھی ہوئی ہو۔ کوئی دوسرا شخص راجہ کے بھیس میں فوجوں کو ترتیب دینے کا کام کرے (ک: فوج کے آگے رہے)

شاعر اور نجومی (ک: قصیدہ خواں، گ: تاریخی کتھائیں سنانے والے) فوجیوں کو بتائیں کہ بہادروں کی منزل جنت ہے، اور بزدلوں کا مقام دوزخ اور مختلف فوجی ٹولوں کی ذات، خاندان، کارناموں اور کردار کے گن گائیں پروہت کے چیلے اعلان کریں کہ کیا کیا افسوں کئے گئے ہیں اور ان کے کیا کیا مبارک اثرات ہوں گے۔ جاسوس، کاریگر اور منجم بھی اپنی کامیابی کی بشارت اور دشمن کی تباہی کی خبر دیں۔

فوجیوں کو انعام اور اعزاز سے خوش کرنے کے بعد سپہ سالار ان سے یوں خطاب کرے: دشمن راجہ کو مارنے کا انعام ایک لاکھ پن، دشمن کے سالار کو

قتل کرنے کا ۵۰ ہزار پن، سرداروں کو قتل کرنے کا دس ہزار پن، ہاتھی کو مارنے یا رتھ کو تباہ کرنے کا ۵ ہزار، گھوڑے کا ایک ہزار، پیدلوں کے دستے کے مکھیا کو مارنے کا سو پن، سپاہیوں کا سر لانے پر سو روپیہ فی سر۔ جو کچھ لوٹ میں ہاتھ آئے اس کے علاوہ دگنی تنخواہ۔ یہ اطلاع ہر دس آدمیوں کے جتھے کے سردار کو پہنچا دی جائے۔

وید اپنے جراحی کے آلات، دوائیں اور مرہم پٹیوں کے ساتھ اور عورتیں پکوان اور شربت پانی کے ساتھ فوجیوں کے پیچھے پیچھے رہیں اور ان کو بڑھاوا دیتے رہیں۔

فوج کو اچھے مقام پر اس طرح کھڑا کیا جائے کہ اس کا رُخ جنوب کی طرف نہ ہو۔ سورج اس کی پشت پر ہو اور وہ وقت پر تیزی سے آگے بڑھ سکے۔ اگر میدان اور مقام اپنے موافق نہ ہو تو گھوڑے دوڑائے جائیں (گیر ولا: گھوڑے دوڑا کر دشمن کے مورچے کو توڑے) اگر مورچہ اپنے موافق نہ ہو، اور وہاں فوج گھر جائے یا اسے پسپا ہونا پڑے، تو خواہ ٹھہری رہے یا پسپا ہو ان دونوں صورتوں میں اس کا مار کھانا لازمی ہے۔ مورچہ موافق ہو تو خواہ کھڑی رہے یا حرکت کرے دونوں صورتوں میں غالب رہے گی۔ اچھی طرح دیکھنا چاہیئے کہ آس پاس اور آگے پیچھے کی زمین ہموار یا ناہموار یا متنوع قسم کی۔ ہموار زمین پر ترتیب ڈنڈے کی شکل میں ہونی چاہیئے یا کُنڈلی کی شکل میں۔ ناہموار زمین پر گھٹی ہوئی (ک: سانپ کی طرح یعنی کنڈلی کی طرح) یا متفرق ٹولیوں میں بٹی ہوئی۔

دشمن کی فوج کا زور توڑ کر راجہ صلح کی بات چیت کرے، اگر فوجیں مساوی ہوں تو صلح کی درخواست اُدھر سے آنے پر صلح کرے، اور اگر دشمن کی فوج کمزور ہو تو اسے بالکل تباہ کرنے کی کوشش کرے؛ مگر ایسی فوج کو نہیں جس نے اچھا مورچہ سنبھال لیا ہو اور مرنے مارنے پر تل گئی ہو۔

٭ جب ٹوٹی ہوئی فوج جان سے بے پروا ہو کر نیا وار کرتی ہے تو اس کے زور کو روکنا دشوار ہوتا ہے۔ لہٰذا ٹوٹی ہوئی فوج کو عاجز نہیں کرنا چاہیئے۔

جزو۴ : جنگ کا میدان، پیدل، سوار، رتھوں اور ہاتھیوں کے کام

چھاؤنی اور محاذ دونوں جگہ پر پیادہ، سوار، رتھوں اور ہاتھیوں کے لئے موزوں مقام کا انتخاب ضروری ہے۔ ان فوجیوں کے لئے جو ریگستان، جنگلات وادیوں یا میدانوں میں لڑنے کی تربیت پائے ہوئے ہوں اور ان کے لئے جو کھائیوں یا اونچی جگہ سے، دن یا رات کو لڑنے کا تجربہ رکھتے ہیں، اور ہاتھیوں کے لئے جو دریائی، پہاڑی دلدلی اور جھیلوں نالابوں والے مقامات سے آئے ہوں، اور گھوڑوں کے لئے ایسے محاذ تلاش کرنے چاہئیں جو ان کی نقل و حرکت کے لئے موزوں ہوں۔

رتھوں کے لئے ایسی زمین چاہیئے جو کھلی، سخت، ٹیلوں گڑھوں اور جانوروں کے یا گاڑیوں کے ڈالے ہوئے گہرے نشانات سے مبرا ہو۔ جہاں دھچکے نہ لگیں اور پہیوں کو پھنسانہ پڑے، درخت پودے جھاڑیاں، ٹھنٹھ نہ ہوں، پانی گڑھے، چیونٹیوں کے بنائے ہوئے ٹیلے نہ ہوں، کانٹے نہ ہوں، ہاتھیوں، گھوڑوں اور پیادوں کے لئے اونچی نیچی زمین بھی، کیمپ یا محاذ پر کافی ہوتی ہے۔ کنکریلی زمین جس میں چھوٹی جھاڑیاں ہوں جنہیں آسانی سے پھلانگا جاسکے اور جس میں بہت کانٹے نہ ہوں، گھوڑوں کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ جہاں بڑے بڑے پتھر ہوں، سوکھے یا ہرے درخت ہوں اور چیونٹیوں کے ٹیلے، وہ زمین پیدل فوج کے لئے اچھی ہوتی ہے (ک: واپسی کے لئے کافی چوڑی پٹی بھی ہو۔ ع) جو ناہموار ہو اور وہاں آسانی سے سرکے جانے والی پہاڑیاں یا وادیاں اور آسانی سے اکھیڑے جانے والے درخت (یا جھاڑیاں) ہوں، کانٹوں سے خالی نرم اور مرطوب ہو، وہ ہاتھیوں کے لئے اچھی ہے۔ جو کانٹوں سے خالی، خاصی ہموار اور پھیلی ہوئی ہو، وہ پیدل فوج کے لئے اچھی ہے (ک: جس میں واپسی کا راستہ کھلا ہو) جو اور زیادہ کھلی ہو (ک:

جس میں واپسی کا راستہ دگنا چوڑا ہو) جہاں، دلدل، کیچڑ پانی درختوں کے ٹھنٹھ نہ ہوں اور پتھر کی بٹیاں بھی نہ ہوں وہ گھوڑوں کے لئے بہترین ہے۔

جہاں ریت، مرطوب مٹی، پانی، گھاس، خود رو پودے ہوں، مگر کانٹے نہ ہوں، (جنہیں کتّوں کے دانت کہا جاتا ہے) اور بڑے درختوں کے گدّے آڑے نہ آتے ہوں وہ زمین رتھوں کے لئے مناسب ہے۔

مختلف طرح کی فوج کے لئے موزوں زمین کا بیان کیا گیا۔ کیمپ اور محاذ دونوں اسی حکم میں آتے ہیں۔

گھوڑوں سے جو کام لئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں: مقبوضہ زمین، کیمپ اور جنگل کی مساحت اور معائنہ، تاکہ جنگی نقل و حرکت کے لئے مناسب ہموار چوں میدان، پانی کے ذخیرے، پانی کو عبور کرنے کے مقامات اور ہوا کے رُخ کا لحاظ کرتے ہوئے فوج کو ترتیب دیا جا سکے۔ کمک یا مدد کے لئے آنے والی فوج کو تحفظ دینا یا (مخالف ہو تو) مارنا۔ فوج کی قطاروں کو پھیلانا یا لمبا کرنا؛ پہلوؤں کا تحفظ؛ چڑھائی میں پہل کرنا؛ دشمن کی فوج کو کھدیڑنا اور کچلنا؛ حملے کی مدافعت؛ قبضہ کرنا؛ قبضے سے چھڑانا؛ فوج کا رُخ دوسری طرف موڑنا؛ خزانہ اور شہزادوں کو لے جانا؛ دشمن کے عقب پر حملہ کرنا؛ بھاگتے ہوؤں کا پیچھا کرنا؛ گھیر کر لانا۔

ہاتھیوں کے کام یہ ہیں: فوج کے آگے چلنا، سڑکیں، کیمپ کا میدان اور پانی لانے کے راستے بنانا یا ہموار کرنا، پہلوؤں کا بچاؤ، پانی میں جم کر کھڑا ہونا یا عبور کرنا، دشوار گزار یا ناقابل تسخیر جگہوں میں گھس جانا، آگ لگانے اور آگ بجھانے میں مدد کرنا، فوج کے چار شعبوں میں سے ایک کو زیر کرنا (کذا)۔ تنہا معرکہ سر کرنا، بکھری ہوئی فوج کو گھیر کر لانا، گٹھی ہوئی فوج کو تتر بتر کرنا خطرات کو رد کرنا، دشمن کی فوج کو کچلنا، خوفزدہ کرنا اور بھگانا؛ فوج کی شان و شکوہ میں اضافہ کرنا، حسب موقع کسی مورچے پر قبضہ کرنا یا اسے ترک کرنا؛ دیواروں، دروازوں کھنبوں یا میناروں کو ڈھانا؛ خزانہ لے جانا۔

رتھوں کے کام یہ ہیں، فوج کو تحفظ دینا۔ چاروں قسم کی فوج کے

حملے کو روکنا، مورچوں پر قبضہ یا ان کا ترک، بکھری ہوئی فوج کو سمیٹ کر لانا، دشمن کی مجتمع فوج کو بکھرانا، دشمن کی فوج پر رعب ڈالنا، شان میں اضافہ، زور وشور۔

ہر جگہ (کو:اور ہر موسم میں) ہتھیار اٹھاکر چلنا اور لڑنا یہ پیادہ فوج کا کام ہے۔

کیمپ، راستوں، پلوں، کنووں، ندیوں نالوں کا معائنہ۔ آلاتِ حرب سامانِ رسد ڈھو کرلے چلنا، زخمیوں کو اٹھاکر لانا اور ان کے ہتھیاروں کو منگوانا، یہ بیہر کے فرائض ہیں۔

* جس راجہ کے پاس گھوڑے کم ہوں، وہ ان کے ساتھ بیلوں کو ملائے اسی طرح ہاتھی کم ہوں تو فوج کے صدر میں خچروں اونٹوں اور چھکڑوں کو رکھے۔

جزو ۵: میدان جنگ میں فوج کی ترتیب

پانچ سو کمانوں کے فاصلے پر کیمپ قائم کرکے، لڑائی کا آغاز کیا جائے۔ کچھ چیدہ دستوں کو الگ کرکے، دشمن کی نظروں سے پوشیدہ کسی مناسب مقام پر کھڑا کر دیا جائے اور سپہ سالار باقی فوج کی کمان سنبھال لے۔ پیدل سپاہیوں کو ایک دوسرے سے ایک شم (۱۴ انگل[1]) کے فاصلے پر رکھا جائے، سواروں کو تین شم کے فاصلے پر، رتھوں کو چار شم کے فاصلے پر اور ہاتھیوں کو اس سے (یعنی رتھوں سے) دگنے یا تگنے فاصلے پر۔ اس طرح کسی دھکا پیل کے بغیر اطمینان سے آگے بڑھیں۔

ایک کمان کے معنی (۵ × ۲۴ = ۱۲۰ انگل)۔ تیر اندازوں کی قطاریں پانچ پانچ کمان کے فاصلے پر رہیں، سواروں کے پرے تین تین کمانوں کے فاصلے پر، رتھوں اور ہاتھیوں کی قطاریں پانچ پانچ کمانوں کے فاصلے پر۔

---

[1] شم کی یہ تعریف درست معلوم نہیں ہوتی۔ ایسی بھیڑ میں فوج کیسے حرکت کر سکتی ہے۔ ع

میمنے، میسرے اور صدر کے درمیان پانچ پانچ کمانوں کا فاصلہ چاہیے۔ سواروں کے مقابل تین پیادے ہونے چاہئیں، ہاتھی یا رتھ کے مقابل ۵ پیادے یا پانچ سوار، گھڑسواروں، ہاتھیوں اور رتھوں کے ساتھ اتنے ہی خدمت گار ہونے چاہئیں۔

تین تین رتھوں کے تین دستے وسط میں، اور اتنے ہی میمنے، میسرے اور دونوں پہلوؤں پر ہونے چاہئیں۔ اس طرح کل ۴۵ رتھ ہوں گے، گھوڑے ۲۲۵، پیادے ۶۷۵ اور اتنے ہی خدمتگار۔ اسے ہموار ترتیب کہتے ہیں۔ رتھوں کے دستوں میں دو دو رتھ کے اضافے سے ان کی تعداد ۲۱ تک بڑھائی جا سکتی ہے اس طرح کہ طاق عدد قائم رہے اور کل دس طرح کی ترتیبیں بن سکتی ہیں۔ زائد فوج کو بھی اسی طرح مرتب کیا جا سکتا ہے۔ زائد رتھوں میں سے دو تہائی کو دونوں بازوؤں اور پہلوؤں پر رکھا جائے، باقی کو سامنے۔ اضافہ کئے جانے والے رتھ ابتدائی ترتیب سے ایک تہائی کم ہونے چاہئیں[۱]۔ اسی ترتیب و تقسیم پر گھوڑوں اور ہاتھیوں کو بھی قیاس کرنا چاہیے۔ (اضافہ ک: زائد تعداد اس طرح کھپائی جائے کہ گھپ ترپچ نہ ہونے پائے؛ گ: جب تک کہ بھیڑ نہ ہونے پائی ہو تی سینا کو ہلاتے رہنا چاہیے۔ ح)

زائد فوج کو "اواپ" کہتے ہیں، پیدل فوج کی کمی کو "پرتیاواپ[۲]"، چاروں قسم کے دستوں میں سے کسی کی فاضل تعداد کو "انواواپ" (اواپ کی مثل) اگر باغی فوج کا اضافہ کیا جائے تو یہ "اتیاواپ" (حد فاصل) کہلائے گا۔ اپنے وسائل کے مطابق، اپنی فوج کو دشمن کی فاضل فوج یا پیادہ فوج کی کمی (گ: دشمن کے پرتیاواپ سے) ۴ تا ۸ گنا رکھنا چاہیے۔

---

[۱] معنی صاف نہیں۔ ح [۲] پتیاہلا۔ پیدل فوج کی کثرت پرتیاواپ ہے۔ ش ش [۳] دوشیہ کا مطلب انگریزی مترجمین نے باغی، سرکش لیا ہے۔ گیرولا: راجہ کے مخالف۔ لیکن غالباً مصنف کی مراد مخالف فوج سے ہے جسے بہرحال نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ لڑائی کے وقت باغیوں کو شامل کرنے کا کیا مطلب خصوصاً جبکہ ان کی شناخت بھی ہو! ح

رتھوں کی ترتیب کا اطلاق ہاتھیوں کی ترتیب پر بھی ہوتا ہے۔ گھوڑوں، رتھوں اور ہاتھیوں کی مخلوط ترتیب بھی اس طرح کی جا سکتی ہے کہ ہاتھیوں کو دونوں سروں پر رکھا جائے، پہلوؤں پر گھوڑوں اور خاص رتھوں کو (گ: بیچ میں رتھوں کو۔ ح) جس ترتیب میں سامنے ہاتھی، بازوؤں پر رتھ اور پہلوؤں میں گھوڑے ہوں، وہ دشمن کے صدر کو توڑ سکتی ہے (گ: یہ ترتیب ہاتھیوں کو بیچ میں رکھنے کے کارن مدھیہ بھیدی کہلاتی ہے[1] ح) اس کے برخلاف جو ترتیب ہو وہ دشمن کے بازوؤں پر دباؤ ڈال سکتی ہے۔ ہاتھیوں کی ایک ترتیب یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آگے ان ہاتھیوں کو رکھا جائے جو جنگ کے لیے سدھائے گئے ہوں۔ بازوؤں میں (گ: عقب میں) وہ جو سواری کے لیے ہوں، اور پہلوؤں میں شریر ہاتھی۔ گھوڑوں کی ترتیب یوں ہو سکتی ہے کہ صدر میں بکتر بند گھوڑے، بازوؤں میں بغیر بکتر کے گھوڑے۔ پیادوں کی ترتیب میں آگے زرہ پوش پیادے، تیر انداز پیچھے اور بغیر زرہ کے پیادے بازوؤں میں، یا بازوؤں پر گھوڑے، پہلوؤں پر ہاتھی، اور سامنے رتھ۔ اس طرح جس ترتیب سے بھی دشمن پر غالب آیا جا سکے۔ اختیار کی جائے۔

بہترین فوج وہ ہے جس میں بھاری پیدل دستے اور ایسے ہاتھی گھوڑے موجود ہوں جو اپنی نسل، جوانی، توانائی، دم خم، عمر رسیدہ ہونے پر بھی بھاگنے، دوڑنے کی اہلیت، تند مزاجی، ہنر مندی، ثابت قدمی، آن بان، فرمانبرداری اور سبھاؤ کی بنا پر امتیاز رکھتے ہوں۔ (اسے "سار بل" کہتے ہیں۔ ح)

بہترین پیادوں، سواروں اور ہاتھیوں کا ایک تہائی صدر میں رہنا چاہیئے۔ اور دو تہائی میمنے میسرے پر۔ ان سے پیچھے ان سے کمتر اور ان کے پیچھے تیسرے درجے کے، علی الترتیب یا ملے جلے ایک تہائی اعلیٰ دو تہائی کمتر۔ سب طرح کی ترتیبیں آنی چاہئیں۔ (ک: سب سے کام لینا چاہیئے۔ گ: سب طرح کی

---

[1] بھیدنا کے ایک معنی چھیدنا بھی ہیں، مدھیہ = بیچ۔ ح

فوج کو استعمال میں لانا چاہیئے۔ ح) کمزور فوج کو کناروں پر کھڑا کرنے سے دشمن
کی فوج کی زد میں آنا پڑے گا۔ (ک: دشمن کو دبایا جا سکے گا، گ: کمزور فوج کو
آگے رکھنے سے دشمن کا سارا زور اس پر پڑے گا۔ ح)[1] چنے ہوئے دستوں
کو آگے رکھنے کے ساتھ بازوؤں کو بھی اتنا ہی مضبوط رکھنا چاہیئے۔ بہترین فوج
کا ایک تہائی پیچھے رہنا چاہیئے۔ اور کمزور فوج کو بیچ میں۔ یہ ترتیب دشمن کے
حملے کے خلاف مؤثر رہے گی۔ فوج کو مرتب کرنے کے بعد بازوؤں صدر اور
پہلوؤں کی ایک یا دو ٹکڑیوں کے ساتھ دشمن پر حملہ کیا جائے۔ اور باقی فوج سے
دشمن کو جا پکڑے (کذا)[1]

اگر دشمن کی فوج کمزور ہو جس میں ہاتھی اور گھوڑے کم ہوں اور اس میں
غدار بھی موجود ہوں، تو اس پر بیشتر چیندہ فوج کے ساتھ بھرپور ہلہ بول دیا
جائے۔ اپنی فوج کا جو حصہ کمزور ہو اس کی تعداد بڑھا کر مضبوط بنانے کی کوشش
کی جائے۔ جس طرف سے دشمن کمزور ہو یا جدھر سے حملے کا خطرہ ہو ادھر
پیادہ فوج رکھی جائے۔

گھوڑوں سے جنگ کرنے کی چالیں یہ ہیں:۔ دشمن سے جا بھڑنا، دشمن
کو پہلو سے جا کر گھیرنے کی کوشش کرنا، پیچھے کی طرف دوڑنا، ٹھہرے ہوئے
دشمن کو دم نہ لینے دینا، اپنی فوج کو گھیر کر لانا، کاوے کاٹنا، دائرہ بنانا، اسی
طرح کی متفرق نقل و حرکت۔ عقب کو علاحدہ کرنا، صدر، بازوؤں، کناروں اور
عقب سے سیدھ باندھ کر بڑھنا، بکھری فوج کو تحفظ دینا، اور دشمن کی بکھری
فوج پر ٹوٹ پڑنا[2]۔

---

[1] تینوں ترجموں کا مفہوم مختلف ہے۔۔۔ ک: باقی فوج حملہ کرنے والوں کی پشت پر ان
کی مدد گار رہے۔ گ: باقی فوج دشمن کے حملے کو روکے۔

[2] اصل متن میں ان چالوں کے اصطلاحی نام دیئے گئے ہیں۔ ابھسرت،
پریسرت، اتسرت، اپسرت، گومترکا، منڈل، انودنش، بھگنا نوپات۔ ان کے
مترجمین نے اپنے اپنے طور پر خاصے مختلف معنی لیے ہیں، جو چنداں معتبر نہیں۔ بلکہ

"متفرق نقل و حرکت" کو چھوڑ کر، ہاتھیوں کی جنگی چالوں میں بازوؤں اور صدر کو تتر بتر کرنا، سوئی ہوئی فوج پر جا دھمکنا شامل ہیں۔

ٹھہرے ہوئے دشمن کو ہنکانے بھگانے کو چھوڑ کر، رتھوں کی جنگی چالوں میں دشمن سے جا بھڑنا، ٹوٹ پڑنا اور اپنے مقام پر کھڑے ہو کر لڑنا شامل ہیں۔

پیادہ فوج کی چالوں میں ہر وقت ہر طرف حملے کے لیے مستعد رہنا اور اچانک حملہ کرنا شامل ہیں۔

٭ اس طرح طاق یا جفت قطاریں باندھ کر، چاروں قسم کی فوج کو یکساں مضبوط بنا کر . . ۲ کمانوں کے فاصلے پر جا کر راجہ اپنی محفوظ فوج کے درمیان رہے۔ اور محفوظ فوج کے بغیر لڑنے کا خیال نہ کرے کیونکہ محفوظ فوج ہی بکھرے ہوئے دستوں کو گھیر کر لاتی ہے۔

جزو ۶: ڈنڈا، ناگ، کنڈلی اور پھیلواں ترتیب

صدر اور بازو جو دشمن پر جھپٹ سکے۔ ناگ والی ترتیب (بھوگ) کہلاتی ہے۔ دو بازو، دو پہلو، ایک صدر اور محفوظ فوج برہسپتی کے پیروں کے مطابق فوج کی ایک ترتیب ہے[1] اس طرح جو مختلف شکلیں بنتی ہیں ان میں سے خاص یہ ہیں:۔ ڈنڈا، ناگ، کنڈلی اور پھیلواں۔

فوج کو مقابل کھڑا کرنا رک، گ: ترچھا کھڑا کرنا ڈنڈا ترتیب کہلاتی ہے، ایک قطار میں اس طرح کھڑا کرنا کہ ایک کے پیچھے ایک بڑھے، ناگ ترتیب ہے رک: تمام ڈویژنوں کو ساتھ لے کر ایک کے پیچھے ایک کو لگانا ناگ ترتیب ہے، گ:۔ فوج کے کئی وبھاگوں یا حصوں کی طرف سے کئی بار گھما ؤ ڈال کر جو "ویوہ" یا ترتیب بنے وہ "بھوگ ویوہ" ناگ ترتیب ہے)[2]

---

[1] ش ش کی یہ عبارت اصل سنسکرت متن سے بالکل مختلف ہے جو یوں ہے: دو بازو، ایک صدر اور محفوظ فوج، یہ اُشنا کے نزدیک فوج کے چار اجزا رہیں، اور دو بازو، دو پہلو، صدر اور محفوظ فوج۔ یہ برہسپتی کے نزدیک (چھ اجزا رہیں)۔ ح

[2] غرض تینوں مفہوم الگ اور خاصے ناقابل فہم ہیں۔ ح

فوج کو الگ الگ ٹکڑیوں میں تقسیم کر دینا کہ سب اپنے اپنے طور پر عمل کریں پھیلواں ترتیب ہے۔

ڈنڈا ترتیب میں بازو، پہلو اور صدر ہم وزن ہوتے ہیں۔ اس کے پہلوؤں کو آگے بڑھایا جائے تو اُسے پڑدر کہتے ہیں (یعنی دشمن کے پرے کو توڑنا) اگر بازوؤں اور پہلوؤں کو پیچھے ہٹایا جائے تو اُسے ذرڈھک کہتے ہیں۔ اگر بازوؤں کو پھیلا دیا جائے تو اسے اَسھیَد جسے سہارا نہ جا سکے، اگر بازوؤں کی ترتیب کے بعد صدر کو آگے نکالا جائے تو اسے عقابی ترتیب کہتے ہیں۔ ان چاروں ترتیبوں کو الٹ دیا جائے تو بالترتیب کمان، مرکز کمان، قبعنہ اور قلعہ کہلاتی ہیں۔ وہ ترتیب جس میں بازوؤں کو کمان کی طرح مرتب کیا جائے وہ سنجے (فاتح) کہلاتی ہے۔ اس میں اگر صدر آگے نکلا ہو تو وجے (جیت) کہلاتی ہے، وہ جس کے بازو اور پہلو ایک سیدھ میں ہوں، سھتول گرن (بڑکنی) کہلاتی ہے وہ جس میں صدر کو وجے سے دُگنا کر دیا جائے وِشال وجے (وسیع فتح) کہلاتی ہے۔ وہ جس کے بازو آگے بڑھا دیئے گئے ہوں، چموکھ (فوج کا مکھڑا) کہلاتی ہے اور اسی ترتیب کو اُلٹ دیا جائے تو، جھشا یہ (فہم ماہی) کہلاتی ہے۔

ڈنڈا ترتیب جس میں فوج کا ایک حصّہ دوسرے کے پیچھے کھڑا کیا جائے وہ سُچی ویوہ (سوزنی یعنی سوئی جیسی ترتیب) کہلاتی ہے۔ جب اس ترتیب میں دو قطاریں ہوں تو اسے وَلیہ ویوہ (مجتمع. ک: جوشن) کہتے ہیں لے چار قطاریں ہوں تو دُرجے (ناقابلِ تسخیر)۔ یہ ڈنڈا ترتیب کی مختلف صورتیں تھیں۔

ناگ ترتیب میں اگر بازو، پہلو اور صدر کا دَل یکساں نہ ہو تو اسے سَرپ ساری (سانپ کی چال) کہتے ہیں یا گومُترکا (گائے کے پیشاب کی دھار) جب اس ترتیب میں صدر دو قطاروں پر مشتمل ہو اور بازو ڈنڈا ترتیب کی طرح تو اُسے شکٹ (چھکڑا) ترتیب کہتے ہیں، اور برعکس صدرت کو کمرانگرچھا

لے دلیہ بازو بند یا جوشن کو کہتے ہیں۔ ش ش کے ہاں .ample 1 aggregate شاید کی جگہ چھپ گیا ہو، ورنہ بے محل ہے۔ ح

والی ترتیب ۔ چھکڑا ترتیب کو جس میں ہاتھی، گھوڑے اور رتھ شامل ہوں، واری پَتنتک (؟) کہتے ہیں [1] یہ ناگ ترتیب کی قسمیں تھیں۔

کُنڈلی ترتیب جس میں صدر، میمنہ، میسرہ اور بازوؤں کی تخصیص مٹ جاتی ہے، سر وَتُمکھ کہلاتی ہے (ہمہ جہتی) یا سر وَتو بھدر (سراسر بھاگوان) جس میں آٹھ ڈویژن شامل ہوں اُسے وِجے (فتح) کہتے ہیں۔ یہ کُنڈلی ترتیب کی قسمیں تھیں۔

جب بازو، پہلو اور صدر کو الگ الگ کھڑا کیا جائے تو اسے پھیلی ہوئی ترتیب کہتے ہیں۔ جب اس میں پانچ ڈویژن شامل ہوں تو اُسے وَجر (ہیرا) [2] کہتے ہیں یا گودھ (مگرمچھ)۔ اگر اس میں چار ڈویژن شامل ہوں تو اسے اُدیانک (چمن) کہتے ہیں یا کاک پدی (کوّے کا پنجہ) تین ڈویژن ہوں تو اَردھ چندرِکا (آدھا چاند) یا کَرکٹ شرنگی (؟) [3] یہ پھیلواں ترتیب کی قسمیں تھیں۔

جس ترتیب میں رتھ آگے ہوں، بازوؤں میں ہاتھی اور پیچھے گھوڑے اُسے اَرِشٹ کہتے ہیں (یعنی مبارک) ہاتھی، گھوڑے، رتھ اور پیادے ایک دوسرے کے پیچھے ہوں تو اپرہتت (ناقابلِ پسپائی)۔

ان میں سے راجہ پَردَر کے مقابل دُردھک کو لائے۔ دُردھک کے مقابل آسھیکو، ٹینیہ (عقابی) کا سامنا چاپ (کمان) سے کرے۔ قبضہ کا مقابلہ قلعہ سے کرے۔ سَنچول کرن کے سامنے وِشال وِجے کو لائے۔ واری پَتن تک کے آگے سر وَتو بھدر کو لائے۔ اور سب طرح کی چالوں کے خلاف وِجے سے کام لے۔

پیادہ سواروں، رتھوں اور ہاتھیوں میں سے وہ پہلے کا مقابلہ بالترتیب اس کے بعد والے سے کرے، اور تھوڑی فوج کا مقابلہ بڑی فوج سے۔

فوج کے مختلف شعبوں میں سے ہر دس دستوں کے اوپر ایک کمانڈر ہونا چاہیئے۔ جسے پدِک کہتے ہیں۔ دس پدِک ایک سیناپتی کے ماتحت ہوں گے۔

---

[1] اصل متن میں "واری پَتن تک" ہے: ہر جانب پَراں۔ ع

[2] تش تش وَجر کے معنی ہیرا لیتے ہیں لیکن وَجر بجلی (صاعقہ) کو بھی کہتے ہیں رگ نے یہی معنی لئے ہیں جو زیادہ قرین قیاس ہیں۔ ع

[3] گ: کیکڑے کے سینگ والا۔ ع

دس سیناپتی ایک نایک رسالار اعلیٰ کے تحت ۔

فوج کے مختلف اعضا کی پہچان ان کے طبل کی آواز، جھنڈے اور پھریرے سے ہوگی رک : ایک دوسرے سے طبل کی آواز اور جھنڈیوں کے ذریعے پیغام رسانی کا رابطہ رکھیں گے کہ کب آکر ملنا ہے ۔ کب رُکنا ہے، کب ٹکڑیوں میں تقسیم ہونا ہے، کب مڑنا ہے، کب حملہ کرنا ہے ۔ ح) فوج کی ترتیب، نقل و حرکت، پڑاؤ کرنا، مارچ کرنا، پیچھے مُڑنا، حملہ کرنا اور مساوی طاقت کو سامنے لانا، وغیرہ میں کامیابی کا مدار حرکت کے وقت اور مقام پر ہوگا ۔

* دشمن کی فوج کو سراسیمہ کرنے کی تدابیر یہ ہیں : فوج کی شان وشکوہ کا مظاہرہ خفیہ تدابیر، طرار جاسوسوں کی کارروائی، جبکہ دشمن دوسری طرف متوجہ ہو، جادو ٹونا، راجہ کے دیوتاؤں سے تعلق کا پرچار، رتھوں اور ہاتھیوں کی سج دھج ۔

* باغیوں کو اُکسانا، مویشیوں کے گلّوں سے کام لینا، (دشمن کے) کیمپ کو آگ لگانا، اس کے بازوؤں اور عقب کو تباہ کرنا، دشمن کے ملازموں کے ذریعے اُس کے ہاں پھوٹ ڈلوانا ۔

* یا اُس کو یہ باور کرانا کہ اس کا قلعہ جل گیا، یا تاراج ہوگیا ۔ یا اس کے خاندان کا کوئی فرد یا دشمن یا قبائلی سردار اس کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا ہے ۔ اس طرح کی تدابیر سے دشمن کو ہراساں کیا جائے ۔

* کسی تیرانداز کے تیر سے کوئی مرے یا نہ مرے لیکن عاقل آدمیوں کی سوچی ہوئی چالوں کی زد سے ماں کے پیٹ میں چھپا ہوا بچہ بھی نہیں بچ سکتا ۔ رگ : اس لیے جنگ میں بُدھی ہی کو طاقت سمجھنا چاہیئے ۔ ح)

باب یازدھم

مختلف گروہوں سے نمٹنے کے طریقے

جزو نمبر ۱: پھوٹ ڈلوانا اور خفیہ سزائیں

کسی سنگھ کو اپنے ساتھ ملا لینا، فوج اور دولت اور حلیف حاصل کرنے سے بڑھ کر ہے۔ راجہ مصالحت اور تحائف کے ذریعے ان سنگھوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے جو دشمنوں کے قابو میں نہ آسکیں گے اگر اپنے ساتھ ان کے تعلقات استوار ہوں۔ لیکن جو راجہ کے مخالف ہوں ان کو آپس میں لڑوا کر اور خفیہ سزاؤں کے ذریعے سیدھا کیا جائے۔

کمبوج اور سوراشٹر جیسے دیشوں کے کھتری زراعت، تجارت کے ساتھ ہتھیار بھی چلاتے ہیں رک، (کمبوج، سوراشٹر، شرینی اور دوسرے لوگ، لچھوک، ورجک، ملک، مدرک، ککر، کرو، پانچال وغیرہ راجہ کا لقب رکھتے ہیں۔)

جاسوس ان سب گروہوں میں جا کر ان کے باہمی حسد، نفرت اور لڑائی کے دوسرے اسباب کا پتہ لگائیں، اور ان کے درمیان نہایت ہوشیاری اور پوری تیاری کے ساتھ عداوت کے بیج بوئیں۔ کسی ایک (سردار) سے کہیں کہ فلاں فلاں تمہاری مذمت کرتا ہے۔ آچاریہ کے روپ میں اُن کے درمیان بچکانہ لڑائیاں چھیڑیں رک: شاگردوں کو آپس میں لڑائیں) اور ودیا، کلا، جوئے یا کھیلوں کے مسائل پر اختلاف پیدا کریں۔ طرار جاسوس سرداروں کے درمیان تنازعات کھڑے کرائیں، مثلاً شراب خانوں، تماشا گاہوں وغیرہ میں کمتر سرداروں کی بڑھ چڑھ کر تعریف یا دوست بن کر نوجوانوں کے حسب نسب کے جھوٹے سچے گن

گائیں اور انہیں مہم جوئی کی شہ دیں۔ اعلیٰ خاندان والوں کو دوسروں کے ساتھ کھان پان اور رشتے ناتے سے روکیں۔ کمتر لوگوں کے ساتھ ربط وضبط رکھنے والوں کا چرچا کریں کہ یہ تو اپنی اعلیٰ حیثیت اور روایتی برتری کو بٹہ لگانا ہے۔

دک: کمتر لوگوں کو شہ دیں کہ وہ برتری کا دعویٰ کریں۔) یا طرآر جاسوس رات، کو کسی کی املاک تباہ کردیں یا مویشی چرا کے ان لوگوں کے درمیان جن کے قانونی جھگڑے چل رہے ہوں، خون خرابہ کرادیں۔ ان سب تنازعات میں راجہ کمتر اور کمزور فریق کی مدد کرے تاکہ وہ بڑوں سے ٹکر لے سکے۔ جب وہ الگ الگ ہو جائیں تو انہیں ان کے اپنے دیس سے نکال کر دوسری قابل کاشت زمینوں پر پانچ پانچ دس، دس گھروں کی ٹکڑیوں میں آباد کردیں، کیونکہ ساتھ رہ کر وہ ہتھیاروں کے استعمال کی تربیت حاصل کرسکیں گے۔ دک: کہ مبادا ساتھ رہیں تو ہتھیار بند ہو جائیں)۔ ان کو تنبیہہ کردی جائے کہ آپس میں کوئی گٹھ جوڑ کیا تو سزا دی جائیگی۔

راجہ کسی ایسے شہزادے (سردار؟) کو جو اعلیٰ خاندان کا ہو مگر بے دخل یا قید کردیا گیا ہو گدی کا وارث مقرر کردے[1] پھر جاسوس جوتش کے ماہر پنڈتوں وغیرہ کے بھیس میں جتھوں کے درمیان اُس کی اعلیٰ صفات کا چرچا کریں اور ان کے بھلے لوگوں پر زور دیں کہ وہ اُس کی اطاعت کا دم بھریں اور اس کی ذات صفات کے گن گائیں۔ جو لوگ آمادہ ہو جائیں ان کو راجہ امداد بھیجے تاکہ دوسروں کو ساتھ ملا سکیں۔ جب کوئی جھڑپ ہو جائے[2] تو جاسوس کلالوں کے بھیس میں کسی مرے ہوئے عزیز کو نذر چڑھانے کے بہانے ان لوگوں میں شراب کے سیکڑوں گھڑے تقسیم کردے جن میں مدن بوٹی کا رس ملا دیا گیا ہو۔ مندروں اور قربان گاہوں کے دروازے یا دوسری جگہوں پر، محافظوں کی نظر کے سامنے جاسوس یہ جھوٹا اعلان کریں کہ انہوں نے (جتھے کے دشمنوں کے ساتھ) معاہدہ کرلیا ہے، اس کے کیا مقاصد ہیں اور کیا معاوضہ طے ہوا ہے۔ اور دشمن کی طلائی مہروں کی

---

[1] شہزادہ ظاہر کرے۔ ج

[2] گیرولا: جب لڑائی چھڑ جائے۔ ر

ھتیلیاں سامنے رکھ دیں۔ جب جتھوں سے سامنا ہو تو وہ (جاسوس) ان کو بتائیں کہ انہوں نے خود کو دشمن کے ہاتھ بیچ دیا ہے، اور انہیں لڑنے کی دعوت دیں یا جتھوں کے مویشیوں یا دوسری قیمتی املاک پر قبضہ کر کے ان میں سے منتخب چیزیں جتھے کے سردار کے حوالے کر دی جائیں، اور جتھوں سے کہا جائے کہ یہ رقم سردار کو جتھوں کے درمیان جھگڑا پیدا کرنے کے لیے دی گئی تھی۔[1]

انہی ترکیبوں پر چھا ؤنیوں میں اور قبائلی سرداروں کے درمیان نفاق پیدا کرانے کا قیاس کرنا چاہیئے۔

یا جاسوس جتھوں میں سے کسی سردار کے زعیم بیٹے سے کہے کہ "تم تو فلاں راجہ کے پوت ہو، تمہیں دشمنوں کے خوف سے یہاں رکھ چھوڑا ہے"۔ جب وہ اس بھرے میں آجائے تو راجہ اُسے امداد بھیجے، اور اُسے جتھوں کے خلاف جنگ پر اُکسائے۔ جب مقصد پورا ہو جائے تو راجہ اس لڑکے کو بھی ختم کرا دے۔

طوائفوں، ناچنے گانے والیوں کے اڈے چلانے والے سرداروں تک رسائی حاصل کر کے ان کو خوبصورت دل لبھانے والی عورتوں سے روشناس کریں۔ پھر ان میں سے کسی کی منظورِ نظر کو کسی دوسرے کے پاس پہنچا دیا جائے۔ اور ظاہر کیا جائے کہ وہ اُسے اُڑا لے گیا ہے، اور اس طرح ان کو آپس میں لڑوا دیں۔ پھر طرار جاسوس اپنا کام کریں اور اعلان کر دیں کہ مرنے والا محبت اور رقابت کے چکر میں مارا گیا ہے۔

کوئی عورت جس نے اپنے عاشق کو مایوس کیا ہو، اور پھر معاف کر دی گئی ہو اس سردار کے پاس جا کر کہے کہ دوسرا سردار میرے تمہارے پاس آنے میں مانع ہے حالانکہ میں تمہاری ہوں۔ اور جب تک وہ زندہ ہے میں تمہارے پاس

---

[1] تمام عبارت سراسر مبہم ہے، اور دوسرے تراجم بھی جزوی اختلافات کے ساتھ ایسے ہی بے ربط ہیں۔ خلاصہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جتھے کے ایک حصے کو اُکسا کر امداد دے کر پھر اس کا بھانڈا دوسروں کے سامنے پھوڑ دیا جائے۔ ع

نہیں رہ سکتی، اور اس طرح دوسرے کو قتل کروا دے۔

یا کوئی عورت جسے زبردستی اٹھایا گیا ہو اس شخص کو کسی باغ کے آس پاس یا عشرت گاہ میں جاسوسوں کے ہاتھوں قتل کرا دے یا خود ہی اس کا کام تمام کر دے اور پھر یہ مشہور کر دے کہ میرے اس محبوب کو فلاں نے مارا ہے۔

کوئی جاسوس سنیاسی بن کر کسی عاشق کو ایسی دوائیں دے جن سے محبوبہ رام ہو جاتی ہے اور اس میں زہر ملا دے، اور پھر چپکے سے کھسک جائے۔ دوسرے جاسوس اس قتل کو کسی کے سر منڈھ دیں۔

یا بیوہ یا دوسری سکھائی ہوئی جاسوس عورتیں راجہ کے پاس امانت رکھے ہوئے دھن کے مطالبے کا قضیہ اٹھائیں اور جتھوں کے سرداروں کو اپنے حسن سے (جب وہ راجہ کے سامنے آئیں) اپنی طرف مائل کریں۔ [1]

کوئی طوائف یا رقاصہ یا مغنیّہ کسی عاشق سے خفیہ جگہ ملاقات طے کرے۔ اور جب وہ آئے تو جاسوس اُسے مار ڈالیں یا گرفتار کر لیں۔

کوئی جاسوس کسی سردار سے جو عورتوں کا شوقین ہو کہے کہ اس گانو میں ایک گھر کا مالک مر گیا ہے، اس کی بیوی کسی راجہ کے محل کے لائق ہے، اُسے ہتھیا لو، اس کے ہتھیائے جانے کے پندرہ دن بعد کوئی رِشی جتھے کے لوگوں کے سامنے اس پر الزام لگائے کہ اس نے اس کی بیوی یا سالی یا بہن یا بیٹی کو زبردستی گھر

---

[1] یہ عبارت بھی مبہم ہے۔ دوسرے تراجم کا مفہوم یہ ہے: ک۔: جاسوس عورتیں مالدار بیواؤں یا بیواؤں کا روپ دھار کر اور کسی ضبط کردہ ورثے یا امانت کی بابت جھگڑا اٹھا کر حکمراں کاؤنسل کے سرداروں کا دل موہ لیں۔ گ: کوئی وحشی بیوہ یا غریبی کے کارن پیشہ کرنے والی سہاگن یا استری کے بھیس میں کوئی مرد ورثے یا امانت وغیرہ کا قضیہ لے کر تصفیہ کرانے کی غرض سے جتھے کے سرداروں کے پاس جائے اور انہیں اپنے بس میں کر لیں۔ گ: کے ترجمے میں کئی تفصیلات اصل سنسکرت متن سے زائد ہیں۔ پھر بھی نکتہ واضح نہیں ہوا۔ غالباً یہ سرداروں تک رسائی پانے کی ایک ترکیب بتائی گئی ہے۔ ح

میں ڈال رکھا ہے۔ اگر جیتنے والے اس کو سزا دیں تو راجہ ان کا ساتھ دے اور انہیں بدچلن لوگوں کے خلاف کارروائی پر اکسائے۔ طرار جاسوس ہمیشہ ایسے سنیاسی کو رات کے وقت دور بھجوا دیں۔ ہوشیار منتخب جاسوس سردار پر الزام لگائیں کہ اس نے برہمن کو قتل کرا دیا ہے اور ایک برہمن عورت کو خراب کیا ہے۔

کوئی جاسوس جوتشی بن کر کسی سردار سے کسی عورت کے نصیبے کی تعریف کرے جس کا بیاہ جلد ہونے والا ہو اور کہے کہ وہ رانی بننے کے لائق ہے اور ایسے بیٹے کو جنم دے گی جو راجہ ہوگا۔ اپنا سارا دھن دے کر اسے خرید لو یا بھگا لاؤ۔ جب اسے حاصل کرنا ممکن نہ ہوگا تو جاسوس ان کا سبندھ کرا دیں گے، اور پھر جھگڑا لازمی طور پر اٹھے گا۔

کوئی فقرنی کسی سردار سے کہے جو اپنی بیوی کو بہت چاہتا ہو، کہ فلاں سردار نے جسے اپنی جوانی پر بڑا گھمنڈ ہے مجھے تمہاری بیوی کو پرچانے کے لیے بھیجا ہے۔ میں دشمن کے ڈر کے مارے اس کا خط اور یہ زیور تمہاری بیوی کے لیے لے آئی ہوں۔ تمہاری بیوی بے قصور ہے۔ اس سردار کے خلاف خفیہ کارروائی ہونی چاہیئے۔ میں تمہیں سرخرو دیکھنا چاہتی ہوں۔

اس طرح کے جھگڑوں میں جو خود ہی کھڑے ہو جائیں یا جاسوس کھڑے کرائیں۔ راجہ کو ہمیشہ کمزور فریق کا ساتھ دینا چاہیئے تاکہ وہ بد لوگوں کے خلاف کارروائی کریں یا راجہ خود انہیں وہاں سے نکال کر ملک کے دوسرے علاقوں میں بھجوا دے۔

اس طرح وہ جتھوں کا واحد راجہ بن کر ابھرے گا۔ پھر وہ گروہ بھی ایسے راجہ کے ماتحت آنے کے بعد اس طرح کی سازشوں سے ہوشیار رہیں۔

٭ مختلف گروہوں کے سربراہ کو چاہیئے کہ ان سب لوگوں میں مقبولیت حاصل کرے جو نیک زندگی گزارتے ہوں یا اپنے نفس پر قابو رکھے اور ایسی راہ اختیار کرے جسے وہ سب لوگ پسند کریں جو اس کے تابع ہوں۔

باب دوازدھم

طاقتور دشمن[1] سے نمٹنا

جزو ۱: راج دُوت کا کام

جب راجہ پر کوئی طاقتور دشمن حملہ کرے تو وہ خود کو مع اپنے بیٹوں کے اُس کے حوالے کر دے اور (بہتے ہوئے دھارے میں) سرکنڈے کی طرح رہے (گ: اُس کے سامنے بیت کی طرح جھک جائے)

بھاردواج کہتے ہیں کہ جو کوئی طاقتور کے سامنے جھکتا ہے، وہ گویا اندرؔ (بارش کے دیوتا) کے سامنے جھکتا ہے۔

مگر وشالاکش کا کہنا ہے کہ کمزور راجہ اپنے تمام وسائل کے ساتھ مقابلہ کرے، کیونکہ بہادری ہر مشکل پر غالب آجاتی ہے، اور لڑنا کھتری کا فطری تقاضا اور فرض ہے، چاہے جنگ میں فتح ہو یا شکست۔

کوٹلیہ کہتا ہے کہ نہیں، جو کوئی دریا کے کنارے کیکڑے کی طرح جھک جائے مصیبت کے دن گزارتا ہے۔ جو اپنی تھوڑی سی فوج کے ساتھ (بھاری فوج سے) ٹکرلے وہ گویا بغیر کشتی کے سمندر کو پار کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا کمزور راجہ یا تو خود کو طاقتور راجہ کی پناہ میں دے دے یا کسی ناقابلِ تسخیر قلعہ میں جم جائے۔

حملہ آور تین قسم کے ہوتے ہیں:۔ انصاف پسند فاتح، شیطان صفت فاتح، اور حریص فاتح۔

---

[1] دوسرے مترجمین نے "کمزور راجہ کی بابت" عنوان دیا ہے جو اصل عنوان "آبلی یس" کے عین مطابق ہے۔ ح

ان میں سے اوّل اطاعت سے مطمئن ہو جاتا ہے۔ لہذا کمزور راجہ اس کی امان میں آ جائے۔

اپنے دشمنوں سے چوکنا، حریص راجہ جو کچھ زر زمین وغیرہ اطمینان سے ہاتھ لگے اُسے غنیمت سمجھتا ہے۔ ایسے کو دھن دولت سے خوش کر دینا چاہیئے۔

شیطان صفت راجہ صرف مفتوح کی زمین، خزانے، بیٹوں بیویوں پر قبضہ کرنے سے مطمئن نہیں ہوتا بلکہ اس کی جان بھی لینا چاہتا ہے۔ ایسے کو زر زمین دے دلا کر جتنا دور رکھا جائے بہتر ہے۔

جب ان میں سے کوئی کمزور راجہ کے خلاف حرکت کرنے والا ہو تو کوشش کرنی چاہیئے کہ معاہدے سے معاملہ ٹل جائے یا پھر سازش کی جنگ (منتر یدھ) کا آسرا لیا جائے۔ یا میدان جنگ میں شاطرانہ چالوں سے کام لیا جائے۔ وہ دشمن کے آدمیوں کو اُتار چڑھاؤ یا تحفے تحائف دے کر اپنے ساتھ ملا سکتا ہے۔ اِس کے ساتھ ہی اپنے آدمیوں کی سازش کی روک تھام اُن میں پھوٹ ڈلوا کر یا خفیہ سزائیں دے کر کی جانی چاہیئے۔ جاسوس خفیہ طور پر ہتھیار، زہر یا آگ کے ذریعے قبضہ کر لیں۔ دشمن کے عقب پر ہر طرف سے دباؤ ڈلوایا جائے۔ قبائلی لوگوں کی مدد سے اس کی عملداری میں تباہی پھیلائی جائے، یا دشمن کے خاندان کے کسی معتوب یا مقید فرد کو اس کی ریاست پر قبضہ کرنے کے لیے کھڑا کر دیا جائے۔ جب وہ شرارت پر تُل ہی جائے اور جو کچھ کر سکتا ہے کر گزرے تو اس کے پاس صلح کے لیے ایلچی بھیجے جائیں یا اُسے برہم کیے بغیر صلح کر لی جائے۔ اگر وہ پھر بھی بڑھتا رہے تو کمزور راجہ اُسے اپنی چوتھائی دولت اور فوج دے کر صلح کی پیش کش کرے، اور ادائیگی ایک دن اور ایک رات گزرنے پر موقوف رکھی جائے۔

طاقتور راجہ پیش کش کو قبول کرے تو ایسے ہاتھی اور گھوڑے بھیجے جائیں جو قابو میں نہ آئیں یا انہیں زہر دے کر بھیجا جائے۔ اگر دشمن فوج کے خاص افسروں کو بھیجنے کا مطالبہ کرے تو ایسے آدمی بھیجے جائیں یا فوج کے وہ حصے بھیجے

جائیں جن میں غدار گھسے ہوئے ہوں۔ یا دشمن یا قبائلی لوگ اور یہ سب کسی اپنے معتبر افسر کی کمان میں ہوں یا ترکیب کرے کہ اس کے دشمن اور اس کی فوج سے ناپسندیدہ عناصر دونوں تباہ ہوں۔ یا ایسی فوج بھیجی جائے جو طرار جاسوسوں پر مشتمل ہو اور اپنے غیر مطمئن آدمیوں کو دشمن کے پاس بھیجنے سے پہلے مطمئن کر دے۔

دک: یا ایسے تیز مزاج لوگوں کو بھیجے جو ہتک کو برداشت نہ کر سکیں اور دشمن کو نقصان پہنچائیں یا نہایت وفادار پشتینی سپاہی جو دشمن کو موقع ملنے پر ضرر پہنچا سکیں،

اگر دشمن دولت چاہتا ہو تو ایسی اشیاء بھیجی جائیں جو بک نہ سکیں اور ایسا سامان جو جنگ میں کار آمد نہ ہو۔ اگر دشمن زمین مانگتا ہو تو ایسی زمین دی جائے جو بعد میں واپس لی جا سکے، جس پر کسی دوسرے دشمن کا دانت ہو جس کا دفاع مشکل ہو یا جسے آباد کرنے کے لیے کثیر صرفے کی ضرورت ہو یا پھر وہ اپنی راجدھانی کو چھوڑ کر سارا ملک حوالے کر کے صلح کرے۔

* راجہ حکمت سے کام لے کر دشمن کو وہی کچھ پیش کرے جو کوئی دوسرا دشمن اس سے چھین کر لے جا سکے۔ اور دولت سے زیادہ اپنی جان کی پروا کرے، کہ دولت کے انبار ہوتے جان دی تو کیا ملا؟

جزو ۲: خفیہ ریشہ دوانیاں

اگر دشمن صلح کے معاہدے کی پابندی نہ کرے تو اس سے کہا جائے: بہت سے راجہ چھ دشمنوں کے ہاتھوں پسپا ہوئے تم کو ان نادان حکمرانوں کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔ اپنی دولت کا بھی خیال رکھو اور دھرم کا بھی۔ جو لوگ تمہیں خطرات میں پڑنے پر اکساتے اور جرم کرنے اور دولت برباد کرنے کا مشورہ دیتے ہیں وہ دوست نہیں دشمن ہیں۔ ایسے جیالوں سے لڑنا جو جان کی پروا نہیں کرتے، نادانی ہے۔ ایسا کام کرنا جس سے دونوں جانب خون خرابہ ہو بڑا پاپ ہے۔ جو دھن میسر ہے اُسے لٹانا اور اچھے دوست کو گنوانا (مراد اپنی ذات)، نفع کمانا نہیں صریحاً نقصان اٹھانا ہے۔ اس راجہ کے بھی کچھ دوست ہیں جنہیں وہ تمہارے پیچھے اسی دولت کے بل بوتے پر لگا دے گا جو تمہاری مدد سے مجھے

نقصان پہنچا کر حاصل کرے گا۔ اور وہ تم پر ہر طرف سے پل پڑیں گے۔ اس راجہ کا اثر ورسوخ وسطی اور غیر جانبدار ریاستوں میں برقرار ہے۔ اور تم اپنا اثر و رسوخ کھو چکے ہو، چنانچہ اب وہ منتظر ہیں کہ موقع ملے تو تم کو آ دبائیں۔ صبر سے مزید نقصان برداشت کرو (ک) اسے ابھی اور نقصان برداشت کرنے دو) تب ہم اُسے اس امن کے قلعے سے نکال باہر کریں گے جس پر سے اس کا اثر زائل ہو چکا ہے۔ لہٰذا تمہیں زیب نہیں دیتا کہ ان بدخواہوں کی بات پر کان دھرو جو دوست بن کر سامنے آتے اور بہکاتے ہیں تاکہ تم اپنے حقیقی دوستوں کو مشکل میں ڈالو اور پھر تمہارے دشمن اپنے مقاصد پورے کر سکیں، خود کو بھی جوکھوں میں ڈالو اور ناحق زیر بار ہو۔

اگر دشمن اس صلاح کو نظر انداز کر کے بڑھتا ہی چلا آئے تو کمزور راجہ اس کی رعیت میں فتنہ فساد پیدا کرنے کے لیے ان حربوں سے کام لے جو جتھوں سے عہدہ برآ ہونے کے سلسلے میں بیان کیے گئے ہیں۔ نیز اس جزو میں جس کا تعلق خفیہ طریقوں سے دشمن کو گھیرنے سے ہے وہ طرار جاسوسوں اور زہر دینے والوں کو بھی کام پر لگائے۔ دشمن کے اپنے ٹھکانے ہیں، ان تحفظات کے توڑ پر جو راجہ کی جان کی حفاظت کے سلسلے میں بیان کیے گئے ہیں طرار جاسوس اور زہر دینے والے اپنی کارروائی انجام دیں۔ طوائفوں کے اڈے چلانے والے دشمن کی فوج کے سرداروں کو خوبصورت جوان عورتوں کے ذریعے رجھائیں، اور ان کے درمیان رقابت کے جھگڑے پیدا کرائیں۔ اس طرح جو جھڑپیں ہوں اُن کے بعد ہارے ہوئے فریق کو دوسری جگہ منتقل ہو جانے یا جاسوسوں کے ذریعے اپنے راجہ سے مل جانے اور اشتراک عمل کی ترغیب دی جائے۔

یا جو سردار عشق میں مبتلا ہو جائے اس کو جاسوس سنیاسی، دواؤں میں زہر ملا کر دے دیں۔

کوئی جاسوس سوداگر کے بھیس میں دشمن راجہ کی رانی کی کسی خواص سے عشق کا اظہار کرے اور اس پر خوب پیسہ لٹائے، پھر اُسے چھوڑ دے۔ سوداگر کا ملازم

جاسوس رانی کے محل میں تعینات کسی دوسری جاسوس عورت کے ذریعے ایک دوا یہ کہہ کر پہنچائے کہ اس سے برگشتہ عاشق دوبارہ مطیع ہو سکتا ہے۔ وہ خواص دوا کو سوداگر پر آزمائے، اور کامیاب ثابت ہونے کے بعد رانی سے کہے کہ یہ دوا راجہ پر بھی آزمانی چاہیئے، اور پھر دوا کے بدلے زہر رکھ دے۔

کوئی جاسوس جوتشی بن کر راجہ کے بڑے وزیر کو اس بھرے پر چڑھائے کہ اُس میں راجہ بننے کے پورے آثار پائے جاتے ہیں۔ کوئی فیقرنی اس وزیر کی بیوی کو بھی یہی پٹی پڑھائے کہ وہ رانی بننے والی ہے اور ایک راجہ کو جنم دے گی۔ یا کوئی عورت وزیر کی بیوی بن کر اُس سے کہے کہ (جاسوس جو کسی بڑے افسر کی بیوی ہو اس سے کہے) کہ راجہ میرے پیچھے پڑا ہے اور ایک فیقرنی میرے پاس یہ زیور اور خط لے کر آئی ہے۔

یا کچھ جاسوس باورچیوں کے روپ میں للچانے والی دولت (وزیر کے پاس) یہ کہہ کر لے جائیں کہ یہ راجہ کے حکم سے آئی ہے۔ اور کسی فوری مہم کے لیے ہے۔ ایک دوسرے جاسوس سوداگر بن کر وزیر سے کہے کہ مہم کی ساری تیاری مکمل ہے اور اس دولت پر کسی بہانے قبضہ کرلے[1]۔ اس طرح ایک، دو یا تین خفیہ حیلوں سے کام لے کر مشترک دشمنوں کے وزیروں کو مہم جوئی پر اکسایا جائے تاکہ وہ اپنے راجہ سے کٹ جائیں۔

دشمن کے علاقوں میں جاسوس یہ افواہ پھیلائیں کہ راجہ سخت مشکلات میں گھر گیا ہے اور اس کی جان کے لالے ہیں۔ اس لیے علاقے کے حاکم نے سرکاری ملازموں سے کہا ہے کہ جتنا جس کسی سے وصول کر سکتے ہوں زبردستی چھین لیں۔ رات کو جاسوس لوٹ مار شروع کر دیں اور خون آلودہ ہتھیار اور رسیاں وغیرہ حاکم کے گھر میں ڈلوا دیں۔ اسی طرح محصل اعلیٰ اور دوسرے حاکموں کے خلاف نفرت

---

[1] یہ ساری عبارت بے ربط ہے۔ ک گ نے نکتے کو ٹھیک سمجھا ہے۔ یعنی باورچی دولت وزیر کو دکھائے کہ یہ راجہ نے آپ کو زہر دینے کے لیے مجھے بخشی ہے۔ اور ایک سوداگر آکر تصدیق کرے کہ اس نے راجہ کے حکم سے زہر باورچی کے حوالے کیا ہے۔ ح

پیدا کرائی جائے۔ جب لوگ محصل اعلیٰ سے بددل ہو جائیں تو اُسے مروا دیا جائے۔ اور اس کی جگہ اُس کے خاندان کے کسی آدمی کو یا کسی ایسے شخص کو جو نظر بند رہا ہو مقرر کر دیا جائے۔ لہ

* دشمن کی طرف سے خطرے کی افواہ پھیلا کر جاسوس شاہی حرم اور شہر پناہ کے دروازوں اور غلّے کے گوداموں کو آگ لگوا دیں اور ان کے محافظوں کو قتل کرا دیں۔

جزو ۳ : سپہ سالار کا قتل اور ریاستوں کو بھڑکانا

دشمن راجہ اور اس کے مصاحبوں سے قریب رہنے والے جاسوس، رازدارانہ طور پر پیادہ، سوار، رتھوں اور ہاتھیوں کی فوج کے کمانڈروں کے خیر خواہوں سے دوست بن کر کہیں کہ راجہ ان سے ناراض ہے۔ جب ان کے آدمی جمع ہوں (ک: جب افواہ خوب پھیل جائے)، تو جاسوس احتیاط کے ساتھ محافظوں سے بچ کر (ک: رات کے وقت، خطرے سے تحفظ کی تدابیر اختیار کرکے۔) کمانڈروں کو راجہ کی طرف سے طلبی کا بہانہ کرکے کسی جگہ لے جائیں اور وہاں سے واپسی کے وقت کمانڈر کو قتل کر دیں۔ (گ: کمانڈروں سے کہیں کہ فلاں وقت تم کو راجہ نے بلایا ہے) اور جب وہ گھر سے نکلیں تو انہیں قتل کر دیں۔ دوسرے سپاہی جو آس پاس ہوں وہ مشہور کریں کہ یہ قتل راجہ کے حکم سے ہوا ہے۔ جاسوس دشمن کے دیس سے نکالے ہوئے سرداروں سے بھی کہیں کہ جیسا ہم سمجھتے تھے ویسا ہی ہوا۔ اب تم کسی اور طرف نکل جاؤ۔ (ک: جو قتل نہ ہوئے ہوں، ان سے کہا جائے کہ جو ہم کہتے تھے وہی ہوا۔ اب تم جان بچا کر بھاگ جاؤ۔)

بعض لوگ جنہیں (دشمن) راجہ سے حسبِ خواہش نہ ملا ہو۔ ان سے جاسوس کہیں کہ راجہ نے سرحدی حاکم سے کہا ہے کہ فلاں فلاں شخص دشمن سے ملا ہوا ہے کیونکہ ہم اس کی خواہش پوری نہیں کر سکے۔ اس لیے اس کا کام تمام کر دو۔ بس پھر

لہ یہ عبارت گنجلک ہے اور تینوں ترجموں میں نمایاں اختلاف ہے، خلاصہ مفہوم درج کیا گیا ہے۔ دشمن کی عملداری میں تقرر کون کرائے گا۔ اور نظر بند کو کیونکر نکال کر لایا جائے گا۔ یہ بات بھی نہیں کھلی۔ ح

جاسوس اپنی مخصوص کارروائی کریں۔

جن لوگوں کو راجہ نے ان کی خواہش کے مطابق خوش کر دیا ہو ان کو بھی جاسوس یوں بھکائیں کہ راجہ نے سرحدی حاکم سے ان کی بابت کہا ہے کہ اگرچہ ہم نے ان کی باتیں بادلِ نخواستہ مان لی ہیں تاکہ وہ مطمئن ہو جائیں۔ مگر وہ دشمن سے ملے ہوئے ہیں۔ تم ان کی سرکوبی کرو۔ پھر جاسوس اپنی مخصوص کارروائی کریں۔

ان لوگوں کو بھی جو راجہ سے اپنا حق طلب نہ کرتے ہوں، جاسوس یوں ہراساں کریں کہ راجہ نے سرحدی علاقوں کے حاکم سے کہا ہے کہ یہ لوگ اپنا حق مجھ سے نہیں مانگتے اس کا سبب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ یہ دشمن سے مل گئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مجھے ان کے جرم کا پتہ چل گیا ہے۔ تو تم ان کا قلع قمع کر دو۔ بس پھر جاسوس اپنی مخصوص کارروائی کریں۔

اسی پر مختلف گروہوں کے خلاف کارروائی کا قیاس کرنا چاہیئے۔ کوئی جاسوس جو دشمن راجہ کے ذاتی ملازموں میں شامل ہو، راجہ کو بتائے کہ اس کے فلاں فلاں وزیر سے دشمن کے آدمیوں نے ملاقات کی ہے۔ جب وہ اس کا یقین کر لے تو کسی آدمی کو دشمن کا آدمی بنا کر راجہ سے کہا جائے کہ یہی وہ آدمی ہے۔

دشمن کی فوج کے اعلیٰ افسروں، وزیروں اور دوسرے عہدہ داروں کو زر اور زمین کی پیش کش کر کے ورغلایا جائے کہ وہ اپنے راجہ سے ٹوٹ کر ادھر آ جائیں۔

اگر کوئی شہزادہ (یا کمانڈر انچیف) قلعے کے قریب یا اس کے اندر رہتا ہو تو جاسوس اس سے کہیں "تم ہی سب سے لائق ہو۔ تم ہمت سے کیوں کام نہیں لیتے۔ اپنا حق بزور حاصل کرو، ورنہ ولی عہد شہزادہ تمہیں تباہ کر دے گا۔"

یا کمانڈر انچیف کے خاندان کے کسی آدمی یا نظر بند شخص (ک: معتوب شخص) کو سونا پیش کیا جائے اور کہا جائے کہ وہ دشمن راجہ کی اندرونی فوج یا سرحدی فوج کے کسی حصّے کو تباہ کر دے۔

یا جنگلی قبائل کو دولت اور عزت کی پیش کش کر کے دشمن کی عملداری تاراج کرنے پر اکسایا جائے، یا دشمن کے عقبی دشمن سے کہا جائے "میں تمہارے لیے

نجات کے پل کی حیثیت رکھتا ہوں ۔ اگر میں نہ رہا تو راجہ تم سب کو ڈبو دے گا ۔ تو آیئے متحد ہو کر عمل کریں اور دشمن کی یلغار کو پسپا کر دیں ۔“ اسی طرح ریاستوں کے حلقے کے سب یا کچھ ارکان کو یہ پیغام بھیجا جائے کہ ”مجھ سے نپٹنے کے بعد یہ راجہ تمہارے خلاف قدم اٹھائے گا ۔ اس سے ہوشیار رہیں ۔ میں ہی وہ شخص ہوں جس پر آپ بھروسہ کر سکتے ہیں ۔“

* قریبی دشمن کے خطرے کی پیش بندی کے طور پر راجہ وسطی یا غیر جانبدار راجاؤں کو (ان کی پسند کے تحفے) بھیجتے ہیں ۔ یا پھر اپنی تمام املاک دشمن کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں ۔ (ک: وہ کسی وسطی یا غیر جانبدار راجہ سے مدد کی التجا کرے اور جان بچانے کے لیے اپنا سب کچھ اس کے حوالے کر دے ۔)

جزو ۴ : ہلاک جاسوس

راجہ کے جاسوس جو دشمن کے قلعوں میں بیوپاریوں کے طور پر یا گاؤں میں کسانوں، گوالوں کے طور پر سرحدوں پر فقیروں کے طور پر رہتے ہوں، قریبی دوسرے دشمن راجہ یا قبائلی سردار یا دشمن راجہ کے تخت کے دعویدار کسی شخص یا معتوب راجکمار کو تاجروں کی معرفت خفیہ پیغام بھیجیں کہ وہ آسانی سے اگر اس علاقے پر قبضہ کر سکتے ہیں ۔ جب ان کے نمائندے خفیہ طور پر آئیں تو انہیں تمام کمزوریاں بتا دی جائیں اور ان کے ساتھ مل کر کارروائی کی جائے ۔

یا کسی دیس نکالا دیے ہوئے شہزادے کو دشمن کے کیمپ میں پہنچا کر کوئی جاسوس جو دشمن راجہ کے ہاں شراب فروش کے طور پر کام کرتا ہو، سیکڑوں شراب کے پیپے مدن بوٹی کا رس ملا کر جشن منانے کے لیے تقسیم کر دے یا پہلے دن سادہ شراب دے اور اگلے دن زہر ملی ہوئی شراب ۔ یا دشمن کے افسروں کو پہلے خالص شراب دے اور پھر جب وہ نشے میں آ جائیں تو پھر زہریلی شراب پلا دے ۔

کوئی جاسوس جو دشمن کی فوج کے چیف افسر کے طور پر کام کرتا ہو، وہ بھی شراب فروش والی چال چل سکتا ہے ۔

تاجروں اور پکا ہوا گوشت، چاول اور شراب وغیرہ بیچنے والے جاسوس تازہ

مال سستے داموں فروخت کرنے کا اعلان کردیں، اور دشمن کے آدمیوں کے ساتھ زہریلی اشیاء بیچ دیں۔

عورتیں اور بچے تاجروں سے شراب، دودھ، دہی، مکھن، تیل وغیرہ اپنے زہر بھرے برتنوں میں خریدیں، بعد میں قیمت کی بابت جھگڑا کرکے واپس دوکانداروں کے برتن میں انڈیل دیں۔ جاسوس خریدار وہ سارا مال خریدلیں۔ اور ایسی ترکیب سے ان لوگوں کے ہاتھ بیچ دیں جو دشمن کے ہاتھی گھوڑوں کو خوراک دینے پر مامور ہوں۔ اسی طرح جانوروں کے لیے زہریلی خوراک بیچنے کی کوشش کرے۔ مویشیوں کے تاجر دشمن کے کیمپ کے قریب لڑائی کے وقت اپنے مویشیوں کو کھلا چھوڑ دیں تاکہ فوجیوں کی توجہ جنگ کی طرف سے ہٹ جائے۔ (گیر ولا: ان کی نیند خراب ہو) یا تندمزاج شریر جانوروں کو کیمپ کے قریب لاکر چھوڑ دیں اور انکی آنکھوں میں چھچھوندر کا خون ٹپکا دیں۔ اسی طرح شکاری کے بھیس میں جاسوس اپنے خونخوار جانوروں کو، سپیرے زہریلے سانپوں کو اور ہاتھیوں کے بیوپاری مست ہاتھیوں کو چھوڑ دیں۔ طرار جاسوس پیچھے ہٹ کر پیادہ، سوار، رتھوں یا ہاتھیوں کے کمانداروں کو چپکے سے ٹھکانے لگا دیں یا ان کی قیام گاہوں کو پھونک دیں۔ دشمن کے باغی، مخالف اور قبائلی اس کے عقب میں کھنڈت ڈالنے یا کمک اور رسد کی آمد کو روکنے پر مامور کئے جائیں یا جنگل میں چھپے ہوئے جاسوس اس کی سرحدیں داخل ہو کر تباہی پھیلائیں، اور اس کی رسد کو جب وہ تنگ راستوں سے لائی جارہی ہو برباد کردیں۔

رات کی لڑائی کے وقت[1] جاسوس دشمن راجہ کی راجدھانی کے قریب پہلے سے خفیہ طور پر لگائے ہوئے بھونپو وغیرہ کے ذریعے اعلان کردیں کہ ہم نے ملک فتح کرلیا ہے اور راجدھانی میں گھس رہے ہیں۔ راجہ کے محل میں گھس کر راجہ کو قتل کردیں یا جب وہ ادھر اُدھر بھاگے تو ملیچھ یا وحشی قبائلی اور فوجی افسر جو گھات میں لگے ہوں یا کسی ستون یا جنگلے کے پیچھے چھپے ہوں اُسے مار ڈالیں یا شکاریوں کے

---

[1] مراد غالباً یہ ہے کہ راجہ کی راجدھانی پر شبخون مارا جائے جبکہ اس کی فوجیں محاذ پر ہوں۔ س ح

بھیس میں راجہ کو اس وقت مار دیں جب وہ اپنے سپاہیوں کو حملے کی ہدایات دے رہا ہو یا حملے کی ھلچل اور بھاگ دوڑ کے وقت خفیہ جنگی چال سے کام لیں یا جب وہ کسی تنگ راستے سے گزر رہا ہو تو گھات میں لگے ہوئے آدمی اس پر ٹوٹ پڑیں۔ یا کسی پہاڑی پر سے یا درخت کی اوٹ میں سے یا بڑ کے سائے میں سے نکل کر یا پانی میں اس پر حملہ کریں یا دریا کا بند توڑ دیں تاکہ وہ تیز پانی کی رو میں بہہ جائے یا وہ کسی قلعے میں یا وادی میں پناہ لے تو آگ کے گولے پھینکیں یا زہریلے سانپ چھوڑ دیں۔ کسی جھاڑیوں کے جھنڈ میں ٹھہرا ہو تو اُسے آگ لگوا دیں۔ صحرا میں ہو تو دھواں چھوڑ دیں۔ کہیں قلعے میں ٹھہرا ہو تو زہر دلوائیں۔ اور پانی میں اُترے تو مگرمچھ یا کسی اور خونخوار جانور کا لقمہ بنوا دیں یا جلتے ہوئے گھر سے باہر نکلے تو اُسے دھر لیں۔

٭ اس طرح کی ترکیبوں سے جیسی کہ باب ۱۳ جزو ا میں بیان کی گئی ہیں، یا دوسری کارگر ترکیبوں سے راجہ کو اس مقام سے جہاں وہ ٹھہرا ہو یا جہاں سے بھاگ نکلنے کی کوشش کرے، پکڑا جائے۔

جزو ۵ : خفیہ چال یا چڑھائی کے ذریعے مکمل فتح

دشمن کو ان مندروں اور یاتراؤں پر مارنے کی تدبیر اختیار کی جائے جہاں وہ پوجا یا قربانی کے لیے جایا کرتا ہو۔ کوئی بھاری پتھر اس ترکیب سے لٹکایا جائے کہ جب وہ مندر کے دروازے میں داخل ہو تو رسی ڈھیلی کر دینے سے اس پر آن پڑے۔ سب سے اونچی منزل سے اس پر ہتھیار یا پتھر لڑھکا دیئے جائیں یا کوئی بھاری بلی دیوار کے سہارے اس طرح لگائی جائے کہ اس پر گرائی جا سکے۔ یا اس فرش پر جہاں وہ کھڑا رہنے یا ٹہلنے کا عادی ہو زہر یا پانی یا گوبر میں ملا کر چھڑک دیا جائے یا پھولوں یا سفوف یا دھونی کے ذریعے زہر دے دیا جائے۔ یا اس کی نشست کے بند کھول کر اس کے نیچے بنے گڑھے میں گرا دیا جائے جس میں برچھیاں لگا دی گئی ہوں یا جب وہ گرفتاری کے ڈر سے ملک سے فرار ہو تو اُسے گھیر گھار کر جنگلی قبائلیوں یا کسی دشمن کی طرف بھٹکا دیا جائے جو اس کا منتظر ہو۔

یا جب وہ اپنے قلعے سے بھاگے تو اسی طرح دشمن ریاست کی طرف پہنچا دیا جائے جو بعد میں فتح کی جانے والی ہو۔ دشمن کے آدمیوں کو بھی اپنے بیٹوں یا بھائیوں کے پاس حراست میں، کسی پہاڑی یا جنگل یا دریا کے بیچ بنے ہوئے قلعے میں رکھا جائے جو دشمن کے علاقے سے دور ہو۔[1]

دشمن کی نقل و حرکت میں رکاوٹ ڈالنے کے طریقے ایک اور جزو میں "مفتوح راجہ کا کردار" کے عنوان سے درج ہیں

ایک یوجن (۴ ۱/۲ - ۵ میل) کی حد تک گھاس اور ایندھن کی لکڑی جلا دی جائے (ک: قلعے کے گرداگرد) یا پانی خراب کر دیا جائے یا بہا دیا جائے۔ قلعے کے گرد ٹیلے، کنوئیں، گڑھے اور کانٹے بنا یا مٹا دیئے جائیں۔ دشمن کے قلعے کے اندر جانے والی سرنگ کا منہ چوڑا کر کے اس کے سامان رسد یا سرداروں کو نکال لیا جائے اور خود دشمن راجہ کو بھی اسی طرح اغوا کر لیا جائے۔ قلعے کے باہر کی کھائی کا پانی سرنگ میں چھوڑ دیا جائے۔ دشمن کے قلعے کی فصیل کے پاس مشتبہ مقامات پر اور قلعے کے باہر کے مکان میں جہاں کنواں ہو، جست کے برتن خالی رکھ دیئے جائیں جن سے ہوا کا رخ معلوم ہو سکے۔ (جو زیر زمین سرنگ میں سے آئے گی[2] جب سرنگ

---

[1] اس عبارت کا مفہوم تینوں تراجم میں بہت مختلف ہے۔ ک: جب دشمن نزدیک آ پہنچے تو راجہ اپنے ساتھیوں کو جو طویل محاصرے کے شدائد سہہ سکیں قلعے کے اندر لے جائے اور جو اس قابل نہ ہوں انہیں دشمن کے ایسے علاقے میں بھیج دے جو بعد میں فتح کیا جانے والا ہو۔ اور دیہات کے لوگوں کو کسی پہاڑی یا دریائی قلعے میں بند کرائے۔ گ: اگر دشمن اپنے قریبی دیش کا ہو تو اس کے دیہاتیوں کو پکڑ کر بند کر دیا جائے اور دشمن کے قید کئے ہوئے شورش کرنے والوں کو چھوڑ دیا جائے۔ دشمن کے ایسے آدمی کو جسے بعد میں ضرور لوٹانا پڑے خود ہی اس کی طرف بھیج دیا جائے۔ دشمن راجہ کے پہاڑی، دریائی قلعوں وغیرہ کو اس کے وزیروں یا رشتہ دار کے اختیار میں دے دیا جائے۔ س ح

[2] تینوں مترجمین نے سنسکرت کی مجمل عبارت کی الگ الگ تعبیریں کی ہیں۔ مثلاً: ک: دشمن کے کیمپ تک ایک سرنگ بنائی جائے جو کسی جگہ سے کھلی ہو۔۔۔ یا اگر دشمن زمین دوز راستہ بنائے

کی سمت دریافت ہو جائے تو اس کے مخالف ایک دوسری سرنگ بنائی جائے یا سرنگ کو کھول کر اس میں دھواں یا پانی بھر دیا جائے۔

قلعے کے دفاع کا بندوبست کرکے اور اسے اپنے خاندان کے کسی فرد کے سپرد کرکے دشمن شاید مخالف سمت بھاگ جائے (ک، گ: خود راجہ قلعے کے دفاع کا بندوبست کرکے، دشمن سے مخالف سمت نکل بھاگے) جہاں اسے دوست اور ساتھی اور رشتہ دار مل سکیں یا وحشی قبائل یا دشمن کے باغی جن کے پاس بھاری رسد ہو۔ یا جہاں سے دشمن کے عقب پر یا اس کے ملک پر حملہ کیا جاسکے یا اس کی رسد کو روکا جاسکے۔ یا جہاں سے دشمن پر درخت لڑھکا کر اسے مارا جاسکے، یا اپنی پشتینی، معتمد فوج کے لیے مدد حاصل کی جاسکے۔ یا وہ کسی اور ملک میں چلا جائے جہاں حسب دلخواہ شرائط پر صلح کرنا ممکن ہو۔

اس راجہ کے، دشمن کے اتحادی اس کے پاس ایلچیوں کے ذریعے پیغام بھیج سکتے ہیں کہ "یہ تمہارا دشمن ہمارے ہاتھ پڑ گیا ہے۔ ہمیں تجارتی مال یا تحائف کے طور پر دھن اور بھاری فوج بھیجو۔ ہم یا تو اسے زنجیر کرکے تمہارے پاس بھیج دیں گے یا اسے یہاں سے نکال دیں گے۔" اگر بات مان لی جائے تو جو زر اور فوج آئے اس پر

بقیہ حاشیہ گزشتہ

تو اس سے زیادہ گہری سرنگ کھودی جائے حتیٰ کہ اس کا پانی راستے تک آجائے یا فصیل کے قریب ایک ڈھکا ہوا کنواں ۔۔۔ پانی کی بالٹیاں یا جست کے برتن رکھوا دیئے جائیں جن سے کھدائی ہونے کا پتہ چل سکے گا۔ (یہ یقیناً ہوا کے رخ سے زیادہ قابلِ فہم بات ہے۔ رح) گ، دشمن کے پڑاؤ میں ایک چوڑے منہ کی سرنگ بناکر دشمن کے سرداروں کو اور موقع آنے پر خود اس کو اس میں پھنسا دیا جائے۔ اگر دشمن قلعہ میں آنے کے لئے سرنگ بنائے تو فصیل کے چاروں طرف اتنی گہری کھائی کھودی جائے کہ پانی نکل آئے یا اگر یہ مشکل ہو تو گہرے گہرے کنوئیں کھدوا دیئے جائیں۔

ذہین پڑھنے والا ان تینوں ترجموں میں دی ہوئی مشترک جزئیات کو باہم مربوط کرکے مصنف کا مافی الضمیر بڑی حد تک پا سکتا ہے۔ صورت یہ ہے راجہ قلعہ بند ہے۔ یا تو خود سرنگ کھود کے چھاپہ مارے، یا اُدھر سے کھودی جارہی ہو تو اس کا رُخ معلوم کرکے اس کے راستے پر سوراخ کرے اور دھواں یا پانی چھوڑ دے۔ رح

خود قبضہ کر لیا جائے۔ [1]

یا قلعہ کا محافظ پیغام بھیجے کہ ہم قلعہ حوالے کرتے ہیں، اور جب محاصرہ کرنے والی فوج کا ایک حصہ قلعے میں داخل ہو جائے تو اُسے پہلے تو اعتماد میں لیا جائے اور پھر مروا دیا جائے۔ اسی طرح اعتماد حاصل کر کے دشمن کی فوج کو قلعہ کے باہر ایسی جگہ لے جائیں جہاں انہیں گھیر کے مارا جا سکے۔ [2]

یا کوئی دوست بن کر محاصرہ کرنے والے راجہ کو خفیہ پیغام بھیجے کہ قلعے کے اندر غلہ، شکر، تیل یا نمک ختم ہو گیا ہے۔ تازہ رسد فلاں راستے سے آ رہی ہے اس پر قبضہ کر لو۔ پھر باغی، بدلیشی یا قبائلی جو اس کام پر مامور ہوں یا موت کی سزا پائے ہوئے ملزم زہریلی خوراک کی رسد لے کر اسی جگہ پہنچیں۔ دوسری رسدوں کا بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیئے۔

یا حملہ آور سے صلح کر لینے کے بعد اسے موعودہ زر کا ایک حصہ فوراً دے دے اور باقی رفتہ رفتہ دے۔ اس اثنار میں دشمن کی فوج سست پڑ جائے گی۔ پھر اُسے آگ، زہر یا تلوار سے زیر کر لیا جائے۔ یا اس کے آدمیوں کو ساتھ ملا کر اُسے انہی کے ہاتھوں مروا دیا جائے۔

یا اگر اس کے وسائل ختم ہو جائیں، تو وہ قلعہ سے کسی سرنگ کے ذریعے، یا سینڈھ لگا کر راہ فرار اختیار کرے۔

یا دشمن پر رات کے وقت حملہ کرے۔ اگر ناکام رہے تو ملچھ کا بھیس بنا کر کچھ ساتھیوں کے ہمراہ نکل جائے یا اُسے ارتھی کی صورت میں اٹھا لے جائیں یا عورت کا بھیس بنا کر کسی ارتھی کے پیچھے چلے جیسے کہ کوئی عورت اپنے پتی کی ارتھی کے پیچھے چل رہی ہے۔

پوجا شرادھ وغیرہ کے موقع پر پانی یا چاولوں میں زہر ڈلوا دیا جائے یا چھپے

---

[1] مراد یہ ہے کہ جعلی پیغام راجہ کے ساتھیوں کی طرف سے جائے گا جو قلعے سے نکل بھاگے ہوں گے۔ یہ بظاہر اپنے راجہ سے غداری کر رہے ہیں، لیکن دراصل دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے ایک سیاسی چال ہے۔ ح

[2] متن کا مفہوم بے ربط اور ناقابلِ فہم تھا اس لیے خلاصۃً لکھا۔ ح

ہوئے قاتل راجہ کو مار ڈالیں یا اگر راجہ کو قلعے ہی میں چھپنا پڑے تو کسی کھوکھلی دیوار کے اندر یا مندر کی مورتی کے اندر یا قربان گاہ کے اندر کھانے پینے کا سامان۔ لے کر چھپ جائے اور جب لوگ اس کی طرف سے غافل ہو جائیں تو کسی سُرنگ کے ذریعے باہر نکل آئے اور محل میں گھس کر دشمن کو سوتے میں مار ڈالے یا کسی منتر کے ذریعے (اس پر چھت یا بوجھ گرا کر) یا جب دشمن کسی ایسے کمرے میں سویا ہوا ہو جس میں زہریلے مادے پھیلا دیئے گئے تھے یا لاکھ کا بنا ہوا تھا، تو اُسے آگ لگا دی جائے یا سرنگ یا تہہ خانے میں چھپے ہوئے خاموش دشمن کا اس وقت خاتمہ کر دیں جب وہ باغ میں چہل قدمی کر رہا ہو۔ یا کسی اور جگہ تفریح میں معروف ہو۔ اور چھپے ہوئے جاسوس اُسے زہر دے دیں، یا چھپی ہوئی عورتیں اس پر سانپ یا زہر پھینک دیں یا وہ جاسوس جو اس کے حرم تک رسائی رکھتے ہوں موقع دیکھ کر کسی بھی ترکیب سے اس کو ہلاک کر دیں اور چپکے سے نکل جائیں۔ ایسے موقعوں پر انہیں آپس میں بات چیت کے لیے خفیہ اشاروں سے کام لینا چاہیئے۔

٭ باجے تاشے کی مخصوص ضربوں سے دوسرے جاسوسوں کو بھی جو خفیہ طور پر دشمن کے محل میں کام کر رہے ہوں، اکٹھا کر لیا جائے۔

باب سیزدھم

قلعہ سر کرنے کی جنگی چالیں

جزو ا : نفاق کے بیج بونا

جب راجہ دشمن کی کسی بستی کو لینے کا ارادہ کرے تو اپنے آدمیوں کی خوب ہمت بندھائے اور دشمن کے آدمیوں میں ہراس پیدا کرائے اور مشہور کرے کہ وہ ہر بات سے باخبر ہے۔ اور دیوتاؤں سے ربط ضبط رکھتا ہے۔

ہر بات سے باخبر رہنے کا ثبوت یوں ظاہر ہوگا، سرداروں کے گھریلو اور نجی راز معلوم کرکے اُن کو علیحدہ کرنا۔ (ک: سرداروں کے گھریلو راز معلوم کرکے ان کے سامنے رکھ دینا، گ: ان کے بُرے کاموں کو جان کر انہیں تنبیہہ کرنا۔) غداروں کے نام، جاسوسوں کے ذریعے معلوم کرکے ظاہر کر دینا، جو خلافِ مصلحت صلاح اُسے دی جائے اس کی خامیاں بتا دینا۔ اور غیر ملکی معاملات کی بابت حقائق کو خاص علامات کے ذریعے جانچ لینے کا دعویٰ جو دوسروں کو نظر نہیں آتیں۔ جبکہ درحقیقت تازہ معلومات اُسی وقت ایک کبوتر کے ذریعے پہنچی ہو گی۔

دیوتاؤں سے رابطے کا ثبوت یوں ظاہر کیا جائے گا: مندر میں مورتی کے اندر چھپے ہوئے جاسوس سے بات کرنا جو خفیہ راستے سے اگر وہاں چھپا ہوگا؛ دریا سے ناگ (ک: (عددنا) دیوتا کے روپ میں سر نکالنے والے جاسوس کو برنام کرتا۔) رات کو پانی کے نیچے سمندر جھاگ۔ ایندھن کے تیل میں ملا کر پانی کے نیچے آگ لگا کر دکھانا۔ ایک تختے کے سہارے جو پانی کے نیچے چھپا اور رسّوں کے ذریعے کسی چٹان سے بندھا ہوگا، پانی میں کھڑے ہو کر دکھانا[1] پانی میں ایسے ہی کچھ اور کرتب جو جادو کا تماشا

---

[1] گ: تیز دھار میں ناؤ ایک جگہ ٹھہری ہوئی دکھائی دے گی۔

کہنے والے دکھاتے ہیں، اور ان میں دریائی جانوروں کے پیٹ کی جھلی سر اور منہ ڈھانپنے کے لئے استعمال کرتے ہیں، اور ناک پر سرخ چتی دار ہرن (چیتل) کی آنت، کیکڑے، سوسمار یا اود بلاؤ کی چربی کا محلول (ک، گ، سو بار اُبال کر) لگاتے ہیں۔ اس طرح دروان یا ناگ دیوتا کی کنیائیں دریا میں تیرتی ہوئی دکھائی جائیں گی۔ اور راجہ اُن سے باتیں کرے گا۔ راجہ کے منہ سے غصے کے وقت دھوئیں کے بادل نکلیں گے۔ (دیگر ولا: دواؤں کے استعمال سے) [1]

نجومی، دست شناس، زائچے بنانے والے، قصہ گو (رک: پران پڑھنے والے) شگون لینے والے نیز جاسوس اور ان کے مددگار، خاص طور پر وہ جو راجہ کے کمالات کا مشاہدہ کر چکے ہوں، وہ دور و نزدیک راجہ کی غیر معمولی قوتوں کا پرچار کریں اور دیوتاؤں سے اُس کے تعلق کو ملک بھر کے لوگوں کو جتائیں۔ اسی طرح دوسرے ممالک میں بھی مشہور کریں کہ دیوتا راجہ کے سامنے نمودار ہوتے ہیں اور اس پر آسمان سے ہتھیار اور دولت اُترتی ہے۔ جوتشی، قسمت کا حال بتانے والے دھوم مچائیں کہ راجہ خوابوں کی تعبیر بتانے کا ماہر ہے۔ پرند و چرند کی بولی سمجھتا ہے (رک، گ: جوتشی خوابوں کی تعبیر بتانے والے، قیافہ شناس اور جانوروں کی بولیاں سمجھنے والے راجہ کی فتح کا یقین دلائیں) اور دشمن سے نہ صرف اس کے برعکس باتیں منسوب کریں بلکہ کہیں کہ اُس کے جنم دن پر آسمان سے ڈھول کی آوازوں کے ساتھ آگ (شہاب ثاقب) ٹوٹ کر برسے تھے۔ (رک: ڈھول بجا کر راجہ کے جنم پترے میں شہاب ثاقب ہونے کا اعلان کریں [2]؛ گ: تاروں کے ٹوٹنے اور دوسری علامات سے یہ نتیجہ نکالیں کہ اس راجہ کو بڑی خرابی کا سامنا ہونے والا ہے)

راجہ کے ایلچی دشمن کے آدمیوں سے دوست بن کر کہیں کہ راجہ اپنے ملک میں

---

[1] اس طرح کے شعبدوں سے جو قدیم راجہ سیاسی مقصد سے دکھایا کرتے تھے، صاف ظاہر ہے کہ پرانوں کی دیو مالا کیونکر وجود میں آئی۔ چانکیہ کے اظہار حقیقت کے بعد اب کوئی اُن کو معجزہ نہیں سمجھ سکتا۔ ن ش۔ [2] جنم پترے میں شہاب ثاقب عجیب بات ہے۔ رح

آنے والوں کا کتنا خیال کرتا ہے، اس کی فوج کتنی مضبوط ہے، اور اس کے مخالف کیسی مُنہ کی کھانے والے ہیں رگ: دشمن کے افسروں سے کہے کہ راجہ سے انہیں کتنی قدر دانی ملی) وزیر اور فوجی سب اُس کے راج میں خوش ہیں۔ وہ اپنے ملازموں کے ساتھ باپ کا سا برتاؤ کرتا ہے۔ اور مصیبت میں سہارا دیتا ہے۔ اس طرح کی باتوں سے دشمن کے آدمیوں کو توڑنے کی کوشش کریں۔ ان طریقوں کا کچھ ذکر آگے بھی آئے گا۔ رگ: اور کچھ طریقے یہ ہیں:)

وہ دشمن راجہ کو ایک ادنیٰ گدھا بتائیں رک: وہ محنتی لوگوں کو گدھے کے ذکر سے اُکسائیں، گ۔ وہ کامی اور محنتی لوگوں سے کہیں کہ تم کو راجہ نے گدھا بنا رکھا ہے) فوجیوں سے کہیں کہ راجہ لکچا artocarpus lacucha. کی مٹھی ہے[۱] رک: فوجی افسروں کو لکڑی اور شاخ کو مارنے کا ذکر کرکے اُکسائیں، گ: فوجیوں سے کہیں کہ راجہ تم کو محض ایک لٹھ گردانتا ہے۔) جو پریشان ہوں اُن سے کہیں کہ راجہ ساحل پر ایک بگلا ہے، رک: جو ڈرے ہوئے ہوں اُن کو گلے سے پکڑے ہوئے مینڈھے کا نام لے کر اُکسائیں: گ: جو سہمے ہوئے دکھائی دیں اُن سے کہا جائے کہ تم محض قربانی کے مینڈھے ہو[۲]) جن کی ہتک کی گئی ہو اُن سے کہا جائے راجہ برسنے والی بجلی ہے رک: جو ڈرے ہوئے ہوں اُن کو برق و باراں کے ذکر سے اکسایا جائے، گ: ان سے کہا جائے کہ تم اس برق و باراں کے نیچے کیوں ٹھہرے ہوئے ہو) جو مایوس ہوں ان سے کہا جائے کہ راجہ ایک بانس کا ٹکڑا ہے، بے ثمر درخت، لوہے کا گولا یا نہ برسنے والا بادل ہے رک: ان کو بے ثمر بانس، کوّوں کو چاول کا گولا اور جادو سے اٹھایا ہوا نقلی بادل یا دلا کر اُکسایا جائے) جن کی پُرخلوص خدمت کی ناقدری کی گئی ہو اُن سے کہا جائے کہ راجہ بدصورت عورت کا زیور ہے رک: جنہیں عزت دی گئی ہو اُن سے کہا جائے کہ یہ ناپسندیدہ بیوی پر نفرت کرنے والے شوہر

---

[۱] گ نے لٹھیت لکھا ہے۔ متن میں لٹھ ہی ہے۔ ح

[۲] گ: صرف مینڈھا لکھا ہے لیکن غالباً مصنف کی مراد قربانی کے بکرے سے ہے۔ ح

کی طرف سے زیور لادنا ہے، گ: ان سے کہا جائے کہ بدچلن بیوی کو زیور پہنانے کا کیا فائدہ)۔ جو بادشاہ کے منظورِ نظر ہوں اُن سے کہا جائے کہ وہ موت کا کنواں ہے، شیر کی کھال ہے ک: جن کو خفیہ طور پر آزمایا گیا ہو، ان کو شیر کی کھال اور موت کے گڑھے کا ذکر کرکے اُکسایا جائے، گ: جنہیں دشمن راجہ نے ٹھکا ہوا نہیں موت کے گھر اور بناوٹی شیر کی مثال دی جائے) جو اس کی مفید و بیش قدر خدمت انجام دے رہے ہوں انہیں ... car کی لکڑی چبلنے، اونٹنی گدھی کا دودھ (مکھن کے واسطے) بلونے کی مثال دی جائے (ک: ان سے بیلو کا پھل کھانے یا اولے یا اونٹنی یا گدھی کا دودھ بلونے کا ذکر کرکے اُکسایا جائے ہوگ: اُن سے کہا جائے کہ انہیں تو پیلو کا پھل کھلا کر، اولے دکھا کر اونٹنی اور گدھی کا دودھ متھنے پر لگا دیا گیا ہے)[1]

اگر دشمن کے آدمی قبول کر لیں تو انہیں راجہ کے پاس روانہ کر دیا جائے اور دولت و عزت سے نوازا جائے۔ جنہیں خوراک یا پیسے کی ضرورت ہو وہ انہیں دل کھول کر مہیا کیا جائے۔ جو نہ لینا چاہیں اُن کے بیوی بچوں کے لئے زیور اور تحائف دیئے جائیں۔

جب دشمن کے آدمی قحط یا ڈاکوؤں یا وحشی قبائل کے ہاتھوں مصیبت میں ہوں تو جاسوس اُن سے کہیں کہ آؤ راجہ سے امداد طلب کریں اور اگر وہ نہیں دیتا تو کسی طرف نکل جاتے ہیں۔ اس طرح اُن کو راجہ سے بددل کرکے اپنی طرف ملایا جائے۔ جب وہ راضی ہو جائیں تو انہیں پیسہ، غلہ اور دوسری ضرورت کی اشیاء مہیا کی جائیں۔ اس طرح پھوٹ ڈال کر بڑا فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

جزو ۲: راجہ کو خفیہ تدابیر سے ورغلانا

ایک سر منڈا یا جٹا دھاری سادھو جو پہاڑ کی کھوہ میں بسرام کرتا ہو، یہ دعویٰ کرے کہ اس کی عمر چار سو برس کی ہے، اور اپنے چیلوں کی بڑی تعداد کو لے کر دشمن کی راجدھانی کے قریب ڈیرہ جائے۔ اس کے چیلے پھول پات لے کر راجہ کے دربار

---

[1] یہ تمام عبارت متن کی تعبیر میں علماء کے اختلاف کی نمایاں اور دلچسپ مثال ہے۔

میں حاضر ہوں اور اس کو سادھو سے ملاقات کی صلاح دیں۔ اگر راجہ مان جائے تو وہ سادھو اسے پراچین راجاؤں کے قصے سنائے اور کہے کہ میں ہر سو سال بعد آگ میں اتر کر پھر بالک بن جاتا ہوں، اور اب چوتھی بار اترنے والا ہوں۔ آپ اس سمے پر موجود رہیں تو اچھا ہو، میں آپ کی تین خواہشیں پوری کر دوں گا۔ راجہ تیار ہو جائے تو اس سے کہے کہ آپ یہاں سات دن رات اپنے اہل وعیال کو ساتھ لے کر تفریح اور تماشوں میں گزاریں۔ جب وہ رہنے لگے تو اسے ایک رات چپکے سے پکڑ لیا جائے۔ (گیرولا: مار ڈالا جائے[1])

یا کوئی جٹا دھاری یا سر منڈا سادھو اور اس کے بہت سے چیلے یہ دعوی کریں کہ وہ زمین کے نیچے چھپی ہوئی چیز دیکھ لیتا ہے، اور کسی چینٹیوں کے ٹیلے (گیرولا: بامبی) کے اندر ایک بانس کا ٹکڑا بکرے کے خون میں بھرے کپڑے میں لپیٹ کر اس پر سونے کا برادہ چھڑک کر رکھ دیں۔ (ک: تاکہ وہاں چیونٹیاں پہنچ جائیں[2]) یا کوئی سونے کی نلکی جس میں سے سانپ آ جا سکے۔ پھر چیلے راجہ سے جا کر کہیں کہ وہ سادھو پھولتا پھلتا[3] خزانہ تلاش کر سکتا ہے۔ وہ ثبوت مانگے تو سونے کی نلکی نکال کر پیش کر دیا جائے۔ یا ٹیلے کے نیچے کچھ اور سونا چھپا کر رکھ دیا جائے اور سادھو راجہ سے کہے کہ اس خزانے کا محافظ ایک سانپ ہے جسے بعض قربانیاں کر کے نکالا جا سکتا ہے۔ جب راجہ مان لے تو اس سے کہا جائے کہ اس مقام پر سات راتیں گزارے اور پھر وہی سابقہ کارروائی۔

کوئی سادھو جو چھپے ہوئے خزانے تلاش کر لینے کا دعوی کرے، رات کو اکیلی جگہ اپنے جسم کو جادوئی ترکیب سے آگ کی طرح دہکتا ہوا دکھلائے، اور چیلے راجہ کو یہ منظر دکھانے لائیں۔ سادھو راجہ کی بتائی ہوئی خواہش پوری کر دینے کا وعدہ کر

---

[1] متن میں اتنا ہی ہے کہ اس کے رہتے ہوئے کارروائی کریں۔ ع [2] پیش نظر متن میں "دلمیک" ہے جس کے معنی چیونٹیوں کا ٹیلہ شِ شِ نے درست لیے۔ دوسرے مترجمین نے دیمک سمجھ کر صرف چیونٹی مراد لی۔ دونوں لفظوں میں خفیف مگر واضح فرق ہے۔ ع [3] یہاں پشپیتم کے لفظی معنی blooming لیے گئے یعنی کھلتا ہوا، حالانکہ (باقی اگلے صفحہ پر)

کے اسے وہاں سات رات رہنے کو کہے۔ باقی حسبِ سابق۔

یا سادھو راجہ کو جادو کا وہ کرشمہ دکھلائے جسے جُھمبھک[1] کہتے ہیں، اور اسی طرح سات رات دن آ کر رہنے کو کہے (رک: جادو کے قصّوں سے پرچائے۔ ا گ: شعبدہ بازیوں سے لبھائے۔ الخ)

یا کوئی بنا ہوا باکمال سادھو ملک کے نگران دیوتا کو قابو میں کرنے کا دعویٰ کرے (رک: کسی مانے ہوئے دیوتا کے مندر پر قبضہ جما کر، اپنے کرشموں سے راجہ کے وزیروں وغیرہ کو پرچائے اور رفتہ رفتہ راجہ تک رسوخ بڑھائے۔ رگ: انہی کے ذریعے راجہ کو مروا دے)

یا کوئی سادھو پانی کے نیچے رہنے کا ڈھونگ رچائے (رک: اور کنارے پر بنی ہوئی سرنگ کے ذریعے نکل جایا کرے)، یا کسی دیوتا کے مجسمے میں خفیہ راستے سے چھپ جائے، اور اس کے چیلے کہیں کہ یہ جل دیو ورونؔ[2] ہے، یا ناگوں کا دیوتا، اور اُسے راجہ کو دکھائیں۔ پھر جب راجہ اُس سے اپنی خواہش بیان کرے تو سات دن رات آ کر رہنے کو کہا جائے، اور وہ تب کارروائی۔

ایک پہنچا ہوا سادھو، راجہ عانی کے (رک: سرحد کے) قریب ڈیرہ جمائے۔ راجہ سے کہے کہ وہ اس کے دشمن کو بلا کر دکھا سکتا ہے۔ جب وہ دشمن راجہ کے روپ میں تیار کی ہوئی مورت کو دیکھنے آئے تو اسے اکیلے میں مار دیا جائے۔

گھوڑوں کے تاجر بدیش سے آ کر راجہ کو گھوڑوں کی خریداری اور معائنے کے لیے آنے کی دعوت دیں، جب وہ گھوڑے دیکھنے میں محو ہو تو افراتفری میں اُسے ختم کر دیا جائے یا بدکے ہوئے گھوڑوں سے کچلوا دیا جائے۔

شہر کے باہر رات کے وقت کسی قربان گاہ (رک: متبرک پیڑ۔ گ: سمادھی یا شمشان[3]) میں گھس کر جا۔ دس کھوکھلے بانسوں یا نلکیوں کے ذریعے ہانڈیوں میں سلگتی

---

[1] ... سے آگے) محاورے میں پُنپتم کے معنی کیشر، وافر بھی لغات نے دیئے ہیں۔ ح لغات [illegible] معنی صرف جماہی دیئے ہیں۔ ح

[2] ویدوں کی رو سے پانی پر راج کرنے والا دیوتا۔ ح

[3] متن کے لفظ "چیتیہ" میں ان سب معانی کی گنجائش ہے۔ اکثر الفاظ کئی معنی رکھتے ہیں۔ ح

ہوئی آگ کو بھڑکائیں[1] اور پکاریں (رک، مبہم آوازوں میں بولیں) کہیں راجہ یا اس کے وزیروں کا گوشت کھانا ہے۔ دیوتاؤں کی پوجا کی جائے، دوسرے جاسوس، نجومی اور شگون پڑھنے والے بن کر اس بات کو دور تک پھیلائیں۔

یا جاسوس ناگ (سانپوں کے دیوتا) کے روپ میں جسم پر جلنے والا تیل (تیجن تیل[2]) مل کر کسی مقدس نہر یا تالاب میں، لوہے کے نیزوں اور تلواروں کو رگڑ کر تیز کریں اور چلا چلا کر وہی بات کہیں۔

جاسوس ریچھوں کی کھال پہن کر منہ سے دھواں چھوڑتے ہوئے خود کو راکشس ظاہر کریں اور شہر کے گرد تین چکر دائیں سے بائیں لگا کر وہی بات کسی ایسے مقام پر کہیں جہاں ہرن اور گیدڑ بھیانک شور کر رہے ہوں (رک: کتوں[3] اور گیدڑوں کے شور کے وقفوں میں)، یا جاسوس رات کو کسی قربان گاہ یا دیوتا کے مجسمے کو جس پر ارک چڑھی ہوئی ہو۔ تیجن تیل چھڑک کر آگ لگا دیں اور وہی بات چلا کر کہیں، اور دوسرے اس خبر کو پھیلائیں۔ یا کسی ترکیب سے خون دیوتاؤں کے مجسموں میں سے بہتا ہوا دکھایا جائے، اور مشہور کیا جائے کہ یہ راجہ کی شکست کی علامت ہے، چاند رات یا چاند کی پہلی کو شمشان کے نزدیک چیت کے درخت پر ایک ادھ کھائی لاش لٹکائی جائے۔ کوئی جاسوس راکشس کے روپ میں پکارے کہ اسے کھانے کے لیے ایک آدمی چاہیئے۔ کوئی منچلا بہادر اگر وہاں دیکھنے کو بڑھے تو جاسوس اسے لوہے کے سریوں سے مار ڈالیں اور لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ اسے راکشس نے مارا ہے۔ راجہ کو اس کی اطلاع دی جائے۔ پھر نجومیوں کے بھیس میں جاسوس اس بلا کو ٹالنے کے لیے خاص پوجا وغیرہ تجویز کریں اور کہیں کہ ایسا نہ کیا گیا تو راجہ اور پرجا پر بڑی آفات آئے گی۔ راجہ مان جائے تو اس سے تن تنہا سات راتوں تک بعض رسوم ادا کرنے اور قربانیاں کرنے کے لیے کہا جائے۔ اور اس اثنا میں اس

---

[1] متن میں آگ کا کوئی ذکر نہیں۔ [2] تیجن: روشنی دینے والا۔ ح [3] متن میں "واتسا" کے معنی لغات نے بتھنی دیئے ہیں۔ اور واشتم کے پرندوں کا شور۔ نہ معلوم مترجمین نے کتوں یا ہرنوں کا مفہوم کیونکر لیا۔ ح

کا کام تمام کر دیا جائے۔

دشمن راجہ کو بھکانے کے لیے یہ راجہ خود بھی پرجا کی سلامتی کے لیے اسی طرح کی ریاضتیں کر کے مثال قائم کرے۔

غیر معمولی واقعات کی بنا پر آفات کو روکنے کی تدابیر کے لیے راجہ لوگوں سے چندہ بھی وصول کرے۔

اگر دشمن راجہ ہاتھیوں کا شوقین ہو تو ہاتھیوں کے جنگل میں خوبصورت ہاتھیوں کا نظارہ کرنے کے لیے بلایا جائے۔ اور پھر ویران علاقے کی طرف بھٹکا کر اس کا کام تمام کرا دیا جائے۔ یا قیدی بنا لیا جائے۔ ایسا ہی شکار کے شوقین راجہ کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے۔

اگر دشمن عورت یا دولت کا رسیا ہو تو اُسے ایک امیر خوبصورت بیوہ دکھائی جائے جو اپنی امانت کی بازیابی کے لیے فریاد لے کر آئے جو کسی عزیز کے پاس رکھوائی گئی تھی۔ پھر راجہ سے اس کی ملاقات کسی مقام پر طے ہو، اور جب وہ وہاں اس سے ملنے جائے تو زہر یا ہتھیار سے اس کا کام تمام کرا دیا جائے۔

اگر دشمن راجہ یاترا کے مقاموں، مندروں وغیرہ پر جانے کا شوقین ہو تو خفیہ مقامات پر چھپے ہوئے لوگ اس پر وار کریں۔

جہاں راجہ کوئی کھیل تماشا دیکھنے جاتا ہو یا تیرنے کے لیے پانی میں اُترتا ہو یا جہاں وہ دھتکار کا کلمہ زبان سے نکالے رگ؛ جہاں وہ دھتکار کے کام کرتا ہو۔) یا قربانیوں کے موقع پر، یا جب عورتوں سے ملتا ہو، یا کسی عزیز قریب کے کریاکرم میں شرکت کرے یا کسی کی عیادت کو جائے، کسی خوشی غمی کے موقع پر، عوامی تہواروں پر، جہاں کہیں وہ غیر محفوظ یا غافل پایا جائے یا جب بادلوں نے گھر کر اندھیرا کر دیا ہو یا بھیڑ بھاڑ میں گھرا ہو یا جب کہیں آگ لگے اور وہ خود اُسے دیکھنے کے لیے نکل آئے، یا جب وہ کپڑے بدل رہا ہو یا زیور سج رہا ہو یا بستر پر لیٹا ہو یا کہیں بیٹھا ہو یا نائو نوش میں مشغول ہو۔ ایسے ہی کسی اچھے موقع پر جاسوس اور چھپے ہوئے لوگ اُسے ڈھول تماشے کی آوازوں کے درمیان ٹھکانے لگا دیں۔ اور جس طرح چپکے

سے داخل ہوئے تھے، اسی طرح چپکے سے نکل بھاگیں جیسے تماشا دیکھنے آئے تھے۔
اس طرح دشمن کو ترغیب و تدبیر سے باہر لاکر ختم یا گرفتار کیا جا سکتا ہے۔

جزو ۲ : محاصرے میں جاسوسوں کی کارروائی

راجہ اپنے کسی نہایت معتبر سردار کو برخاست کر دے۔ وہ دشمن راجہ کے پاس پناہ لے۔ اور اس کا اعتماد حاصل کر کے اسے اپنے ملک سے سپاہی اور دوسری امداد لاکر دینے کی پیش کش کرے، پھر اپنے جاسوسوں کو ساتھ لے کر اپنے راجہ کے کسی نااطاعت شعار گانو پر یا اس کے دوست کی کسی ایسی پسندیدہ بستی یا فوجی ٹکڑی پر حملہ کر کے دشمن راجہ کو مال غنیمت میں ہاتھی، گھوڑے اور آدمی جو اصلی راجہ یا اس کے حلیف مخالفین میں تھے پیش کر کے اس کی خوشنودی حاصل کرے۔ (ک: ہاتھی گھوڑوں کے بغیر) گ، جب اس کے پاس کافی جاسوس اکٹھے ہو جائیں، تب وہ دشمن راجہ کی اجازت سے یا اس کے دوست کے کسی ناپسندیدہ گانو سے مفتوحہ ہاتھی، گھوڑے، راجہ کے مخالف افسر اور سپاہی اور دوستوں وغیرہ کو گرفتار کر کے دشمن راجہ کے پاس بھیج دے۔[۱]

راجہ کے اس معتمد کو چاہیئے کہ وہ ریاست کے کسی ایک دیس، سنگھہ یا قبائلی آدمیوں کو اپنے بناوٹی سوامی کی مدد کے لیے تیار کر کے ہمراز ان کے ساتھ خفیہ مشورہ کرے۔ جب وہ لوگ اصل صورتِ حال کو جان کر پوری طرح متفق ہو جائیں تو انہیں اپنے اصلی سوامی کی مدد کے لیے اس کے پاس بھیج دے۔ پھر ہاتھیوں کو پکڑنے یا جنگل صاف کرنے کے بہانے بے خبر دشمن پر جا پڑے۔

اس طرح کسی اعلیٰ افسر یا قبائلی سردار کو بھی جاسوس بنا کر بھیجا جا سکتا ہے۔[۲]

---

[۱] چونکہ دونوں انگریزی ترجمے مبہم تھے جن کا ترجمہ لاحاصل بلکہ محال تھا۔ اس لئے اگلی عبارت گ کے ہندی ترجمہ پر مبنی ہے۔ اس کے الفاظ اصل متن سے متجاوز ہیں۔ لیکن زیادہ قابلِ فہم ہے۔

[۲] ش ش اور گ نے یہی کہا ہے۔ مگر یہ مفہوم محل نظر ہے۔ متن کے الفاظ یہ ہیں کہ "اسی سے اماتیوں یا اعلیٰ عہدیداروں اور قبائلی سرداروں کی بات بھی صاف ہو جاتی ہے"۔

دشمن سے صلح کرنے کے بعد راجہ اپنے معتمد اعلیٰ عہدہ داروں کو برطرف کر دے۔ وہ دشمن سے درخواست کریں کہ راجہ سے ان کی مصالحت کرا دے۔ جب وہ اس مقصد کے لیے ایلچی بھیجے تو راجہ اس کو ڈانٹے کہ تیرا راجہ میرے اور میرے وزیروں کے درمیان پھوٹ ڈلوانا چاہتا ہے۔ اب تم کو دوبارہ یہاں نہ دیکھوں۔ تب ان برطرف وزیروں میں سے ایک دشمن سے جا ملے اور اپنے ساتھ جاسوس، شاکی افراد اور دھاڑی چوروں اور وحشی قبائلیوں کی جمعیت لے جائے جو دوست دشمن میں تمیز نہیں کرتے۔ دشمن راجہ کی خوشنودی حاصل کر کے، یہ وزیر راجہ کے افسروں سے جیسے کہ سرحد کا محافظ، قبائلی سردار، فوج کا کمانڈر، اُسے برگشتہ کرنے کی کوشش کرے اور کہے کہ یہ لوگ تمہارے دشمن سے ملے ہوئے ہیں۔ اور راجہ کے حکم سے ان کو قتل کروا دے[1]

یا راجہ دشمن کو شہ دے کہ وہ اپنے دشمن سے بھڑ جائے ہم تمہاری مدد کے لیے تیار ہیں۔ اور پھر اسے دغا دے جائے اور اس کے دشمن کے ہاتھوں مروا دے[2]

یا راجہ دشمن سے کہے کہ ایک طاقتور والی ریاست ہمیں تنگ کرنا چاہتا ہے۔ ہم دونوں مل کر اُسے ٹھیک کر دیں۔ تم اس کی زمین یا خزانے پر قبضہ کر لینا۔ جب وہ اس صلاح کو مان لے اور آؤ بھگت کے ساتھ ملنے کے لیے آئے تو کوئی ہنگامہ کھڑا کر کے یا کھلے معرکے میں اُسے اور اس کے سردار دونوں کو مروا دیا جائے[3]

قبائلی سرداروں کو جاسوس بنانا مقصود نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کے اور باغی گورنر وغیرہ کے ساتھ بھی یہی چال چلی جا سکتی ہے۔ ایسا جملہ پہلے بھی بہت جگہ آیا ہے۔ ر

[1] یہاں بھی ش ش سے سہو ہوا ہے اس لیے کہ متن میں بے حد اختصار ہے۔ گ نے مفہوم کو صحیح سمجھا ہے۔ موت کی سزا پائے ہوئے قیدیوں کے ہاتھ ایسے بناوٹی پیغام بھجوا کر جن سے ان افسروں کا رابطہ اس راجہ کے ساتھ ظاہر ہوتا ہو، دشمن کے افسروں کو موت کی سزا دلوا دی جائے [2] یہ عبارت ش ش کے ہاں چھوٹ گئی ہے۔ ر [3] ش ش نے لکھا ہے "وہ سوار جو دشمن سے جا کر مل گیا تھا" لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ وہ مثال ختم ہوئی۔ اب

یا دشمن راجہ کے ساتھ دوستی کا دم بھرتے ہوئے۔ اس کو زمین پیش کرنے کے بہلانے خاص تقریب کا اہتمام کرکے مدعو کرے، یا ولی عہد کی تقرری کی تقریب میں یا کسی کفارہ ادا کرنے کی رسم میں بلائے اور قید کر لے، جو اس قسم کی چالوں میں نہ آئے اُسے خفیہ طور سے مروا دیا جائے۔ اگر دشمن خود میدان میں نہ آئے۔ اور صرف اپنی فوج بھیجے تو اس فوج کو اس کے دشمن کے ہاتھوں مروا دیا جائے۔ اگر وہ راجہ کی فوج کے ساتھ مل کر نہ چلے بلکہ اپنی فوج کو الگ لے کر چلے تو اس کو دونوں فوجوں کے درمیان گھیر کر تباہ کر دیا جائے۔ اگر وہ کسی کمزور دشمن کی طرف اکیلا ہی بڑھے کر اس کی ریاست کے کسی علاقہ پر قبضہ کر سکے، تو اس کے دشمن کو ضروری امداد دے کر اُسے مروا دے۔ جب وہ اپنے مفتوحہ علاقے پر قبضہ کے لیے نکلے تو اس کی راجدھانی پر چڑھائی کر دی جائے۔

یا جب دشمن ساتھ مل کر کسی تیسرے کے خلاف چلنے پر آمادہ ہو جائے تو راجہ اپنے دوست راجہ کی جھوٹ موٹ ہتک کرکے اُس سے اپنے اوپر حملہ کرا دے۔ اور اس لڑائی میں دشمن مارا جائے۔ [1]

جب دشمن کسی ایسے ملک کا کوئی قصبہ ہتھیانا چاہے جو راجہ کے دوست کا ہے تو راجہ اُس میں ظاہری طور پر شریک ہو کر اپنی فوج اس کی مدد کے لئے بھیج دے پھر دوست سے ساز باز کرکے، مشکلات کا بہانہ کرے اور جب دوست راجہ کے ساتھ لڑائی ہو تو دونوں فوجیں دشمن کی فوج کو گھیر کر اُسے مار ڈالیں یا گرفتار کر لیں اور اس کا علاقہ آدھا آدھا بانٹ لیں۔

اگر دشمن اپنے دوست کی مدد سے کسی محفوظ قلعے میں پناہ لے لے تو اس کے ہمسایہ دشمنوں کو اُکسایا جائے کہ وہ اس کے علاقے کو تاراج کریں۔ وہ اپنی فوج لے کر مقابلے کے لیے آئے تو اُسے تباہ کر دیا جائے۔ اگر دشمن اور اس کا دوست علیٰحدہ نہ ہوں تو ان کو الگ کرنے کے لیے دونوں کو فرداً فرداً پیش کش کی جائے

---

[1] یہ دوسرا معاملہ ہے۔ پھر اپنے ہی متحد کو مروانے کا کیا تُک ہے۔ ح

[2] تینوں ترجمے مبہم ہیں، لیکن مطلب جو میں سمجھ سکا ہوں وہ درج کیا ہے۔ ح

کہ آؤ ہم مل کر دوسرے کی زمین پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ تو وہ مزید ایک دوسرے کو ایلچیوں کے ہاتھ پیغام بھیجیں گے کہ "دیکھو یہ راجہ میری فوج کی مدد سے تمہارے علاقے پر قبضہ کرنا چاہتا ہے"، اور یہ ایلچی دونوں طرف سے تنخواہ پانے والے جاسوس ہوں گے۔ پھر ایک راجہ طیش میں آکر اور شبہ میں پڑ کر حملہ کر بیٹھے گا، اور وہی کارروائی ہوگی۔[1]

یا راجہ اپنے بعض عہدہ داروں کو جیسے کہ جنگلات کا نگراں یا علاقوں کا حاکم یا فوجی کمانڈر یہ کہہ کر برطرف کر دے کہ یہ دشمن سے ملے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ دشمن کے پاس پناہ لے کر وہاں آپس میں پھوٹ ڈلوائیں اور فساد کے بیج بوئیں اور موقع پاکر راجہ کو مروا دیں، اور اس سلسلے میں خصوصی ایلچیوں رگ: موت کی سزا پائے ہوئے قیدیوں سے پیغام رسانی کا کام لیا جائے۔

جاسوس شکاریوں کے بھیس میں، دشمن راجہ کے قلعے کے دروازے پر گوشت بیچنے پہنچ جائیں اور محافظوں سے دوستی گانٹھیں۔ اس سے پہلے دو تین بار چوروں کی آمد کی مخبری کر کے راجہ کا اعتماد حاصل کر لیں، اور اُسے مشورہ دیں کہ وہ اپنی فوج کو دو حصّوں میں تقسیم کر کے دو مختلف علاقوں میں متعین کر دے۔ جب اس کے گاؤں پر لوٹ مار زیادہ بڑھ جائے تو اس سے کہیں کہ ڈاکو بہت قریب آپہنچے ہیں اور بڑا خطرہ ہے، زیادہ فوج لگانی پڑے گی۔ جب فوج آئے تو اُسے پکڑ لیا جائے، اور پھر وہ راجہ کی فوج کو ساتھ لے کر رات کے وقت قلعے پر پہنچے، اور نعرہ لگائیں کہ ڈاکوؤں کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ اور فوج اپنی مہم سے کامیاب ہو کر واپس آرہی ہے۔ دروازہ کھولو۔ جب دروازہ راجہ کے حکم سے یا اندر چھپے ہوئے جاسوسوں کے مشورے سے کھول دیا جائے تو دشمن پر حملہ بول دیا جائے۔

---

[1] شش کے یہاں مطلب خبط ہے۔ مراد یہ نہیں کہ دشمن راجہ اور اس کا دوست ایک دوسرے کو ایلچی بھیجیں گے بلکہ یہاں سے ملے ہوئے جاسوس دونوں طرف سے تنخواہ پانے والے، ان دونوں کی طرف جائیں گے، اور ان میں سے کوئی ایک طیش میں آکر دوسرے پر حملہ کر دے گا۔

کاریگر، آدھری لوگ، تماشا گر، تاجر وغیرہ چھپے ہوئے جاسوس دشمن کے قلعے میں موجود رہیں۔ لکڑی گھاس، غلہ وغیرہ پہنچانے والے دیہاتی لوگ ان کو چھکڑوں میں چھپا کر ہتھیار پہنچاتے رہیں۔ اور مہنت بنے ہوئے جاسوس ڈھول شنکھ بجا کر خبردار کریں کہ ایک بھاری فوج پیچھے پیچھے چلی آرہی ہے جو سب کچھ تباہ کر دے گی۔ پھر جو افراتفری پڑے تو اس کے دوران راجہ کی فوج کے لیے قلعے کے دروازے کھول دیئے جائیں، دشمن کی فوج کو تتر بتر اور راجہ کو مغلوب کر لیا جائے۔ دگ: قلعے کے بعض لوگوں کو قتل کر کے شنکھ بجا کر دہائی مچائی جائے کہ دشمن پیچھے کے دروازے سے قلعے میں آگیا ہے۔ راجہ اس طرف مقابلے کے لیے جائے تو دوسری طرف کا دروازہ کھول کر اپنی فوج کو اندر داخل کرا دیا جائے [1]

یا دشمن کے ساتھ صلح اور امن و امان کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے، اس کے قلعے میں اپنے سپاہی اور ہتھیار پہنچائے جاتے رہیں۔ یہ کام تاجروں کے بھیس میں چھپے ہوئے جاسوسوں، تجارتی قافلوں، برات کے جلوسوں، گھوڑے بیچنے والوں اور دوسرے بیوپاریوں، سادھوؤں وغیرہ کے ذریعے کیا جائے۔ ان کا مقصد راجہ کو ٹھکانے لگانا ہوگا۔

یہ اور دوسرے جاسوس جن کا ذکر "کھٹکتے خاروں کو دور کرنے کے" سلسلے میں کیا گیا، چوروں کو گانٹھ کر دشمن کے مویشیوں اور تجارتی سامان کو بھی تباہ کرائیں جو ویران علاقوں کے قریب واقع ہو۔ مدن بوٹی کے ذریعے اُس کے کھان پان کے سامان کو بھی خراب کیا جائے۔ جب اس کو استعمال کرنے والے گوالے وغیرہ نشے میں دھت

---

[1] یہ شارح یا مترجم کو خود سوچنا تھا کہ دہائی اندر سے مچائی جائے گی یا باہر سے اور "پیچھے" سے مراد کیا ہے۔ جب ہتھیار اندر پہنچانے کا ذکر کر دیا گیا تو ظاہر ہے کہ فساد اندر ہی مچایا جائے گا۔ متن میں دیوتاؤں کی مورتیوں اور جھنڈوں میں ہتھیار چھپا کر لانے کا ذکر بھی ہے جو ش کے ہاں نہیں۔ ح۔

ہوں تو جاسوس گوا لے، تاجر اور چوران پر ٹوٹ پڑیں اور مویشی بھگالے جائیں۔ سر منڈے یا جٹا دھاری سنیاسیوں کے بھیس میں جاسوس شنکرشن دیوتا کے پجاری بن کر چڑھادے، کھان پان میں مدن بوٹی کا رس ملادیں اور گوالوں کے ریوڑ بھگالے جائیں۔

کوئی جاسوس شراب فروش بن کر، دیوتاؤں کے جلوس یا ارتھیوں کو لے جاتے وقت یا کسی اور تقریب پر جمع ہونے والے مجمع کو شراب فروخت کرے اور گوالوں کو مدن بوٹی کا رس ملا کر دے۔ پھر دوسرے ان پر ٹوٹ پڑیں اور گلہ بھگالے جائیں۔

* دشمن کے ویران (دور افتادہ) علاقوں میں گانوؤں کو تباہ کرنے کی غرض سے داخل ہونے والے جاسوسوں کو جو اس کام کو چھوڑ کر دشمن کو تباہ کرنے پر لگ جائیں، چوروں کا روپ بھرے ہوئے جاسوس کہا جاتا ہے۔ الف: یا جنگلی قبائل کو جو بستی کو لوٹنے کے لیے آئے ہوں۔ کئی ٹکڑیوں میں بانٹ کر تباہ کر دیا جائے۔ ا گ: گانو کو تباہ کرنے کی نیت سے گانو میں داخل ہونے والے قبائلیوں کے دل میں کئی طرح کی خرابیاں پیدا کر کے انہیں تباہ کر دیا جائے۔[1]

جزو ۴ : محاصرے کی کارروائی

محاصرے سے پہلے دشمن کو کمزور کرنا ضروری ہے۔ مفتوحہ علاقے کو بالکل پرامن رکھنا چاہیئے جہاں لوگ بے خوف ہو کر آرام سے سوئیں۔ اگر لوگوں میں سرکشی کے آثار پائے جائیں تو انہیں انعام و اکرام ٹیکسوں میں چھوٹ دے کر راضی کیا جائے۔ بشرطیکہ اس علاقے سے چلے جانے کا ارادہ نہ ہو یا لڑائی کا مورچہ دشمن کی عملداری کے آباد علاقوں سے دور قائم کیا جائے۔ کوٹلیہ کی رائے ہے کوئی بھی سرزمین جہاں کافی آبادی

---

[1] یہ ایک سات الفاظ پر مشتمل اشلوک کی مختلف تعبیریں ہیں، الفاظ ہیں، گرام گھات پرونشام (گانو کی گھات میں گھسنے والے)، وا (یا)، وکشیپیہ (متنوع، تتر بتر)، بھدھا (اٹویم (قبائلیوں میں کئی طریقوں سے)، گھاتیے وتی (مار دیا جائے) چورانا پیسر پاہ (چوروں میں ملے جلے) (بزکیر تتاد۔ (اصلاح کردہ نقطہ ع

نہ ہو ملک نہیں کہلا سکتی۔ ر ک : آبادی کے بغیر دیس اور دیس کے بغیر راج نہیں ہوتا) اگر لوگ مقابلے و مقاومت پر اُتر آئیں تو اُن کے کھلیان گودام اور فصلیں جلا دی جائیں اور کاروبار تباہ کر دیا جائے:

* تجارت زراعت کی تباہی سے لوگ فرار ہو جائیں گے ۔ اور سرداروں کو چپکے سے مروا دینے سے دیس خالی ہو جائے گا۔ ر ک : ریاست کے بنیادی عناصر کا زوال ہو گا) [1]

اگر راجہ یہ سوچے کہ میرے پاس وافر غلہ بھی ہے اور دوسرا سامان بھی اور موسم بھی سازگار ہے ، جبکہ دشمن کے لیے موسم سازگار نہیں اور اس کے ہاں بیماری بھی پھیل رہی ہے ، کال بھی ہے اور ذخیرے تباہ اور دفاعی فوج کم ہو چکی ہے ، اور اس کی کرایے کی فوج اور اس کے دوست کی فوج بھی زدہ حالت میں ہے ؛ تو وہ فوراً محاصرہ شروع کر دے ۔

اپنے کیمپ کی حصار بندی کرے ۔ آمد و رفت اور رسد کی وصولی کا راستہ محفوظ کر لے ، دکیمپ کے گرد خندق کھدوائے اور فصیل اٹھائے [2] اور دشمن کے قلعے کے باہر کی کھائی کا پانی خراب کر دے یا اُسے خالی کرا دے ۔ اور خالی ہو تو بھروا دے [3] اور پھر فصیل اور دمدموں ، دمدموں پر زیر زمین سرنگوں سے کام لے کر حملہ کرے ۔ اگر کھائی بہت گہری ہو تو اُس میں مٹی بھروائی جائے ۔ اگر قلعہ بہت مضبوط ہو تو اُسے مشینوں سے اُڑایا جائے ۔ سوار دروازوں سے اندر داخل ہونے کی کوشش کریں ۔ حملے کے دوران وقفے وقفے سے راجہ کو صلح کا پیغام بھی دیا جاتا رہے جس میں پہلی ، دوسری تیسری یا ساری چالیں چلی جائیں ۔

پرندوں کو پکڑ کر جن کے گھونسلے قلعے کے اندر ہوں ، جیسے کہ گدھ ، کوے ، تیتر ، طوطے ، مینا ، کبوتر ان کی دُموں سے آگ لگانے والا مادّہ باندھ کر چھوڑ دیا

---

[1] بنیادی عناصر : راجہ ، راج ، وزیر ، خزانہ اور فوج۔

[2] یہ ٹکڑا اِش شن کے ہاں زائد ہے۔ [3] گیر دلا : مٹی سے پاٹ دے۔

جائے۔ اگر کیمپ قلعے سے دور ہو اور وہاں اونچائی پر تیر اندازوں اور علم برداروں کے لیے مورچے بنے ہوں تو دشمن کے قلعے کو آگ لگوا دی جائے۔ راک: گ: مَنش اگنی، انسانی آگ کے ذریعے[۱] قلعے کے اندر رہنے والے جاسوس آگ کو بھڑکانے والا سفوف نیولے، بندر، بلی یا کتے کے جسم سے باندھ دیں رک: اور انہیں بانسوں کے انبار میں چھوڑ دیں) سکھائی ہوئی مچھلی کے پیٹ میں[۲] چنگاری رکھ کر، بندر یا کوے یا کسی اور پرندے کے ذریعے رچھپروں کو آگ لگانے کے لیے) بھجوا دی جائے۔

سرل رگ: سرئی) دیودار، گل بنفشہ، گوگل، تارپین، سجے کا رس۔ دگ: سرج رس، ٹھلو کا گوند) اور لاکھ۔ ان سب اجزا کو گدھے یا اونٹ کی لید یا بھیڑ بکریوں کی مینگنیوں میں ملا کر اُپلے سے بنا لیے جائیں تو آتش گیر مادہ تیار ہو جاتا ہے۔

چردنجی Pirengia sapida کٹی ہوئی باگڑی qanzya serrahula anthelmintica اور موم wax کو گھوڑے، گدھے یا اونٹ کی لید یا گائے کے گوبر میں ملانے سے بھی آتش گیر مادہ تیار ہو جاتا ہے جسے قلعے کے اندر پھینکا جا سکتا ہے۔

یا تمام دھاتوں کا ملا جلا شنگرفی رنگ کا بُرادہ یا کمبھی رگ: نیم کنبھی، سیسہ، جست کا برادہ دیودار پلاسا beautea fondosa اور بالوں کو موم کے تیل اور تارپین میں حل کر کے بھی آتش گیر مادہ تیار کیا جا سکتا ہے۔

اس محلول میں وشواس گھاتی کی ایک ڈنڈی کو رنگ کر سب جست اور سیسے کے بنے ہوئے تیروں پر پیپٹ دیا جائے تو آگ لگانے والے تیر بن جاتے ہیں[۳]

[۱] ک: منش اگنی۔ مرے ہوئے انسان کی ہڈی کو چیکرے بانس کے ساتھ رگڑنے سے پیدا کی جانے والی آگ [۲] ک گ: یا سوکھے گوشت کے اندر [۳] ش ش نے وشواس گھاتی کو نباتی شے سمجھا ہے ہک گ نے اس کا لفظی مفہوم لیا ہے ک: پُراعتماد لوگوں کو بے خبری میں ہلاک کرنے والا: گ: جہاں آگ لگنے کا قطعی امکان نہ ہو وہاں آگ لگانے والا۔ ج

تاہم اگر قلعہ ویسے ہی فتح ہو سکتا ہو تو آگ نہ لگائی جائے، کیونکہ آگ کا کچھ بھروسا نہیں۔ اس سے نہ صرف دیوتا ناراض ہوتے ہیں بلکہ جانوں، دانوں، حیوانوں زر، خام اشیا وغیرہ کا بھی بہت نقصان ہوتا ہے۔ ایسے قلعے کو سر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں جس کی متاع بھسم ہو چکی ہو یہ تھا محاصرے کا ایک رخ۔

جب راجہ یہ دیکھے کہ اس کے پاس تمام ضروری وسائل موجود ہیں اور کارگزار آدمی بھی، جبکہ دشمن بیمار ہے، اُس کے افسر ناقابلِ اعتماد ہیں، قلعے نا تمام ذخیرے ناکافی، کوئی دوست نہیں یا دوست دراصل مخلص نہیں ہے تو یہ اس پر حملہ کرنے کا بہترین موقع ہے۔

اگر اتفاقاً یا قصداً آگ لگی یا لگائی گئی ہو، دشمن کے لوگ کسی قربانی کی تقریب میں منہمک ہوں یا فوجوں کی قواعد دیکھ رہے ہوں یا نشے میں باہم اُلجھ پڑے ہوں، یا دشمن کی فوج روزانہ کی جھڑپوں سے بہت تھک چکی ہو اور اُسے بہت سا جانی نقصان بھی اٹھانا پڑا ہو، جبکہ دشمن کے آدمی بہت دن کے جاگے ہوئے ہوں اور غافل سو رہے ہوں یا گہری گھٹا چھائی ہو یا سیلاب آیا ہو یا بہت برف پڑی ہو یا کہر چھائی ہو تو بھرپور حملہ کر دیا جائے۔

یا محاصرہ چھوڑ کر راجہ اپنے کیمپ سے دور جنگل میں چھپ جائے اور جب دشمن باہر نکلے تو اُسے دبوچ لے۔

کوئی راجہ دشمن کا ہمدرد بن کر محاصرے کے دوران میں دوستی بڑھانے کی خواہش کرے اور پیغام بھیجے کہ تمہاری اصل کمزوری تمہارے اندرونی دشمن ہیں۔ اور یہی محاصرہ کرنے والے کی بھی کمزوری ہے۔ اور یہ شخص (جو محاصرہ کرنے والے راجہ سے الگ ہو کر تمہارے پاس آرہا ہے) تمہارا حامی ہے۔ جب یہ ایلچی محصور دشمن کے اپنے ایلچی کے ساتھ واپس جا رہا ہو۔ حملہ آور راجہ اُسے پکڑ لے اور اس کے جرم کی تشہیر کر کے اُسے نکال دے اور محاصرے سے بے تعلق کر دے۔ تب وہ دوست بن کر محصور راجہ سے کہے کہ باہر آ کر میری مدد کرو یا ہم تم مل کر اس کو زیر کریں۔ جب وہ باہر آئے تو دونوں فوجوں کے درمیان گھیر لیا جائے۔

(محاصرہ کرنے والے راجہ اور اس کے بنے ہوئے باغی کی فوجیں) اور یا تو وہیں مار دیں یا گرفتار کر لیا جائے اور اپنا ملک دونوں راجاؤں میں تقسیم کر دے۔ اس کی راجدھانی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے، اور اس کے بہترین فوجیوں کو باہر نکال کر قتل کر دیا جائے۔

اس پر مفتوح راجہ یا قبائلی سردار (فاتح سے ساتھ ساز باز کر کے) محصور راجہ کو اطلاع دے کہ محاصرہ کرنے والا راجہ کسی بیماری کے سبب یا عقبی دشمن کی طرف سے اہم مقامات پر حملے کی بنا پر یا کسی فوجی بغاوت کی بنا پر، محاصرہ اٹھا کر اور طرف جانے کا ارادہ کر رہا ہے۔ دشمن اس کا یقین کرے تو راجہ اپنے کیمپ کو آگ لگا کر پیچھے ہٹ جائے، اور جب دشمن باہر نکلے تو اس کو دونوں طرف سے دبا لیا جائے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا۔

زہریلی اشیاء جمع کر کے اس سامان کو دشمن کی طرف بھجوا دیا جائے (گ:
بیوپاریوں کے ساتھ سازش کر کے) یا دشمن کا کوئی بنا ہوا دوست راجہ اُسے پیغام دے کہ ادھر سے میں حملہ کرتا ہوں اُدھر سے تم اُس پر ٹوٹ پڑو، اور جب وہ نکلے تو اُسے دو طرف سے دبوچ لیا جائے جیسا کہ پہلے کہا گیا۔ جاسوس دوست یا رشتہ دار بن کر ہاتھوں میں پروانہ لیے قلعے کے اندر پہنچ جائیں اور وہاں سے اس کی تسخیر میں مدد کریں۔ یا کوئی راجہ محصور راجہ کا دوست بن کر یہ پیغام بھیجے کہ میں محاصرہ کرنے والے کیمپ پر فلاں وقت چھاپہ ماروں گا تم بھی ٹھیک اُسی وقت نکل پڑو۔ جب راجہ محاصرہ کرنے والے کیمپ میں شور و غوغا سُن کر باہر نکل پڑے تو وہی کارروائی کی جائے۔ یا کسی دوست راجہ یا وحشی قبائل کے سردار سے کہا جائے کہ جب راجہ محاصرہ ڈالے ہوئے ہو تو دشمن کے کسی علاقے کو اپنے قبضے میں کر لے۔
جب دونوں میں سے کوئی قبضہ کرنے کے لیے بڑھے تو دشمن کے لوگ یا اُس سے پھرے ہوئے لوگوں کے ہر گروہ سے ساز باز کیا جائے کہ وہ حملہ آور (دوست یا قبائلی سردار) کو مار ڈالیں یا راجہ خود ہی کسی ترکیب سے اس کو زہر دلوا دے۔ تب کوئی اور (گ: جاسوس دوست بن کر محصور راجہ سے کہے کہ جو راجہ یا سردار مارا

گیا وہ دوست گش تھا (کیونکہ اس نے خشکل کے وقت دوست کے علاقے پر قبضہ کیا) اس طرح دشمن سے اپنے تعلقات بڑھا کر وہ اُن کے ہاں نفاق پیدا کرائے اور اس کے افسروں کو پھانسی دلوا دے۔ اس کے بعد جو پُرامن لوگ برافروختہ ہو کر راجہ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے، وہ انہیں دشمن کے پیٹھ پیچھے مروا دے۔ پھر اپنے ساتھ اس کی کچھ فوج لے کر جو وحشی قبائل پر مشتمل ہو وہ اس کے قلعے میں گھس جائے اور اُسے فتح کروا دے[۱]

جب قلعہ سر ہو جائے یا راجہ اُسے فتح کر کے اپنے کیمپ میں واپس آئے تو وہ دشمن کے ان سب فوجیوں کو امان دے جو خواہ میدان میں ہزیمت خوردہ پڑے ہوں یا فاتح کی طرف سے پیٹھ پھیرے کھڑے ہوں، جن کے بال بکھرے ہوں، ہتھیار پھینک دیئے ہوں یا زخمی ہوں اور خوف سے لرز رہے ہوں اور خود کو حوالے کر دیں۔ جب قلعے سے دشمن کے سارے آدمی نکل جائیں، اور وہ اندر باہر سے راجہ کے اپنے آدمیوں کی حفاظت میں ہو تو وہ فاتحانہ شان سے قلعے میں داخل ہو۔

اپنے قریبی راجہ کے ملک پر قبضہ جمانے کے بعد اب راجہ وسطی راجہ کی طرف توجہ مبذول کرے۔ اس کو زیر کرنے کے بعد غیر جانبدار راجہ کی طرف، اور یہ دنیا کی فتح کی طرف تدریجی اقدام ہوگا۔ جب وسطی اور غیر جانبدار راجہ ختم کئے جا چکے ہوں تو راجہ اُن کی سابقہ رعایا پر اپنی وجاہت اور اعلیٰ قابلیتوں کا رعب ڈال کر اُن کے دل موہنے کی کوشش کرے۔ اس کے بعد دوسرے بعید علاقوں کا عزم کرے۔ یہ اگلا اقدام ہوگا۔ جب ریاستوں کا پورا حلقہ اس کے زیر نگیں ہو جائے تو وہ اپنے دوست اور اپنے دشمن میں سے ہر ایک کو باری باری دوطرفہ دباؤ میں لا کر زیر کرے۔ یعنی اپنی اور اپنے دوست یا دشمن کی فوج کے درمیان گھیر کر یہ تیسرا طریقہ ہوا۔

یا وہ پہلے اپنے ہمسائے میں کسی بڑے راجہ کو جو قریب قریب ناقابل شکست

---

[۱] یہ عبارت تینوں ترجموں میں کسی قدر مختلف اور بے ربط ہے۔ مرح

مانا جاتا ہو، ختم کرے۔ اس فتح سے اپنی قوت کو دگنا کرنے کے بعد، دوسرے دشمن کی طرف بڑھے، اس طرح طاقت تگنی ہو جائے گی۔ اب تیسرے پر چڑھائی کرے یہ دنیا کی فتح کا چوتھا طریقہ ہے۔

پوری دنیا کو اپنا تابع کرنے کے بعد جس میں بھانت بھانت کے لوگ مختلف فرقوں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے شامل ہوں گے وہ ان اصولوں کے مطابق راج کرے جو راجہ کے فرائض کے سلسلے میں بیان کیے گئے۔

* سازش، جاسوس، دشمن کے لوگوں کو توڑنا، محاصرہ اور حملہ یہ قلعہ سر کرنے کے پانچ طریقے ہیں۔

جزو ۵ : مفتوحہ علاقے میں قیام امن

مہم جوئی کے نقطہ نظر دو طرح کے علاقے ہو سکتے ہیں۔ غیر آباد یا آباد، اور یہ یا تو نئے ہوں گے جو پہلی بار قبضے میں آئے، یا وہ جو بازیاب کیے گئے یا وہ جو ورثے میں پائے۔

نئے علاقے پر قبضہ کرنے کے بعد راجہ دشمن کے عیوب کے مقابل اپنی خوبیوں کا اور اُس کی خوبیوں کے مقابل دُگنی خوبیوں کا نقش بٹھائے۔ اپنے فرائض کو تندہی سے بجا لائے، اپنے کاموں پر پوری توجہ دے۔ انعامات، ٹیکس میں رعایت تحفہ تحائف، عزت افزائی سے کام لے، اپنے خیرخواہوں اور رعیت کے سربرآوردہ لوگوں کی بات سُنے۔ جو لوگ دشمن سے ٹوٹ کر اس سے آملے تھے انہیں موعودہ انعامات سے نوازے۔ اور جس کی خدمت جتنی زیادہ ہو وہ اتنے ہی انعام کا مستحق ہوگا۔ کیونکہ جو وعدہ خلافی کرے اس کا اعتبار نہ اپنوں میں رہے گا نہ غیروں میں۔ عوام کی مرضی کا پاس کرے ورنہ نامقبول ہو جائے گا۔ وہ پرجا ہی کے پسندیدہ چلن اختیار کرے۔ وہی لباس، وہی بولی، وہی طور طریقے جو عوام میں پسند کیے جاتے ہوں۔ اُن کی مذہبی رسوم، میلوں ٹھیلوں میں دلچسپی لے، اس کے مخبر پرجا کے سرکردہ لوگوں کو جتاتے رہیں کہ دشمن نے اُن کے ساتھ کیا بدسلوکیاں کی تھیں اور ان کے مقابل یہ راجہ کتنا حسن سلوک برت رہا ہے۔ اور ان کی خوشحالی

سے خوش ہوتا ہے۔ وہ مختلف صوبوں، دیہاتوں، فرقوں اور گروہوں کے ممتاز لوگوں کو انعامات اور معافیوں سے نوازے اور انہیں تحفظ کا احساس دلائے۔ مذہبی امور پر خاص توجہ دے (رک گ: سبھی دھرموں کے دیوتاؤں کا مان کرے)، عالموں، خطیبوں، نیک اور بہادر لوگوں کو دھن، زمین اور معافیاں دے۔ سب قیدیوں کو چھوڑ دے اور دکھی، روگی زدہ حال کی مدد کرے۔ (جولائی سے ستمبر تک "چترماسیہ" میں (رک گ: ہر چوتھے مہینے) پندرہ دن کے لیے جانوروں کا ذبح کرنا ممنوع ہو، پورن ماشی کے قریب چار دن کے لیے (رگ: سال میں چار پورن ماشیاں ایسی چھانٹ لی جائیں جب جانور ذبح نہیں ہوں گے)۔ راجہ اور دیش کے نچھتروں پر بھی ایک ایک دن کے لیے موقوف رہے گا۔ ماداؤں اور بچوں کا ذبیحہ بھی بند کرا دے اور خصی کرنے کی بھی ممانعت ہو۔ وہ ایسے سب طور طریقے بند کرا دے جن سے خزانے یا فوج کو نقصان پہنچتا ہو یا اخلاقی طور پر مذموم (دھرم کرنم کے خلاف) ہوں۔ جرائم پیشہ اور ملیچھ گروہوں کو مجبور کیا جائے کہ اپنے اپنے مقام بدلتے رہیں (رک: دور دور آباد کیا جائے، گ: تتر بتر کر دیا جائے)، جو لوگ دغا دے کر دشمن سے ملے ہوں، فوجی افسر، قلعوں اور علاقوں کے محافظ وغیرہ ان کو سرحد پر دور لے جا کر بسایا جائے (گ: دور دور بسایا جائے جس سے وہ آپس میں ملنے نہ پائیں۔) ایسے لوگ جو خطرناک ہو سکتے ہوں، لیکن راجہ کو نقصان پہنچانے میں اپنی عافیت کو بھی خطرے میں ہی سمجھتے ہوں اُن کو خاموشی سے تنبیہہ کر دی جائے (رک گ: نقصان پہنچانے کے لیے موقع کے منتظر لوگوں کو چپکے سے ٹھکانے لگا دیا جائے)، باغی لوگ جو دشمن کے ساتھ گرفتار کیے گئے ہوں انہیں دور دور بسایا جائے۔ (رک گ: ان جگہوں پر جو باغیوں سے خالی کرائی جائیں اپنے وفادار لوگوں یا دشمن کے معتوب لوگوں کو لایا جائے۔)

اگر دشمن کے خاندان کا کوئی آدمی مفتوحہ علاقے کے کسی حصے کو ہتھیانے کے درپے ہو اور جنگلوں ویرانوں سے سرحد پر آکر چھاپے مارتا ہو، اُسے کوئی بنجر علاقہ یا زرخیز زمین کا چوتھائی حصہ اس شرط پر دے کہ مقررہ خراج اور فوج کے لیے

آدمی راجہ کو دیں گے[1]۔ اس طرح وہ لوگوں میں نامقبول ہو جائے گا اور وہ اُسے اُکھاڑ پھینکیں گے، رگ: اس طرح انہی کے ہاتھوں اسے مروا دیا جائے، جو کوئی لوگوں میں اشتعال پیدا کرے اور ان کو ناراض کرے اُسے ہٹا دیا جائے اور خطرناک علاقے میں رکھا جائے[2]۔

جب کھوئی ہوئی سرزمین بازیاب ہو تو راجہ اپنی ان کمزوریوں کو دور کرے جن کی بناء پر وہ کھوئی گئی تھی اور ان اچھائیوں کو بڑھائے جن کی بدولت وہ واپس مل سکی۔

ورثے میں پائی ہوئی عملداری پر تسلط ہو تو راجہ اپنے باپ کی کمزوریوں پر پردہ ڈالے اور اپنی اچھائیوں کو نمایاں کرے۔

* وہ دوسروں کی اچھی روایات کو اپنائے، اور اپنے ہاں کی بری روایات کو نہ پنپنے دے۔

---

[1] - متن میں "زرخیز زمین کا چوتھا حصہ" ہے، جو نہ جانے کتنا بڑا ہو۔ "چترُبھاگم" (چوتھائی) سے مراد غالباً پیداوار یا ملیے کا چوتھائی ہے۔ ح

[2] یہ مفہوم درست نہیں۔ یہ اُسی کا ذکر ہے جسے پلّہ زمین دی گئی تھی۔ جب اُس کے افسر وغیرہ شورش کریں اور لوگ برگشتہ ہو جائیں تو وہاں سے ہٹا کر ایسی جگہ بھیج دیا جائے جہاں اس کی موت کا سامان موجود ہو۔ ح

باب چہاردہم

انوکھی تدابیر

جزو ۱: دشمن کو ضرر پہنچانے کے طریقے

چار جاتیوں کے نظام کو برقرار رکھنے کے لیے بدکرداروں کے خلاف خفیہ تدابیر اختیار کرنی چاہئیں، بلکہ مردوں اور عورتوں میں سے وہ لوگ جو مختلف پیشوں حرفوں سے تعلق رکھتے ہوں یا ان کا سوانگ بھر سکیں اور گونگے، بہرے، بونے، کبڑے اندھے بن کر راجہ کے استعمال کی اشیاء میں کالکوٹ یا ایسے ہی دوسرے زہر ملا دیں، کام پر لگانے چاہئیں۔ گھات میں لگے ہوئے جاسوس یا محل کے اندر کام کرنے والے، شاہی تفریحات، کھیل تماشوں، ناچ گانے کے جلسوں وغیرہ میں ہتھیاروں سے بھی کام لے سکتے ہیں۔ راتوں کو گھومنے پھرنے (راتری چاری) یا آگ کا کام کرنے والے (اگنی جیوی) آگ بھی لگا سکتے ہیں (اشرار کے گھروں میں)۔

بعض جانوروں کے ڈھانچوں کا چورا جیسے کہ چتر آ (؟) مینڈک[۱]، کونڈنیک کوکن pardix sylvatica[۲] پنچ کشٹ اور کھنکھورا، یا ایسے جانوروں کا جیسے کہ کیکڑا، کمبلی (؟) گرگٹ جیسے شاٹ کنڈ phyalisflexuosa کی چھال کے سفوف میں ملایا جائے یا چھپکلی، اندھے سانپ، کرکنتھک (چکور)، پوتی کیٹ (بدبودار کیڑا) اور گومار کا سفوف بھلاتکا semecarpus anacardium پنچ اور ولگ کے عرق میں ملا دیا جائے تو اس مرکب کے ملنے سے

۱۔ ک گ: چنکبرا مینڈک۔ ر ح ۲۔ ک: جس کا بول و براز زہریلا ہوتا ہے۔ ر ح
۳۔ ک: جنگلی تیتر ۴۔ گ: کمبلی کیڑا ایک انچ لمبا ہوتا ہے، بدن سکیڑ کر چلتا ہے اور اس کے روئیں جسم میں کھجلی پیدا کرتے ہیں ۵۔ گ نے زمی کند لکھا ہے مگر زمی کند یا زمیں قند کا لاطینی نام phyllus arhotpho ہے۔ ر ح

جو دھواں پیدا ہوگا وہ فوری موت کا باعث ہوگا۔

مذکورۂ بالا جانوروں میں سے کسی کو بھی کالے سانپ اور پرینگو panic seeo.[1] کے ساتھ جلا کر پیس لیا جائے تو اس کی دھونی سے بھی آدمی پھڑکا نہیں کھاتا۔

دھامارگو[2] luffa foetida اور زیا تو دھامنی[3]" کی جڑوں سے بنایا ہوا سفوف بھلاواں کے پھول semecarpus anacardium, کے سفوف کے ساتھ ملا کر دیا جائے تو ایک پندرھواڑے میں خاتمہ کر دیتا ہے۔ اور املتاس کی جڑ کو بھلاواں کے پھول کے ساتھ سفوف کر کے اس میں "کیٹ" نامی کیڑے کا بھی اضافہ کر دیا جائے تو مہینہ بھر میں ہلاک کر ڈالتا ہے۔

انسان کے لیے ایک چٹکی (کلا = تولے کا سولھواں حصہ) خچر اور گھوڑے کے لیے اس سے دگنی مقدار، ہاتھی اور اونٹ کے لیے چوگنی مقدار بہت ہے۔ شت کردم[4] (؟) ایکلرٹ[5] کنیر nerium odorum, کڑوی تونبی اور مچھلی کو مدن (؟) اور کودوں[6] کی بھوسی کے ساتھ یا ارنڈی کے بیجوں کے چھلکے اور ڈھاک کے ساتھ سفوف کر لیا جائے تو اس کی دھونی جہاں تک پہنچتی ہے ہر جاندار کو ختم کر دیتی ہے۔

پوتی کیٹ[7] (ایک بدبودار کیڑا) مچھلی، کڑوی تونبی، شت کردم کی چھال (؟) اور بیربہوٹی کے سفوف کی دھونی یا پوتی کیٹ، کھشدرال shorea robusta. پودے کا گوند) اور ہیم وداری (؟) کو بکرے کے کھر اور سینگ کے ساتھ سفوف کر لیں تو اس کی دھونی اندھا کر دیتی ہے۔ کانٹے دار کرنج کے پتے، ہڑتال، گانجے کے بیج، لال روئی کے بیجوں کے چھلکے[8]۔ آس پھوٹ coreya

---

[1] ک: کاگنی۔ ر [2] کڑوی ترئی [3] گ: املتاس لکھا ہے مگر اس کا لاطینی نام cassiafolia ہے۔ ر [4] گیرولا: داگر، تگر، کیسر، کستوری، کم کم اور کپور۔ چھ اجزا کا مرکب ہے رشت = چھ۔ ر [5] گیرولا: بچھو [6] دھتورا، کودوں اور دھان کی بھوسی۔ ر [7] گ: پات بھی [8] دیکھیں اگلا صفحہ

arbo ria کھاچ (زنک)، کاسفوف، گائے کے گوبر اور پیشاب کے
ساتھ ملا کر اس کی دھونی دی جائے تو آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں۔

کبوتروں کی بیٹ اور پیشاب، نیز مینڈک، گوشت خور جانوروں یا ہاتھی،
آدمی سؤر کا فضلہ، جو کی بھوسی، کسیس (لوہے کا ہراسلیفیٹ) دھان، بتوے،
گنج antidysentarc perium کوشاٹکی luffa —
pentandra گائے کا پیشاب، بھانڈی asiauica hygroestyle
نیمب meria, nimba شیگرو hyeranthera
morunga, پھڑ جک (ایک قسم کی تلسی) کشیب پیلو کا
arboria, coreya اور مھنگ، سانپ کی کینچلی، مچھلی، ہاتھی کے
ناخنوں اور ہاتھی دانت کا سفوف سب کو بدن (؟) کی بھوسی اور کودرو
scerbiculatum paspalcm یا ارنڈی کے بیج اور پلاس
fondosa, butea کے ساتھ ملا دیا ہے، جو اس مرکب کا دھواں جہاں تک
پہنچے کوئی زندہ نہیں بچ سکتا۔

کوئی آدمی جس نے لڑائی کے آغاز پر یا قلعے پر حملہ کرتے وقت اپنی آنکھوں
کو مرہم اور طبی عرقیات سے محفوظ کر لیا ہو، کال tragia
involucrata کوٹ costus, نڑ (نرکل) اور شتاوری
race mosus asperagu کو ملا کر جلائے۔ یا سانپ کی کینچلی، مور
کی دم، جنگلی تیتر، پنچ کشتھا کو بھوسی کے ساتھ ملا کر پھونکے جیسے کہ اوپر بتایا
گیا، یا گیلی یا سوکھی بھوسی کے ساتھ، تو اس سے سارے جانداروں کی آنکھیں

بقیہ صفحہ گزشتہ: ش نے روئی کو لال بتایا ہے۔ لیکن لال دراصل الگ ہے روئی الگ۔ گ:
ہڑتال، منسل، لال گھنگچی۔ ر ش گ: کانچ ک: گومترکا = ایک بیل جو گائے کے
پیشاب کی طرح پھیلتی ہے۔ ان سب نسخوں کے اجزا تینوں ترجموں میں ایک دوسرے
سے خاصے مختلف ہیں۔ ر گیرولا، چکوترا گیرولا: کوٹ، نرسل، شتاوری۔
گیرولا، ادھ گیلی بھوسی۔

پھوٹ سکتی ہیں۔

مینا، کبوتر، بگلا اور چھوٹا بگلا، ان پرندوں کی بیٹ کو آک یا پیلو یا سیتھر کے دودھ کے ساتھ ملایا جائے تو اس سے سب جانداروں کی آنکھوں کو اندھا اور پانی کو زہریلا کیا جا سکتا ہے۔

جو، شال کی جڑ، مدن پھل (دھتورا؟) جاتی (جائفل) کو آدمی کے موت میں ملا کر انجیر کی جڑ اور ویداری I iquoria تیرست (ایک زہر) اُدمبر (انجیر کی ایک قسم) اور کودرا وا paspalam scorbiculatum یا ارنڈی کے درخت کے جوش دیئے ہوئے عرق کو پلاش butea frondosa کے ساتھ حل کیا جائے تو مدن رس تیار ہو جاتا ہے[1]

شرنگی get ula a گومیورکش[2]، کنٹکار solanum xantho-carpum, اور میو رپید (؟) گنج کے بیج، لانگولی jusseina repens, وش مول (؟) اور انگدی heart pea اور کرویر (ایک زہریلی بوٹی) اکشی پیلو کا coreya arborea, آک کا پودا اور مرگ مارنی (؟) سب کو مدن کے عرق کے ساتھ ملایا جائے تو اُسے مدن یوگ کہتے ہیں[3]

مذکورۂ بالا دونوں مرکبات کو ملا دیا جائے تو گھاس اور پانی کو زہریلا کر دیتے ہیں۔

چکور، گرگٹ، چھپکلی، اندھے سانپ کا دھواں دیوانگی پیدا کرتا ہے۔ گرگٹ اور چھپکلی کا ملا جلا دھواں کوڑھ پیدا کرتا ہے۔ اس کو چتکبرے مینڈک کی آنتوں اور شہد میں ملا دیا جائے تو سوزاک ہو جاتا ہے، اور انسانی خون میں ملا دیا جائے تو

---

[1] گیر ولا، ان اجزا سے تیار کردہ سرمہ۔ ح [2] اضافہ گیر ولا: جو پاگل یا بے ہوش کر دیتا ہے۔ ح [3] گیر ولا: شرنگی نام کی مچھلی کا پتہ، لوبھ، سل اور اجمود کا آمیزہ۔ ح

[3] ان اجزا کے عرق کو مدن یوگ کہتے ہیں۔

دق۔ ڈھش وِش (؟) مدن (دھتورا) کودوں کا سفوف زبان کو گنگ کر دیتا ہے ماترواہک (؟) جونک (؟) مور کی دم، مینڈک کی آنکھ اور پیلو دشو چک نامی مرض پیدا کرتے ہیں (گ: ہیضہ)

پانچ کشتہ (؟) یوباتیک (؟) راج وِرکش cassia fistula, اور مدھولشپ bassia latifolia کو شہد میں ملاکر دے دیا جائے تو بخار چڑھ جاتا ہے۔

بھاس پرندے کی جیبھ اور گھونس کی جیبھ کو ملاکر گدھی کے دودھ میں حل کر کے دے دیا جائے تو آدمی بہرا بھی ہو جاتا ہے اور گونگا بھی۔ ان کی خوراک وہی ہوگی جو اوپر آدمیوں اور جانوروں کے لیے اور پندرہ دن یا مہینہ بھر میں اثر کرنے کے لیے بتائی گئی۔ یہ مرکبات اس صورت میں زیادہ تیز ہو جاتے ہیں کہ ادویات کو جوش دے کر اور جانوروں کو چورا کر کے ملا لیا جائے یا سب ہی کو جوش دے لیا جائے۔

شال مالی bombax heptaphyllum اور بدری کا سفوف مول وِش شابھ (ایک قسم کا زہر) کے سفوف کے liquorice, ساتھ ملا کر اس پر چھچھوندر کا خون چھڑک دیا جائے تو اس زہر سے بجھا ہوا تیر جس شخص کو لگے گا وہ دس آدمیوں کو کاٹے گا اور وہ دس آدمی دوسروں کو کاٹیں گے

بھلاداں semicarpus anacardium کے پھول یا تودھاز (؟) دھامارگ achyranthe aspera اور رسال کے درخت (کی لکڑی یا چھال ؟ ۔ح) بڑی الائچی، کاکشی (لال ایلومینیم ملی مٹی) گوگل b dellium اور ہلاہل (بچھناگ ؟) بکری اور آدمی کے خون کا محلول دیوانگی پیدا کرتا ہے۔ اس کی ذرا سی مقدار آدھی دھرن (گ: تقریباً ایک تولہ) کے برابر کھلی (گ: ستو) میں ملا کر کسی تالاب میں ڈال دی جائے جو سو کمانوں کے برابر لمبا ہو تو اس کا سارا پانی زہریلا ہو جائے گا۔ اور جو کوئی اُسے پیئے گا اُسے زہر

ل طبی طریقے سے تیار کیا ہوا خالص زہر ل گ، ماترواہ تھی۔ ح

چڑھ جائے گا۔

کسی مگرمچھ[1] یا گوڑھا کو رگ، گوہ یا ناگ کو تین یا پانچ مٹھی لال یا سفید سرسوں کے ساتھ زمین میں دفن کر دیا جائے، تو بعد میں جو اجل رسیدہ اُسے دیکھے گا، پھٹکا نہ کھائے گا۔

بجلی گرنے سے پیدا ہونے والے کوئلے کو، بجلی ہی سے جلی اور سلگتی ہوئی لکڑی سے سلگایا جائے، اور اس آگ سے کرتک یا بھرنی نکھتروں کی رات میں رُوِدر دیو کی پوجا کے لیے ہون کیا جائے، تو اس طرح جلائی ہوئی آگ کبھی نہیں بجھے گی[2]۔

* لوہار کے گھر سے لائی ہوئی آگ میں شہد کی نذر دی جائے، شراب کشید کرنے والے کے ہاں سے لائی ہوئی آگ میں شراب کی نذر دی جائے۔ اور ہون کی آگ میں گھی کی نذر (کا لگنے: بازار کی آگ میں گھی کی نذر، گ: کمہار کی آگ میں شہد کی نذر، لہار کی آگ میں بھارنگی نامی دوا کی نذر۔ ح)

* اکلوتی بیوی رگ: پتی ورتا عورت) کے گھر سے لائی جانے والی آگ میں پھول مالا کی نذر، بدچلن عورت کے ہاں کی آگ میں سرسوں کی نذر، بچے کی ولادت کے وقت جلتی ہوئی آگ میں رگ: زچہ کے گھر کی آگ میں دہی کی نذر، جس

---

[1] ش ش نے گودھا کے معنی مگرمچھ لیے مگر گوہ گودھ ہی سے مشتق ہے۔ گیرولا نے متن سے کچھ زیادہ تفصیل دی ہے: لال اور سفید سرسوں کے ساتھ ایک گوہ کو دگھڑے میں بند کرکے جہاں اونٹ باندھے جاتے ہیں۔ اس جگہ گڑھا کھود کر) ۵ ہ دن تک گاڑا جائے۔ اور اُس کے بعد کسی مرن جوگے سے وہ گڑھا کھدوا کر اس گھڑے کو نکالا جائے۔ نکالتے ہی وہ گوہ فوراً نکالنے والے آدمی کو مار دیتی ہے۔ اسی طرح کالے سانپ کو بھی بند کرسکتے ہیں۔ (انتہی) غالباً یہ تفصیلات گیرولا نے دل سے نہیں جوڑیں بلکہ اس موضوع پر دوسرے ذرائع سے ملی ہیں جن تک ان کی پہنچ تھی۔ بریکٹ کی عبارت قطعاً متن سے زائد ہے۔ متن میں ڈسنے یا کاٹنے کا بھی ذکر نہیں۔ ح [2] ش ش کی عبارت نامربوط اور ناقابل فہم تھی۔ اس لیے یہاں سے اسے ترک کرنا پڑا۔ ح۔

گھر میں قربانی کی آگ جل رہی ہو اس گھر سے لائی ہوئی آگ میں چاولوں کی نذر دی جائے۔

* چنڈال کی جلائی ہوئی آگ میں گوشت کی نذر، شمشان کی آگ میں انسانی گوشت کی نذر رک، گ: چتا سے لائی جانے والی آگ میں انسانی جسم کی نذر اور جو آگ ان سب آگوں کو ملا کر جلائی جائے اس میں بکری اور انسان کی چربی۔ دگ: بکری کی چربی اور سوکھی برگد کی لکڑی) ؎

* اگنی دیوتا کی شان میں منتر پڑھتے ہوئے راج درکش دگ: املتاس کے درخت) کی چھپٹیاں اس آگ میں ڈالی جائیں۔ یہ آگ کبھی نہ بجھ سکے گی۔ اور دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کر دے گی۔ ر دگیر دلا: نہ صرف قلعے وغیرہ کو بھسم کر دے گی بلکہ اس کے دیکھنے ہی سے دشمن ہوش کھو بیٹھے گا۔)

آدتی کو نمستے! انومتی کو نمستے! سرسوتی کو نمستے! سوتر دیو نمستے اگنی کو پرنام! سوم کو پرنام، دھرتی کو پرنام۔ سماکہ پرنام (ہ، گ: ان الفاظ کے ساتھ نذر دی جائے۔ک: یہ اگنی منتر نہیں۔ غالباً اگنی ہوتر کے بعد بولے جانے والے لفظ ہیں۔)

جزو ۲: عجیب اور پُر فریب تدابیر

سرس (mimosa sirisa.) گولر (

اور چھوکر (a cacia .su ma) ؎ کو پیس کر گھی ملا کر کھائیں تو انسان اس کے سہارے پندرہ دن تک فاقے سے رہ سکتا ہے لیکن دکنول اُتپل (costus)

؎ متن میں بکری اور انسانی چربی کے ساتھ دھُرو کا نام ہے جس کے متعدد معنی میں انجیر کا درخت بھی شامل ہے۔ گیر دلا نے برگد کے معنی لیے ہیں۔ ک نے انسانی دھرو" لکھا ہے human dhruva. جو واضح نہیں۔ ش ش نے اس لفظ کو نظر انداز کیا ہے ؎ سنسکرت لفظ "شمی" کے معنی لغات الادویہ نے چھونکر دیئے ہیں۔ اور چھونکر یا شمی کا لاطینی نام proropi's spic igiora ہے جسے انگریزی میں کہتے ہیں۔ ایک دیسی نام سانگری بھی ہے۔ ح

اور ایکھ کی جڑ کو کنول ڈنڈی، دُرْوا گھاس، دودھ اور گھی کے ساتھ ملا کر کھائیں تو ایک مہینہ کے لیے کافی ہے۔

ماش phraseolus radiatus جو، گُلتھی اور وُربھا ریو جا میں استعمال ہونے والی ایک گھاس) کی جڑ، گ: گُشا کی جڑ) کو دودھ اور گھی میں ملائیں، ولی (ایک بیل) کا دودھ اور اس سے نکالا ہوا مکھن برابر مقدار میں لے کر شال shorea robusta اور پرش پرنی hedys arum. gepodi oides کی جڑ دودھ میں ملائیں، یا دودھ اور پوجا میں استعمال ہونے والے گھی یا شراب شامل کریں۔ اس کے سہارے انسان مہینہ بھر فاقہ کر سکتا ہے۔

سرسوں رک: سفید سرسوں) جسے سات راتوں تک سفید بکرے کے پیشاب میں رکھا گیا ہو، اور پھر اس کے تیل کو ایک ماہ پندرہ دن رگ: ایک ماہ یا پندرہ دن) تونبی میں رکھا جائے تو اس کے (بیرونی) استعمال سے دوپایہ اور چوپایہ جانداروں کا رنگ بدل جاتا ہے۔ رگ: اسے وِرُوپ کرن یوگ۔ دوسرا روپ بنانا کہتے ہیں)[1]

سفید سرسوں کا تیل جو کے دانوں کے ساتھ ملایا جائے جنہیں سفید گدھے کی لید میں رکھا گیا ہو جو سات راتوں سے زیادہ مکھن، دودھ اور جو پر پلا ہو، اس مرکب سے رنگت پلٹ جاتی ہے۔ رک: جو کے دانے جو گدھے کی لید میں سے نکالے گئے ہوں، گ: کسی آدمی کو سات دن تک مٹھا اور جو کھلا کر سفید گدھے کی لید اور جو کے ساتھ پکائے ہوئے سفید سرسوں کے تیل کو لگانے یا کھانے[2]

سرسوں کا تیل جو ایسے بیجوں سے بنایا گیا ہو جو سفید گدھے یا سفید بکرے میں سے کسی ایک کے پیشاب اور لید میں رکھے جا چکے ہوں۔ دملنے پر) جلد کو ایسا سفید کر دیتا ہے کہ جیسے آک کا پودا یا (سفید) پرندے کے پر[3] (گ رولا

---

[1] سنسکرت وِرُوپ کرنم: برعکس روپ بنانا سے معلوم نہیں صحیح مراد کیا ہے [2] تینوں ترجمے مختلف ہیں۔ یہ بھی 'وِرُوپا' بنانے کا نسخہ ہے۔ رج [3] یہ تشبیہات ش ش کا اضافہ ہیں، لگانے

لگانے یا کھانے سے، سفید مرغ اور اجگر کی بیٹ کا مرکب بھی رنگ گورا کرتا ہے۔

سفید سرسوں کے بیجوں کا تیل جو سات راتوں تک سفید بکرے کے پیشاب میں رکھے گئے ہوں، ملائی دار دودھ اور آک کے دودھ، نمک اور دھان میں ملا کر لیپ کر لیا جائے تو پندرہ دن کے استعمال سے رنگ گورا کر دیتا ہے۔[1]

سفید سرسوں کے تیل میں جس کے بیج پہلے تونبی میں بند رکھے گئے ہوں، وٹی کی بیل کے دودھ سے نکالا ہوا گھی[2] ملا کر آدھ مہینے تک رکھا جائے تو اُس کے لگانے سے بال سفید ہو جاتے ہیں۔ رک: سفید سرسوں کا آٹا آدھے مہینے کڑوے کدو یا میٹھے کے خول میں رکھا جائے جبکہ وہ بیل سے توڑا نہ گیا ہو۔[3]

ایک کدو، بدبودار کیڑا (پوتی کیتا) اور سفید چھپکلی۔ ان سے بنایا ہوا لیپ بھی بالوں کو سیپ کی طرح سفید کر دیتا ہے۔

کسی کے جسم کے کسی حصے پر تِندُک، ارِشٹھا (soap berry) اور گائے گوبر کا لیپ کر کے اس پر بھلاتک (semecarpus anacardium) کا عرق چھڑک دیا جائے تو اُسے ایک مہینے کے اندر کوڑھ ہو جائے گی۔

گانجے کے بیجوں سے بنایا ہوا لیپ بھی، جو سات راتوں تک سفید ناگ (کوبرا) یا چھپکلی کے منہ میں رکھے گئے ہوں، کوڑھ لاتا ہے رگ: رتی کو سفید ناگ یا چھپکلی کے منہ میں رکھنے کے بعد جسم پر رگڑا جائے تو) طوطے اور گکو (مراد غالباً کویل۔ ح) کے انڈے کی زردی سفیدی ملنے سے بھی کوڑھ ہو جاتی ہے۔[4]

چرونجی کے عرق کا کاڑھا کوڑھ کا علاج ہے۔

---

[1] گ: کے ہاں اجزا میں پارس پیپل، کڑوا پرول، مچھلی اور باؤ بڑنگ کا اضافہ ہے۔

[2] یہ متن کی غلط تعبیر ہے۔ نباتی ریزش سے جسے دودھ کہتے ہیں گھی نکالنا کیا معنی؟ ح [3] یہاں ایک نسخہ اور گیرولا والے متن اور ترجمے میں موجود ہے جو ش ش کے ہاں نہیں۔ ح [4] گ نے طوطے کا پتّا اور انڈا لکھا ہے، ک نے انڈے کا پتا جس سے مراد یقیناً زردی ہے۔ متن میں شُکا پتانڈ ہے۔ شُک (طوطا) + پت + انڈا۔ ح

جو کوئی بڑ کے درخت سے کشید کیے ہوئے عرق سے نہائے اور پھر ہیمر (زرد، barleria) کی مالش کرے، وہ کالا ہو جائے گا۔ (گ: پیا بانس کی مالش) [1]

گدھ اور کانگنی کے تیل (چربی؟ ۔ ح) میں سنکھیا اور سرخ سنکھیا۔ (گ: ہڑتال اور مینسل) ملا کر استعمال کرنے سے بھی رنگ کالا ہوتا ہے۔

جگنوؤں کا چورا سرسوں کے تیل میں ملا کر جسم پر ملا جائے تو رات کو روشنی دیتا ہے۔

جگنو اور کیچوے یا سمندری جانوروں (گ: کی ہڈیوں) کا چورا بھرنگ کپال (گملوں میں اگنے والی نباتات) اور کھدیرا malabathram catechu mimosa کرنی کارا acerifolia pentapetis سکونا (ایک چڑیا) اور گدھ کا چورا رات کو روشنی دیتا ہے۔

کسی کے جسم کو پاری بھدرک [2] کی لکڑی کے کوئلے میں مینڈک کا گوشت (گ: چربی) ملا کر مل دیا جائے تو اس کا جسم رات کو روشنی دے گا (مگر کوئی تکلیف نہ ہوگی۔)

جسم پر پری بھدرک کی چھال اور تلوں کا لیپ کر دیا جائے تو رات کو روشن ہو جائے گا۔)

پیلو (coreya arborea.) کی چھال کے کوئلے سے بنایا ہوا گولا ہاتھ میں لیں تو جلنے لگتا ہے۔

کسی کے جسم پر مینڈک کی چربی مل دی جائے تو رات کو روشن ہو جاتا ہے (اور کوئی تکلیف نہ ہوگی) اس کے ساتھ ہی کوسا پھل religiosa. اور آم کا تیل (رس [3] ح) بھی مل دیا جائے اور اس کے ساتھ

---

[1] متن میں ہنجیر ہے جس کا مترادف لغات الادویہ نے پیا بانسا لکھا ہے ۔ ح

[2] لغات پری بھدرک کے ایک معنی نیم لکھتی ہیں اور گ نے یہی معنی لیے ہیں ۔ ح [3] گ: آم کی گٹھلی کا تیل ۔ ح

سمندری مینڈک۔ سمندری جھاگ اور سرجارس robusta
کا عرق چھڑک دیا جائے تو جسم آگ کی طرح روشن ہو جاتا ہے (اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی)۔

کسی کے جسم پر تلوں کا تیل مینڈک یا کیکڑے یا دوسرے جانوروں کے گوشت کا افشردہ تو وہ آگ جلا سکتا ہے (اور اُسے کوئی گزند نہ پہنچے گی) (رگ: آگ کے پاس جاتے ہی جل اٹھے گا۔ ح)

کسی کے جسم پر بانس کی جڑ اور سیوالا (ایک آبی نباتات) کی جڑ اور مینڈک کی چربی کا مرکب مل دیا جائے تو وہ آگ سے جل اٹھتا ہے۔

پاری بھدرک (رگ: نیم) کی جڑ پرتی بل (رگ!) کی جڑ (رگ: کھرینٹی کی جڑ[1]) تھوہر اور کیلے کے کاڑھے کو مینڈک کی چربی ملا کر پیروں پر مل لیا جائے تو آدمی آگ پر (بلا گزند) چل سکتا ہے۔

پرتی بل (کھرینٹی) تھوہر اور نیم جن کا کاڑھا بنایا جائے وہ ہوں جو درخت کے قریب اُگے ہوں، اور مینڈک کی چربی (یعنی! ح) ضرور شامل کی جائے۔

پاؤں پر اس تیل کی مالش کے بعد آدمی سلگتی بھڑکتی آگ پر اس طرح چل سکتا ہے جیسے پھولوں کی سیج پر۔

ہنس، کونج، مور اور دوسرے بڑے آبی جانوروں کو اس طرح اُڑائے جا سکتے ہیں کہ ان کی دم سے ایک جلتا ہوا نرکل باندھ دیا جائے۔ اس سے ایسا معلوم ہوگا جیسے آسمان سے شہاب ثاقب اُتر رہے ہوں۔

آسمانی بجلی کی پیدا کی ہوئی راکھ آگ کو بجھا دیتی ہے۔

کسی چولہے میں ماش کی دال عورت کے حیض کے خون میں بھگو کر اور اس کے ساتھ تھوہر اور کیلے کی جڑ مینڈک کی چربی میں بھگو کر ڈال دی جائے تو اس پر کوئی غلہ نہیں پکایا جا سکتا۔ اس کا توڑ یہی ہے کہ چولہے کی صفائی کی جائے۔

---

[1] کھرینٹی کی اقسام کے لاطینی نام chordifolia وغیرہ ہیں۔ (لغات الادویہ۔ ح)

جب کوئی آدمی اونٹ کی کھال کو اُلّو اور گدھ کی چربی میں تر کرکے بنائے ہوئے اور برگد کے پتوں سے ڈھانپے ہوئے جوتے پہن کر سفر پر جائے تو یہ پچاس یوجن تک بلا تکان چل سکتا ہے۔

(جب ان جوتوں پر عقاب، بگلے، کوّے، گدھ، لیلخ، پلاور اور چرالا پرندوں کی ہڈیوں کو گودا یا مادۂ منویہ چھڑک دیا جائے تو ۱۰۰ یوجن بغیر تھکے جا سکتا ہے (ک: یا شیر، چیتے، کتّے یا اُلّو کا حرام مغز یا مادۂ منویہ چھڑکا جائے[1])

گابھن اونٹنی کو آگ پر بھونتے سے ٹپکنے والی چربی میں سپت پرن lecnitis scholaris ملا کر یا مرگھٹ میں مردہ بچوں کو جلا کر حاصل کی جلنے والی چربی ملنے سے بھی ۱۰۰ یوجن بے تکان چلا جا سکتا ہے۔

* اس طرح کے عجیب اور دھوکے میں ڈالنے والے کرشمے دکھا کر دشمن کو مرعوب کرنا چاہیئے۔ غصّہ دکھانا تو ایک عام حرکت ہے۔ اس قسم کے کمالات سے ملک کا (ک: ریاست کا) استحکام اچھی طرح ہو سکتا ہے۔

جزو ۳ ۔ دواؤں اور منتروں کی تاثیر

رات کو گھومنے والے جانور بلّی، اونٹ، بھیڑیا، سؤر، سیہہ، بگلی، تیتر (؟) کوا، اُلّو میں سے کسی ایک دو یا زیادہ کی داہنی اور بائیں آنکھیں نکال کر ان کا الگ الگ سُرمہ بنایا جائے۔ پھر جو کوئی داہنی آنکھ میں لگائے گا، وہ گھپ اندھیرے میں بھی دیکھ سکے گا۔

ایک تو سؤر کی آنکھ دوسری جگنو کی یا کوّے اور مینا کی دونوں سے بنائی ہوئی دوا، کو جو کوئی آنکھوں میں پھیرے گا وہ رات کو صاف طور سے دیکھ سکتا ہے۔

تین دن رات فاقہ کرنے کے بعد کوئی شخص پُشیہ ستارے کے نچھتر میں کسی ایسے آدمی کی کھوپری حاصل کرے جو کسی ہتھیار سے مارا یا پھانسی چڑھایا گیا ہو۔ اُس کھوپری میں مٹی بھر کر جَو بو دے اور انہیں بکری اور بھیڑ کے دودھ سے سینچے

---

[1] ش ش نے سنسکرت نام سوالیہ نشانوں کے ساتھ دہرا دیئے تھے۔ یہ نام کانگلے کے ترجمے سے لیے گئے۔ مگر دلا کے ہاں اور بھی مختلف ہیں۔ رح

پیلو کا ایک گولا سا بنا کر یا السی کی جڑ کے اندر انگارا رکھ کر اور اسے دھاگے سے پلیٹ کر منہ میں رکھ لیا جائے تو دھوئیں کے بادل کے بادل منہ سے نکل سکتے ہیں (ک: پیلو کا گولا السی کی جڑ یا دھاگے سے باندھ کر)

کُسا کے پھل اور آم کا تیل (رس) آگ پر ڈال دیا جائے تو وہ آندھی میں بھی نہیں بجھے گی۔ (ک گ: آندھی اور مینہ میں بھی[1])

سمندر جھاگ میں تیل ملا کر آگ لگا دی جائے تو وہ پانی میں جلتا ہوا تیرتا رہے گا۔

کسی بندر کی ہڈیوں کو بانس کی چکبری چھڑی سے الٹ پلٹ کر کے سلگائی جانے والی آگ یا کسی ہتھیار سے قتل کیے گئے یا پھانسی چڑھائے ہوئے آدمی کی بائیں پسلی سے یا کسی مرد یا عورت کی پسلیوں کو کسی اور مرد کی پسلیوں سے الٹ پلٹ کر کے سلگائی جانے والی آگ کے گرد کوئی آدمی دائیں سے بائیں تین مرتبہ گھومے تو وہاں کوئی دوسری آگ نہیں سلگ سکے گی۔

چھچھوندر، کھنجن اور کھارکیٹ کو گھوڑے کے پیشاب کے ساتھ الگ الگ پیس کر ان کی لگدی بنائی جائے تو آدمی کے پانو میں پڑی ہوئی زنجیر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑتی ہے۔

آیسکانت (سنگ آفتاب[2]) یا کسی اور (قیمتی) پتھر کو کلنداں، وردراد (؟) اور کھارکیٹ کے گوشت سے حاصل کیے ہوئے عرق میں تر کر کے توڑا جا سکتا ہے[3] (ک گ: تو یہ پتھر بھی زنجیر کو توڑ سکتا ہے) نارک (؟) بگدھے اور کانک (ایک قسم کا گدھ) اور بھاسا چڑیا کی پسلیوں کو کنول کے عرق کے ساتھ ملا کر تیار کیا ہوا لیپ دوپایہ اور چوپایہ جانوروں کے پیروں پر کیا جا سکتا ہے (جبکہ سفر پر جائیں)

---

[1] ک نے "کُساٰمر" کو ایک ہی پھل کا نام سمجھ کر لکھا ہے اور تشریح ضروری نہیں سمجھی۔ لیکن گ نے کُش اور آمر = آم دو پھل بتائے ہیں جو زیادہ قابل فہم بات ہے۔ [2] ک نے ایسکانت کا ترجمہ lodestone یعنی مقناطیس کیا ہے۔ جو درست نہیں معلوم ہوتا۔ [3] آخر قیمتی پتھر کو توڑنے کی ضرورت کیوں پیش آئے گی؟ نسخوں کے اجزا تینوں نسخوں میں

جب وہ جو چھوٹ آئیں تو اُن کی مالا پہن کر آدمی دوسروں کی نظروں سے غائب ہو کر گھوم پھر سکتا ہے۔

تین دن فاقہ کرنے کے بعد، پشیہ ستارے کے طلوع ہونے والے دن کسی کتے، الو اور بگلی کی دونوں آنکھیں نکال کر انہیں الگ الگ پیس کر لیپ بنائے، اور پھر سابقہ ترکیب سے اپنی آنکھوں میں لگائے، تو وہ اس طرح گھوم پھر سکتا ہے کہ دوسرے اُسے نہ دیکھیں۔

تین دن فاقہ کرنے کے بعد، پشیہ ستارے کے طلوع ہونے والے دن پُرش گھاتی رُبناگ [1] درخت کی شاخ سے ایک سلائی گول سروں کی تیار کرائے۔ پھر رات کو گھومنے والے کسی جانور کی کھوپڑی میں انجن بھر کے اس کھوپڑی کو کسی مردہ عورت کے اندام نہانی میں رکھ کر پھونک دیا جائے پھر اسے پشیہ ستارے کے نکھتر پر نکال کر آنکھوں میں لگایا جائے تو آدمی دوسروں کو دکھائی دیئے بغیر گھوم پھر سکتا ہے اگ: جسم یا سایہ دکھائی دیئے بغیر گھوم سکتا ہے۔

جہاں کسی اگنی ہوتر [2] برہمن کی چتا پھونکی جائے وہاں بیٹھ کر کوئی آدمی تین رات دن روزہ رکھے پھر پشیہ ستارے کے طلوع کے دن کسی ایسے آدمی کے کپڑوں کا تھیلا بنائے جو قدرتی موت مرا ہو، اور اس تھیلے میں اس برہمن کی راکھ بھرے۔ پھر اس تھیلے کو کاندھے پر لاد کر جہاں جائے گا دوسروں کی نظر سے پوشیدہ رہے گا۔

سانپ کی کینچلی میں کسی ایسی گائے کی ہڈیوں کا گودا بھرا جائے جو کسی برہمن کے کریا کرم پر قربان کی گئی ہو۔ پھر وہ جس مویشی کی کمر پر ہو گی وہ دوسروں کی نظروں سے غائب ہو جائے گا۔

پرچلاک (پرندے) کی کھال میں کسی ایسے آدمی کی راکھ بھر دی جائے جو سانپ کے ڈسنے سے مرا ہو، تو اس سے ہرن یا بعض مرغی ہو جاتا ہے۔

سانپ کی کینچلی میں اُلو اور بگلی کے گھٹنے، دُم اور بیٹ کو پیس کر بھر دیا

(بقیہ) نخاصے مختلف ہیں، بلکہ بعض نسخے بھی کم یا بیش ہیں۔ ح۔ [1] پُرش کو لغات الادویہ نے فالسے کا درخت لکھا ہے۔ ح [2] جو مقدس آگ کو جلائے رکھے۔ ح

جائے تو اُس سے پرندے غیر مرئی ہو جاتے ہیں۔

غیر مرئی بنانے کے یہ آٹھ طریقے ہیں جو بیان کیے گئے۔

* میں وردچن کے بیٹے بالی کو پرنام کرتا ہوں، اور شامبر کو جو سو طرح کے طلسم جانتے ہیں، اور بھندیر پاک کو، نرکا، نکمھا اور کنبھا کو۔

* میں دیول اور ناردا کو پرنام کرتا ہوں۔ ساورنگالو کو، اور ان سب کی اجازت سے تم کو گہری نیند میں پہنچاتا ہوں۔

* جس طرح اجگر گہری نیند سوتا ہے اسی طرح وہ فوجی بھی سو جائیں جو بستیوں پر کڑی نگرانی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کے ہزاروں کتے، سینکڑوں لال بطخیں اور گدھے گہری نیند سوتے رہیں گے۔ اور میں گھر میں اطمینان سے گھس جاؤں گا۔ کتوں کو سوتا رہنے دو۔

* منو کے سامنے جھکنے اور شریر کتوں کو باندھنے اور ان سب دیوتاؤں کو پرنام کرنے کے بعد جو آسمان پر ہیں اور ان برہمنوں کو جو زمین پر انسانوں کے درمیان ہیں۔

* اور ان کو جو ویدوں کے علم پر حاوی ہیں اور تپسیا کے زور سے کوہ کیلاش (دیوتا شِو سے منسوب) تک پہنچ چکے ہیں، اور تمام رشیوں کو پرنام کرنے کے بعد میں تجھے گہری نیند سلاتا ہوں۔

* پنکھا (چھری) باہر آگیا ہے۔ سب گروہ رخصت ہو جائیں۔ منو کو چڑھاوا۔ اوالِ تے۔ پلاِل تے۔[1]

اوپر دیے ہوئے منتر کا عمل یوں ہے:

تین دن رات برت رکھنے کے بعد ڈھلتے چاند کی چودھویں تاریخ کو جو پشیہ ستارے سے منسوب ہے دِک، جب پشیہ طلوع ہوتا ہے، کسی چنڈال عورت

---

[1] یہاں سے منتر شروع ہوتا ہے، جن کا استعمال آگے بتایا گیا ہے۔ ر ع [2] ان ناموں کی کوئی تشریح نہیں۔ ش ش نے "پلتے" لکھا ہے۔ اصل متن میں اُو لتے ہے یہ تخاطب الَتی دلتی سے بھی ہو سکتا ہے۔ السا وتا سے بھی۔

سے وبلکھا ولیکمن[1] ناخن ؟) خرید لیے جائیں۔ انہیں ماش کے دانوں کے ساتھ ایک ٹوکری[2] رگ : ڈبے) میں رکھ کے علیحدہ علیحدہ[3] مرگھٹ میں دبا دیا جائے۔ رک : سنسان مرگھٹ میں، گ : مرگھٹ میں کھلی جگہ) چودھویں دن نکال کر کماری دالیوے[4]) کے ساتھ پیس کر گولیاں بنالی جائیں۔ جب بھی ایک گولی اوپر دیا ہوا منتر پڑھ کر پھینکی جائے گی تمام جاندار گہری نیند سو جائیں گے۔

اسی طریقے پر عمل کرتے ہوئے رگ : چنڈال سے خرید کر) تین سیہہ[5] کے کانٹے مرگھٹ میں علیحدہ علیحدہ گاڑھ دیئے جائیں۔ اگلی چودھویں کو انہیں کسی جلی ہوئی لاش کی راکھ کے ساتھ، وہی منتر پڑھ کر ایک ساتھ پھینکا جائے تو اس جگہ سارے جاندار گہری نیند سو جائیں گے۔

* میں سُوَرن پشپی دیوی کو پرنام کرتا ہوں اور برہمنی کو، برہما دیو کو، کُشا دھوج کو رک : کشا گھاس کے جھنڈے والے برہمن کو) تمام سانپوں کو اور دیولیوں کو اور تمام تپسویوں کو !

* تمام برہمن اور کھشتری میرے قبضے میں آجائیں۔ سارے ویش اور شودر میرے حکم کے تابع ہوں۔

* اِداَ بلے ! اِدکِلے ! تم کو نمستے ، ادویوچارے ! پھاکے ، کَوکُشُوے ، پوہالے او دَنت کٹاکے ، تم کو نمسکار !

سب سدھ (رشی مُنی) گہری نیند سو گئے۔ میں سورج نکلنے تک ساری بستی

---

[1] ک نے بلاکھا کی کھُرچی ہوئی شے لکھا ہے۔ گ نے چوہے کے ٹکڑے (غالباً چوہے کے کترے ہوئے روئی کے ٹکڑے مراد ہے) ولیکمن کے لفظی معنی کُتری کھُرچی ہوئی چیز، بلاکھا کے معنی مبہم ہیں۔ چوہے کو "بِلاکار" کہتے ہیں : بِل بنانے والا۔ رح [2] کنڈولکار "بُنی ہوئی ٹوکری ناخنوں کے لیے اس کی ضرورت نہ ہوگی۔ رح [3] ش ش نے اشگھنی (الگ) کی نسبت سے کی ہے۔ گ ک نے مرگھٹ سے۔ رح [4] معلوم نہیں ش ش نے کماری کے معنی ایلوا کہاں سے لیے دوسرے مترجمین نے کنواری لڑکی کے ہاتھ سے پسوا کر لکھا ہے۔ یہی درست ہے۔ رح [5] جنگلی سے تین کالی تین سفید دھاریوں والے۔ رح

کو اس کی آخری حد تک گہری نیند سلاتا ہوں۔ پرنام!

مذکورہ بالا منتر کا استعمال یوں ہے:۔

جب کوئی آدمی سات (دن) رات برت رکھ کر سیہہ کے تین سفید موٹے جیسے کانٹے حاصل کر کے چاند کے اندھیرے پندرھواڑے کی چودھویں رات کو کھدیر کی لکڑی mimosa catechu اور دوسری لکڑیوں کے ۱۰۸ ٹکڑوں اور شہد اور گھی سے منتر پڑھتے ہوئے ہَون کرے۔ اور پھر ان میں سے ایک کانٹا کسی گاؤں یا گھر کے دروازے پر گاڑ دے، تو وہاں کے سب ذی نفس گہری نیند سو جائیں گے۔

* میں بالی کو پرنام کرتا ہوں جو ویروچن کا بیٹا ہے، اور شامبر کو جو سو طرح کا جادو جانتا ہے اور نکمبھ، نرک، کمبھ اور مہان راکھشس تانتو کچھ کو!

* اور ار مالو، پرمیلا، مندھولکا، گھتو بھل کو اور کرشن کو اور اس کے سب بھگتوں کو شہرۂ آفاق استری پولومی کو![1]

* مقدس منتروں کو پڑھ کر میں لاش کی ہڈی یا گودے کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کرتا ہوں۔ سلک کے راکھشسوں کی جے ہو۔ ان سب کو پرنام! بستی کی حفاظت پر ڈٹے ہوئے سب کتے گہری نیند سو جائیں اور شام سے صبح تک جب تک میرا مقصد پورا ہو سوتے رہیں۔ پرنام!

اس منتر کا استعمال یوں ہوگا۔

چار (دن) رات برت رکھنے کے بعد چاند کے اندھیرے پندرھواڑے کی ۱۴ ویں کو شمشان میں جانور کی قربان کرنے کے بعد، یہ منتر پڑھتے ہوئے کسی لاش کی ہڈیوں کا گودا جمع کر کے پتوں کی ٹوکری (دونے؟) میں ڈال دے۔ پھر اس ٹوکری کو سیہہ کے نوکدار کانٹے سے چھید کر گاڑ دے۔ تو آس پاس کی سب آبادی سو جائے گی۔

* میں اگنی دیوتا کی پناہ مانگتا ہوں اور دسوں کھونٹ کی تمام دیویوں کی!

---

[1] گیرولا نے منتروں کے ترجمے نہیں دیئے۔ دونوں انگریزی ترجمے جزوی طور پر مختلف ہیں۔ ع

ساری رکاوٹیں دور ہو جائیں اور سب چیزیں میرے قابو میں آجائیں!

اس منتر کا استعمال اس طرح ہے:

تین (دن) رات برت رکھنے کے بعد، پشیہ ستارے کے نکچھتر کے دن مصری کے ۱۰۸ ٹکڑے تیار کر کے شہد اور گھی سے آگ میں ہون کریں، اور مصری کے ٹکڑوں کی بار پھول کے ساتھ پوجا کر کے ان کو گاڑ دیں۔ پھر پشیہ کے اگلے نکچھتر پر ان کو نکالیں اور اوپر کا منتر پڑھتے ہوئے کسی مکان کے دروازے کے کواڑ پر ایک ٹکڑا اور اندر چار ٹکڑے پھینکیں۔ دروازہ کھل جائے گا۔

چار دن (رات) برت رکھنے کے بعد چاند کے کالے پندرھواڑے کے چودھویں دن انسانی ہڈیوں سے ایک بیل کی مورت بنائیں اور اس کی پوجا کریں اور اوپر والا منتر پڑھتے جائیں۔ تب ایک گاڑی دو بیلوں کے ساتھ منتر پڑھنے والے کے سامنے آئے گی، (جو اس پر چڑھ کر) اسے آسمان میں لے جا سکتا ہے اور چاند سورج اور سیاروں سے پرے تک گھوم سکتا ہے۔

* اوچنڈالی، کنبھی، تونبا، کٹکا، اور سارگھا جس کے پاس ایک عورت کا بھاگ (رگ: اندام نہانی) ہے۔ (رک: تیری جے ہو!)

اس منتر کو جپنے سے دروازہ کھل جائے گا اور گھر والے سو جائیں گے تین (دن) رات برت رکھنے کے بعد پشیہ ستارے کے نکچھتر پر کسی ایسے آدمی کی کھوپڑی میں مٹی بھر کر جو کسی ہتھیار سے مارا گیا ہو یا پھانسی چڑھا ہو۔ وتی (دلری ہا بودیں رک: ترٹی رگ ترٹی یا لدبر پودیں) اور اسے پانی سے سینچیں۔ اگلے نکچھتر پر (یعنی ۲۷ دن بعد) ان پودوں سے ایک رسی بنائیں۔ پھر جب یہ رسی کسی کھچی ہوئی کمان کے آگے کاٹی جائے گی تو وہ کمان بھی آپ سے آپ کٹ جائے گی۔

پانی میں رہنے والے سانپ کی کینچلی کو کسی ایسی مٹی سے بھرا جائے جس پر کسی مرد یا عورت نے پھونکا ہو۔ (گیرولا: مرد یا عورت کی پھونکی ہوئی چتا کے اوپر کی مٹی) پھر اسے کسی آدمی کے منہ یا ناک کے سامنے لے جائیں تو دونوں سوج جائیں گے۔ (رک: ناک اور منہ دونوں سے سانس بند ہو جائے گا۔)

کتتے رک گ - وڑ) کی اوجھڑی میں مرد یا عورت کی پھونکی ہوئی مٹی (رگ: چتا کے اوپر کی مٹی) بھر کر اسے بندر کی آنتوں سے باندھ دیا جائے تو آدمی کا جسم قد اور تن و توش بڑھ جاتا ہے۔ رک: پیشاب پاخانہ بند ہو جاتا ہے۔ رگ: پاخانہ بند ہو جاتا ہے[1]

اگر دشمن کی مورت راج رُدکھ (cassia fistula) کی لکڑی سے تراش کر اس پر کسی بھوری گلے کے پت پھیر دیئے جائیں جو چاند کے ڈھلتے پہرے کی چودھویں کو کسی ہتھیار سے ماری گئی ہو، تو دشمن اندھا ہو جاتا ہے۔

چار دن) رات تک برت رکھنے کے بعد چاند کے اندھیرے پہرے کی چودھویں تاریخ کو کسی پھانسی پائے ہوئے آدمی کی ہڈیوں سے کچھ کیلیں بنائی جائیں۔ جب ان میں سے کوئی کیل (دشمن) کے پیشاب یا پاخانے میں ڈالی جائے گی، تو اس کا جسم پھول جائے گا۔ (رک گ: پیشاب یا خانہ بند ہو جائے گا) اُس کی نشست یا پانو کے نیچے رکھ دیں تو وہ دق سے مر جائے گا۔ اور اس کی دوکان یا کھیت یا گھر میں گاڑ دیں تو روزی سے محروم ہو جائے گا۔ یہی عمل ایسے درخت کی لکڑی سے بھی کیا جا سکتا ہے جس پر بجلی گری ہو۔

* چھوٹی انگلی کا ناخن (پترم، ادا جسنم؟) نیم nimba melia کا ماز bdellium مدھو(ر orientalis celtis) بندر[2] کا بال اور آدمی کی ہڈی سب کو ایک ساتھ مرے ہوئے آدمی کے کپڑے میں باندھ کر، کسی آدمی کے گھر میں گاڑ دیا جائے، یا اُسے کوئی پھلانگے تو وہ آدمی اور اس کے بیوی بچے تین پندرھواڑوں کے اندر مر جائیں گے۔

* جب چھپکلی کا ناخن، نیم، کام، مدھو اور آدمی کی ہڈی جو طبعی موت مرا ہو، کسی کے قدموں کے نیچے گاڑ دیئے جائیں،

---

[1] اصل لفظ "اُنہ کارنم" کے معنی پھلانا ہیں جس کی یہ مختلف تعبیریں کی گئی ہیں۔ ح [2] اصل الفاظ کی تعبیر تینوں ترجموں میں مختلف ہے۔ رک نے بیشتر اصل الفاظ ہی دوہرا دیئے ہیں۔ ش: دکھن میں پیدا ہونے والا پیڑ وا پھل الخ (ناخن کا ذکر دونوں جگہ نہیں۔ ح)

* یا اس کے گھر کے پاس یا فوجی پڑاؤ یا بستی یا شہر کے قریب دبا دیں تو وہ آدمی زیادہ لوگ (تین پندرواڑوں کے اندر اپنے بیوی بچوں اور مال و متاع کے ساتھ تباہ ہو جائیں گے۔

* بطخ، بندر، بلی، نیولے، برہمن، نچلی ذات کے آدمی، گائے اور اُلو کے بال جمع کیے جائیں۔

* اور ان میں پاخانہ دگ، (دشمن کا پاخانہ) ملادیا جائے تو فوری موت واقع ہوجاتی ہے۔ دگ: اس کو چھوتے ہی) جب کسی میت کے پھولوں کا ہار اور جلتے ہوئے مردے کی چربی اور نیولے کا بال اور بچھو کی کھال، بہال کی مکھی اور ایک سانپ کسی آدمی کے پیروں کے نیچے گاڑ دیے جائیں تو اس کی انسانی جون بدل جائے گی۔ دک: نامرد ہو جائے گا۔) جب تک کہ وہ گڑی ہوئی چیزیں دور نہ کی جائیں۔

تین دن رات فاقہ کرنے کے بعد، پشیہ ستارے کے دن کسی ایسے آدمی کی کھوپڑی میں مٹی بھر کر جو ہتھیار یا پھانسی سے مرا ہو، اس میں رتی کے بیج بوئے اور پانی سے سینچے جائیں۔ اگلی چاندرات یا چودھویں کو جبکہ پشیہ تارا طلوع ہو، پودوں کو نکال کر ان سے برتن رکھنے کی گول اینڈویاں بنائی جائیں۔ ان پر جو برتن رکھے جائیں گے۔ ان کا پانی یا کھانا کبھی ختم نہیں ہوگا۔

رات کے وقت جب کوئی جشن یا تماشا ہو رہا ہو تو کسی مری ہوئی گائے کے تھن کاٹ لیے جائیں اور انہیں مشعل کے شعلے سے جلا دیا جائے، پھر انہیں بیل کے موت میں ملا کر کسی کورے برتن کے اندر کی سطح پر پلستر کی طرح پھیر دیا جائے۔ اس برتن کو جب گاؤں میں بائیں سے دائیں لے کر گھومیں گے تو سارے گاؤں میں جتنا مکھن تیار ہوا ہوگا وہ سب اس میں آکر بھر جائے گا۔

چاند کے اندھیرے پہرے کی چودھویں کو جبکہ پشیہ ستارے کا نکھتر ہو، ایک کتے کے آلۂ تناسل میں رک گ: کتیا کی فرج میں) لوہے کا چھلہ چڑھا دیا جائے پھر جب وہ خود بخود گر پڑے تو اٹھا لیا جائے۔ اس چھلے کو ہاتھ میں لے کر جو

کوئی کسی پھل کا نام پکارے گا، وہ پھل خود بخود اس کے پاس آجائے گا۔

منتروں اور دواؤں اور دوسری جادو کی ترکیبوں سے، اپنے آدمیوں کو بچایا اور دشمن کے آدمیوں کو ضرر پہنچایا جا سکتا ہے۔

جزو ۴ : فوج کو ضرر سے بچانے کی تدابیر

دشمن کی جانب سے اپنی فوج کے خلاف استعمال ہونے والے زہر اور زہریلی گیس کا توڑ اس طرح ہوگا۔

راجہ کے استعمال کی اشیاء بشمول اعضاء نسوانی ایسے نیم گرم پانی سے دھوئیں جو لھسوڑے، کیتھا، کالی پاڈری یا پاٹل، کھرینٹی، سونا پاٹھا، پنسوا، شراب، ورنا ورکش کا کاڑھا بنا کر چندن، سالا ورکی دبندر یا گیدڑی یا کتیا کے خون سے سان کر بانس کا پانی ملا کر تیار کیا گیا ہو لے اس سے زہر کی تاثیر جاتی رہتی ہے۔

سرخ چیتی دار ہرن کے پت اور نیولے، نیل کنٹھ اور گوہ کے پت کو ٹلے کے چورے میں ملا کر دگ: کالے سنبھالو اور رائی کے چورے میں ملا کر) بتائے گئے نسخے سے پاگل بنا دینے والے زہروں کا توڑ ہو جاتا ہے۔

سنبھالو، برنا، دُوب، چولائی، بانس کا اگر بھاگ اور مین پھل سے بھی مدن بوٹی کا توڑ ہوتا ہے۔

vitex مدن، بیندور bigonia indica شرگال وِنّا بوٹی

tabernoe montana coronaria. تگر trifolia

ورن crataeva roxburghii اور دلی (ایک بیل ؟)

دگ: شرگال وِنّا، دھتورا، سنبھالو، برنا اور رنگ بیل کی جڑوں کا ملا کر یا الگ الگ کاڑھا) دودھ میں ملا کر دیا جائے تو مدن کے مرکبات کا توڑ کرتا ہے۔

کیڈریہ vanguería spinosa کا تیل بھی دیوانگی کو دور کرتا ہے۔

دگ: کائفل (کیڈریہ) کانٹے دار کنجروا، پوتی اور تلوں کا تیل بھی ناک میں ڈالنے

لہ یہاں اجزار کے نام گ سے لیے گئے ہیں تہ اصل میں دِنّا ہے۔ دیوناگری میں ن اور ت کے ہم آواز حروف غلط ملتے جلتے ہیں۔ اسی لئے غالباً اشتباہ ہوا۔

سے بھی ہیجان کو تسکین ہوتی ہے۔)

پرینگو panic seed اور نکت مال[1] galeri dupa

arborea) ناک سے چڑھایا جائے۔ رگ: مہندی یا گنگنی اور کرنج ان دونوں کا مرکب) کوٹ، (costus) اور لودھ ( ) کا مرکب دق کو دفع کرتا ہے۔

کائنفل (arborea. gl... اور دنتی anthecum

tuberosum.) رگ: سونسک پرنی) اور ونگا رگ: بادبڑنگ) ناک کے ذریعے استعمال کیا جائے تو درد سر اور سر کے دوسرے عوارض کو دور کرتا ہے۔ رگ: پیس کر سعوت کی شکل میں)

پرینگو، مجیٹھ (menjit. rubia) تگر (tabernoe

coronaria. montana) پگھلی لاکھ ہوہ: ہلدی اور شہد کا مرکب ان دونوں کو جو رسی سے پیٹے گئے ہوں، پانی میں ڈوبے ہوں یا زہر کھا گئے ہوں یا کوڑوں سے مارے گئے ہوں یا اونچائی سے گرے ہوں، بحال کرتا ہے۔

خوراک آدمی کے لیے ایک اونس (۱ ہے رگ: ۱۲ ماشے) گائے گھوڑے کو اس سے دگنی، اور ہاتھی اونٹ کے لیے اس سے چوگنی۔

اوپر دیئے ہوئے نسخے کے اندر سونا رکھ کر (رگ: سونے کے پترے میں لپیٹ کر) گولی بنالی جائے۔ رگ: تعویذ کے طور پر باندھ لیا جائے) تو ہر طرح کے زہر کا اثر زائل کر دیتا ہے[2]

جیونی، سفید سنبھالو، کالی پاڈری، پشپ (دوا کی بوٹی) اور اربیل ان سب کا تعویذ بنا کر اس میں سمی حن یا نیم کے پیڑ میں پیدا ہونے والے پیپل کا پتہ شامل کر دیا جائے تو سبھی طرح کے زہریلے اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔

---

[1] نکت مال اور کرنج اور پوتی کرنجی کے مختلف نام ہیں۔ ر [2] اس جگہ متن میں کوئی غلطی ہے، مطلب واضح نہیں ہے دش ش ہا اسی لئے یہاں گیر دلا سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ش ش "منی" کے لفظ میں اُلجھ گئے۔ تعویذ کی طرف خیال نہ گیا۔ ر

* ان دواؤں سے منڈھے ہوئے ڈھول کی آواز بھی زہر کو زائل کر دیتی ہے۔ جو کوئی ایسے جھنڈے یا پھریرے کو دیکھے جو ان دواؤں میں بھگویا گیا ہو وہ بھی زہر کے اثر سے نجات پا لے گا۔

* ان تدابیر سے خود کو اور اپنے آدمیوں کو محفوظ کر لینے کے بعد راجہ دشمن کے خلاف زہریلا دھواں چھوڑے اور دوسرے مرکبات سے کام لے۔

×

باب پنۡدھم

اجزائے متن کی ترتیب وار تقسیم

جزوِ واحد

انسانی معیشت کا دار و مدار ارتھ یا دولت پر ہے ارتھ دراصل زمین کا نام ہے اور یہی دولت بھی ہے۔ وہ علم جو زمین کو حاصل کرتا اور قابو میں رکھنا سکھاتا ہے، ارتھ شاستر ہے۔

اجزا و اقسامِ کلام جن پر یہ متن مشتمل ہے، یوں ہیں:-

۱۔ موضوع (ادھیکرن) ۲۔ فہرست مندرجات (ودھان) ۳۔ جملہ (یوگ[1]) ۴۔ لغت (پدارتھ) ۵۔ استدلال (ہیتورتھ) ۶۔ اجمال (اُدّیش) ۷۔ توضیح (نِردیش) ۸۔ تلقین (اُپدیش) ۹۔ اقتباس (اَپ دیش) ۱۰۔ اطلاق (اَتی دیش) ۱۱۔ پیش بندی (پردیش) ۱۲۔ تشبیہ (اُپمان) ۱۳۔ کنایہ (ارتھاپتی) ۱۴۔ شک (سنشے) ۱۵۔ حوالہ (پرسنگ) ۱۶۔ استنباط (ویپریے[2]) ۱۷۔ حذف (واکیہ شیش) ۱۸۔ توثیق (انومت) ۱۹۔ تشریح (ویاکھیان) ۲۰۔ اشتقاق (نِروچن) ۲۱۔ تمثیل (ندرشن) ۲۲۔ استثنا (اپ ورگ) ۲۳۔ اصلاح (سنگیا) ۲۴۔ مفروضہ (پوروپکش[3]) ۲۵۔ تردید (اُتر پکش[4]) ۲۶۔ کلیہ (ایکانت) ۲۷۔ تعلیق (اناگت ویکشن[5]) ۲۸۔ حوالۂ سبق (اَتی کرانت ویکشن[6]) ۲۹۔ تحدید (نیوگ) ۳۰۔ امتیاز (وکلپ) ۳۱۔ اتصال (سمچے[7]) ۳۲۔ قیاس (اُوہیہ)۔

وہ مقصد جس کے لیے بیان اختیار کیا گیا ہے۔ مثلاً: یہ ارتھ شاستران

---

[1] جوڑنا، ملانا۔ مراد ترکیب نحوی۔ ح [2] دراصل مثبت سے منفی کا استنباط [3] دعویٰ، منطقی قضیہ۔ ح [4] لفظاً سوال کا جواب ح [5] حکم ناطق۔ ح [6] آئندہ کی بابت توقع کا اظہار۔ ح

تمام تالیفات کے خلاصے کے طور پر مرتب کیا گیا ہے جو اس عنوان سے اساتذہ نے ملک گیری و ملک داری کے تعلق سے تحریر کی تھیں۔ (۱-۱)

کتاب کے ابواب و اجزاء کا ترتیب وار بیان فہرست مندرجات ہے (۱-۲)

مفہوم کی ادائگی کے لیے الفاظ کو ترتیب دینے کو جملہ بنانا کہتے ہیں مثلاً: چونکہ تین وید چاروں مذہبی اسووں کا تعین کرتے ہیں، ان کی افادیت اہم ہے (۱-۳)[1]

لفظ جو اپنے معلومہ معنی میں مستعمل ہو لغت ہے۔ م: جو کوئی اپنے باپ دادا سے پائی ہوئی دولت کو ضائع کر دے اُسے "مولاہرا" کہتے ہیں۔

وہ بات جو کسی بات کو ثابت کرتی ہے دلیل ہے، اس کا بیان استدلال۔ م: (چونکہ) دولت کے بغیر لذات یا خواہشات کی تکمیل ممکن نہیں (لہٰذا دولت اہم ہے) (۱-۷)

مختصر بیان اجمال ہے۔ م: اکتساب علم سے حواس پر قابو اور نظم و ضبط کی تربیت ہوتی ہے۔ (۱-۶)

مفصل بیان تشریح ہے۔ م: کان، جلد، نگاہ، زبان اور ناک کے ذریعے سماعت، لمس، رنگ، ذائقے اور بُو کے احساس سے بے پروا ہو جانا حواس پر قابو کہلاتا ہے۔ احکام حکمت کی پابندی کا یہی تقاضا ہے۔ (۱-۶)

یہ بتانا کہ عمل کیسا ہونا چاہیئے، تلقین ہے، م: وہ روحانی بھلائی اور مادی خیر و عافیت میں خلل ڈالے بغیر جسمانی لذات حاصل کر سکتا ہے۔ (۱-۷)

فلاں نے یہ کہا ہے، حوالہ یا اقتباس ہے۔ م: منو کے پیرو کہتے ہیں کہ وہ بارہ آدمیوں کی کونسل بنائے، برہستی کے پیرو کہتے ہیں، نہیں سولہ ہونے چاہئیں، اور اُشاما کے پیرو کہتے ہیں بیس، کوٹلیہ کا کہنا ہے حسب ضرورت (۱-۱۵)۔

---

[1] جملوں کے آخر میں باب اور جز کے حوالے ہیں۔ ح: یہاں ش ش نے فاش غلطی کی ہے۔ انہوں نے مثال کے جملے کی جگہ وغیرہ وغیرہ کو مثال سمجھ لیا کہتے ہیں۔ جاہل باتوں کی طرف وغیرہ وغیرہ کہہ کر اشارہ کرنا۔ حالانکہ واکیہ یوجن" کے صاف معنی جملہ بنانا ہیں۔ ح

کسی کہی ہوئی بات یا اصول کو کسی مماثل صورت حال پر عائد کرنا اطلاق یا تطبیق ہے، م: دَین کی (عدم ادائیگی) کی بابت اصول وان پر بھی لاگو ہونگے (۲-۶۶)

جو بات آئندہ کہی جائے گی اس کا ذکر پیش بندی ہے، م: ان میں سے کسی کا بھی اعتماد مصالحت کے مختلف طریقوں سے حاصل کیا جائے جیسے کہ تحائف یا تفرقہ اندازی یا دھمکی سے کام لیا جائے۔ جیسا کہ ہم "مشکلات" کے تحت بیان کریں گے۔ (۱۴ - ۷)

کسی جانی بوجھی چیز کو بطور مثال پیش کرنا تشبیہ ہے۔ م: وہ ان کے ساتھ پدرانہ شفقت اور مہربانی سے پیش آئے۔ (۱ - ۲)

جو بات کہے بغیر ظاہر ہو، وہ کنایہ ہے۔ م: جہاندیدہ شخص بادشاہ کے منظور نظر کسی شخص کے ذریعے بادشاہ کی عنایات کا امیدوار ہو سکتا ہے جو خود بھی پسندیدہ اطوار کا مالک اور شاہانہ خصوصیات کا حامل ہو۔ (۴ — ۵) کنایتہً ایسے شخص کے ذریعے نہیں جو منظور نظر نہ ہو، نہ ایسے بادشاہ کا جو شاہانہ خصوصیات نہ رکھتا ہو۔

جب دلائل دو متضاد باتوں کے حق میں یکساں ہو تو یہ غیر یقینی یا مشتبہ یا مشکوک صورت حال کہی جائے گی۔ م: کون سے دشمن کے خلاف چڑھائی کی جائے جس کی رعایا مفلوک الحال اور حریص ہو یا وہ جس کی رعایا مظلوم اور باغی ہے؟

کسی سابقہ مثال کی طرف توجہ دلانا نظیر ہے۔ م: اسے زمین دی جائے گی جس پر یہ کاشت کرے گا۔ اور اپنے ساتھ دوسروں کو اسی طرح کام پر لگائے گا جیسے کہ اوپر بیان ہوا۔ (۱۰ - ۱)

کسی مثبت بات سے متضاد صورتِ حال کی بات نتیجہ نکالنا استنباط ہے۔ م: ان سب باتوں سے خلوص نیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ہو تو ناراضگی۔ (۱۶ - ۱)

مکمل جملے میں سے کچھ لفظ (قصداً) چھوڑ دیئے جائیں تو اُسے حذف کہتے ہیں۔ م: وزراء نہ ہوں تو بادشاہ اپنے مشیروں کے بغیر رہ جاتا ہے۔ (۱ — ۸)

یہاں "پرندے کی طرح" حذف ہے۔

کسی قول کو بلا تردید دوہرانا توثیق ہے۔ م: میمنہ، میسرہ اور صدر، اُوشانا کے قول کے مطابق یہ ہے میدان جنگ میں فوج کی ترتیب۔

بات کو کھول کر سمجھانا، تشریح ہے، م: خاص طور پر جوئے کی بدولت شاہی اتحاد ٹوٹ کر تباہ ہو گئے۔ ناحق کو چھپانا بدترین گناہ ہے جس سے سیاسی شعور زائل ہو جاتا ہے۔ (۳ - ۸)

مصدر کی صرفی صورت کو مشتق کہتے ہیں۔ اس کی اصل کی طرف توجہ دلانا اشتقاق ہے۔ م: جو بات انسان سے اس کی مسرت چھین لے اُسے اس لیے "ویسن"[1] کہتے ہیں۔ (۱ - ۸)

کسی بات کو مثال دے کر واضح کرنا تمثیل ہے۔ م: جو اپنے سے زیادہ طاقتور راجہ سے لڑنے جائے اس کی ہیئت کذائی ایسی ہوگی جیسے ہاتھی کے سامنے پیادہ۔ (۳ - ۷)

کسی کلیے میں سے کسی امر کو خارج رکھنا استثناء ہے، م: راجہ بیرونی فوج کو ہمیشہ اپنے سے قریب رکھے سوائے اس صورت میں کہ اندرونی بغاوت کا خطرہ ہو۔ (۲ - ۹)

جو لفظ کسی مخصوص مفہوم کے لیے اختیار کر لیا گیا ہو وہ اصطلاح ہے۔ م: جو راجہ اچھے کردار اور بادشاہی کے لوازم سے مالا مال ہو، وہ حکمت عملی کا سرچشمہ ہوگا اور ہم اسے "فاتح" کہیں گے۔ (۲ - ۶)

کوئی قول جس پر بحث کی جائے (دعویٰ یا قضیہ) کہلائے گا، م: بھردواج کا کہنا ہے کہ بادشاہ کے مقابلے میں وزیر پر مصیبت پڑے تو زیادہ خرابی کی بات ہے۔ (۱ - ۸)

کسی مسئلے پر آخری فیصلہ حکم ناطق ہے، م: راجہ کی سلامتی مقدم ہے۔ اس کی ذات پر پرجا کی فلاح و بقا یا تباہی و بربادی موقوف ہوتی ہے۔ راجہ کی ذات

---

[1] اصل جملے میں ویسنی فعل کے طور پر آیا ہے۔ ویسنتے (تباہ) کر دیتی ہے۔ ح

ساری پرجا کا خلاصہ ہے ۔ (۱ ـــ ۸)

جو بات ہر وقت اور ہر جگہ درست ہو وہ کلیہ ہے ۔ م : بادشاہ کو ہر وقت مستعد اور چوکنا رہنا چاہیئے ۔ (۱۹ ـ ۱)

متن کے کسی نمائندہ حصّے کی طرف توجہ دلانا تعلیق حوالہ ہے ۔ م : ہم ترازو اور باٹ کی بابت اپنے مقام پر بحث کریں گے (باب ۲، جزو ۱۹) (۱۳

متن کے کسی پچھلے حصہ کا حوالہ دینا حوالۂ ماسبق ہے ۔ م : وزیروں کی خصوصیا کتاب کے شروع، درمیان اور اختتام پر واضح کی گئی ہیں ۔ (۱ ـ ۲) [1]

یہ کہنا کہ کیا کیا جائے کیا نہ کیا جائے تحدید یا حکم واجب العمل ہے ۔ م : پس اسے نیکی کی تلقین کی جائے اور صحیح اقدار سکھائی جائیں ۔ (۱۷ ـ ۱)

یہ یا وہ اس طرح یا اس طرح متبادل کی مثالیں ہیں، م : یا اگر صرف بیٹیاں ہوں جو پہلی چار قسم کی شادیوں میں سے کسی سے پیدا ہوئیں تو وہ مالک ہوں گی ۔(۲۰)

یہ بھی اور وہ بھی، یوں بھی اور یوں بھی اتصال کی مثالیں ہیں ۔ م :

اپنا پیدا کیا ہوا بیٹا باپ اور اس کے رشتہ داروں کا وارث ہوتا ہے ۔

ان ہوئی بات کی بابت توقع قیاس ہے ۔ م : ایسے معاملات کو منسوخی کا فیصلہ کرنے والے ثالث اس طرح طے کرائیں گے کہ لینے اور دینے والے دونوں فریقوں کے ساتھ انصاف ہو ۔

چنانچہ یہ شاستر مذکورۂ بالا ترتیب و تقسیم کے ساتھ دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے ترتیب دیا گیا ہے ۔

یہ دھرم، ارتھ اور کام کے حصول و تحفظ کا ذریعہ ہے اور جو باتیں ان کی ضد ہیں ان کی بیخ کنی کرتا ہے ۔

یہ شاستر اسی کا لکھا ہوا ہے جس نے اپنے جذبے سے شاستر اور شستر دونوں کو نیا جیون دے کر دھرتی کو نند راجاؤں سے چھڑایا ۔

---

[1] اس صورت میں یہ ۲/۱ ہوگا